مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ شوال سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

شَوّالُ الْمُکَرَّم کے
21 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے **ماہِ شوال** سے متعلق

اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

بنام

شَوّالُ الْمُکَرَّم کے 21 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : شَوّالُ الْمُکَرَّم کے 21 بیانات
صفحات : 590
پہلی بار : رمضان المبارک ۱۴۴۱ ہجری مطابق فروری 2020
تعداد : ویب ایڈیشن
پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شَخص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
☆	اجمالی فہرست	4
☆	پہلے اسے پڑھ لیجئے!	5
1	اعلیٰ حضرت کی عبادت و ریاضت	7
2	اتباعِ شہوات	34
3	تلاوتِ قرآن کی برکتیں	63
4	فیضانِ صدرُ الشریعہ	94
5	تلاوت کرنے والوں کے واقعات	126
6	امامِ اہلسنت کا شوقِ علمی	153
7	ریاکاری	178
8	نیکیوں کے حریص	207
9	صدرُ الشریعہ کی دینی خدمات	238
10	امیرِ اہلسنت کا عشقِ اعلیٰ حضرت	267
11	نماز کی اہمیت	293
12	اللہ سے محبت کرنے والوں کے واقعات	321
13	اسلام میں عورت کا مقام	350
14	اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ کردار	376
15	فیضانِ امام بخاری	411
16	مکہ معظمہ کی شان و عظمت	435
17	مدینے کے فضائل	458
18	شہدائے اُحد کی قربانیاں	489
19	اعلیٰ حضرت کا علم و عمل	514
20	کعبے کی شان اور حج کے فضائل	537
21	محبتِ مدینہ	563
☆	شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف	583

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دین پر عمل کی دعوت دینے والی تحریک ہے، یہ مسجدیں آباد کرنے والی تحریک ہے، یہ گناہوں سے تعلق توڑ کر نیکیوں سے رشتہ جوڑنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کام اس سلسلے میں بہت فائدہ مند ہیں۔ ہزاروں افراد ان مدنی کاموں کی برکت سے گناہوں کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے ہیں۔ ان بارہ مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت **ملک** و بیرونِ **ملک ہزاروں** مقامات پر ہفتہ وار سنتوں بھرے **اجتماعات** کا سلسلہ سالوں سے جاری و ساری ہے۔ ان ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں **لاکھوں** اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات دعوتِ اسلامی کے تحقیقی و علمی ادارے المدینۃُ العِلْمِیَّۃ کے تحت **"شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی"** تیار کرتا ہے۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے ساڑھے چار سو(450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ یہ تمام تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے تحت تیار ہونے والے ہر اسلامی مہینے کے بیانات کو جمع کر کے ایک کتاب کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی سلسلے میں **جُمادَی الاولیٰ کے 22 بیانات، جُمادَی الاُخریٰ کے 21 بیانات، رَجَبُ المُرَجَّب کے 26 بیانات، شعبانُ المعظّم کے 21 بیانات** اور **رمضان المبارک کے 26 بیانات** کے نام سے پانچ ضخیم کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دی

گئیں ہیں۔ تادمِ تحریر ان کتابوں کے ڈاؤنلوڈرز کی تعداد تقریباً 14 ہزار سے زائد ہے۔ اب **شوال المکرم کے 21 بیانات** کا مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب سے متعلق چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

☆اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

☆ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

☆بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

☆طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتِکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخْش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلٰی، ج۳، ص۹۵، حدیث ۲۹۵۱، دار الکتب العلمیہ بیروت)

جو دُرُود و سَلام پڑھتے ہیں
ان پہ رَبّ کا سلام ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ص۱۸۵حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ

بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَوّالُ الْمُکَرَّم کا بابَرَکت مہینہ جاری وساری ہے۔ یہ وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ جس میں دُنیائے سُنّیت کے عظیم پیشوا، امامِ اہلسُنَّت، مجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، اعلیٰ حضرت، الشاہ، الحافظ، الحاج امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس دُنیا میں جلْوہ گر ہوئے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسولی میں 10 شَوّالُ الْمُکَرَّم 1272 ہجری بروز ہفتہ بَوَقْتِ ظُہر بمُطابِق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج۱ ص۵۸) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام "محمد" ہے، آپ کی والدہ ماجدہ مَحَبَّت میں "اَمّن میاں" فرمایا کرتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر اَعِزّہ "احمد میاں" کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے جدِّ اَمجد (دادا جان) نے آپ کا اسم شریف "احمد رضا" رکھا۔ اور آپ کا تاریخی نام "المختار" ہے (جبکہ کُنْیَت ابو محمد ہے) اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے "عَبْدُ الْمُصْطَفٰے" لکھا کرتے تھے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص21) چُنانچہ اپنے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

خَوْف نہ رکھ رضاؔ ذرا، تُو تو ہے "عبدِ مصطفٰے"

تیرے لیے اَمان ہے، تیرے لیے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

چونکہ یہ ماہِ شَوّالُ الْمُکَرَّم اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش کا مہینہ ہے، لہٰذا اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ طیّبہ کے ایک گوشے یعنی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عِبادت و رِیاضت کے حوالے سے سُننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔ آیئے! بَیان کا آغاز ایک ایمان افروز حکایت سے کرتے ہیں۔ چُنانچہ

ٹرین رُکی رہی:

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مَولانا سیِّد ایوب علی رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بار پیلی بِھیت سے بریلی شریف بذریعۂ ریل (ٹرین) جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اِسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف دو مِنٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرب کا وَقْت ہو چکا تھا، آپ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیرِ اِقامت فرما کر گاڑی کے اَندر ہی نیَّت باندھ لی، غالباً 5 اَفراد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِقْتِدا میں نمازِ باجماعت کیلئے شَریک ہوئے، اُن میں مَیں بھی تھا، لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر ایک غیر مُسلِم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہِلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا، لائن کلیر تھی اور گاڑی چُھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی اور حُضور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باطمینانِ تمام، بِلا کسی اِضطِراب کے تینوں فَرض رَکعتیں اَدا کیں اور جس وَقْت دائیں جانب سلام پھیرا تو گاڑی بھی چل دی۔ مُقْتَدِیوں کی زَبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ نکل گیا۔ اِس کرامت میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر

جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہو گی، ایسا نہ تھا بلکہ نَماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقْت میں گارڈ کو کیا خبر ہو سکتی تھی کہ ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ فریضہ نَماز گاڑی میں اَدا کر رہا ہے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۱۸۹، از تذکرۂ امام احمد رضا، ص۱۵)

وہ کہ اس دَر کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی

وہ کہ اس دَر سے پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

(حدائقِ بخشش، ص۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ مغرب باجماعت اَدا کرنا تھی، اس لئے 5 اَفْراد کی اِمامت میں نماز شُروع فرمادی، حالانکہ ٹرین اتنی دیر کو نہ رُکتی تھی کہ اطمینان وسُکون کے ساتھ نماز ادا کرلی جاتی اور ایسا ہی ہوا کہ کچھ ہی دیر بعد گارڈ بھی روانگی کیلئے ہَری جھنڈی دکھا رہا تھا، مگر جب تک امامِ اہلسُنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مَصْروف رہے ٹرین نہ چلی اور جیسے ہی سلام پھیرا، ٹرین بھی فوراً چل پڑی۔ اس حکایت سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت ثابت ہوتی ہے، وہیں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ باجماعت سے مَحَبَّت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، رسولِ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے اور پکے عاشق تھے، اسی لیے سَفَر وحَضَر میں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز کو جَماعت کے ساتھ ہی اَدا فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بِفَضْلِہٖ

تَعَالٰی پنج وقتہ جماعت سے نماز پڑھی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑے بڑے سفر کئے حالانکہ حدیثِ پاک میں سفر کو عذاب کا ٹکڑا کہا گیا ہے، مگر سفر کی مَشَقَّتیں اور صُعُوبتیں برداشت کرتے ہوئے نماز چھوڑنا تو کُجا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیشہ جماعت کے ساتھ ہی نماز ادا فرمائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب تک کہ کوئی شرعی عذر نہ ہو، مسجد کی جماعت واجب ہے، آیئے نمازِ باجماعت کے متعلق نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چار فرامین سنئے اور اے عاشقانِ رضا، ذہن بنایئے کہ ان شآءَ اللہ عزوجل ہمیں نمازِ باجماعت کا اہتمام کرنا ہے۔

1) سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، رقم ۶۴۵، ج ۱، ص ۲۳۲)

2) شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس نے کامل وضو کیا اور کسی فرض نماز کی ادائیگی کے لئے چلا اور نماز باجماعت ادا کی تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی المشی الی المساجد، رقم ۶، ج ۱، ص ۱۳۰)

3) نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل باجماعت نماز پڑھنے والوں سے خوش ہوتا ہے۔''

(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، رقم ۵۱۱۲، ج ۲، ص ۳۰۹)

4) خاتِمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃُ الِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے چالیس دن باجماعت تکبیر اولی کے ساتھ نماز پڑھے گا اس کے لئے دو آزادیاں لکھی جائیں گی، ایک جہنم سے دوسری نفاق سے۔''

(سنن ترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولی، رقم ۲۴۱، ج ۱، ص ۲۷۴)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باون(52) برس کی عمر میں جب دوسری بار سَفَرِ حج کے لیے روانہ ہوئے، مَناسکِ حج اَدا کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے عَلِیل (بیمار) ہوئے کہ دوماہ سے زیادہ صاحبِ فراش رہے، جب کچھ رُو بہ صحّت ہوئے تو زیارتِ روضۂ اَنور کے لیے کمر بستہ ہوئے اور ''جدّہ شریف'' سے ہوتے ہوئے بذریعہ کَشتی تین(3) دن کے بعد ''رابغ'' پہنچے، اوروہاں سے مدینۃُ الرَّسول کے لیے اُونٹ کی سُواری کی، اسی راستے میں جب ''بیرِ شیخ'' پہنچے تومنزل قریب تھی لیکن فَجْر کا وَقْت تھوڑا رہ گیا تھا۔ اُونٹ والوں نے منزل ہی پر اُونٹ روکنے کی ٹھانی لیکن تب تک نمازِ فَجْر کا وَقْت نہ رہتا، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یہ صُورتِ حال دیکھ کر) میں اور میرے رُفقا (یعنی ساتھی) اُتر پڑے، قافلہ چلا گیا۔ کُرْمچ کا (یعنی مخصوص ٹاٹ کا بناہوا) ڈول پاس تھا۔ رَسی نہیں اور کُنواں گہرا، عِمامے باندھ کر پانی بھرا (اور) وُضو کیا۔ بِحَمْدِ اللہ تَعَالٰی نماز ہوگئی۔ اب یہ فکر لاحِق ہوئی کہ طولِ مَرَض (طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ) سے

ضُعفِ شدید (کمزوری بہت) ہے، اتنے مِیل پیادہ (پیدل) کیونکر چلنا ہوگا؟ مُنہ پھیر کر دیکھا تو ایک جمّال (اُونٹ والا) مَحْض اَجْنَبی اپنا اُونٹ لیے میرے اِنتظار میں کھڑا ہے، حمدِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) بجالایا اور اُس پر سُوار ہوا۔ اس سے لوگوں نے پُوچھا کہ تم یہ اُونٹ کیسے لائے؟ کہا: ہمیں شیخ حسین نے تاکید کردی تھی کہ شیخ (اعلیٰ حضرت) کی خدمت میں کمی نہ کرنا، کچھ دُور آگے چلے تھے کہ میرا اپنا جمّال (اُونٹ والا) اُونٹ لیے کھڑا ہے۔ اُس سے پُوچھا، کہا: جب قافلے کے جمّال نہ ٹھہرے، میں نے کہا شیخ کو تکلیف ہوگی، قافلہ میں سے اُونٹ کھول کر واپس لایا۔ یہ سب میری سرکارِ کرم کی وَصِیَّتیں تھیں **"صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی عِتْرَتِہٖ قَدْرَ رَأْفَتِہٖ وَرَحْمَتِہٖ** ورنہ کہاں یہ فقیر اور کہاں سردارِ رابغ، شیخ حسین، جن سے جان نہ پہچان اور کہاں وَحْشی مزاج جمّال (اُونٹوں والے) اور ان کی یہ خَارِقُ الْعَادات رَوِشیں (یعنی خلافِ معمول طرزِ عمل)!۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷، ملخصًا)

مُصطفےٰ کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہے ذَوْقِ نماز اور شَوْقِ عِبادت کہ مہینوں کی طویل عَلالت، شدید کمزوری ونَقاہت کے باوُجود ہر طرح کی کُلفت ومَشَقّت سے بے پروا ہو کر قافلے کا ساتھ تو چھوڑ دیا، مگر "اَفْضَلُ الْعِبادات" (سب سے افضل عبادت) نماز کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جب بھی قِیام پر قُدرت ہوتی تو کھڑے کھڑے نماز اَدا فرماتے، بدن میں طاقت

نہ ہوتی تو عَصا کے سہارے قِیام اور رُکوع وسُجود فرماتے، جب ضُعف (کمزوری) حد سے بڑھی اور مَرَض نے شدّت اختیار کی تو نفس پر ہر طرح کی تکلیف ومَشَقَّت برداشت کرتے ہوئے بھی رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو اَدا فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات پر عمل کرنا اور اُمّتِ مُسْلِمہ کو ان پر عمل کا دَرْس دینا، یہ ایسے کام ہیں جو سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت وکردار کا حصّہ تھے۔

عاشقِ اعلیٰ حضرت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ذکرِ رضا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی ہستی میں تھا عمل جَوْہر سُنَّتِ مُصطفےٰ کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنا ہماری زندگی کا مقصد اور ایک عظیم کام ہے۔ یقیناً جس طرح نماز وروزہ، حج وزکوٰۃ یہ سب کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت ہیں، اسی طرح ہر وہ کام کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا وخُوشنودی مَقْصود ہو وہ بھی عِبادت کے مفہوم میں شامل ہوگا۔ لہٰذا اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ غریبوں کی مَدَد کرنا، ناداروں کے کام بنانا، اَہل وعِیال کے لیے رِزْقِ حَلال کمانا، لوگوں کے دلوں میں خوشی داخِل کرنا، نیکی کی دَعْوت دینا اور بُرائی سے روکنا، علمِ دین سکھانا، لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفےٰ کے چَراغ رَوْشن کرنا، حمایتِ دین میں قلم چلانا، خَوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ میں

آنسو بہانا وغیرہ بھی عِبادت کے مفہوم میں شامل ہیں اور ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے اَجْر وثَواب بھی ملے گا۔

اس طرح دیکھا جائے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شَب وروز عِبادت میں ہی بسر ہوتے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہر ہر لمحہ علمِ دین پھیلانے، لوگوں میں اَدبِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِیے جَلانے، دوسروں کی خَیْر خَواہی چاہنے اور ہر حوالے سے مُتَعَلِّقِیْن ومُحِبِّیْن کی تَرْبِیَت فرمانے میں گُزرا کرتا تھا۔

تیری ہر بات ہے آئینۂ حق و باطِل　　تیرے ہر کام میں ہے رنگ نِرالا تیرا

(بیاضِ پاک، ص۳۵،۳۴)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر فِراقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ گستاخانِ رسول کی گُستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حِمایت میں ان کا رَدّ کرتے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا، نہ بس ایک جاں دوجہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غُرَبا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی اِمداد کرتے

رہتے۔ بلکہ آخِری وَقْت بھی عزیز واَقارِب کو وَصیَّت کی کہ غُرَباء کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطِر داری سے اچھّے اچھّے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطلَق (بالکل بھی) نہ جِھڑکنا۔

اَکْثر اَوْقات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصنیف و تالیف میں مَشْغول رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وَقْت مسجِد میں حاضِر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت اَدا فرمایا کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محفلِ مِیلاد شریف میں ذِکرِ وِلادت شریف کے وَقْت صَلٰوۃ وسَلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شُروع سے آخِر تک اَدَباً دوزانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وَعظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دوزانو ہی مِنبر شریف پر رہتے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۹۸)

کاش! ہم غُلامانِ اعلیٰ حضرت کو بھی تِلاوت قرآنِ پاک کرتے یا سُنتے وَقْت نیز اجتماعِ ذِکر و نعت، سُنَّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مُذاکروں، درس و مَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دو زانو بیٹھنے کی سعادت مِل جائے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں سیرت و کردار میں باکمال تھے، وہیں صُورت میں بھی بے مثال تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قد (مُبارَک) اَوْسط (درمیانہ)، پیشانی (مُبارَک) چَوڑی، آنکھیں بڑی، (بینی شریف یعنی) ناک لمبی (اور) کھڑی، چہرہ لمبا، رنگ (مُبارَک) گُندُمی (اور) ملیح، شَگُفتہ (اس طرح کہ) جَلال و جَمال کی کھلی ہوئی تفسیر، ہاتھوں کی انگلیاں لمبی، بھنویں گھنی، گردن اونچی، (سر انور کے) بال لمبے جو کان کی لَو تک رہتے تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۰)

نام اعلیٰ ہے ترا حضرتِ اعلیٰ تیرا کام اَولیٰ ہے ترا اے شہِ والا تیرا
اس زمانے میں کوئی تجھ سا نہ دیکھا نہ سنا غوثِ اعظم کی کرامت تھی سراپا تیرا

تُو نے عنوان یہ ایمان کا دنیا کو دیا عشقِ سرکارِ دو عالم تھا وظیفہ تیرا

(بیاضِ پاک، ص۳۵،۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حِفظِ قرآن کیوں اور کیسے:

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیِّد ایُّوب علی رَضَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دِیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لَقَب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایّوب علی صاحبِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسی روز سے (قرآنِ پاک کا) دَور شُروع کر دیا، جس کا وَقْت غالِباً عشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جَماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرما لِیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکو شِش یاد کر لیا اور یہ اس لیے کہ اُن بند گانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸ از تذکرۂ امام احمد رضا، ص۶)

عِلم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خَیْر سے حافِظہ بھی قوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

اپنی تعریف سے بچئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقِعہ سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حافظے کا

کمال معلوم ہوا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دوسروں کی زبان سے اپنے لیے ایسے اَوْصاف سُننا جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں نہ پائے جاتے ہوں کس قَدْر ناپسند تھا۔اسی طرح کا واقعہ کروڑوں حَنَفیوں کے امام، حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ بھی پیش آیا،

امامِ اعظم کا تقویٰ:

وہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہلے آدھی رات عِبادت کیا کرتے تھے۔ایک دن راستے سے گزر رہے تھے کہ کسی کو یہ کہتے سنا کہ یہ ساری رات عِبادت میں گزارتے ہیں۔ پھر اس کے بعد سے پوری رات عِبادت کرنے لگے اور فرماتے: ”مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا آتی ہے کہ میرے بارے میں اس کی عِبادت کے مُتَعَلِّق ایسی بات کہی جائے جو مجھ میں نہ ہو۔

(تاریخ بغداد، النعمان بن ثابت:۲۹۷۷، ج۱۳، ص۳۵۳، ۳۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اُن کے مَظْہَرِ اَتَمّ الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اپنی جھوٹی تعریف سے بچنے کا جذبہ صَد کروڑ مَرحَبا! اے کاش ہم غُلامانِ ابُو حنیفہ و رَضا بھی اپنی جُھوٹی سچی تعریف پر پُھولے نہ سَمانے کے بجائے اپنے کردار میں مزید نِکھار پیدا کرنے کی کوشش کیا کریں۔ یاد رکھئے! اپنی جُھوٹی تعریف پر خُوش ہونا شَرعاً جائز نہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: اگر (کوئی) اپنی جُھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فَضائل سے اُس کی ثَناء (یعنی تعریف) کریں جو اُس میں نہیں جب تو صریح حرامِ قَطعی ہے۔(فتاویٰ رضویہ: ۲۱/۵۹۷) اس لیے کسی کو اپنی جھوٹی تعریف کرنے ہی نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ اگر کوئی ہماری ایسے اَوصاف سے تعریف کرے جو ہم میں پائے جاتے ہوں، تب بھی ایسے شَخْص کی ہاتھوں ہاتھ اِصلاح کرنے کی ترکیب

کرلی جائے اوراُسے تعریف کرنے سے باز رہنے کی تلقین کی جائے۔ قرآن وحدیث کی مُقدّس تعلیم سے پتا چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خُوش ہو کر پھُول جانے والا آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بے حد ناپسند ہے اوراس قسم کے مَردوں اور عورتوں کے اِرد گرد اکثر چاپلوسی کرنے والوں کا مجمع اِکٹھا ہو جاتا ہے اور یہ خُود غَرض لوگ تعریفوں کے پُل باندھ کر آدمی کو بے وَقُوف بناتے ہیں اور پھر لوگوں سے اپنے مطلب پورے کرتے اور بیوقوف بنانے کی داستان بَیان کرکے دوسروں کو ہنسنے ہنسانے کا مَوقع فَراہم کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہر کسی کو چاپلوسی کرنے والوں اور مُنہ پر تعریف کرنے والوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور ہر گز ہر گز اپنی تعریف سُن کر خُوش نہ ہونا چاہیے۔

اپنی تعریف سُن کر کیا کریں؟

حدیثِ پاک میں ہے: ”مُدّاحوں کے مُنہ میں خاک جھونک دو“ (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب النھي عن المدح... إلخ، الحدیث: ۳۰۰۲، ص ۱۲۰۰) اس حدیثِ پاک سے یہ مَدَنی پھُول ملا کہ اپنی تعریف پر پھُولے نہیں سمانا چاہیے بلکہ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب کوئی ہماری (سچی) تَعْریف کرے تو اسے نَرمی سے منع کردیں، اگر پھر بھی باز نہ آئے تو پھُولنے کے بجائے دل میں داخِل ہونے والی خُوشی کے بارے میں اچھی اچھی نیّتیں کرلینی چاہئیں کہ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے مَحْض اپنے کرم سے میرے گُناہوں پر پردہ ڈال کر میری عِبادتوں کو لوگوں پر ظاہِر فرمادیا ہے۔ اوراس سے بڑا احسان اور کیا ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُود اپنے بندے کے گُناہوں کو چُھپا کر اس کی عِبادت کو ظاہر کردے۔

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

تعلیمِ علمِ دین کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اہلسُنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں نماز و تلاوت سے مَحَبَّت فرماتے تھے وہیں نفلی عبادات سے اَفْضل عمل یعنی دن رات اِشاعتِ علمِ دین میں بھی مشغول رہا کرتے۔ کیونکہ گھڑی بھر علمِ دین کے مسائل میں مُذاکَرہ اور گُفتگُو کرنا ساری رات عِبادت کرنے سے اَفْضَل ہے۔ آیئے! علمِ دین کے فضائل پر چند فرامینِ مُصطفےٰ سُن کر امامِ اہلسُنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی مشاغل بھی سُنتے ہیں۔

1) مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یَمَن بھیجا تو اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ذریعے کسی ایک کو ہِدایت دیدے تو یہ تیرے لیے دُنْیا وَمَافِیْھَا (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہے۔ (الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، الجزء العاشر، استعنت باللہ، الحدیث:۱۳۷۵، ص۴۸۴)

2) جس نے علم کا ایک باب سیکھا کہ لوگوں کو سکھائے تو اسے **70** صِدِّیقِین کا ثَواب دیا جائے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم.....الخ، الحدیث:۱۱۹، ج۱، ص۶۸)

3) مُسلمان بھائی کو اس سے زیادہ اَفْضل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچا دے۔ (جامع بیان العلم و فضلہ، باب دعاء رسول اللہ لمستمع العلم و حافظہ و مبلغہ، الحدیث:۱۸۵، ص۶۲)

4) اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اُسے دِین کی سمجھ بُوجھ عَطا فرماتا ہے۔(بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل: ۱/۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ علمِ دین سکھانے کے کس قَدَر ذَوق اَفزا فضائل ہیں۔ان فضائل کو پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ طیّبہ پر نَظر ڈالی جائے تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حصّے میں ثوابِ عظیم کا کتنا ذخیرہ ہوگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زِنْدَگی علمِ دین کے بارے میں لکھنے لکھانے، علمِ دین پھیلانے اور لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا سامان پہنچانے میں بَسَر ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دین کے کثیر کاموں میں مَصْروفیّت کے ساتھ ساتھ اِستِفْتَاء(فتاوی) کے جوابات دینے کا کام بھی کرتے اور یہ کام دس(10) ماہر مُفْتِیوں کے کام سے بھی زِیادہ ہوتا۔ کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دنیا کے مُخْتَلِف شہروں اور ملکوں جیسے ہند، بنگلہ دیش، موجودہ پاکستان، چین، افغانستان، امریکہ، افریقہ حتّٰی کہ حَرَمَیْن شَرِیْفَین مُحْتَرَمَیْن سے بھی اِستِفْتَا آتے اور بسا اَوْقات تو ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو(500) اِستِفْتَاء جَمْع ہو جاتے۔(فتاوی رضویہ:۹/۴۴۹ ملخصاً)

تیرا علم و فَضْل و شان و شَوکت و جاہ و حَشَم
شَشْ جِہَت پر ہے عِیاں احمد رضا خاں قادِری
ہے عَرَب کے عالموں کا مَدْح خواں سارا جہاں
اور وہ تیرے مَدْح خواں احمد رضا خاں قادِری

(قبالۂ بخشش، ص۱۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتویٰ نویسی میں کس قدر مشغول رہتے اور اس مصروفیّت کی وجہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فنِ اِفتاء میں کامل مہارت رکھنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عَوام تو عوام بڑے بڑے عُلمائے کِرام اور مُفْتِیانِ عُظّام بھی تحقیقی جوابات اور پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف رُجوع کرتے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختلف عُنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یُوں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! کہ سب نَقْل نہ کیے جاسکے، جو نَقْل کر لیے گئے تھے اُن کا مجموعہ "فتاویٰ رَضَویّہ" کے نام سے مشہور ہے۔ فتاوٰی رَضَویّہ کی 30 جلدیں ہیں، جن کے کل صَفْحات: 21656، کل سُوالات وجوابات: 6847 اور کل رسائل: 206 ہیں۔ (فتاوی رضویہ: ۳۰/۱۰) قرآن، حدیث، فقہ، مَنْطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وُسْعَتِ نظری کا اندازہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاوٰی کے مُطالَعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہر فتوے میں دلائل کا سمُندر موج زَن ہے اور واقعی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فتاویٰ قرآن، حدیث، اِجماع اور فُقَہائے کِرام کے جُزئیات (جُز۔ئی۔یات) سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسِین گلدستہ ہے جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قَلب و فِکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے مہکاتا رہے گا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پر انوار میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دَرَجاتِ رَفیعہ (بُلند دَرَجوں) میں مزید بُلندی کا سبب بنتا رہے گا۔

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نام رَضا — شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا
فاضل ایسا کہ دیا رَبّ نے تجھے فَضلِ کبیر — عالِم ایسا کہ ہر عالَم ہوا شَیدا تیرا
ہر وَرَق تیرا شریعت کی دلیلِ رَوشن — ایک قانونِ مُکمَّل ہے فتاویٰ تیرا
تری تحریر پہ اُنگُشت بدنداں تھا عَرَب — تیری تقریر تھی کہ قادِری تیغا(تے۔غا) تیرا

(بیاضِ پاک، ص۳۵،۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمہ وَقْت دینی کاموں میں مشغول رہنے کے باوُجُود انتہائی کم غِذا اِستِعمال فرمایا کرتے۔ آپ کی عام غِذا چکّی کے پِسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا۔ آخِرِ عُمر میں یہ غِذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بِغیر مرچ کا اور ایک ڈیڑھ بسکٹ سُوجی کا تناوُل فرماتے تھے۔ کھانے پینے کے مُعاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۳)اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں تو یہ غِذا اور بھی کم ہو جاتی تھی ۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرتِ مَوْلانا محمد حُسین مِیرَٹھی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بَیان ہے کہ میں نے رَمَضانُ المبارَک کی 20 تاریخ سے اِعتِکاف کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا: ”جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتِکاف کروں ، مگر (دینی مشاغِل کے باعث) فُرصت نہیں ملتی۔“ آخِر 26 رَمَضانُ الْمُبارَک کو فرمایا: ”آج سے میں بھی مُعْتَکِف ہی ہو جاؤں۔“حضرت مَوْلانا محمد حُسین مِیرَٹھی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”شام کو (کھجور وغیرہ سے روزہ توافطار فرمالیتے مگر) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کھانا

کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سَحَر کو (سَحَری کے وَقْت) صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔" ایک دن میں نے دریافْت کیا: "حضُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟" فرمایا: "نَمک سے کھانا شُروع کرنا اور نَمک ہی پر خَتْم کرنا سُنّت ہے، اِس لیے چٹنی آتی ہے۔"

(ماخوذ از فیضانِ اعلیٰ حضرت: ص ۱۱۳)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ سنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استِعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخِر نمک استِعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخِر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ (فیضانِ سنّت، ص: 658)

یاالٰہی! مجھ کو بھی کر بھوک کی نِعْمت عطا
از طفیلِ سیِّدی و مُرشِدی احمد رضا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اتنی کم غذا کھانے کے باوُجُود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے اور خلیفہ مَوْلانا حَسَنَیْن رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزے کی قَضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زَبانی سُنا نہ کسی برابر والے نے بتایا نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبارَک کا کوئی روزہ قَضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ (رَمَضان) مُبارَک میں بھی عَلالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روزہ نہ چھوڑا، اگر کسی نے بِاصرار عَرْض بھی کیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو اِرْشاد فرمایا: کہ مَریض ہوں تو عِلاج نہ کروں؟ لوگ

تعجّب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی عِلاج ہے۔ اِرْشاد فرمایا: اِکْسِیر عِلاج ہے، میرے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بتایا ہوا ہے۔ اِرْشاد فرماتے ہیں: **صُوْمُوا تَصِحُّوا** یعنی روزہ رکھو تَنْدُرُسْت ہو جاؤ گے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۱۲، ج ۶، ص ۱۴۶ و ۱۴۷)

اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اُن اَوْلیائے کامِلین میں سے تھے جن کے قُلوب پر فرائضِ الٰہیہ کی عَظَمت چھائی رہتی ہے، چنانچہ جب 1339 ہجری کا ماہِ رَمَضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل عَلالت و ضُعْفِ فَراواں (شدید کمزوری) کے باعِث اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اپنے اندر موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے لہٰذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا اِستِطاعت کی وجہ سے فَرْض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص 133)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر — سنّتِ مصطفےٰ کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ — واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کتنی کم غِذا اِستِعمال فرماتے! کاش ہماری بھی ڈَٹ کر کھانے کی عادت نکل جائے اور قفلِ مدینہ لگانے کی عادت بن جائے۔ اس کے عِلاوہ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَرْض عِبادات کو بجالانے میں اس قَدَر مُحتاط

تھے کہ 7 سال کی عُمرِ مُبارَک سے ہی روزوں کا اہتِمام شُروع فرمادیا اور اَخیرِ عمر تک نہ تو کوئی روزہ چھوڑا اور نہ ہی قَضا کرنے کی حاجت پیش آئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشرے میں لوگ رَمَضان کے روزے چھوڑنے کے لیے بے شُمار حِیَل کرتے ہیں، بہانے بناتے اور کسی عُذرِ مُعْتَبَر کے بِغیر روزے چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! سَر دَرْد، مَتْلی، ہلکا بُخار، کھانسی اور دیگر چھوٹی چھوٹی بیماریوں کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگرچہ بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سَبَب رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ مُعاف نہیں ہوجاتا بلکہ وہ مجبوری خَتْم ہوجانے کے بعد اس کی قَضاء رکھنا فَرْض ہے۔ البتّہ قَضاء کا گُناہ نہیں ہوگا۔ مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ معمولی نَزلہ، بُخار یا دَرْدِ سَر کی وجہ سے لوگ روزہ تَرک کر دیا کرتے ہیں یا مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کسی صحیح شَرعی مجبوری کے بِغیر کوئی روزہ چھوڑ دے اگرچِہ بعد میں ساری عُمر بھی روزے رکھے، اُس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چند روز قبل ہی رَمَضانُ الْمُبارَک کا مُقَدَّس مہینہ اپنی خُوشبوئیں لُٹاتا، اَنْوار کی بارش برساتا، ہم عاصِیوں کے دلوں کو جگمگاتا اور ہماری بخشش کا سامان بناتا ہوا گُزر گیا، ممکن ہے کسی اسلامی بھائی نے مَحض سُستی اور غفلت کے وجہ سے رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے چھوڑ دیئے ہوں، ان کی بارگاہ میں دَسْت بَستہ مَدَنی التجا ہے کہ اپنی آخِرت کی فِکْر کرتے ہوئے اور غَضَبِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے آج تک جتنے روزے توڑے یا چھوڑے ان کی تَوبہ کرتے ہوئے شرعی رہنمائی لے کر کَفّارہ بنتا ہے تو کفّارہ بھی اَدا کیجئے اور ان روزوں کی قَضا بھی کر لیجئے۔ روزوں کی قضا، کفّارے کے احکام اور کفّارہ دینے کا طریقہ جاننے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی

مایہ ناز تصنیف "فَیضانِ سُنَّت" صفحہ 1081 تا 1088 کا مُطالَعہ کیجئے۔ بلکہ کوشش فرما کر اوّل تا آخِر پُوری کتاب ہی پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی تَوفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاخدا ماہِ رَمَضان کے صدقے سچی تَوبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے امامِ اہلسُنَّت، مجدِّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی عِبادت و رِیاضت کے مُتَعَلِّق سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بچپن ہی سے نماز کی پابندی فرمائی اور آخِر عمر تک چاہے کیسی ہی مجبوری یا بیماری پیش آئی کبھی نماز قَضا نہ ہوئی۔ ہم عاشقانِ اعلیٰ حضرت کو بھی سَفَر وحَضَر، خوشی وغمی، بیماری وتندرستی ہر حال میں نماز کی عادت بنانی چاہیے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رَمَضان کے روزے شدید علالت میں بھی نہ چھوڑے تو اگر ہم سے بھی سُستی وغفلت یا کسی عُذرِ شرعی کی بنا پر روزے قَضا ہوئے ہیں تو تَوبہ کے ساتھ ساتھ اُن کی قَضا بھی کریں کیونکہ اگر کسی عُذرِ شرعی کی بنا پر روزے چھوٹ گئے تو ان کی بھی قَضا فَرض ہے۔ امامِ اہلسُنَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری عُمر علمِ دین پھیلانے، لوگوں کے دینی

مسائل سُلجھانے اور ہر مُعاملے میں ان کی اِصلاح فرمانے میں بَسر فرمائی تھی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زِندگی گزاریں اور جہاں کسی مُعاملے میں شریعت کی خِلاف وَرزی کا شک بھی ہو فَوراً اس کام سے بچنے میں ہی عافیّت سمجھیں یا کسی سُنّی عالِمِ دین یادارُ الافتاء اہلسنّت سے رُجوع فرمالیں۔ ایسی مدنی سوچ وفِکر پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین ودُنیا کی بہتری نصیب ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَجلِس اِصلاح برائے کھلاڑیان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کی خدمت اور مُعاشرے کی اِصلاح وتَربِیَت کیلئے دعوتِ اسلامی 97 شُعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے۔ انہی میں شامل ایک مجلسِ کھیل بھی ہے۔ کھیلوں کی دُنیا بڑی نِرالی ہے، جو اس میں کھوجاتا ہے بس یہیں کا ہی ہو جاتا ہے، اس طبقے کی دِین سے دُوری سب جانتے ہیں، انہیں بھی دینِ اسلام کی تعلیمات سے رُوشناس کروانا اور سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنا انتہائی ضَروری ہے۔ مَجلِسِ کھیل کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے مُنسلِک لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے مدنی پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابق زِندگی گزارنے کا مَدَنی ذِہن دینا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت سے کھلاڑیوں اور ان کے گھر والوں کا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُتاثِّر ہو کر یہ مَدَنی ذِہن بن چکا ہے کہ ہمیں شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عَطا کردہ مَدَنی مقصد کی تکمیل اور اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی

انعامات پر عمل کرنا ہے اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافِلوں میں سَفَر کرنا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

12مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنا ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سَفَر کی بَرَکت سے جہاں عاشِقانِ رسول کی صُحبت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے وہیں علمِ دین سیکھنے سِکھانے کی سعادت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اور راہِ خُدا میں علمِ دین کی تلاش میں نکلنا صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا معمول تھا۔ بلکہ بعض صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا علمِ دین سیکھنے کا جذبہ تو ایسا تھا کہ گھر بار کی مصروفیّت اور طویل مَسافت کے سبب بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر عِلم کے موتی سمیٹنے کیلئے باریاں مقرّر کر رکھی تھیں۔ جیسا کہ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بنو امیّہ بن زید (کے محلے) میں رہتے تھے جو مدینۂ پاک کی بلندی پر تھا، ہم باری باری سرکارِ والا تبار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے تھے ایک دن وہ مدینۂ مُنوّرہ جاتے اور واپس آکر اس دن کی وحی کا حال مجھ کو بتا دیتے اور ایک دن میں جاتا اور آکر اس دن کی وحی کی خَبَر کا حال ان کو بتلاتا۔ (صحیح بُخاری ج۱ص۵۰ حدیث۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ہر ماہ کم اَز کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں ضَرور سفر کرنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے جہاں علم کی دولت نصیب ہوتی ہے وہیں ہمیں علمِ دین دوسروں کو سِکھانے کا موقع ملے گا وہیں ہمیں نیکی کی دعوت پھیلانے، مُسلمانوں کو نماز روزے کی دعوت دینے اور فکرِ آخِرت کی طرف مائل کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔ تو نیّت کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ مَدَنی قافلے میں سفر کریں گے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کی بڑی برکتیں ہیں ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں۔

جوڑوں کی بیماری بھی گئی اور بے رُوزگاری بھی گئی

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا لُبِّ لُباب ہے: میری ایک طرف بے رُوزگاری تھی تو دوسری طرف جوڑوں کے درد کی پُرانی بیماری تھی، تنگدستی اور شدید درد کے باعث سَخْت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کے سنّتوں کی تَربِیَت کی مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سفر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرے سفر اور عاشِقانِ رسول کی شفقت بھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل صحیح ہوگئی۔ مَدَنی قافلے سے واپَسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور انہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے رُوزگار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

جوڑ جوڑ آپکے، ہوں اگر دُکھ رہے کر کے ہمّت چلیں، قافلے میں چلو
تنگدستی مِٹے، رزق سُتھرا ملے دَر کرم کے کُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخُن کاٹنے کے مَدَنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکوٰۃُ المصابیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں: (1) جُمعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّ مختار ج۹ ص۶۶۸) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مَولانا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن ترَشوائے (کاٹے) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے

دن ناخُن ترَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔(دُرِّمختار،رَدُّالمُحتارج۹ص۶۶۸،بہارِشریعت حصّہ۱۶ص ۲۲۵،۲۲۶) (2)ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے:پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا(یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا(یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔(دُرِّمختارج۹ص۶۷۰،اِحیاءُالعُلوم ج۱ص۱۹۳) (3)پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں،بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا(یعنی چھوٹی انگلی)سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔(اَیضاً)(4)جَنابت کی حالت(یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنامکروہ ہے۔(عالَمگیری ج۵ص۳۵۸)(5)دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔(اَیضاً)(6)ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔(اَیضاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضلیت:

حضرت سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: **"یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا** یعنی اے لوگو! قیامت کے دن اس کی وَحشتوں اور دُشوار گُزار گھاٹیوں سے نَجات پانے والا تم میں سے وہ شخص ہو گا، **اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِی دَارِ الدُّنْیَا** جو دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہو گا۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، باب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ۔۔۔۔۔۔الخ، ۱/۲۵۴، حدیث: ۲۲۲۵)

شافعِ روزِ جَزا تُم پہ کروڑوں دُرُود
دافعِ جُملہ بَلا تُم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے)

اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ : بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا بیماری بذاتِ خُود دَوا بن سکتی ہے۔؟

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 جِلدوں پر مشتمل کتاب "عُیُوْنُ الحکایات" جلد1، صفحہ 367 پر ہے: سلسلۂ قادِریہ رَضَوِیہ کے مشہور بُزرگ حضرت سَیِّدُنا ابُو قاسم جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: "ایک رات مجھے بڑی بے چینی ہوئی۔ میں عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہا لیکن سُکون مجھ سے کوسوں دُور تھا۔ میں نے خُوب کوشش کی کہ عبادت میں یکسوئی اور خُشُوع و خُضُوع حاصل ہو جائے لیکن میں اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں نے قرآنِ پاک کی تِلاوت شُروع کر دی لیکن مجھے پھر بھی یکسوئی اور دِلی سُکون حاصل نہ ہوا۔ میں بہت حیران تھا کہ آخر آج ایسی کیا بات ہے کہ مجھے عبادتِ الٰہی میں یکسوئی حاصل نہیں ہو رہی اور میرا سُکون مجھ سے دُور ہو گیا ہے۔ آخر کار رات کے پچھلے

پہر میں نے اپنی چادر کندھے پر ڈالی اور گھر سے باہر نکل آیا۔ کچھ دُور جا کر راستے میں مجھے ایک شخص نظر آیا، جو چادر میں لپٹا ہوا تھا۔

جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے اپنا سر اُٹھایا اور مجھ سے پُوچھا: "تم اتنے پریشان کیوں ہو؟ کیا قیامت برپا ہو چکی ہے؟" میں نے کہا: "کیا قیامت کا مُقرّرہ دن آگیا ہے؟" اس شخص نے کہا: "نہیں، بلکہ میں تو یہ پُوچھ رہا ہوں کہ کیا تم دل کی ہلچل اور بے چینی کی وجہ سے پریشان ہو کر دِلی سُکون حاصل کرنے جارہے ہو؟" میں نے کہا: "جی ہاں! واقعی میں دِلی سُکون کی تلاش میں باہر نکلا ہوں اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کس وجہ سے مجھے آج رات سُکون نہیں مل رہا؟ (پھر میں نے اس سے پُوچھا:) "اچھا یہ بتاؤ! کیا تمہیں مجھ سے کوئی حاجت ہے؟" اس شخص نے جواب دیا: "ہاں، مجھے تم سے حاجت ہے۔" میں نے اِستِفسار کیا: "بتاؤ، کیا حاجت ہے؟" اس نے جواب دیا: "اے ابُو قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! مجھے یہ بتایئے، کیا کوئی ایسی صُورت بھی ہے کہ بیماری خُود ہی دوا بن جائے؟" میں نے کہا: "جی ہاں، ایک صُورت ایسی ہے کہ بیماری خُود دَوا بن جاتی ہے۔ غور سے سُن! جب تُو خواہشاتِ نفس کی مُخالَفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دَوا بن جائیں گی۔"

یہ سُن کر اس شخص نے ایک آہِ سَرد دلِ پُر دَرد سے کھینچی اور کہنے لگا: "مجھے آج رات اس سوال کا جواب 7 مرتبہ اسی طرح دیا جاچکا ہے، لیکن میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ کی زَبانی اپنے سوال کا جواب سُنوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے میری یہ خواہش پُوری ہوگئی اور میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک زبان سے اپنے سوال کا جواب سُن چکا۔" اتنا کہنے کے بعد وہ شخص وہاں سے رُخصت

ہو گیااور پھر دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔(عیون الحکایات،ص:۱۹۴)

اس نَفْسِ ستمگر کو قابو میں مرے کردو!
بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

(وسائلِ بخشش،ص۲۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سلسلۂ قادِریہ رَضَوِیہ کے عظیم بُزرگ حضرت سَیِّدُنا ابُو قاسم جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے اس شخص کو دل کی بیماریوں کا کیسا زَبردست نُسخہ بتایا کہ جب تُو خواہشاتِ نَفس کی مُخالَفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دوا بھی بن جائیں گی،اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہوتوں کی پیروی اور نَفْسانی خواہشات کو پُورا کرنا کس قدر مُہلک اَمراض میں سے ہے کہ یہ دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے بھر دیتا ہے، ذرا غور فرمائیں کہ کہیں یہی وجہ تو نہیں ہے کہ ہمارے دل پر نیکی کی بات اَثر نہیں کرتی اور عبادات میں دل نہیں لگتا،لہٰذا ہمیں بھی اس حکایت سے دَرس حاصل کرنا چاہیے کہ بے جا خواہِشات اور اِتباعِ شَہوات میں پڑ کر اپنی زِندگی کے روشن چراغ کو گُل کرنے کے بجائے سُنّتوں کے مُطابق نیکیوں والی زِندگی گُزارنی چاہیے۔

اِتباعِ شہوات کی تعریف!

یاد رکھئے! جائز وناجائز کی پروا کئے بغیر نَفْس کی ہر خواہش پُوری کرنے میں لگ جانا،اِتباعِ شہوات کہلاتا ہے۔(باطنی بیماریوں کی معلومات،ص101)یقیناً شہوات کے پیچھے پڑنے میں سراسر نُقصان ہی

نُقصان ہے، اس کی نحوستوں کا اَندازہ اس حدیثِ پاک سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

ہلاک کر دینے والی تین چیزیں:

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ پاک ہے: "3 چیزیں ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں۔(1) حِرص و طَمع میں گُم رہنا(2) نَفْسانی خواہشات کی پیروی کرنا(3) بندے کا اپنے آپ پر فخر کرنا۔" (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۷۵۴، ج۴، ص۳۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نَفْسانی خواہشات کا قَلع قَمع کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حِرص و طَمع کی عادتِ بد بھی نکل جائے گی اور طرح طرح کے گُناہوں سے بھی چُھٹکارا نصیب ہوگا اور یُوں ہمارا باطن پاک وصاف ہوجائے گا اور ہمیں خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ عبادات میں دل لگنے کی نعمت بھی حاصل ہوجائے گی۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے
دِن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے
شب بھر سونے ہی سے غرض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے
ایمان پہ مَوت بہتر او نفس تیری ناپاک زندگی سے
اللہ کنوئیں میں خود گِرا ہوں اپنی نالش کروں تجھی سے

(حدائقِ بخشش، حصہ اوّل، 145)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں، دِن بدن خواہشات کا یہ دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ فی زمانہ ان خواہشات کی آگ کو بجھانے کیلئے چاہے قرض لینا پڑے یا ناجائز و حرام ذَرائع اِستعمال کرنے پڑ جائیں اس کی بھی پروا نہیں کی جاتی۔ آیئے! اتباعِ شہوات کی مذمّت میں قرآنِ پاک کی چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی نَفسانی خواہشات اور اِتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں معلوم ہوں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ	تَرجَمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔

حضرت علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ عنقریب میری اُمّت میں سے اَہلِ کتاب اور اَہلِ لَبن ہلاک ہو جائیں گے میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَہلِ کتاب کون ہیں؟ اِرشاد فرمایا: وہ لوگ جو کتاب اس لئے سیکھتے ہیں تاکہ اس کے ذَریعے ایمان والوں سے جھگڑا کریں۔ میں نے عرض کی: اَہلِ لبن کون ہیں؟ اِرشاد فرمایا: وہ لوگ جو شہوات کی پیروی کرتے ہیں اور نمازوں کو ضائع کرتے ہیں۔

(تفسیر در منثور ج۵، ص۵۲۷)(المستدرک علی الصحیحین، ج۳، ص۱۲۶، ح۳۴۶۹)

حضرت اِبنِ اشعث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ بے شک وہ دل جو دُنیا کی خواہشات کے ساتھ مُعَلَّق (جُڑے ہوئے) ہیں وہ مجھ سے دُور ہیں۔(تفسیر دُرِّ منثور ج۵، ص۵۲۶)

ایک مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یُوں ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ (پ۵، النساء، آیت ۲۷)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے مَزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہو جاؤ۔

اس آیتِ مُبارَکہ کا شانِ نُزول یہ ہے کہ یہود و نَصاریٰ اور مجوسی، بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے نکاح حلال سمجھتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے ان سے نکاح کرنے کو حرام فرمایا تو وہ مُسلمانوں سے کہنے لگے کہ جس طرح آپ خالہ اور پھوپھی کی بیٹی سے نکاح جائز سمجھتے ہو جبکہ خالہ اور پھوپھی تم پر حرام ہیں، اسی طرح تم بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے بھی نکاح کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح بدکاری میں پڑ جاؤ۔

(مدارک، نساء تحت الآیۃ ۲۷ ص۲۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کس طرح شہوات کی

پیروی کرنے والوں کی مذمّت فرمائی کہ ایسے لوگوں کو جہنّم کی غَیّ نامی وادی میں ڈالا جائے گا، اسی طرح دوسری آیتِ مبارکہ میں مُنافقین کی مذمّت بیان فرمائی کہ وہ لوگ اِتباعِ شہوات میں پڑ کر ذلیل ورُسوا ہوئے اور اب وہ دِلی بُغض وعِناد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ مُسلمانوں کو بھی اس عادتِ بد میں مُبتلا کر دیا جائے۔

فی زمانہ مُسلمانوں کی عملی حالت کو دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا ہے کہ غیر مُسلم اَقوام اپنی اس ناپاک سازِش میں کامیاب ہوتی نظر آرہی ہیں۔ آج مسلمان نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر اپنی خواہشات کی پیروی میں حد سے بڑھتا جارہا ہے۔ نفس کی پیروی میں مَغربی تہذیب اور اَغیار کی عادت واَطوار سے مُتاثر ہوکر ان جیسے کام کرنے میں مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ فخر محسوس کرتا ہے۔ مَردوں نے سُنّتوں بھرا لباس چھوڑ کر پینٹ شرٹ اور سر پر ہیٹ (ٹوپی) لگا کر اِترا کر چلنا اپنا معمول بنالیا، عورتوں نے پردے کو خیرباد کہہ کر گلی بازاروں میں بے پردہ گھومنا، فیشن کے نام پر تنگ وچُست لباس پہن کر بدنگاہی کا سامان بننے کو گویا مَعْیُوب سمجھنا ہی چھوڑ دیا، بچوں کی تَربِیَت کا حال یہ ہے کہ انہیں دینی عُلُوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے بجائے دُنیوی عُلُوم وفُنون سکھائے جاتے ہیں، اگر بچہ ذَرا ذَہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں اَنگڑائی لینے لگتی ہیں اور اس کی تکمیل کے لئے دینی تَربِیَت سے مُنہ موڑ کر مَغربی تہذیب کے نُمائندہ اِداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دِلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ”اَعْلٰی تعلیم“ کی خاطر غیر مُسلموں کے حوالے کرنے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا اور مُعاملہ یہ ہوگیا ہے کہ

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے　　خول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

نَفْس و شیطان کی ہر آن اِطاعت پر دل — آہ! مائل مِرے اللہ ہوا جاتا ہے
عارضی آفتِ دُنیا سے تو دِل ڈرتا ہے — ہائے بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہے
آہ!دولت کی حفاظت میں توسب ہیں کوشاں — حفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مِٹا جاتا ہے
وَلولہ سُنَّتِ محبوب کا دے دے مالک — آہ! فیشن پہ مُسلمان مرا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۳۲۔۴۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مَغربی تہذیب سے جان چُھڑا کر اِسلامی تعلیمات اپنانا چاہتے ہیں، فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّتوں بھری زِندگی بَسر کرنا چاہتے ہیں، اپنی اِصلاح اور اپنی اَولاد کی مَدَنی تَربِیَت اورانہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذِہن دینا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے ''مَدَنی ماحول'' سے وابَستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول کی برکت سے بے شُمار فیشن پرست اور مَغْربی تہذیب کے دِلدادہ اَفراد تائب ہو کر سُنَّتوں کی راہ پر گامزن ہو گئے ہیں۔

اگر سُنَّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ — تم آجاؤ دیگا سکھا مدنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائے گا زِندگی کا — قریب آ کے دیکھو ذَرا مدنی ماحول
یہاں سُنَّتیں سیکھنے کو ملیں گی — دلائے گا خوفِ خُدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِضائے الٰہی کی خاطر نَفْسانی خواہشات کو تَرک کرنے کا

ذِہن بنانے کیلئے اِتباعِ شہوات کی مَذمّت سے مُتَعَلِّق چند احادیثِ مُبارَکہ پیش کرتا ہوں تاکہ اس مُہلِک مَرض سے بچنے میں مزید کامیابی حاصل ہوسکے۔ چُنانچہ

جنّت اور دوزخ تم سے قریب ہیں

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جنّت تم سے اس سے بھی زِیادہ قریب ہے جتنا تمہارے جُوتے کا تَسمہ، جُوتے سے قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے (یعنی بہت زِیادہ قریب ہے) ہاں! جنّت کو تکالیف سے اور دوزخ کو شہوتوں اور لَذتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حجبت النار۔۔۔، الحدیث: ۶۴۸۷، ۴/ ۲۴۳)

عقلمند اور نادان کون؟

اسی طرح سرکارِ دوعالم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے:

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعاجز مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَہٗ هَوَاهَا ثم تَمَنّٰی عَلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ

عقل مند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے اور موت کے بعد والی زِندگی کے لئے عمل کرے۔ اور عاجز وہ ہے جس نے نَفْسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ (کی رحمت سے جنّت ملنے کی) اُمید رکھی۔ (سنن ابن ماجہ، ج۴، ص۴۹۶، ح۴۲۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جنّت نعمتوں اور آسائشوں سے بھرپُور اِنتہائی خُوبصُورت مَقام ہے مگر وہاں تک پہنچنا آسان نہیں بلکہ اس کی راہ میں عبادتوں رِیاضتوں اور نیکیوں کی صُورت میں

اِنتہائی دُشوار گُزار گھاٹیاں مَوجُود ہیں جن کو عُبُور کرنا ضروری ہے۔ جبکہ دوزخ دہشتوں، تکلیفوں اور مختلف عذابوں کی جگہ ہے مگر اس تک رَسائی نہایت آسان ہے کیونکہ جہنَّم کو نَفسانی شہوات سے ڈھانپ دیا گیا ہے تو جو شخص نَفْس کی ناجائز خواہشات پُوری کرتے ہوئے اپنی زِندگی بَسر کرے گا تو ڈر ہے کہ جہنَّم میں داخل کر دیا جائے۔ لہٰذا ہم میں سے جو جنَّت میں داخلے کا مُتمنّی اور جہنَّم کے عذاب سے بچنے کا خواہشمند ہے (ہر شخص کو یہ تمنا رکھنی بھی چاہیے) تو اسے چاہیے کہ نَفْس کی مُخالَفت کرتے ہوئے ناجائز خواہشات کے ساتھ ساتھ اپنی جائز خواہشوں پر بھی قابو پانے کی کوشش کرے، کیونکہ جائز خواہشات کو نہ دبانا ناجائز خواہشوں میں جا پڑنے کا سبب ہے۔ آیئے! عبرت کیلئے ایک اور حدیثِ پاک سُنتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا ابُوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے رحمتِ کونین، دُکھی دِلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنَّت اور دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو جنَّت کی طرف بھیجا اور اِرْشاد فرمایا: "جنَّت اور اس کی اُن نعمتوں کو دیکھو جو میں نے اَہلِ جنَّت کے لئے تیار کی ہیں۔" حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرْشاد فرماتے ہیں: "تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جنَّت میں آئے، جنَّت اور اَہلِ جنَّت کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تیار کردہ نعمتیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "تیرے عزّت وجَلال کی قسم! جو بھی اس جنَّت کے بارے میں سُنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔" پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم فرمایا اور جنَّت کو مَشقّتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا۔" پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: "دوبارہ جاؤ جنَّت اور اس کی نعمتوں کو دیکھو، جو میں نے جنّتیوں کے لئے تیار کی ہیں۔" حُضُور

نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرْشاد فرماتے ہیں:"حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ جنّت میں گئے تو کیا دیکھا کہ اس کو مشقّتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا ہے، حضرت جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تَعالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی:"اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے عزّت وجَلال کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔"پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرْشاد فرمایا:"اب دوزخ کی طرف جاؤ اور دوزخ اوراس کے عذابات کو دیکھو، جو میں نے اَہلِ دوزخ کے لئے تیار کئے ہیں۔"حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے جا کر دیکھا کہ دوزخ (کی آگ) کا ایک حصّہ دوسرے پر چڑھ رہا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی:"اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے عزّت وجَلال کی قسم! کوئی بھی ایسا نہیں جو جہنّم (کی سختی) کے بارے میں سُنے اوراس میں داخل ہو (یعنی بچنے کی کوشش کرے گا) پس اللہ تَعالٰی کے حکم سے جہنّم کو شہوات ولَذات کے پردوں سے ڈھانپ دیا گیا۔"پھر اللہ تعالٰی نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: "دوبارہ جہنّم کی طرف جاؤ۔"جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام گئے اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری عزّت وجلال کی قسم! مجھے خوف ہے کہ اب اس سے کوئی بھی نہ بچ پائے گا، بلکہ (شہوات میں مبتلا ہو کر) اس میں جا پڑے گا۔"

(جامع الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء حفت الجنۃ.....الخ، الحدیث:۲۵۶۹، ۴/۲۵۲)

حدیثِ پاک کی تشریح:

حضرت علامہ اِبنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”شہوات“ سے مُراد وہ دُنیاوی اُمور ہیں جن کے ذریعے لذّت حاصل کی جاتی ہے، خواہ شریعت نے اس

سے بِلاواسطہ منع کیا ہو یا اس کے کرنے سے اَحکاماتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں سے کسی حکم کا تَرک لازِم آتا ہو۔ نیز مُشْتَبِہ (جن میں شک ہو) اور وہ جائز و مُباح کام جن پر عمل کے باعث حرام میں پڑنے کا خوف ہو، سب اس (شہوات) میں داخل ہیں۔ (فتح الباری، جلد۱۱، صفحہ۲۷۳) چُنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عطیہ بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِ اکرم، نُورِ مُجسم، رسولِ مُحتَشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: "آدمی اس وَقْت تک مُتَّقی و پرہیز گار نہیں ہو سکتا جب تک ناجائز کاموں سے بچنے کے لئے جائز و مُباح کاموں کو نہ چھوڑ دے۔"

(المستدرک للحاکم، الحدیث:۷۹۶۹، ج۵، ص۴۵۴)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ تکلیفوں اور مشقتوں کے اس دریا کو عُبور کرنے کے بعد ہی بندہ جنَّت میں داخل ہو سکتا ہے اور نَفْسانی خواہشات کی پیروی کو چھوڑ کر ہی دوزخ سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کُوفہ میں خُطبہ دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: "اے لوگو! مجھے تم پر سب سے زِیادہ لمبی اُمیدوں اور نَفْسانی خواہشات کی پیروی کا خوف ہے، کیونکہ لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلا دیتی ہیں اور نَفْسانی خواہشات کی پیروی حق سے بَھٹکا دیتی ہے، خبر دار! بے شک دُنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور یقیناً آخرت آنے والی ہے اور ان دونوں ہی کے چاہنے والے ہیں، پس تم آخرت کے چاہنے والے بنو اور دُنیا کے چاہنے والے نہ بنو، آج عمل ہے حساب نہیں اور کل (قیامت میں) حساب ہو گا، عمل کا موقع نہیں ہو گا۔" (الزھد وقصر الامل، ص:۵۸)

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قَبْر کو دیکھ کر بَہُت زیادہ رونے کا سبب پُوچھا گیا تو

فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آجاتی ہے کیوں کہ قَبْر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہوگا، (پھر نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کیلئے اُس کی دُنیا قید خانہ ہے، اُس کیلئے اُس کی قَبْر جنّت اور جس کیلئے اُس کی دُنیا جنّت ہے اُس کی قَبْر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دُنیا کی زِندگی بطورِ قید تھی موت اُس کی رِہائی کا پیغام ہے، جس نے دُنیا میں نفسانی خواہِشات کو ترک کیا وہ آخِرت میں پُورا پُورا حصّہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دُنیا اِسے چھوڑے وہ خُود دُنیا کو تَرک (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے ملنے سے قبل اُس سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قَبْر کا مُعامَلہ اُس کی دُنیوی زندگی کے مُطابِق ہے یعنی نیکیوں میں زِندگی گُزاری تو قَبْر میں راحتیں اور اگر بدیاں (گناہ) کرتے ہوئے مَرا تو ہلا کتیں ہی ہلا کتیں۔ (موعظۂ حسنہ، ص۶۱۔۶۲) (نیکی کی دعوت، ص:۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قَبْر کے اَندرونی حالات پر کتنا غور فرمایا کرتے تھے اور دُنیا کی بے ثباتی اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے کس قدر دُور رہا کرتے تھے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ دُنیا سے دل لگانا اور اِتباعِ شہوات میں لگ جانا آخرت کیلئے خَسارے کا باعث ہے مگر افسوس! ہم بارہا قبرستان جا کر کتنے ہی مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتار چکے ہوں گے لیکن پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے کہ خواہشات کی پیروی کرنے والے اور دُنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے آج قبروں میں اپنی کرنی کا پھل بُھگت رہے ہیں۔ یاد رکھئے! باہر سے بَظاہِر یکساں نظر آنے والی قبریں اَندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قَبْر گُل و گلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قَبْر سُلگتی اَنگار اور سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے، ذرا اتنا ہی غور کر لیجئے کہ نَفْسانی خواہشات میں کھو کر صِرف ایک نَماز

ترک کرنے پر یا ایک بار جُھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بار بد نگاہی کے باعث یا ایک بار گانا سُننے یا ایک فلم دیکھنے یا ایک گالی نکالنے یا ایک بار غُصّے سے بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو جھاڑنے یا ایک بار داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹھی سے گھٹانے کی سزا میں اگر پکڑ کر تنگ قبر کے اندر گُھپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گُزرے گی! یقیناً خائفین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوُّر ہی لرزہ دینے والا ہے۔ یہ تو صِرف دُنیوی تصوُّر ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صُورت میں مرنے کے بعد جن عذاباتِ قبر کا سامنا ہو گا، وہ کون برداشت کر سکے گا؟ ''حِلْیَۃُ الْاَولیاء'' میں روایت ہے: ''جب بندہ قبر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔'' (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج۱۰ص۱۲ار قم۱۴۳۱۸)

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں — ملے گُناہوں کے اَمراض سے شفا یارَبّ!
ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں — بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم — کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یارَبّ!
گُناہ گار طلبگارِ عَفْو و رحمت ہے — عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۷۶، ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواہشاتِ نَفْس اور اِتباعِ شَہوات سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ جو لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر نَفْسانی خواہشات کو چھوڑ دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بطورِ انعام

جنّت کی اَبدی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ30 سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت آیت نمبر40، 41میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ (پارہ30 سورۃُ النّٰزِعٰت آیت نمبر40۔)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنے رَبّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانا ہے۔

اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِتباعِ شہوات سے بچنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور انہیں جنّت کی بِشارت سے بھی نوازا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو سُلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، "نَفْس کی خواہشوں میں سے کسی ایک خواہش کو تَرک کر دینا، دِل کے لئے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قیام سے بھی زِیادہ فائدہ مند ہے۔" (قُوتُ القُلوب، ج۲، ص۳۳۶)(فیضانِ سنّت، ص:۷۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نَفْسانی خواہشات سے بچنے کے کس قدر فَضائل ہیں کہ جو اپنے اُوپر خواہشات کے دروازے بند کر لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنّت کی نعمت سے نواز دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان اِنعامات واِکرامات سے محروم نہ رہیں اور ان کے حُصُول کیلئے نَفْسانی خواہشات سے بچنے کی بھرپُور کوشش کرتے رہیں۔ اِتّباعِ شَہوات پر اُبھارنے والے کئی اَسباب ہوسکتے ہیں، آیئے! ان میں سے پانچ(5) اَسباب اور ان کا علاج ذِکر کرتا ہوں تاکہ ان مُہلکات (ہلاک کرنے والی چیزوں) سے بچنا مزید آسان ہوسکے۔

(۱) جلد اَثر قبول کرنے کی عادت

کسی چیز کی تعریف سُن کر یا کسی کے پاس کوئی چیز دیکھ کر یہ خواہش دل میں پیدا ہو کہ یہ چیز میرے پاس بھی ہونی چاہیے (جیسے کسی کا اچھا موبائل ،لیپ ٹاپ(LapTop)، آئی پیڈ(I-Pad)، گھر دُکان اور گاڑی وغیرہ)ان چیزوں کو دیکھیں تو اب ہمیں خواہ اُن کی حاجت ہو یا نہ ہو، بس ایک دُھن سر پر سوار ہو جاتی ہے کہ کسی طرح میں بھی یہ چیزیں حاصل کرلوں،اب ان چیزوں کا حُصُول مُشکل ہونے کی وجہ سے یہ شخص اپنی خواہش کو پُورا کرنے کے لئے جائز وناجائز حُدود کو پار کرتا چلا جاتا ہے اور یُوں تباہی کے عمیق(یعنی گہرے) گڑھے میں جا پڑتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی ضَروریات اور ناجائز خواہشات میں تمیز کرنے کی عادت ڈالے،اس حوالے سے کسی نیک اور مُخلص دوست سے مُشاوَرت کرلے اور خواہشاتِ نَفسانیہ کی مَذمَّت اوراس کے نُقصانات پر غور کرے اور جائز خواہش کے حُصُول کے لیے جائز ذرائع ہی اختیار کرے۔

(۲)فُضول خَرچی کی عادَتِ بد

اسی طرح اِتباعِ شَہوات پر اُبھارنے کا ایک سبب فُضُول خَرچی کی عادَتِ بد بھی ہو سکتی ہے کیونکہ جس شخص میں بھی فُضُول خرچی کی عادت ہو گی وہ ہر پسند آجانے والی چیز کو خرید تا چلا جائے گا اور یہ نہیں سوچے گا کہ میں جس چیز کو خرید رہا ہوں، وہ میرے کام کی بھی ہے یا نہیں اور یُوں ایسا شخص خواہشات کی اِتباع میں اپنا کثیر مال ضائع کرتا چلا جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ مال خَرچ کرتے ہوئے اپنی ضَرورت کو پیشِ نظر رکھے، بِلاضَرورت کوئی چیز نہ خریدے، ممکن ہو تو فُضُول چیز پر خرچ کی جانے والی رقم صَدَقہ کر دے۔ یاد رکھئے! جس جگہ شَرعاً، عادتاً یا مُرَوَّتاً خرچ کرنا منع ہو وہاں خَرچ کرنا مثلاً فِسق وفُجور وگُناہ والی جگہوں پر خرچ کرنا، اَجنبی لوگوں پر اس طرح خَرچ کرنا کہ اپنے اَہل وعیال کو بے یار ومدد گار چھوڑ دینا، اِسراف (فُضول خرچی) کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات ص۳۰۱) اِسراف اور فُضُول خرچی خِلافِ شَرع ہو تو حرام اور خلافِ مُرَوَّت ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے۔ (الحدیقۃ الندیہ ج۲ص۲۸، باطنی بیماریوں کی معلومات ص۳۰۷)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سُنَّت جلد اوّل صفحہ 256 پر ہے: مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان تفسیرِ نعیمی جلد 8 صفحہ 390 پر فرماتے ہیں: اِسراف کی بَہُت تفسیریں ہیں (۱) حلال چیزوں کو حرام جاننا (۲) حرام چیزوں کو استِعمال کرنا (۳) ضَرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا (۴) جو دِل چاہے وہ کھا پی لینا، پہن لینا (۵) دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا، جس سے مِعدہ خَراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے (۶) مُضِر اور نُقصان دِہ چیزیں کھانا پینا (۷) ہر وَقْت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا، آئندہ کیا پیوں گا (رُوحُ البیان ج۳ص۱۵۴) (۸) غفلت کیلئے کھانا (۹) گُناہ کرنے کیلئے کھانا (۱۰) اچّھے کھانے پینے، اَعْلٰی پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھا پی نہ سکے (۱۱) اَعْلٰی غِذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بَہُت سے اَحکام داخِل ہیں۔

(تفسیرِ نعیمی ج۸ص۳۹۰ مرکز الاولیاء لاہور)

(۳)دُوسروں کے احوال میں بے جا غور وفِکر

اسی طرح اِتباعِ شَہوات میں پڑنے کا ایک سبب دُوسروں کے اَحوال میں بے جا غور وفِکر کرنا ہے، دُوسروں کے اَعْلٰی لباس، عالیشان محلّات اور شاہانہ رہن سہن وغیرہ کے بارے میں بے جا غور وفکر نہ صِرف حسد جیسے مُہلک مَرض کو جَنم دیتا ہے بلکہ اِس سے اِتباعِ شہوات کی آگ بھی دل میں بھڑک اُٹھتی ہے، پھر ایسا شخص خواہشات کی تکمیل میں اندھا ہو کر تحصیلِ مال کے لئے ناجائز ذَرائع تک اختیار کرنے لگ جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص لوگوں کے اَحوال میں غور وفکر کرنے سے پرہیز کرے، جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے عَطا فرمایا ہے، اس پر صَبر وشکر کرے، اپنے سے اَدْنٰی حیثیّت والے کو دیکھ کر شکر اَدا کرے اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کر کے ان کے معمولاتِ زِندگی میں غور وفکر کرے تاکہ نیکی اور بھلائی کی جانب دل راغب ہو سکے۔

(۴)اپنی اِصلاح سے غفلت

اِتباعِ نَفْس وشیطان کا ایک سبب اپنی اِصلاح کی جانب توجُّہ نہ دینا ہے، کہ جو شخص اپنا مُحاسَبہ نہیں کرتا وہ کبھی بھی اپنی خامیوں اور گُناہوں پر مُطلع نہیں ہو پاتا، یُوں وہ شیطان کی پیروی میں مُبتلا ہو کر گُناہ پر گُناہ کرتا ہی رہتا ہے۔

علاج

ایسے شخص کو چاہیے کہ روزانہ اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ”فکرِ مدینہ“ کرنا کہتے ہیں، رات کو سونے سے قبل اس بات پر غور کرے کہ آج میں نے کون کون سے اچھے اَعمال کئے ہیں؟ اور کون کون سے بُرے عمل اور گُناہ مجھ سے سَرزَد ہوئے ہیں؟ گُناہوں پر اپنے نَفْس کو مَلامت کرے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی اِنعامات بھی نَفْس کا مُحاسَبہ کرنے میں بہت مُعاوِن ہیں اور پھر یہ کہ روزانہ فکرِ مدینہ کر کے ہر ماہ مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا ذیلی حلقے کے بارہ(12) مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے۔مدنی اِنعامات پر عمل اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے اور قبر و آخرت کی تیاری کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔لہٰذا آپ بھی مدنی اِنعامات پر عمل کیجئے، روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروادیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اِتباعِ شیطان جیسے مُوذِی مَرض اور دیگر گُناہوں سے بھی بچنے کا مدنی ذِہن ملے گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسولَ اللہ
تمہیں اب کچھ کرو ماہِ رسالت یارسولَ اللہ
گناہوں سے مجھے ہوجائے نفرت یارسولَ اللہ
نکل جائے بُری ہر ایک خصلت یارسولَ اللہ
گُنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
نہیں پر اِس پہ ہائے کچھ نَدامت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۲۹)

(۵)شکم سیری

اسی طرح اِتباعِ شَہوات میں پڑنے کا ایک سبب شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو، اس شخص پر شیطان بآسانی غالب آجاتا ہے جس کی وَجہ سے نیکیوں میں دل نہیں لگ پاتا بلکہ نَفسانی خواہشات جاگ اُٹھتی ہیں اور پھر اس کی وجہ سے گُناہوں میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سَیِّدُنا یحییٰ مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کے کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے، وہ شَہوت پَرَست ہو جاتا ہے اور جو شہوت پَرَست ہو جاتا ہے، اُس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں، اُس کا دِل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دِل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ (المنہجات للعسقلانی باب الحماسی ۵۹)

پیٹو پر گناہوں کی یلغار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تَشْوِیش سخت تَشْوِیش کی بات ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا، اِنسان کو گُناہوں میں غرق کر دیتا ہے۔ چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَالِی اِرْشاد فرماتے ہیں: زِیادہ کھانے سے اَعْضاء میں فِتنہ پیدا ہوتا اور فَساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گُزرنے کی رَغْبت جَنَم لیتی

ہے۔ کیونکہ جب انسان خُوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو آنکھوں میں بدنِگاہی کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سُننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زَبان فُحش گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، شرمگاہ شہوت رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کے لئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اِس کے بَرعکس اگر اِنسان بُھوکا ہو تو تمام اَعضائے بدن پُر سکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خُوش ہوں گے۔ حضرت اُستاذ ابو جعفر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کا ارشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اعضاء سیر یعنی پُر سکون ہوتے ہیں۔ کسی شئے کا مُطالَبہ نہیں کرتے اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اَعْضاء بُھوکے رہ جانے کے باعث مختلف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔"

(مِنْہَاجُ الْعَابِدِیْن، الفصل الخامس البطن وحفظہ، ص ۸۲)(فیضان سنت، ص:۷۰۹)

علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانے کے بعد گُناہوں سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ بندہ بُھوک سے کم کھا کر نَفْس کی شرارتوں کو ناکام بنائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول میں اس بات کی ترغیب دِلائی جاتی ہے کہ بندہ لقمۂ حرام کھانے سے ضرور بچتا رہے اور جائز و مُباح کھانا بھی عبادت پر قُوّت حاصل کرنے کی نِیَّت سے کم کھائے، تاکہ عبادت میں لذّت کی نعمت نصیب ہو اور گُناہوں کی طرف رَغْبت بھی نہ ہو سکے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بُھوک سے کم کھانے کو "پیٹ کا قُفلِ مدینہ" لگانا کہتے ہیں۔ اس پر عمل کا ذِہن بنانے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی

ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 206صفحات پر مُشتمل مایہ ناز تصنیف بنام "پیٹ کا قُفلِ مدینہ" تحریر فرمائی ہے۔ اس کتاب کے مُطالعے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو کھانے کے آداب، بُھوک سے کم کھانے کے فوائد، صحت مند رہنے کے اُصُول اور اس کے علاوہ بھی بے شُمار مدنی پھُول چننے کو ملیں گے۔ مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے اس کتاب کو ھدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

زَباں کا، آنکھ کا اور پیٹ کا قفلِ مدینہ تم
لگا لو ورنہ محشر میں پشیمانی بڑی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اِتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں سُنیں کہ یہ ایسی مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) بیماری ہے کہ جس کی وجہ سے انسان تباہی وبَربادی کے عمیق (گہرے) گڑھے میں گرتا چلا جاتا ہے۔ آیاتِ قُرآنیہ، احادیثِ کریمہ اور اَقوال بُزرگانِ دین سے بھی اس مُوذی مَرَض کی تباہ کاریاں معلوم ہوئیں۔ نیز خواہشاتِ نَفْسانیہ کی پیروی کرنے والے کو دِین کی تباہی دُنیا کی بربادی، جان ومال اور وَقْت کے ضِیاع، دائمی ذِلّت ورُسوائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی جیسے بڑے بڑے نُقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے۔یاد رکھئے!اِتباعِ شہوات کا ایک اَہم سبب نیک لوگوں کی صُحبت سے دُوری بھی ہے، کیوں کہ بندہ جب ایسے لوگوں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے جو اتباعِ نفس جیسی مُہلک بیماری میں مُبتلا ہوں تو اُس کا نَفْس بھی آہستہ آہستہ اَثر قَبول کرنے لگ جاتا ہے، اور بالآخر اس میں بھی یہ مرض سَرایت کر جاتا ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ عُلمائے کرام ومُفتیانِ عِظام اور ایسے نیک لوگوں کی صُحبت اختیار کریں جو نفس کے مکر وفریب پر واقف ہوں، اس کی جائز وناجائز خواہشات میں تمیز کر سکتے ہوں۔بد اَخلاق اور بُرے لوگوں سے اپنے آپ کو ہمیشہ دُور رکھیں کہ بُری صُحبت زہریلے سانپ سے بھی زِیادہ نُقصان دہ ہے کہ سانپ تو فقط جِسمانی نُقصان پہنچاتا ہے مگر بُری صُحبت بسا اَوقات جِسمانی نُقصان کے ساتھ ساتھ رُوحانی نُقصان (جیسے گُناہوں میں مُبتلا ہونا، ایمان کی بربادی وغیرہ) بھی پہنچاتی ہے۔

مجلس اِصلاح برائے قیدیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ دین کے مُقدّس جذبے کے تحت مُسلمان قیدیوں کی سُنَّتوں بھری تَربِیَت کے لیے دُنیا کے کئی جیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کی مجلس ”اِصلاح برائے قیدیان“ کے ذَریعے مَدَنی کام کی ترکیب ہے۔پاکستان کی مُتعدّد جیلوں میں تعلیمِ قُرآن کے لئے مدرسے قائم ہو چکے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمام جیلوں میں یہ مَدارس قائم کئے جائیں

گے۔کئی جیلوں میں روزانہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل سے درس دیا جاتا ہے، نیز کئی جیلوں میں ماہانہ وہفتہ وار اِجتماعِ ذِکر ونعت کا بھی سلسلہ ہے۔دُکھیارے قیدیوں کو دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے دیئے ہوئے تعویذات فِیْ سَبِیْلِ اللہ پہنچائے جاتے ہیں۔رہائی پانے والوں کی تَربِیَت کے لیے مختلف کورسز کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔مثلاً 41دن کا مَدَنی اِنعامات ومَدَنی قافلہ کورس، 63دن کا تربیتی کورس، 12روزہ مدنی کورس، اِمامت کورس اور مُدرس کورس وغیرہ کا بھی سلسلہ ہے۔

مَدَنی محبوب کی زُلفوں کا اَسیر

اِس مجلِس کے اسلامی بھائی مشہور دینی درسگاہ جامعہ راشدیہ (پیر جو گوٹھ باب الاسلام سندھ) تشریف لے گئے۔بر سبیلِ تذکِرہ جَیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی بات چلی تو وہاں کے شیخ الحدیث صاحِب کچھ اِس طرح فرمانے لگے، جَیل خانوں کے مَدَنی کام کی تابناک مَدَنی کارکردگی میں خود آپ کو سُناتا ہوں، پیر جو گوٹھ کے نَواح میں ایک ڈاکو نے تباہی مچا رکھی تھی، میں اُس کو جانتا تھا، آئے دن پولیس کے ساتھ اُس کی آنکھ مچولی جاری رہتی، کئی بار گرفتار بھی ہوا مگر اَثر ورُسُوخ اِستِعمال کر کے چھوٹ گیا۔آخِر کسی جُرم کی پاداش میں بابُ المدینہ کراچی کی پولیس کے ہتّھے چڑھ گیا، سزا ہوئی اور جیل میں چلا گیا۔سزا کاٹ لینے کے بعد رِہائی ملنے پر مجھ سے ملنے آیا۔میں پہلی نظر میں اُس کو پہچان نہ سکا کیوں کہ میں نے اِس کو داڑھی مُنڈا اور سر بَرَہنہ دیکھا تھا مگر اب اِس کے چہرے پر میٹھے میٹھے آقا مَدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت کی نشانی نُورانی داڑھی جگمگا رہی تھی، سر پر سبز سبز عمامہ

شریف کا تاج اپنی بہاریں لُٹا رہا تھا، پیشانی پر نَمازوں کا نُور نُمایاں نظر آرہا تھا۔ میری حیرت کا طِلِسم توڑتے ہوئے وہ بولا، قید کے دَوران جَیل کے اندر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آگیا اور عاشِقانِ رسول کی اِنْفِرادی کوشش کی بَرَکت سے میں نے گُناہوں کی بیڑیاں کاٹ کر اپنے آپ کو مَدَنی محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زُلفوں کا اَسیر بنالیا۔ (آداب طعام، ص:۳۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نُوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عساکر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163 مَدَنی پھول" سے مِسواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشائخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا

ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جمع الجوامع مع النبراس طبی ج۵ ص۲۴۹ حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرْمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلْخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج۱ ص۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔)

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

یاخدا! نکلوں میں مَدَنی قافِلوں کیساتھ کاش! سُنّتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضلیت:

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس نے قراٰنِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھا، نیز اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مَغْفِرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔ (شعب الایمان للبیھقی ۲/ ۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴)

یا نبی! بیکار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور
بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسُول!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ

اٰیَۃً۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَربی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُورۂ یٰسین کی برکت

ایک مرتبہ امام ناصرُ الدِّین بستی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں آپ پر سَکْتَہ طاری ہو گیا، اَعِزہ واَقْرِباء (یعنی قریبی رشتے داروں) نے مُردہ تصوُّر کر کے تَجْہِیز وتَکْفِیْن کے بعد تدفِیْن کر دی، قبر میں رات کے وَقْت جب آپ کو ہوش آیا تو خُود کو مدفُون پاکر سخت مُتَحَیِّر (حیران) ہوئے۔ اِسی حیرت و اِضْطراب میں آپ کو یاد آیا کہ جو شخص بحالتِ پریشانی چالیس (40) مرتبہ سُورۂ یٰسین شریف پڑھتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مُصیبت کو دُور فرما دیتا ہے اور تنگی، فَراخی سے بدل جاتی ہے۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سُورۂ یٰسین کی تلاوت شُروع کر دی، ابھی آپ نے اُنتالیس (39) مرتبہ ہی پڑھی تھی کہ ایک کَفَن چور نے کَفَن چُرانے کی نِیَّت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر کھودنا شُروع کی

، آپ نے اپنی مومنانہ فراست سے جان لیا کہ یہ کفن چور ہے، لہٰذا چالیسویں مرتبہ بہت دِھیمی آواز سے پڑھنا شُروع کیا، تاکہ وہ نہ سُن سکے، اِدھر آپ نے چالیسویں مرتبہ پُورا کیا، اُدھر کفن چور بھی اپنا کام پُورا کر چکا تھا، آپ اُٹھ کر قبر سے باہر آئے، خوف کے مارے کفن چور کا دل پھٹ گیا اور وہ چل بَسا، امام ناصرُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خیال ہوا کہ اگر میں فوراً شہر چلا جاؤں تو لوگوں کو سخت پریشانی و حیرت و ہیبت ہو گی، آپ رات کو ہی شہر میں گئے اور ہر محلّہ کے دروازے کے آگے پکارتے تھے کہ میں ناصرُ الدِّین بستی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہوں، تم لوگوں نے مجھے سَکْتَہ کی حالت میں دیکھ کر غلطی سے مُردہ تصوُّر کیا اور دَفْن کر دیا تھا، میں زِندہ ہوں۔ اس واقعہ کے بعد امام ناصرُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کی تفسیر لکھی۔" (فوائد الفواد، مترجم ص ۱۳۹)

فلموں سے ڈراموں سے دے نفرت تُو اِلٰہی
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خُدا دے

(وسائلِ بخشش ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ تلاوتِ قرآنِ کریم کی کیسی بَرَکتیں ہیں کہ جب امام ناصرُ الدِّین بستی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہوش آیا اور اُنہوں خُود کو مدفُون پایا تو اس پریشانی کے عالَم میں آپ نے سورۂ یٰسین شریف کی تِلاوت شُروع کر دی، جس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غَیب سے آپ کی نَجات کے اَسباب پیدا فرما دیئے اور یُوں آپ زِندہ سَلامت قَبْر سے باہر تشریف لے

آئے اور آپ کی جان بچ گئی۔ یقیناً قرآنِ مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت ہی پیاری نعمت اور رَحمتوں اور برکتوں والی کتاب ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کی رَہنمائی اور ان کی فلاح وکامرانی کے لئے سَرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قلبِ مُنیر پر نازِل فرمائی۔ اس کی عظمت کے لئے اِتنا ہی کافی ہے کہ یہ کلامُ اللہ ہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا پیارا کلام ہے)، یہ مُبارَک کتاب ہر اِعتبار سے کامِل ہے، اسے اُتارنے والا رَبُّ الْعَالَمِیْن ہے تو لانے والے رُوحُ الْاَمِیْن (حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلام) ہیں، جن پر نازِل ہوئی، وہ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن ہیں تو جس اُمَّت کے لئے آئی وہ سب اُمّتوں میں بہترین ہے، جس زَبان میں اُتری وہ عربیِ مُبین ہے تو جس مہینہ میں آئی وہ تمام مہینوں میں مُعزَّز ترین ہے، جس رات میں نازِل ہوئی وہ اَفضل ترین ہے تو جن جگہوں میں اُتری وہ اَعلیٰ ترین ہیں۔ قرآنِ کریم وَحیِ اِلٰہی ہے، یہ قُربِ خُداوَندی کا ذریعہ ہے، رہتی دُنیا تک کے لئے نُسْخَۂ کیمیا ہے، تمام آسمانی کتابوں کا لُبِّ لُباب ہے، تمام عُلُوم کا سَرچشمہ ہے، یہ ہدایت کا مجموعہ، رحمتوں کا خزینہ اور برکتوں کا مَنْبَع ہے، یہ ایسا دَستُور ہے جس پر عمل پیرا ہو کر تمام مَسائل حل کئے جاسکتے ہیں، ایسا نُور ہے، جس سے گمراہی کے تمام اَندھیرے دُور کئے جاسکتے ہیں، ایسا راستہ ہے، جو سیدھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور جنَّت تک لے جاتا ہے، اِصلاح و تَربِیَت کا ایسا نِظام ہے، جو اِنسان کا تَزکیہ کر کے (یعنی انسان کو پاک کر کے) اسے مثالی بنا دیتا ہے، ایسا دَرخت ہے جس کے سائے میں بیٹھنے والا قلبی سُکون محسوس کرتا ہے، ایسا باوَفا ساتھی ہے، جو قبر میں بھی ساتھ نبھاتا ہے اور حشر میں بھی وَفا کا حق اَدا کرے گا۔ اس میں بیمار دِلوں کے لئے شفا ہے، جس نے اسے مضبوطی سے تھاما، وہ ہدایت یافتہ ہو گیا، جس نے اس پر عمل کیا وہ فَلاحِ دارین (یعنی دنیا و آخرت میں

کامیابی) پا گیا۔

مجھ کو روزانہ تلاوت کی بھی تُو توفیق دے
قاریِ قرآں بنا اور خادمِ قرآں بنا

خُود اللہ رَبُّ العزّت پارہ 23 سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت نمبر 23 میں قرآنِ کریم کی مدح (یعنی تعریف) میں فرماتا ہے کہ

سب سے اچھی کتاب

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ	تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی۔

تفسیرِ خازِن میں قرآنِ پاک کے اَحْسَنُ الْحَدِیث (یعنی سب سے اچھی کتاب) ہونے کی دو صُورتیں بیان کی گئی ہیں: (۱) لَفْظ کے اِعتبار سے اور (۲) معنی کے اِعتبار سے۔

(۱) لفظ کے اِعتبار سے اس طرح کہ قرآنِ کریم فَصاحَت وبَلاغَت کے سب سے اُونچے دَرَجے پر فائز ہے، نہ یہ اَشْعار کی جِنْس سے ہے اور نہ ہی عَوامی خُطْبوں اور رَسائل کی طرز پر ہے بلکہ یہ کلام کی ایک ایسی قِسم ہے، جو اپنے اُسْلُوب میں سب سے جُدا ہے۔

(۲) معنٰی کے اِعتبار سے یُوں کہ قرآنِ مجید میں کہیں بھی تَعارُض (یعنی ٹکراؤ) اور اِخْتلاف نہیں اور اس میں ماضی کی خبریں، اگلوں کے واقعات، غیب کی کثیر خبریں، وعدہ و وعید اور جنّت و دوزخ کا بیان ہے۔

(تفسیر الخازن پ۲۳الزمر تحت الآیۃ:۲۳، ۴/ ۵۳)

حدیث شریف میں ہے کہ اَصْدَقُ الْحَدِیثِ کِتَابُ اللہ یعنی سب سے سچّی حدیث کتابُ اللہ ہے۔(شعب الایمان ۴/ ۲۰۰، حدیث ۴۷۸۶ملتقطاً) ایک اور حدیث شریف میں ہے خَیْرُ الْحَدِیثِ کِتَابُ اللہ یعنی بہترین حدیث کِتَابُ اللہ ہے۔(صحیح مسلم، ص۴۳۰، حدیث ۸۶۷ملتقطا)

قرآنِ پاک کی تعلیمات کو اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نیز مدنی منوں اور مدنی منیوں میں عام کرنے والی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بانی وامیر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہیں:

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش خدایا!
اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: حدیث کے معنٰی مُطلقاً بات اور کلام ہے، لہٰذا اس معنٰی سے قرآن بھی حدیث ہے اور لوگوں کے کلام بھی، مگر اِصطلاح میں صرف حُضُور کے فرمان اور کام کو حدیث کہا جاتا ہے۔ یہاں لُغَوی معنٰی میں ہے، اللہ کا کلام تمام کلاموں پر ایسا ہی بُزرگ ہے جیسے خُود پروَرْدَگار اپنی مخلوق پر۔

(مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے قرآنِ کریم کے فَضائل وکمالات سَماعت فرمائے، واقعی قرآنِ کریم کی عظمت ورِفعت کا اَندازہ نہیں لگایا جاسکتا، اس کا پڑھنا عبادت، اس کا سُننا

عبادت، اس کو چُھونا عبادت حتّٰی کہ اسے دیکھنا بھی عبادت ہے۔ یہ مُقدّس کلام رحمتوں اور برکتوں سے بھرپُور ہے۔ آیئے! پہلے اس مُقدّس کتاب سے مَحبّت کرنے والوں کے فضائل سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

اللہ اور اس کے رسول سے مَحبّت کی پہچان کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جسے یہ جاننا پسند ہو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبّت کرتا ہے تو وہ دیکھے کہ اگر وہ قرآن سے مَحبّت کرتا ہے (یعنی اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہے۔ شرح الشفا للملا علی قاری) تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھی مَحبّت کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ۹/۱۳۲ الحدیث: ۸۶۵۷)

حضرتِ سیِّدُنا سہل بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحبّت کی علامت قرآن سے مَحبّت کرنا ہے، قرآن سے مَحبّت کی علامت نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبّت کرنا ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبّت کی علامت سُنّت (یعنی آپ کی اَحادیث اور اَحوال وغیرہ) سے مَحبّت کرنا ہے، سُنّت سے مَحبّت کی علامت آخرت سے مَحبّت کرنا ہے، آخرت سے مَحبّت کی علامت دُنیا سے بُغض رکھنا ہے اور دُنیا سے بُغض کی علامت یہ ہے کہ اس سے بقدرِ ضرورت لیا جائے اور اتنی مِقدار لی جائے جو آخرت تک پہنچا دے۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی، جزء ثانی ص ۲۸)

"جَامِعُ الْعُلُوم وَالْحِکَم" میں ہے: مَحبّت کرنے والوں کے نزدیک کوئی چیز محبوب کے کلام سے زِیادہ شیریں اور لذیذ نہیں ہوتی، محبوب کا کلام ان کے دلوں کے لیے کیف و سُرور کا باعث ہوتا ہے اور یہی ان کے مَقصود و مَطلُوب کی اِنتہا ہوتا ہے۔ (جامع العلوم والحکم ۴۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قرآنِ کریم سے مَحَبَّت کرنا کتنی اَہَمِّیَّت کا حامل ہے کہ قرآن سے مَحَبَّت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت قرار دیا جارہا ہے اور قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کی علامت اس کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنانے اور اس کی مَحَبَّت دل میں بڑھانے کے لئے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 21 میں اِرشاد فرماتے ہیں "کیا آج آپ نے کَنْزُالْاِیْمان سے کم از کم تین آیات (مع ترجمہ و تفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟" لہٰذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنانی چاہیے کہ روزانہ کَنْزُالْاِیْمان شریف مع تفسیر خزائن العرفان یا صِراطُ الْجِنان سے مع ترجمہ و تفسیر خُوب غور و فکر کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کریں، اس طرح مدنی اِنْعام پر عمل کے ساتھ ساتھ تلاوت کی ڈھیروں بھلائیاں اور برکتیں بھی نصیب ہوں گی اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کنز الایماں اے خدا میں کاش روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ لوگ بہت خُوش نصیب ہیں جو قرآنِ کریم سے مَحَبَّت کرتے ہیں اور اس کی تِلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی کرتے ہیں، مگر افسوس صَد کروڑ اَفسوس ہمارے مُعاشرے میں ایک بھاری تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو قرآنِ پاک سے کوسوں دُور

ہے اور مہینوں گزر جانے کے باوجود بھی انہیں تلاوت کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ آج ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، ناچاقیوں نااتفاقیوں اور بے روزگاریوں نے بُری طرح ہمیں اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، ہم میں سے تقریباً تمام ہی کے گھروں میں قرآنِ کریم مَوْجُود ہو گا اور یہ سعادت کی بات بھی ہے، لیکن ہم گویا رکھ کر بھول گئے ہیں اور کبھی کھول کر دیکھتے تک نہیں، حالانکہ گھروں میں تلاوتِ قرآن کریم کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے، اس کی بھلائی کثیر ہوتی ہے، اس میں فِرشتے حاضر ہوتے اور شَیاطین اس سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا، وہ اپنے رہنے والوں پر تنگ ہو جاتا ہے، اس کی بھلائی کم ہو جاتی ہے، اس سے فِرشتے نکل جاتے اور شَیاطین آجاتے ہیں۔'' (احیاء العلوم (مترجم)، ج۱، ص۸۲۶)

امیرِ اہلسنّت اپنی تمنا کا اظہار فرماتے ہیں:

الٰہی خوب دیدے شوقِ قرآں کی تلاوت کا
شرف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: تم قرآن سے تعلُّق باقی رکھو، اس کو مُستقِل پڑھتے رہو، سو قَسم ہے اُس کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یقیناً قرآن زِیادہ چُھوٹنے پر آمادہ ہے، اُن اونٹوں سے، جو اپنی رسیوں سے بندھے ہوں۔ (صحیح البخاری ج۳ ص۴۱۲ حدیث ۵۰۳۳) لہٰذا میرے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کے حقیقی عاشق

بن جایئے، اس سے سچی لو لگا لیجئے، اس کی روزانہ تلاوت کو اپنا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پھر اس کی رحمتیں اور برکتیں ہمیں بھی نصیب ہوں گی، گھر سے پریشانیاں دُور ہوں گی، رِزْق میں برکت ہو گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مُعاملات آسان اور حل ہوتے چلے جائیں گے۔

امیرِ اہلسنّت لکھتے ہیں:

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی
گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب تلاوتِ قرآنِ کریم کی عظمتوں اور فضیلتوں کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دِلوں میں بھی قرآنِ پاک کی اَہمیَّت اور روزانہ پابندی سے اس کی تلاوت کی طرف رغبت پیدا ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سُوْرَۃُ الْفَاطِر آیت 29 میں اِرْشاد فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾	تَرْجَمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر، وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں، جس میں ہرگز ٹوٹا (نُقصان) نہیں۔

تفسیرِ بَغَوی میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت مذکور ہے کہ "تِجَارَةٌ" سے مُراد وہ ثواب ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے، اس میں ہرگز ٹوٹا نہیں، یعنی یہ اجر نہ فاسد ہوگا نہ ہلاک ہوگا۔(تفسیر بغوی ج۳ص۴۹۲) گویا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قارئینِ قرآنِ کریم (یعنی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والوں کو) کو اَجرِ عظیم کی بشارت عطا فرمارہا ہے۔

ایک اور مقام پر تلاوت کرنے والوں کی مدح وثناء میں یوں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠(۱۲۱) (پ۱،البقرۃ، آیت ۱۲۱)	تَرجَمۂ کنزالایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، وہ جیسی چاہئے، اس کی تلاوت کرتے ہیں، وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکِر ہوں تو وہی زِیاں کار (نقصان اُٹھانے والے) ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اس آیت میں اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ یعنی وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں سے مُراد نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اَصحاب ہیں، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات پر اِیمان لائے اور ان کی تصدیق کی۔(تفسیر در منثور ج۱ص۲۷۳) معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا، ایمان والوں کا حصّہ اور اِنہی کا خاصّہ ہے۔

اس آیت کے تحت مکتبۃ المدینہ سے چھپنے والی عظیم اور عام فہم تفسیر "صراطُ الجِنان" جلد 1، صفحہ 200 پر ہے۔

قرآن مجید کے حقوق:

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کے بہت سے حقوق بھی ہیں۔ قرآن کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے، اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر ایمان رکھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

اسی طرح اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی تلاوتِ قرآنِ کریم کے بے شُمار فضائل مَوْجُود ہیں۔ چُنانچہ اس ضمن میں چار(4) فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے۔

(1) قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرو کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔(صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، ص ۴۰۳ ح ۸۰۴)

(2) حدیثِ قُدسی ہے کہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”جسے تلاوتِ قرآن مجھ سے مانگنے اور سوال کرنے سے مشغول (روک) رکھے، میں اسے شکر گزاروں کے ثواب سے افضل عطا فرماؤں گا۔“(کنز العمال ج ۱ ص ۲۷۳، ح: ۲۴۳۷)

(3) ”تین قسم کے لوگ بروزِ قیامت سیاہ کَستُوری کے ٹیلوں پر ہوں گے، انہیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو گی، نہ ان سے حساب لیا جائے گا یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہوں۔(ان میں سے ایک) وہ شخص ہے جس نے رِضائے الٰہی کے لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کی اور لوگوں کی اِمامت کی جبکہ وہ اس سے خُوش ہوں۔“(شعب الایمان ج ۲ ص ۳۴۸ ح: ۲۰۰۲)

(4) اَہلِ قرآن (یعنی اس کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے) (اتحاف السادۃ المتقین ج ۵ ص ۱۳) اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۰ ح: ۲۱۵)

اللہ! مجھے حافظِ قرآن بنا دے
قرآن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے
(وسائلِ بخشش ص ۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کی تلاوت کی کیسی کیسی برکتیں ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُود ایسوں کی مَدح سَرائی (یعنی تعریف) فرمارہا ہے، نیز احادیثِ کریمہ میں بھی ان کے کثیر فضائل وارِد ہوئے ہیں کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندے فرمایا گیا، نیز جس شخص نے رِضائے الٰہی کے لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کی ہوگی، بروزِ قیامت اسے نہ تو کسی قسم کی گھبراہٹ ہوگی اور نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا۔ ذرا غور تو فرمایئے کہ اتنے اِنْعامات واِکْرامات کے باوُجُود اس کلامِ مجید کی تلاوت نہ کرنا کیسی محرومی کی بات ہے۔

جبکہ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ایسا شغف تھا کہ وہ ایک ایک آیتِ مُبارَکہ میں خُوب غور وفکر کرتے اور اِنْتہائی ذوق وشوق کیساتھ تلاوت کیا کرتے۔ چُنانچہ ایک بُزرگ فرماتے ہیں میں ایک سُورت شُروع کرتا ہوں اور اس میں ایسی بات کا مُشاہدہ کرتا ہوں کہ صُبح تک کھڑا رہتا ہوں اور وہ سُورت مکمل نہیں ہوتی (احیاء العلوم ص ۸۵۲)، ایک اور بُزرگ کے بارے میں منقول ہے، فرماتے ہیں: جس آیتِ مُبارَکہ کو میں سمجھے بغیر بے توجُّہی سے پڑھتا ہوں، اسے باعثِ ثواب نہیں سمجھتا۔ (احیاء العلوم ص ۸۵۲) حضرت سَیِّدُنا سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں قرآنِ

کریم کی کوئی آیت پڑھتا ہوں تو چار پانچ راتیں اسی میں غور و فکر کرتے گزر جاتی ہیں اگر میں خُود اس میں غور و فکر کرنا نہ چھوڑوں تو دوسری آیت کی نوبت ہی نہ آئے۔(احیاء العلوم ص ۸۵۲) اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کثرت سے تلاوت فرماتے تھے کہ اس کے سبب آپ کے پاس دو مُصْحف شریف (قرآنِ کریم) شہید ہوگئے تھے، کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھتے اور کوئی دن قرآنِ پاک کو دیکھے بغیر گُزارنا ناپسند کرتے تھے۔(احیاء العلوم، ص ۸۴۳)

یااللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ قرآن کا صدقہ، ہمیں عاشقِ قرآن بنا دے، کاش! قرآن دیکھے بغیر، قرآن پڑھے بغیر ہمیں چین ہی نہ آئے۔ آمین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تلاوتِ قرآن سب سے بہتر عبادت ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "اَفْضَلُ عِبَادَۃِ اُمَّتِیْ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ یعنی میری اُمّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔"(شعب الایمان للبیہقی ج ۲ ص ۳۵۴ ح ۲۰۲۲) لہٰذا اس کی تلاوت سے جی نہیں چُرانا چاہیے، یقیناً عقلمند وہی ہے کہ جو اس دُنیا میں رہ کر زِیادہ سے زِیادہ نیکیاں سمیٹنے میں مشغول ہو جائے، لہٰذا نِیَّت فرمالیجئے کہ آئندہ پابندی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کریں گے اور کبھی بھی ناغہ نہیں کریں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعلیمِ قرآں کو عام کرنے کی صرف خواہش ہی کافی نہیں بلکہ

عملی طور پر قرآنِ کریم کی تعلیمات کو عام کرنے کی کوشش بھی کرنی ہے، دعوتِ اسلامی، قرآنِ کریم کی تعلیمات عام کر رہی ہے، الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت کی تربیت کی برکت سے دعوتِ اسلامی، قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیمات ملک بہ ملک، شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں، ہر ہر گلی محلے میں پہنچانے کے لئے کوشاں ہے، آپ بھی ان کوششوں میں دعوتِ اسلامی والوں کی مدد کریں، کس طرح مدد کریں گے؟ سنئے، اپنی پاک کمائی میں سے دعوتِ اسلامی کو مدرسے تعمیر کروا دیجئے، تاکہ دعوتِ اسلامی والے آپ کے مدنی منوں اور مدنی منیوں کو قرآن پڑھائیں، تعلیمِ قرآں عام کرنے کے لئے آپ اپنی تنخواہ و آمدنی میں سے کچھ حصہ مقرر فرما دیں، چاہیں تو کسی مدرسۃ المدینہ کے اخراجات یا کسی مدرس کی تنخواہ اپنے ذِمّے لے لیں، کسی دوسرے کو بھی اس نیکی کے کام میں شامل کر سکتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو آپ کو قرآن کی تعلیم عام کرنے کا خوب خوب اجر نصیب ہو گا۔ اگر آپ نے قرآنِ پاک نہیں پڑھا ہوا تو آپ خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ بالغان جو کہ صرف 41 منٹ کے لئے لگتے ہیں، اُس میں شامل ہو جایئے، اسلامی بہنوں کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغات ہیں، جن میں اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں کو گھروں پر فی سبیل اللہ قرآنِ پاک پڑھاتی ہیں۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قُرآن بہترین دَوا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صُبح وشام قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے کو جہاں کثیر واَجر وثواب ملتا ہے وہیں اس کی برکت سے ظاہری وباطنی بیماریوں سے شفا بھی نصیب ہوتی ہے۔ایک شخص نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حَلْق میں دَرْد کی شکایت کی تو آپ نے اِرْشاد فرمایا: قرآن پڑھنا اختیار کرو۔(شعب الایمان، ۲/۵۱۹، حدیث: ۲۵۸۰)ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی: میرے سینے میں تکلیف ہے۔ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور دلوں کی صحت)۔(الدر المنثور، ۴/۳۶۶)(پارہ ۱۱، یونس: ۵۷)بلکہ قرآنِ کریم تو مختلف بیماریوں کی بہترین دَوا بھی ہے۔جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ یعنی بہترین دَوا قرآنِ کریم ہے۔(سنن ابن ماجہ، ۴/۱۱۶-۱۱۷، حدیث: ۳۵۰۱)

حضرت علامہ عبد الرء وف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی بہترین تعویذ وہ ہے، جو کسی قرآنی آیت کے ذَریعے سے کیا جائے، اِرْشادِ باری تعالٰی ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ (پارہ ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۲)	تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رَحمت ہے۔

تو قرآنِ مجید دل، بدن اور رُوح سب کے لیے دَوا ہے۔ جب بعض کلاموں کی بھی خاصیتیں اور فوائد ہوتے ہیں، تو پھر رَبُّ الْعالمین جَلَّ جَلَالُہٗ کے کلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، جس کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے، جیسی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس کی مخلوق پر۔ قرآنِ پاک میں کچھ ایسی آیات ہیں جو خاص اَمراض اور مَصائب کے خاتمے کے لیے ہیں، ان آیات کی مَعْرِفت خاص لوگوں کو ہوتی

ہے۔(فیض القدیر، ۳/۶۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پُورا قرآنِ کریم ہی بیماریوں کیلئے شِفا اور مَصائب و تکالیف میں مُشکل کُشا ہے اور قرآنِ پاک کی ہر سُورت کی اپنی ہی فضیلت اور شان ہے جو جان و مال کی حِفاظت کرنے، رَنج و غم مِٹا کر دل میں فَرحت و مَسرت داخل کرنے اور مَرض سے نَجات دِلانے کیلئے کافی ہے۔ چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مُشتمل کتاب **"جنّتی زیور"** سے قرآنِ پاک کی چند سُورتوں کے مُختَصر فَضائل سُنتے ہیں۔ **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے، قبول ہوتی ہے، **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی تلاوت سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے، **آیَۃُ الْکُرسی** پڑھنے سے مُحتاجی دُور ہوتی ہے، **سُوْرَۃُ الْکَہْف** کو ہمیشہ پڑھنے والا دَجّال کے فِتنوں سے محفوظ رہے گا، والدین کی قَبر پر ہر جُمعہ **سُورۂ یٰسٓ** کی تِلاوت کرنے سے اس کے حُروف کی تعداد کے برابر ان کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ **سُوْرَۃُ الدُّخَان** پڑھنے سے مُشکل دُور ہوتی ہے، جو قریبُ المرگ ہو اس پر **سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ** کا دَم کرنے سے اس کا خاتِمہ بالخیر ہو **سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** کا پڑھنا اور دَم کر کے پینا گھر میں خَیر و برکت کے لئے مُفید ہے، **سُوْرَۃُ قٓ** پڑھنے سے باغ میں پھلوں کی کثرت ہوتی ہے، **سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن** 11 بار پڑھنے سے تمام مَقاصِد پُورے ہوتے ہیں، **سُوْرَۃُ الْوَاقِعَہ** جو شخص روزانہ پڑھے گا، اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا۔ **سُوْرَۃُ الْمُلْک** کو ہر رات میں پڑھنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا، **سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل** کو 11 بار پڑھنے سے ہر مُشکل آسان ہو جاتی ہے، **سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر** کو پڑھ کر حفظِ قرآن کی دُعا مانگنے سے قرآنِ کریم کا یاد کرنا، آسان ہو جائے گا، **سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت** پڑھنے سے جاں کَنی کی تکلیف نہیں ہو گی، **سُوْرَۃُ الضُّحٰی** پڑھنے سے بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا، **سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ** کو جس مال پر پڑھ دیا جائے، اس میں خُوب برکت ہو گی، **سُوْرَۃُ التِّیْن** 3

مرتبہ پڑھنے سے اَخلاق و کردار بہترین ہوتے ہیں، **سُوْرَۃُ الْعَلَق** میں جوڑوں کے دَرْد کا علاج ہے، **سُوْرَۃُ الْقَدْر** جو صُبح و شام پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عزت بڑھادے گا، **سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ** برص اور یرقان کا علاج ہے، **سُوْرَۃُ الزِّلْزَال** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو اس پر **سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت** کا دَم مُفید ہے، **سُوْرَۃُ الْقَارِعَہ** پڑھنے سے بلاؤں سے حِفاظت رہتی ہے، **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کو 300 بار پڑھنے سے بہت جلد قَرض اَدا ہو جاتا ہے، **سُوْرَۃُ الْعَصْر** پڑھنے سے غم دُور ہو جاتا ہے، **سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ** اور **سُوْرَۃُ الْفِیْل** دُشمن کے شَر سے حِفاظت اور **سُوْرَۃُ قُرَیش** جان کی حِفاظت کے لئے مُجرَّب ہے، **سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن** بڑی مشکل کے وقت پڑھنا بہت مفید ہے، **سُوْرَۃُ الْکَوْثَر** کی تلاوت سے بے اَوْلاد، صاحبِ اَوْلاد ہو جاتا ہے، **سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** تہائی قرآن کے برابر ہے، اس کے بہت فضائل ہیں **سُوْرَۃُ الْفَلَق** اور **سُوْرَۃُ النَّاس** سے جن و شیطان اور حاسدوں کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔ (جنتی زیور، ص ۵۸۸)

کاش! تلاوت کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے، آیئے! امیرِ اہلسنّت کی دُعا میں شامل ہوں:

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی — معاف فرما میری خطا ہر الٰہی
تلاوت کروں ہر گھڑی یا الٰہی — بکوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی مختلف سُورتوں کے فَضائل اور مزید معلومات جاننے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"مدنی پنج سورہ"** مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل فرما کر مُطالَعہ

کر لیجئے۔ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں مشہور قُرآنی سُورتوں، دُرُودوں اور رُوحانی علاجوں کے ساتھ ساتھ بے شُمار خُوشبودار مدنی پھُول اپنی خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔

دُرُست تلفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کی بارش بھی اسی وَقت ہو گی جبکہ وہ صحیح معنوں میں قرآنِ کریم پڑھنا جانتا ہو گا۔ ہمارے مُعاشرے میں لوگ جدید دُنیوی تعلیم حاصل کرنے، اِنگلش لینگویج، کمپیوٹر اور مختلف کورسز کیلئے تو ان سے مُتَعَلِّق اِداروں میں بھاری فیسیں جمع کروانے سے نہیں کَتراتے، مگر افسوس صَد کروڑ افسوس! علمِ دین سے دُوری کے باعث دُرُست اَدائیگی کے ساتھ فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآنِ پاک پڑھنے کی فُرصت تک نہیں۔ یاد رکھئے! جو لوگ صحیح مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا نہیں جانتے، وہ ثواب کمانے کے بجائے گُناہ کے مُرتکب ٹھہرتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ (غلط پڑھنے کی وجہ سے) قرآن ان پر لَعنت کرتا ہے۔ (احیاء العلوم، ج۱، ص۳۶۴)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حَرف دوسرے حرَف سے صحیح مُمتاز ہو، **فرضِ عین** ہے۔ بغیر اس کے نماز قَطعاً باطل ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج۳ص ۲۵۳)

مزید فرماتے ہیں: ”بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تَصحیح (نَص+حِ) حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مُطابِق حُرُوف کو دُرُست مَخارِج سے اَدا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ص ۳۴۳) صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مُفتی اَمجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس سے حُروف صحیح اَدا نہیں ہوتے، اس پر واجب ہے کہ تصحیح (نَص+حِ) حروف میں رات دن پُوری کوشش کرے۔ (بہارِ شریعت: ۱/ ۵۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی دُرُست قواعد و مَخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنے کے خواہشمند ہیں اور پڑھنا بھی چاہئے تو مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں ضَرور شرکت کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مختلف مَقامات اور مَساجِد وغیرہ میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُروف کی دُرُست اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے اور دُعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ دُرُست کرتے اور سُنَّتوں کی تعلیم مُفت حاصل کرتے ہیں۔ علاوہ اَزیں دُنیا کے مختلف مُمالِک میں گھروں کے اَندر تقریباً روزانہ ہزاروں مَدارِس بنام مدرسۃُ المدینہ (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں، جن میں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک، نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔ تعلیمِ قرآنِ کریم کے فضائل کے کیا کہنے! چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صَفحہ 484 سے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: (1) تم میں بہتر وہ شخص ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بُخاری ج۳ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) (2) جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کراماً

کا تبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر شاق ہے، یعنی اُس کی زَبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ اَدا کرتا ہے، اُس کے لیے دو اَجر ہیں۔ (صحیح مُسلم ص ۴۰۰ حدیث ۷۹۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دُرُست تلفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھنے کیلئے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النّبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

مدرسۃ المدینہ بالغان کی بار بار ترغیب دِلانے والے امیرِ اہلسنّت بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں:

عطا ہو شوق مَولیٰ مدرسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآنِ پاک کی برکتیں صحیح معنوں میں اسی صُورت میں حاصل ہو سکیں گی، جب ہم اس کے آداب کو بھی ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے تلاوت کریں گے اور اگر آداب کا لحاظ نہ رکھا جائے تو نہ اس کے مَقاصد حاصل ہو سکیں گے اور نہ ہی برکتوں سے مُستَفیض ہوں گے بلکہ بعض صُورتوں میں گُناہ کے مُرتکب بھی ٹھہر سکتے ہیں۔ آیئے! چند آداب سُنتے ہیں تاکہ صحیح معنوں میں قرآنِ کریم پڑھ کر اس کی برکتیں پا سکیں۔

❀ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روزانہ صبح قرآنِ مجید کو چُوما کرتے اور

فرماتے: ”یہ میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔“ (دُرِّمختار ج۹ ص ۶۳۴) ❀ تلاوت کے آغاز میں اَعُوْذُ پڑھنا مُستَحَب ہے اور ابتدائے سُورت میں بِسْمِ اللہ سُنَّت، ورنہ مُستَحَب (بہارِ شریعت ج۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۰) ❀ باوُضو، قِبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تِلاوت کرنا مُستَحَب ہے (اَیضاً ص ۵۵۰) ❀ قرآنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام عِبادت ہیں۔ (غُنْیَۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۵) ❀ قرآنِ مجید کو نہایت اچّھی آواز سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچّھی نہ ہو تو اچّھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُرُوف میں کمی بیشی ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں قواعدِ تجوید کی رعایت کیجئے۔ (دُرِّمختار، رَدُّالمحتار ج۹، ص ۶۹۴، ملخصاً) ❀ قرآنِ مجید بُلند آواز سے پڑھنا اَفضل ہے جبکہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو اِیذا نہ پہنچے۔ (غُنْیَۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۷) ❀ جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضِرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع سُننے کے لئے حاضر ہو، ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۳۵۳ مُلَخَّصاً) ❀ مجمع میں سب لوگ بُلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں، یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۲) ❀ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں، بُلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گُناہ پڑھنے والے پر ہے، اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس نے پڑھنا شُروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مُقرّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس نے شُروع کیا اور لوگ نہیں سُنتے تو لوگوں پر گُناہ اور اگر کام شُروع کرنے کے بعد اِس نے پڑھنا شُروع کیا، تو اِس (پڑھنے والے) پر گُناہ ہے۔

(غُنْیَۃ المُتَمَلِّی ص۴۹۷) ❀ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور مُنہ کُھلا ہو، یُوہیں (یوں ہی) چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (اَیضاً ص۴۹۶ ملتقطاً) ❀ غسل خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ مجید پڑھنا، ناجائز ہے (اَیضاً) ❀ قرآنِ مجید سُننا، تلاوت کرنے اور نَفل پڑھنے سے افضل ہے۔ (اَیضاً ص۴۹۷) ❀ جو شخص غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجِب ہے کہ بتادے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (اَیضاً ص۴۹۸) ❀ تلاوتِ قرآنِ پاک کرتے وَقت ترتیل یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے کہ یہ مُستَحَب ہے ❀ اگر دورانِ تلاوت نِشاط (چُستی) میں کمی اور سُستی محسوس ہو تو کچھ دیر کے لیے تلاوت موقوف کر دی جائے تاکہ سُستی ختم ہونے کے بعد دوبارہ دِلجمعی سے تلاوت کرنے میں آسانی ہو۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جب تک تُمہارا دل لگے قرآن پڑھتے رہو، پھر جب اِدھر اُدھر ہونے لگو تو اس سے اُٹھ جاؤ۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب اقرؤا القرآن... الخ، الحدیث: ۵۰۶۰، ج۳، ص۴۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآن کے مزید آداب سیکھنے کے لئے امیرِ اہلسنّت کا رسالہ "تلاوت کی فضیلت" کا مطالعہ فرمائیے۔

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات

(1) مدرسۃ المدینہ للبنین (2) مدرسۃ المدینہ جُزوقتی (3) مدرسۃ المدینہ رہائشی (4) مدرسۃ المدینہ للبنات (5) مدرسۃ المدینہ بالغان (6) مدرسۃ المدینہ بالغات (7) مدرسۃ المدینہ للبنین آن لائن (8) مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن

مدرسۃ المدینہ للبنین میں ملک و بیرونِ ملک مدنی منوں کو قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ **مدرسۃ المدینہ جُزوقتی** میں اسکول پڑھنے والے بچوں کو اسکول کی تعلیم کے بعد ایک یا دو گھنٹے کے لئے قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ **مدرسۃ المدینہ رہائشی** میں طلبہ مدارس میں قیام پذیر ہو کر قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات** میں قاریہ اسلامی بہنیں مدنی منیوں کو فی سبیل اللہ قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دیتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ بالغان** کا دورانیہ صرف 41 منٹ ہے، اس میں اسلامی بھائیوں کو دُرست مخارج کے ساتھ قرآن پڑھایا جاتا، نماز، سنّتیں اور دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فی سبیل اللہ قرآن پڑھاتیں اور اسلامی بہنوں کو نماز، دعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنین آن لائن** میں قاری صاحبان مدنی منوں اور بڑوں کو بھی بذریعہ انٹرنیٹ قرآنِ پاک پڑھاتے، سنّتیں سکھاتے اور دعائیں یاد کرواتے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن** میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اور ان کی سنّت کے مطابق تربیت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش 72 ممالک میں طلبہ و طالبات انٹرنیٹ کے ذریعے

قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ 2200 سے زائد ہیں اور طلبہ وطالبات کی تعداد تقریباً 1 لاکھ 10 ہزار ہے، دعوتِ اسلامی کے ہزاروں حفاظ تراویح میں ہر سال قرآنِ پاک سُنتے یا سناتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ بالغان و بالغات میں 12 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات ہیں۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے قرآنِ مجید کی عظمتوں اور اس کی تلاوت کی برکتوں کے حوالے سے بیان سُنا۔ قرآنِ مجید وَحیِ الٰہی ہے، یہ قُربِ خُداوندی کا ذَریعہ ہے، رہتی دُنیا تک کے لئے نسخۂ کیمیا ہے، تمام آسمانی کتابوں کا لُبِّ لُباب ہے، تمام عُلُوم کا سَرچَشمہ ہے، یہ ہدایت کا مجموعہ، رحمتوں کا خَزینہ اور برکتوں کا مَنبَع ہے، اس کی تلاوت کی برکات میں سے ہے کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرے گا، نیز قیامت کے دن تِلاوت کرنے والوں کو کچھ گھبراہٹ نہ ہوگی، نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا۔ قرآنِ پاک کی تلاوت اَفضل عِبادت ہے۔ ہمیں بھی قرآنِ مجید کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے دُرُست مَخارج کے ساتھ صُبح وشام جس قَدر ممکن ہوسکے، تلاوت کا معمول بنانا چاہیے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زِندگی بَسر کرنی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقْصَد عطا فرمایا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ لہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ بعدِ فجر مدنی حلقہ بھی ہے، یہ مدنی کام مسجد میں بعدِ فجر ہوتا ہے، اوّلاً تفسیر خزائن العرفان / صراطُ الجنان سے 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ دیکھ کر سنائی جاتی ہیں، پھر فیضانِ سُنّت سے کم و بیش 4 صفحات یا امیرِ اہلسنّت کی کسی کتاب یا رسالے سے درس ہوتا ہے، پھر سب اسلامی بھائی شجرۂ قادِریہ، رضویہ عطاریہ کے اشعار مل کر پڑھتے ہیں، اس کے بعد فکرِ مدینہ کا اجتماعی حلقہ ہوتا ہے اور خوش نصیب اسلامی بھائی اشراق و چاشت پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے حج و عمرے کا ثواب پانے کی کوشش کرتے ہیں۔

لہٰذا آپ بھی مدنی حلقے میں شرکت کی نیّت فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھنے پڑھانے کی ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ چُنانچہ

مدرسۃ المدینہ (بالغان) پڑھانے والا مفتی کیسے بنا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی مُفتی فضیل رضا عطّاری مدّ ظلہ العالی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے 14 سال کی عمر میں میٹرک پاس کیا اور مزید تعلیم کے لئے کالج جا پہنچا۔ میرا اکثر وقت عام نوجوانوں کی طرح دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑاتے یا کرکٹ وغیرہ کھیلنے میں گزرتا۔ ہمارے علاقے میں سبز عمامہ اور سفید لباس میں ملبوس ایک عاشقِ رسول اکثر بڑی محبت سے ملتے اور تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتاتے اور مجھے بھی یہ ماحول اپنانے کی ترغیب دیتے۔ میں ان کے محبت بھرے مَدَنی انداز سے متاثر تو بہت تھا مگر طویل عرصہ تک کوئی پیش قدمی نہ کرپایا۔ بالآخر میں ان کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے مسجد میں بعدِ نمازِ عشاء قائم کئے جانے والے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کرنے لگا۔ میں جسمانی طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے اپنی اصل عمر سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا تھا، اس لئے مجھے الگ سے بٹھا کر پڑھایا جاتا۔ اسی وجہ سے ایک بار مجھے مدرسے میں پڑھانے سے معذرت بھی کرلی گئی۔ کیونکہ وہاں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کی ترکیب تھی۔ مگر میں نے ہمت نہ ہاری اور دوبارہ داخلے کی کوشش کرتا رہا۔ میرے جذبے کو دیکھتے ہوئے مجھے دوبارہ داخلہ دے دیا گیا۔ میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں دُرُست قراٰن پڑھنا سیکھ گیا۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا۔ جلد ہی میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے ذریعے مرید ہوکر ''عطاری'' بن گیا۔ میں کم و بیش 8 سال مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھانے کی سعادت پاتا

رہا۔اس دوران میں نے دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں بھی شرکت کی اور نیکیوں کی مزید رغبت پائی۔ میں نے 1996ء میں درسِ نظامی کرنا شروع کر دیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 2003ء میں فارغ التحصیل ہوا۔اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت لے چکا تھا۔ پیر و مرشد کی شفقت سے مجلس تحقیقاتِ شرعیہ کے رُکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے ساتھ دارالافتاء اہلسنّت میں تادمِ تحریر بطورِ مُفتی و مُصَدِّق خدمتِ افتاء کی سعادت حاصل ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مدرسۃ المدینہ (بالغان) پڑھاتے پڑھاتے توجہِ مُرشِد کی برکت سے کالج میں پڑھنے والے اسلامی بھائی مفتی و مصدِّق بن گئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قراٰنِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف مساجد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃ المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے۔ جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قراٰن کریم سیکھتے، دُعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔آپ بھی ان مدارس المدینہ (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کی نیت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عساکر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163 مَدَنی پھُول" سے مِسواک کے مَدَنی پھُول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفحہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشائخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوَامِع لِلسُّیُوطی ج ۵ ص ۲۴۹ حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشْت سے زِیادہ

لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیئے کہ رَیشے اُس وَقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سُنّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ اَدائے سُنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالعہ فرمالیجئے۔)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس(10) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو(100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جَہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(معجم اوسط: ۵/ ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵، ضیائے درود و سلام، ص: ۳)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سَدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش ص ۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا دیکھ کر بَیان کروں گا پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ

اٰیَۃ۔یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک حاضری چھوٹ گئی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ شَوّالُ الْمُکَرَّم اپنی رَحْمتوں اور بَرَکتوں کی بَرکھا بَرساتا ہوا اِخْتِتام کی جانب گامزن ہے اور اس کے بعد ماہِ ذُوالْقَعْدَۃِ الحرام کی آمد آمد ہے۔ یہ وہ ماہِ مُبارَک ہے، جس کی دوسری شَب میں دُنیائے سُنّیَت کے عظیم پیشوا، سُنّیوں کے رَہْبَر و رَہْنُما، آسمانِ رَضَوِیَّت کے نیّرِ تاباں، خلیفۂ اَعلیٰ حضرت، مُصَنِّفِ بہارِ شریعت، صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مُفْتی اَمْجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس دارِ فانی سے پردہ فرمایا۔ یعنی 2 ذُوالْقَعْدَۃِ الحرام کو آپ کا عرس مبارک ہے، آیئے! اسی نسبت سے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زندگی کے مختلف گوشوں کا حسین ذکر سُنتے ہیں۔ اَوّلاً ایک نہایت ایمان اَفْروز حکایت سُنئے، چُنانچہ

حضرت صَدرُ الشریعہ مُفتی امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اجمیر شریف میں ایک بار شدید بُخار میں مُبْتَلا ہوگئے، یہاں تک کہ غَشی طاری ہوگئی۔ دوپَہَر سے پہلے غَشی طاری ہوئی اور عَصْر تک

رہی۔ حافِظِ ملّت مولانا عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خدمت کے لیے حاضِر تھے، صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دَرْیافْت فرمایا: کیا وَقْت ہے؟ ظُہر کا وَقْت ہے یا نہیں؟ حافِظِ ملّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں، اب ظُہر کا وَقْت نہیں۔ یہ سُن کر اتنی اَذِیَّت پہنچی کہ آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے۔ حافِظ ملّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دَرْیافْت کیا: کیا حُضُور کو کہیں دَرْد ہے، کہیں تکلیف ہے؟ فرمایا: (بَہُت بڑی) تکلیف ہے کہ۔۔۔۔۔۔ ظُہر کی نَماز قَضاء ہوگئی۔" حافِظ ملّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: حُضُور بیہوش تھے۔ بیہوشی کے عالَم میں نَماز قَضا ہونے پر کوئی مُؤاخَذہ (یعنی قیامت میں پُوچھ گچھ) نہیں۔ فرمایا: آپ مُؤاخَذہ (یعنی پُوچھ گچھ) کی بات کر رہے ہیں، وَقْتِ مُقَرَّرہ پر دَربارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی ایک حاضِری سے تو محروم رہا۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص: ۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ باجماعت کا جَذبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز کے کس قَدَر پابند اور نماز سے کیسی کمال مَحَبَّت فرمانے والے تھے کہ شریعت کی طرف سے رُخْصت کے باوُجُود بھی بیہوشی کی حالت میں نَماز چھوٹنے پر اس قَدَر رنج و مَلال ہوا کہ مُبارَک آنکھوں سے آنسو نِکل آئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدْقے ہمیں بھی نمازوں سے مَحَبَّت اور عِبادت کی لَذّت سے بہرہ مَند فرمائے۔ حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس پر (بھی) بَہُت سختی سے پابند تھے کہ مسجد میں حاضِر ہو کر باجماعت نماز پڑھیں۔ بلکہ اگر کسی وَجہ سے مُؤَذِّن

صاحِب وَقتِ مُقرّرہ پر نہ پہنچتے تو خُود اَذان دیتے۔ قَدیم دولت خانے سے مسجد بِالکل قریب تھی وہاں تو کوئی دِقّت نہیں تھی لیکن جب نئے دولت خانے قادِری منزل میں رِہائش پَذیر ہوئے تو آس پاس میں دو مسجدیں تھیں۔ ایک بازار کی مسجد دوسری بڑے بھائی کے مکان کے پاس جو ''نوّاکی مسجد'' کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دونوں مسجدیں فاصلے پر تھیں۔ اس وَقت بینائی بھی کمزور ہو چکی تھی، بازار والی مسجد نِسبتاً قریب تھی مگر راستے میں بے تُکی نالیاں تھیں۔ اس لئے ''نوّاکی مسجد'' نماز پڑھنے آتے تھے۔ ایک دَفعہ ایسا ہوا کہ صُبح کی نَماز کے لئے جارہے تھے، راستے میں ایک کُنواں تھا، ابھی کچھ اَندھیرا تھا اور راستہ بھی ناہَموار تھا، بے خَیالی میں کُنویں پر چڑھ گئے، قریب تھا کہ کُنویں کے غار میں قَدم رکھ دیتے۔ اتنے میں ایک عورت آگئی اور زور سے چِلّائی! "اَرے مولوی صاحِب کُنواں ہے رُک جاؤ! ورنہ گِر پڑیو (یعنی کہیں گِر نہ جایئے گا)!" یہ سُن کر حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قَدم روک لیا اور پھر کُنویں سے اُتر کر مسجِد گئے۔ اس کے باوُجُود مسجد کی حاضِری نہیں چھوڑی۔ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص:۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صَدرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت اَدا کرنے کا کیسا جَذبہ حاصل تھا کہ ضَعِیْفُ الْعُمْری میں جبکہ بینائی بھی کافی کمزور ہو چکی تھی، اس قَدر مَشَقَّت کے باوُجُود نمازِ باجماعت اَدا فرمانے مسجد میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ مگر افسوس! کئی مُسلمان مَحض سُستی اور غَفلت، معمولی پریشانی اور بیماری کی حالت میں نمازِ باجماعت تَرک کر دیتے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ پنج وقتہ نماز جماعت کے ساتھ اَدا کرنے کی پابندی کریں کہ مسجد میں نماز کیلئے جانے والے کے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں، اگر جماعت سے نماز پڑھے تو اس کی مَغْفِرت ہو جاتی ہے اور اگر جماعت نکل گئی پھر بھی اس فضیلت کا حَقدار ہو گا۔ جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا سَعِید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب ایک اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی موت کا وَقْت قریب آیا تو فرمانے لگے کہ: میں تمہیں فقط حُصُولِ ثواب کی نِیَّت سے ایک حدیث سُناتا ہوں، میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ "تم میں سے جو کامل وُضُو کرے اور مسجد کی طرف چلے، تو دایاں قَدَم اُٹھانے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور بایاں قَدَم رکھنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک گُناہ مِٹا دیتا ہے، اب تُمہاری مَرضی کہ تم مسجد سے قریب رہو یا دُور۔ پھر جب وہ مسجد میں آتا ہے اور باجماعت نَماز اَدا کرتا ہے تو اس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں، پھر اگر وہ مسجد میں حاضِر ہو اور اس کی بعض رَکعتیں نکل چکی ہوں اور بعض باقی رہ گئی ہوں، اُسے چاہیے کہ جو رَکعتیں وہ پاسکے، اِمام کے ساتھ پڑھ لے اور باقی رَکعتیں مکمل کرلے تو بھی اس کی مَغْفِرت کر دی جاتی ہے اور اگر وہ مسجد میں (جماعت سے نماز پڑھنے کی نِیَّت سے) حاضِر ہوا، لیکن جماعت ہو چکی ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی نَماز اَدا کرلے کہ اس کے لئے بھی یہی بشارت ہے۔" (ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی الھدی فی المشی الی الصلوۃ، رقم ۵۶۳، ج۱، ص۲۳۳) یاد رہے! جان بُوجھ کر نمازِ باجماعت کا وَقْت نکال دینے والے کو یہ فضیلت تو کُجا بلکہ ترکِ جماعت کا گُناہ ملے گا۔

ابتدائی حالات:

حضرتِ صدرُالشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۰۰ھ مُطابق 1882ء میں مَشرقی یُوپی (ہند) کے قَصبے مدینۃُ العُلَماء گھوسی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد حکیم جمالُ الدِّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن اور دادا حُضُور خُدا بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَنِ طِب کے ماہِر تھے۔ اِبتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خُدا بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے گھر پر حاصل کی، پھر اپنے قَصبہ ہی

میں مدرسہ ناصِرُ العُلُوم میں جا کر گوپال گنج کے مولوی الٰہی بخش صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ تعلیم حاصل کی۔ پھر جونپور پہنچے اور اپنے چچازاد بھائی اور اُستاذ مولانا محمد صدیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ اَسباق پڑھے، پھر جامعِ مَعْقولات ومَنْقولات حضرت علّامہ ھِدایتُ اللہ خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علمِ دین کے چھلکتے ہوئے جام نوش کئے اور یہیں سے دَرسِ نِظامی کی تکمیل کی۔ پھر دورۂ حدیث کی تکمیل پیلی بھیت میں اُستاذُ المُحدِّثین حضرت مولانا وَصی احمد مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کی۔ حضرت مُحدِّثِ سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہونہار شاگرد کی عَبقَری (یعنی اَعلیٰ) صَلاحیتوں کا اِعْتِراف اِن اَلفاظ میں کیا: ”مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو اَمجد علی نے۔“ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۵)

حُلیہ مُبارک:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی خُوبصورت گندم گوں (یعنی گندمی رنگ)، مَضْبُوط اور قَوِی جسم کے مالک تھے۔ چہرۂ مُبارَک وَجِیْہ (یعنی پُروقار) اور بارونق، رَنگت گندمی، کُشادہ پیشانی کے ساتھ بڑی بڑی چمکدار آنکھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھنویں گھنی اور داڑھی مُبارَک بھی کافی گھنی تھی۔ جسم مُبارَک بھرا ہوا، لَحِیْم، شَحِیْم اور سُڈول (Smart) تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قَد مُبارک مِیانہ اور مُعْتَدِل تھا۔ (سوانح صدرالشریعہ، ص۱۰، ملخصاً)

مضبوط قُوّتِ حافظہ:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حافظہ بَہُت مَضبوط تھا۔ (دورانِ طالب علمی) حافظے کی قُوّت، شوق و محنت اور ذِہانت کی وَجہ سے تمام طلبہ سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے یا سُننے سے برسوں تک ایسی یاد رہتی، جیسے ابھی ابھی دیکھی یا سُنی ہے۔ 3 مرتبہ کسی عِبارَت کو پڑھ لیتے تو یاد ہو جاتی۔

(تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۷)

تدریس کا آغاز:

صُوبۂ بِہار (ہندپٹنہ) میں مدرسۂ اَہلسنّت ایک مُمتاز درس گاہ تھی۔ وہاں کے مُتولّیٔ مدرَسہ قاضی عبدُالوحید مرحوم کی دَرخواست پر حضرت مُحدِّث سُورَتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مدرسۂ اَہلسنّت (پٹنہ) کے صَدر مُدرِّس کے لئے صَدرُالشَّریعہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتخاب فرمایا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُستاذِ محترم کی دُعاؤں کے سائے میں "پٹنہ" پہنچے اور پہلے ہی سبق میں عُلُوم کے ایسے دَریا بہائے کہ عُلَماء وطَلَبہ اَش اَش کر اُٹھے۔ (خلیفۂ اَعلیٰ حضرت، حضرت مولانا) قاضی عبدُالوحید (عظیم آبادی) رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو خُود بھی مُتبحِّر (مُ۔تَ۔بَحَ۔حِ) عالِم (یعنی بہت بڑے عالم) تھے، (اُنہوں) نے صَدرُ الشریعہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی وَجاہت اور انتِظامی صَلاحیَّت سے مُتَأثِّر ہو کر مدرَسہ کے تعلیمی اُمُور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سِپُرد کر دیئے۔

(تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۷، ملتقطاً)

اعلیٰ حضرت کی زیارت:

کچھ عرصہ بعد قاضی عبدُالوحید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بانیِ مدرسۂ اَہلسنّت (پٹنہ) شدید بیمار ہوگئے۔ قاضی صاحب ایک نِہایت دیندار ودین پَرُور رئیس تھے، آپ نے ساری زِندگی خِدمتِ دین ہی کو اپنا شِعار بنایا۔ ان کی پرہیز گاری اور مَدَنی سوچ ہی کی کَشِش تھی کہ میرے آقا اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اور حضرت قبلہ مُحدِّث سُورَتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے مصروف بُزُرگانِ دین قاضی صاحِب کی عیادت کے لئے کَشاں کَشاں روہیل کھنڈ سے پٹنہ

تشریف لائے۔ اسی موقع پر حضرت صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پہلی بار میرے آقا اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارت کی۔ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت میں ایسی کَشِش تھی کہ بے اِختیار صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دل آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف مائل ہوگیا اور اپنے اُستاذِ محترم حضرت سیِّدُنا مُحدِّث سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشورے سے سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بَیعَت ہوگئے۔ میرے آقا اَعلیٰ حضرت اور مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی مَوجُودَگی میں ہی قاضی صاحب نے وَفات پائی۔ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قَبْر میں اُتارا۔

(تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۹، ملتقطاً)

علمِ طِب میں مَہارت:

قاضی صاحب مَرحُوم کے اِنتقال کے بعد مدرسہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا، جن کو علمِ دِین سے بالکل بھی تَعلُّق نہ تھا۔ قَرائن سے ایسا مَعلوم ہوا کہ خِدمتِ دین جو مَقْصُودِ اَصْلی ہے، اب یہاں ممکن نہیں، لہٰذا یکم رَمَضانُ الْمُبارَک 1326ھ کو وطن واپس آگئے اور مدرسہ میں اِستِعْفا بھیج دیا۔ چونکہ آپ کا خاندانی پیشہ طِبابت (حکمت) تھا، لہٰذا والد صاحب کے مشورے سے اس فن کی تحصیل کے لیے حکیم عبدُ الْوَلی صاحب کے پاس لکھنؤ چلے گئے۔ دو سال میں تحصیل و تکمیل کے بعد وطن واپس ہوئے اور مَطَب (یعنی کلینک) شُروع کر دیا۔ خاندانی پیشہ اور خُداداد قابلیَّت کی بِناء پر مَطَب نہایت کامیابی کے ساتھ چل پڑا۔ (سوانحِ صدرالشریعہ، ص۳۶) (سِلسلۂ مَعاش سے مُطمئن ہوکر) 1329ھ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اُستاذ حضرت مُحدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور مُرشدِ بَرحق اَعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ کی زیارت کے لیے عازمِ سفر (یعنی سفر کا عزم کیا) ہوئے۔ حضرت مُحدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں جب پہنچے اور انہیں یہ معلوم ہوا کہ ان کا لائق فائق اور محنتی شاگردِ رشید تدریس چھوڑ کر مَطب (یعنی کلینک) میں مشغول ہو گیا ہے تو بے حد غمگین اور اَفسُردہ ہوئے۔ (ملخص از سیرتِ صدرالشریعہ، ص ۳۷)(مُحدِّثِ سُورتی سے ملنے کے بعد) چُونکہ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِرادہ بریلی شریف حاضِر ہونے کا بھی تھا چُنانچِہ، بریلی شریف جاتے وَقْت مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خط اِس مضمون کا اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں تحریر فرمادیا تھا کہ ”جس طرح ممکن ہو آپ اِن (یعنی حضرت صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو خِدمتِ دین و علمِ دین کی طرف مُتوجِّہ کیجئے۔“ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص ۱۲) صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں: میں جب اَعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو دَرْیافْت فرمایا: مولانا کیا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: مَطب کرتا ہوں۔ اَعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”مَطب بھی اچھا کام ہے، **اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَان** (یعنی علم دو ہیں: علمِ دین اور علمِ طِب)، مگر مَطب کرنے میں یہ خَرابی ہے کہ صُبح صُبح قارُورہ (یعنی پیشاب) دیکھنا پڑتا ہے۔“ اِس ارشاد کے بعد مجھے قارُورہ (پیشاب) دیکھنے سے اِنْتہائی نفرت ہو گئی اور یہ اَعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کشف تھا کیونکہ میں اَمراض کی تشخیص میں قارُورہ (یعنی پیشاب) ہی سے مدد لیتا تھا اور یہ (اعلٰی حضرت کا) تَصَرُّف تھا کہ قارُورہ بینی یعنی مریضوں کا پیشاب دیکھنے سے نفرت ہو گئی۔ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص ۱۳، ملتقطا)(اس مُلاقات میں) اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت لُطف و کرم سے پیش آئے اور اُنہوں نے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے پاس ہی قِیام کا حکم فرمایا اور اور دِل بستگی (یعنی دل لگانے) کے لئے کچھ تحریری کام وغیرہ سپُرد فرما دیا، صَدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تقریباً دوماہ بریلی

شریف میں قیام رہا۔ رمضان کی آمد کے پیشِ نظر صدرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ”جایئے! لیکن جب کبھی میں بُلاؤں تو فوراً چلے آیئے۔“ (ملخص از تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۱۲) گھر جانے کے چند ماہ بعد بریلی شریف سے خط پہنچا کہ آپ فوراً چلے آیئے۔ چُنانچِہ صَدرُالشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دوبارہ بریلی شریف حاضِر ہوگئے اور اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بریلی شریف میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُستقل قِیام کا انتِظام فرمادیا۔ اس طرح صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 18 سال میرے آقائے نعمت اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت بابرکت میں گزارے۔ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۱۴، ملتقطاً) بریلی شریف میں دو مستقل کام تھے ایک مدرَسہ (منظرُالاسلام) میں تدریس، دوسرے پریس کا کام، یعنی کاپیوں اور پُروفوں کی تصحیح، کتابوں کی روانگی، خُطُوط کے جواب، آمدوخرچ کے حساب، یہ سارے کام تنہا انجام دیا کرتے تھے۔ ان کاموں کے عِلاوہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بعض مُسَوَّدات کا بَیِّضہ کرنا (یعنی نئے سرے سے صاف لکھنا)، فتوؤں کی نقل اور ان کی خدمت میں رہ کر فتوٰی لکھنا یہ کام بھی مستقل طور پر انجام دیتے تھے۔ پھر شہر وبیرونِ شہر کے اکثر تبلیغِ دین کے جلسوں میں بھی شرکت فرماتے تھے۔ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۱۴، ملتقطاً)

حضرتِ صَدرُالشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس محنتِ شاقّہ وعَزم واِستِقلال سے اُس دَور کے اَکابِر عُلماء حیران تھے۔ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے کہ مولانا اَمجد علی کام کی مشین ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی فیل نہ ہو۔ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۱۷)

مُصنّف بھی، مُقرّر بھی، فقیہِ عصر حاضِر بھی

وہ اپنے آپ میں تھا اِک اِدارہ عِلْم و حکمت کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جب صَدرُ الشَّریعہ کو 18 سال تک اعلیٰ حضرت ، امامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبتِ بابرکت میں رہنے کی سَعادت نصیب ہوئی تو آسمانِ علم و حکمت پر ایسے روشن سِتارے بن کر چمکے کہ بڑے بڑے عُلماء آپ کی عِلمیّت کے قائل ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزیدہ بندوں کی صُحبت یقیناً باعثِ بَرَکت ہوتی ہے، اِن نُفُوسِ قُدسیہ کی مَعیّت (یعنی ہمراہی) میں رہ کر فکرِ آخرت، نیکیوں کی طرف رَغبت، گُناہوں سے نَفرت اور عِلْم و حکمت کے بے شُمار مدنی پھُول حاصل ہوتے ہیں، یہ دن رات اُخروی کامیابی کے لئے اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی کوشش میں مَصْروف رہتے ہیں، ان کے دل خوفِ خُدا سے مَغْمُور ہو جاتے اور آنکھیں آنسو بَہاتی ہیں۔ یقیناً جو شخص ان نیک لوگوں کی صُحبت میں رہے گا تو یہی کیفیات اس کے دل میں بھی سَرایَت کر جائیں گی۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس پُرفتن دور میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ مدنی ماحول، اِس مدنی صحبت کو پانے کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے، آپ سے مدنی اِلْتِجا ہے کہ شیخِ طریقت ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی برکتیں پانے، سُنّتیں اَپنانے، نمازِ باجماعت کا ذِہن بنانے، جُھوٹ غیبت، چُغلی وغیرہ گُناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے اور نیکیوں میں دل لگانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اعلیٰ اَخلاقی

اَوصاف غیر محسوس طور پر کردار کا حِصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ، اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کرے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا مَوقع ملے گا اور دل آخرت اچھی کرنے کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گُناہ کرنے پر نَدامت محسوس ہو گی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمی شان و شوکت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بہت سے عُلُوم و فُنُون میں مَہارت عَطا فرمائی تھی، لیکن انہیں تفسیر، حدیث اور فقہ میں خُصُوصی لگاؤ تھا۔ فقہی جُزئیات ہمیشہ نوکِ زبان رہتے تھے۔ اسی بِنا پر اس وَقْت کے مُجدِّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "صَدرُ الشَّریعہ" کا لَقَبِ عظیم عطا فرمایا تھا (صدر الشریعہ ص نمبر ۱۹۲) صَدْرُ الْقَوم عربی زبان میں قوم کے سب سے اَفْضل اور سب سے محترم شخص کو کہا جاتا ہے، اس لئے صَدرُ الشَّریعہ کا مَطلَب یہ بنے گا کہ شریعت جاننے والوں (یعنی عُلما) میں سب سے بُزرگ و بَرتَر شخص۔ (حاشیہ عمدۃ الرعایہ بر شرح وقایہ، ص ۵۰) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آپ کو دیئے گئے لَقَب سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقفِ اَسرارِ شریعت، امامِ اَہلسُنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی جلالتِ علمی (یعنی علمی شان و شوکت) کا اِعْتِراف تھا، جبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صاحبِ بہارِ شریعت مُفْتی امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کو ایسے عظیمُ الشّان لَقَب سے مُشَرَّف فرما کر ان

کی جَلالَتِ علمی کا اِظہار کیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاداتِ مُبارَکہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شُبہ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُوری زِندگی ہمارے لئے مَشْعلِ راہ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں میں سے جس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کو اَپنایا، اس نے کامیابی حاصل کی۔ بانی اَلْجامِعۃُ الاَشْرفیہ مُبارَک پُور ہند حافظِ ملّت حضرت مولانا شاہ عبدُ العزیز مُحدِّث مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: گرم کھانا کھانے سے مسوڑے کمزور ہوتے ہیں، مگر میں گرم چائے اس لیے پیتا ہوں کہ میرے اُستاذ حضرت صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گرم چائے پیتے تھے۔ (سوانحِ صدرالشریعہ، ص۱۰۷) مزید فرماتے ہیں: کامیاب اَشْخاص کی تَقْلِید کرنے سے آدمی کامیاب ہوتا ہے۔ میں نے حضرتِ صَدرُ الشَّریعہ کی پیروی کی تو کامیاب ہوا۔ (سوانحِ صدرالشریعہ، ص۱۰۷) اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے ہر ہر فعل میں اپنے اَسْلاف کی پیروی کو ترجیح دیں تاکہ ہمارے اَندر بھی اچھی صِفات پیدا ہوں اور بُری عادتیں ختم ہو جائیں۔ آیئے! صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند عادات کے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مِزاج میں حَد دَرَجہ لَطافت تھی، صاف سُتھرا عُمدہ لباس زَیبِ تَن فرماتے، سر پر کھدر کی گول ٹوپی اور اسی کا عمامہ باندھتے۔ عام طور پر مُتَوَسِّط کھانا تَناوُل فرماتے، لیکن کبھی کبھار نہایت اَعْلیٰ کھانے گھر میں پکوا کر خُود بھی کھاتے اور سب بچوں کو کھلاتے۔ پانی ہمیشہ بہت ٹھنڈا پیتے، حتّٰی کہ جاڑوں میں رات کو گھڑوں میں پانی بھروا دیتے اور وہی دن بھر پیتے۔ بُھنا ہوا گوشت، روٹی اور تلے ہوئے کریلے آپ کی پسندیدہ خُوراک تھی۔ عُمدہ اور گرم چائے پیتے۔ میٹھی

چیزوں میں ہلکا میٹھا پسند کرتے، عصر کے بعد عُموماً ٹہلتے۔ آواز بہت بارُعب، گرجدار اور بُلند تھی۔ فطری طور پر بہت رحم دل، شفیق، مہربان، بردبار اور سنجیدہ تھے۔ رشتہ داروں کا بہت خیال کرتے۔ اگر خاندان میں شکر رَنجی (ناراضی) ہوتی تو ملا دیتے۔ (سیرتِ صدرالشریعہ، ص۱۰۶ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صَدرُالشَّریعہ مُفتی امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسی دِلکش عادات و اَوصاف کے حامل تھے، چُونکہ آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمی وَجاہت، فِقْہی مَہارت اور تحقیقی بصیرت کے سبب خاندان بھر میں مُمتاز وباوقار مَقام رکھتے تھے، اس لیے اپنی اسی حَیثیّت کو اِستعمال کرتے ہوئے خاندان بھر کی شکر رَنجیاں (معمولی سی رنجش) مِٹاتے اور رُوٹھوں کو مِلادیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ جب کبھی خاندان کے اَفراد میں اَن بَن ہو جائے یا باہر کوئی دَنگا فَساد ہو جائے، پڑوسیوں میں کہیں لڑائی جھگڑے کی آگ سُلگ جائے تو اس بھڑکتی آگ میں مزید پُھونکیں مارنے کی بجائے ممکنہ صورت میں اس کو بُجھانے کی کوشش کریں۔ اس سے جہاں فِتنہ کا قَلْع قَمع ہو گا وہیں اپنے مُسلمان بھائیوں میں صُلْح کروانے کا ثواب بھی ہمارے حِصّہ میں آئے گا۔ آیئے! اس حوالے سے 2 حدیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں۔

1. سب سے اَفْضَل صَدَقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلْح کرادینا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۶، ج۳، ص۳۲۱)

2. جو شخص لوگوں کے دَرمیان صُلْح کرائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مُعاملہ دُرُست فرمادے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گُناہوں سے مَغْفِرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۹، ج۳، ص۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدرُ الشَّریعہ کے کارہائے نمایاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت کے امام، طریقت کے چاند حضرت علامہ مولانا مُفتی اَمجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زِندگی شریعت وطریقت کی خِدمت میں گُزاری۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی اس حیاتِ طیبہ میں ایسے کارہائے نُمایاں اَنْجام دیئے کہ جن پر آج بھی عَقلِ عالَم، حیران ہے۔ آیئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چند علمی کارناموں کے بارے میں سُنتے ہیں۔

بہارِ شریعت، فقہِ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا:

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کے علمی کارناموں میں سرِ فہرست "بہارِ شریعت" کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب اُردُو زبان میں عَقائد سے لے کر مُعاملات تک کے تمام ضَروری مَسائل کا اِحاطہ کیے ہوئے خاص صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قَلمِ فَیْضِ رقم سے سترہ (17) حِصّوں پر مُحیط ہے۔ منقول ہے فقہِ حنفی کی مشہور کتاب فتاوٰی عالمگیری سینکڑوں عُلَمائے دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے حضرت سیِّدُنا شیخ نظامُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگرانی میں عَرَبی زَبان میں مُرَتَّب فرمائی مگر قُربان جایئے کہ صَدرُ الشَّریعہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْوَرٰی نے وُہی کام اُردُو زبان میں تَنِ تنہا کر دِکھایا اور عِلمی ذَخائر سے نہ صرف مُفْتٰی بِہٖ اَقْوال چُن چُن کر بہارِ شریعت میں شامل کئے بلکہ سینکڑوں آیات اور ہزاروں احادیث بھی موضوع کی مُناسَبَت سے دَرج کیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود تحدیثِ نعمت کے طور پر اِرْشاد فرماتے ہیں: "اگر اَورنگزیب عالمگیر اس کتاب (یعنی بہارِ شریعت) کو دیکھتے تو مجھے سونے سے تولتے۔" (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۴۵) اور یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پاک وہند کے مُسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُنہوں نے ضَخیم (بہت بڑی) عربی کُتُب میں پھیلے ہوئے فِقْہی مَسائل کو سِلکِ تحریر میں پِرو کر ایک

مَقام پر جمع کر دیا۔ ان میں بے شُمار مَسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اِسلامی بہن پر فرضِ عَین ہے۔ اس کی تصنیف کے اَسباب کا ذِکر کرتے ہوئے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: ”اُردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، جو صحیح مَسائل پر مُشتمل ہو اور ضَروریات کے لئے کافی ووافی ہو۔“ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۴۵ ملتقطا) اسی غرض سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ عظیمُ الشَّان کتاب تحریر فرمائی۔ چُنانچہ خُود اِرشاد فرماتے ہیں: ”اس کتاب میں حتَّی الوسْع یہ کوشش ہو گی کہ عِبارَت بَہُت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقَّت نہ ہو اور کم علم اور عورَتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں“۔ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۴۶) اِس تصنیف کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہارِ شریعت کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصّے کا مُطالَعہ فرما کر ان پر تقریظ بھی رقم فرمائی (لکھی) ہے۔ اس کتاب میں جابجا فرض عُلُوم کے ساتھ ساتھ، قُرآنی آیات کے اَنوار، احادیثِ طَیِّبَہ کے گُلزار اور ہر حصّے میں پھیلے ہوئے بے شُمار خُوشبودار شَرعی مَسائل اپنی مہک لُٹا رہے ہیں۔ یقیناً اس کتاب کو پڑھنے سے نہ صِرف دل و دِماغ روشن ہوتے ہیں بلکہ کئی مُعاملات میں شَرعی رَہْنُمائی بھی نصیب ہوتی ہے۔ بہارِ شریعت کے اس عظیم عِلمی ذَخیرے کو مُفید سے مُفید تر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ کے مَدَنی عُلماء نے تخریج و تسہیل اور کہیں کہیں حَواشی لکھنے کی بھی سَعی فرمائی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکمل کتاب مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر بھی آ چکی ہے۔ سادہ ایڈیشن تین (3) جلدوں میں اور رنگین جہیز ایڈیشن چھ (6) جلدوں میں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print

Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ترجمہ کنزالایمان کے مُحرّک:

صَدرُ الشریعہ، بدرُ الطّریقہ مُفتی اَمجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے بریلی شریف میں قیام کے دوران صحیح اور اَغلاط سے مُنَزَّہ (مُ۔نَز۔زَہ) اَحادیثِ نَبَوِیّہ واَقْوالِ اَئمّہ کے مُطابِق ایک ترجَمہ کی ضَرورت محسوس کرتے ہوئے ترجمۂ قرآنِ پاک کیلئے اَعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی بارگاہِ عظمت میں دَرْخواست پیش کی تو اِرْشاد فرمایا: ”یہ تو بہت ضَروری ہے مگر چھپنے کی کیا صُورت ہوگی؟ اس کی طَباعَت کا کون اِہْتِمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُرُوفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے، پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مُشکِل تو یہ ہے کہ پریس میں ہمہ وَقْت باوُضُو رہے، بِغیر وُضُو نہ پتھر کو چُھوئے اور نہ کاٹے، پتھر کاٹنے میں بھی اِحْتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلتی ہیں ان کو بھی بَہُت احتیاط سے رکھا جائے۔

آپ نے عرض کی: ”اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو باتیں ضروری ہیں، ان کو پُوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بِالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز مَوْجُود ہے تو ہو سکتا ہے آئندہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا انتِظام کرے اور مخلوقِ خُدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وَقْت یہ کام نہ ہو سکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہوگا۔“ آپ کے اس معروض کے بعد ترجَمہ کا کام شُروع کر دیا گیا، بِحَمدِ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَساعِیِ جمیلہ (یعنی نیک کوششوں) سے خاطِر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مُجدِّدِ اعظم، اِمامِ اَہلسُنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے

لکھے ہوئے قرآنِ پاک کے صحیح ترجمہ ”ترجَمۂ کنزالایمان“ سے مُستفید ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (یعنی صدرالشریعہ) کی ممنون ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قِیامت تک جاری رہے گا۔ (تذکرہ صدرالشریعہ، ص۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں ہے: **مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ۔** یعنی جو شخص کسی نیکی پر رہنمائی کرے، تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا کہ اس نیکی پر عمل کرنے والے کو۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی... الخ، الحدیث ۱۸۹۳، ص۱۰۵۰) مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ارشاد فرماتے ہیں: نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا، مشورہ دینے والا سب ثواب کے مُستَحِق ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۱، ص۱۹۴) اس حدیثِ پاک کی روشنی میں دیکھا جائے تو صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مثال آپ نظر آئیں گے۔ کیونکہ انہیں نہ صرف بہارِ شریعت جیسی مقبولِ عام کتاب لکھنے کا ثواب بھی ملے گا بلکہ ساتھ ہی ساتھ تَرْجَمۂ کنزالایمان لکھنے لکھانے پر ثوابِ عظیم بھی ہاتھ آئے گا۔ بلکہ جب تک اس ترجمۂ قرآن سے فائدہ اُٹھایا جاتا رہے گا، اس کا ثواب بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نامۂ اعمال میں درج کیا جاتا رہے گا۔ اس سے ہمیں بھی یہ مدنی پھول ملتا ہے کہ اگر ہو سکے تو ہم بھی اس ختم ہونے والی زِندگی میں ایسا کوئی کام کر جائیں کہ جو مرنے کے بعد ہمارے کام آئے۔ یاد رکھئے! یہ دُنیا دارُ الْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) اور آخرت دارُ الْجَزَاء (یعنی بدلہ ملنے کی جگہ) ہے، اس لئے سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کی جائے تاکہ قبر و حشر کے امتحان میں کامیاب ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بطورِ انعام ملنے والی جنّت کی لازوال نعمتوں سے لُطف اَندوز ہو سکیں۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے اِرْشاد فرمایا: جب آدمی مَر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ مُنْقَطع ہو جاتا ہے لیکن 3 عمل مُنْقَطع نہیں ہوتے، صَدَقۂ جاریہ، عِلْمِ نافع اور نیک اَوْلاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان...الخ، الحدیث ۱۶۳۱، ص ۸۸۶) حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ 3 چیزیں (ایسی ہیں) جن کا ثواب مرنے کے بعد خواہ مخواہ پہنچتا رہتا ہے، کوئی اِیْصالِ ثواب کرے یا نہ کرے۔ صَدَقۂ جاریہ سے مُراد اَوْقاف ہیں، جیسے مسجدیں، مَدرسے، وَقْف کیے ہوئے باغ جن سے لوگ نَفْع اُٹھاتے رہتے ہیں، ایسے ہی عِلْم سے مُراد دِینی تَصانیف، نیک شاگرد جن سے دِینی فیضان پہنچتے رہیں۔ (مرآۃ المناجیح ج ۱، ص ۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی جیتے جی، اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ رِضائے اِلٰہی اور آخرت کا ثواب پانے، مسجد مدرسہ بنانے کے ساتھ ساتھ، خود بھی نیکی کے کاموں میں مشغول رہتے ہوئے اپنی اَوْلاد کو بھی سُنّتوں کی ترغیب دِلا کر نیک بنانا چاہیے تاکہ ہمارے مرنے کے بعد دُعائے مَغْفِرت اور اِیصالِ ثواب کے ذَرِیعے ہماری اولاد ہمارے کام آئے۔

دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس باپ پر رحم فرمائے جو نیکی کرنے پر اپنے بیٹے کی مدد کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۶/۱۰۱) اَوْلاد کی ظاہری زَیْب وزِینت، اچھی غِذا، اچھا لباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اَخْلاقی ورُوحانی تَرْبِیَت کے لئے بھی کمربستہ ہو جائیے نیز اپنی اَوْلاد کو نیک بنا کر ثوابِ جاریہ کا ذَرِیعہ بنانے کے ساتھ ساتھ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کُتُب ورَسائل تقسیم کرنا بھی ہمیشہ ہمیشہ کا ثواب کمانے اور آخرت میں کام آنے والی نیکی ہے، وہ اس طرح کہ اگر اِن کُتُب ورَسائل کو پڑھ کر کوئی پابندی سے نماز پڑھنے

والا، سُنّتوں پر عمل کرنے والا، نیک اجتماعات میں شرکت کرنے والا، نیکی کی دعوت عام کرنے والا، بُرائی سے منع کرنے والا بن گیا تو جب تک وہ یہ نیک اَعمال کرتا رہے گا تو ہمیں بھی اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اس کے ذریعے جتنے بھی نیک بنتے جائیں گے ان سب کے اعمال کے مُطابق ہمیں ثواب ملتا رہے گا۔

سُنّتوں کی کروں خُوب خدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِلتجا ہے یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر کا کام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اَعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے رَوَیّے میں بھی تبدیلی لانی چاہیے۔ دوسروں کو گھورنے، جِھڑکنے، بات بات پہ لڑنے جھگڑنے کی عادت نکال کر اپنے اَندر نَرمی، عاجزی و اِنکساری پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمارے اَسلاف عاجزی و اِنکساری میں اپنی مثال آپ ہوتے تھے۔ حضرت صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے عالمِ دین اور فقیہ ہونے کے باوُجُود بھی عاجزی وانکساری کے پیکر تھے، ان کی عاجزی اور سُنّتوں سے مَحَبَّت ہی تھی کہ اُستاذُ الاَساتِذہ (استادوں کے استاد یعنی بہت بڑے استاد) ہونے کے باوُجُود انہیں گھر کا کام کاج کرنے میں کوئی عار (شرم) نہ تھی۔ گھر میں ترکاریاں چھیلتے، کاٹتے اور دوسرے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کام کاج سے کسی بھی قسم کا عار محسوس نہ فرماتے بلکہ سُنّت پر عمل کرنے کی نِیَّت سے بَخُوشی سب

کام اَنجام دیتے۔(سیرتِ صدرالشریعہ، ص۱۰۱) ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی بن پڑے اور کوئی عُذر نہ ہو تو گھر کا کام کاج بخوشی کرنے کی کوشش کیا کریں۔ گھر کا کام اپنے ہاتھوں سے کرنا یہ مُحسنِ اِنسانیّت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتِ مُبارَکہ بھی ہے۔ چُنانچہ

اُمُّ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سوال ہوا کہ کیا نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گھر میں کام کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے نَعْلینِ مُبارَک خُود گانٹھتے، کپڑوں میں پیوند لگاتے اور وہ سارے کام کیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔(مسند امام احمد، ۹/ ۵۱۹، حدیث: ۲۵۳۹۶) حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حُضُورِ اَنْوَر (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اپنے گھر کے کسی کام میں تکلُّف نہیں کرتے تھے، بکری (کا دُودھ) دوھ لیتے، اپنے کپڑے دھولیتے تھے، نَعْلَیْن شریف میں پیوند لگالیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ گھر میں کام کرلینا صالحین کا طریقہ ہے کسی جائز کام میں تکلُّف نہیں (کرنا) چاہیئے۔(مرآۃ المناجیح: ۸/ ۷۴)

اپنے کپڑے خود دھولینا خاک کے بستر پر سولینا

سادہ سادہ نیک طبیعت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے کاش! ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَداؤں سے کچھ سیکھنے اور ان پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور گھر میں چاہت و خُلُوص بھرا ماحول قائم کرنے کی غرض سے حتَّی الاِمْکان اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کے علاوہ اَہْلِ خانہ کا ہاتھ بٹانے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اس سے نہ صرف گھر والوں کے دل میں مَحَبَّت بڑھے گی بلکہ گھر میں اَپنائیت کا ماحول بنے گا۔ یاد رکھئے! چھوٹے چھوٹے کام بھی اپنے بچوں کی اَمّی سے کروانے اور ہر وَقْت دوسروں پر حکم چلاتے رہنے سے نہ صرف گھر کا

ماحول خراب ہو گا اور مسائل پیدا ہوں گے بلکہ گھر کے کام نہ کرنے اور اس سے کترانے کو عُلماء نے تکبُّر کی علامات میں شُمار کیا ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "تکبر" کے صفحہ نمبر 34 پر ہے کہ اپنے گھر کے کام کاج کرنے، بازار سے سودا سلف اُٹھا کر لانے کو کسرِ شان (بے عزتی) سمجھنا بھی تکبُّر کی علامات میں سے ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ج۱، ص۵۸۶) اس لیے اگر کسی میں ایسی عادت ہے تو براہِ کرم اس کے علاج کی کوشش کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تکبُّر اور ہر قسم کی باطنی و ظاہری بیماریوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گُناہوں کے اَمراض سے نیم جاں ہوں	پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ	گُناہوں سے ہر دَم بچایاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص:۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حَیاتِ مُبارَکہ کے مُتَعَلِّق ہم نے سُنا کہ آپ شریعت پر عمل کرنے والے، گھر کے کام کاج میں حصّہ لینے والے، بہت بڑے عالِمِ دین تھے۔ آیئے! اب آپ کی وفات کا واقعہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ خلیفہ صَدرِ شریعت، پیرِ طریقت حضرتِ علّامہ مولیٰنا حافظ قاری محمد مُصلِحُ الدّین صِدّیقی قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے: مُصنّفِ بہارِ شریعت حضرتِ صدرُ الشّریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ مجھے مدینۃُ الاَوْلیا احمد آباد شریف (ھند) میں حضرت سَیِّد نا شاہ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دربار میں حاضِری کی سَعادت حاصِل

ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے (کہ جہاں مشہور ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں) اور اپنے اپنے دِل کی دُعائیں کر کے جب فارِغ ہوئے تو میں نے اپنے پیر و مرشِد حضرتِ صدرُ الشَّریعہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْوَرٰی سے عرض کی: حُضور! آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: ہر سال حج نصیب ہونے کی۔ میں سمجھا حضرت کی دُعا کا منشا یہی ہو گا کہ جب تک زِندہ رہوں حج کی سعادت ملے، لیکن یہ دُعا بھی خُوب قبول ہوئی کہ اُسی سال حج کا قَصد فرمایا۔ سفینۂ مدینہ میں سَوار ہونے کیلئے اپنے وطن مدینۃُ العلماء گھوسی (ضِلع اعظم گڑھ ہند) سے بمبئی تشریف لائے۔ یہاں آپ کو نُمونیہ ہو گیا اور سفینے میں سوار ہونے سے قبل ہی ۱۳۶۷ھ کے ذیقعدۃُ الحرام کی دوسری شب 12 بجکر 26 مِنٹ پر بمطابِق 6 ستمبر 1948 کو آپ وفات پا گئے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صدر الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مانگی گئی دعا "ہر سال حج نصیب ہو" اس طرح مقبول ہوئی کہ سفرِ حج کے دوران ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا۔ حدیثِ پاک میں ہے جو شخص اپنے گھر سے حج یا عُمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے، تو اسے قیامت تک حج و عمرہ کرنے والے کا اجر دیا جاتا رہے گا۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، الحدیث ۴۱۰۰، ج ۳، ص ۴۷۴)

مدینے کا مُسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مُفْتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ طیبہ کے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُوری

زِندگی اِخلاص وِللّٰہِیَّت کی تصویر نظر آتی ہے۔ تمام عُمر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شَجرِ اسلام کی آبیاری کیلئے کوشاں رہے۔ دینِ اسلام کی سَربُلندی کے لیے نہ صِرف آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجمۂ قرآن لکھنے کی خواہش کی بلکہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنا کر "تَرْجَمَۂ کنزالایمان" کی صُورت میں بعد میں آنے والوں کو ایک خَزانہ عطا فرمادیا، اسی طرح "بہارِ شریعت" جیسی عظیم الشان کتاب کی تصنیف فرما کر مُسلمانوں کو اپنی زِندگی شریعت کے مُطابق گُزارنے کا سامان فَراہم فرمایا۔ اس کے ساتھ ساتھ دُنیا بھر میں دینِ اسلام کی حِمایت ونُصرت اور اس کی تبلیغ کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے لائق فائق تلامذہ (شاگردوں) کی بھی ایک کثیر تعداد تیار کی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ صَدرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صَدقے ہمیں بھی دِین کی سَربُلندی اور شریعت کے مُطابق زِندگی گُزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موجودہ دور میں عِلاج کے مُختلف طریقے ہونے کی وجہ سے طبیبوں کی پہچان کے لیے نام بھی الگ الگ رکھے گئے ہیں۔ چُنانچہ جب ڈاکٹرز کا نام لیا جاتا ہے تو اس سے عام طور پر اَیلوپیتھک ڈاکٹرز مُراد ہوتے ہیں۔ یُونانی طِب والوں کو حکیم کہتے ہیں، جانوروں کے ڈاکٹرز کو ویٹرنری ڈاکٹر اور ڈاکٹرز کی ایک قسم ہومیوپیتھک ڈاکٹرز کہلاتی ہے۔ الغرض مَوجُودہ دَور کے طبیبوں کو دیکھا جائے تو ان کی اَکْثَرِیَّت فَرض عُلُوم یعنی بُنیادی ضروری دِینی عُلُوم سے ناواقف نظر آتی ہے۔ چُنانچہ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں طبیبوں کے ہر طَبقے کے

لیے ایک الگ مجلس قائم کی گئی۔ ان تمام مَجالس کا بُنیادی مقصد اس پیشے سے وابستہ لوگوں کے دلوں میں فَرضِ عُلُوم کی اَہمِیَّت اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ان تک دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو پہنچانا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ“ کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نیکی کے کاموں میں حصّہ لینے، نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینا چاہیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہفتہ وار ”مدنی مُذاکَرہ“ بھی ہے۔ لوگوں میں عِلْم و حکمت کے مدنی پھول لٹانا، ان کی تربیت کرنا اور علمِ دین سکھانا بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا معمول رہا ہے۔ بُزرگانِ دین کی ایک تعداد ہے جو علمِ دین کی شمعیں جَلانے اور لوگوں کو ہدایت کا سامان فراہم کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف انداز سے علمِ دین سکھانے کی ترکیب کرتے ہیں، عُلمائے دِین اور اَولیائے کاملین کی صُحبت کا فَیض، ان کے بیان کی چاشنی اور ان کے کردار کی دِلکشی ہزاروں آدمیوں کے لیے راہِ ہدایت کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت سَیِّدُنا حکیم لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے صاحبزادے کو وَصِیَّت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے جب تم کسی ایسے گروہ کو

دیکھو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتے ہیں تو اِنہی کی صُحْبت اِختیار کرو، اس لیے کہ اگر تم عالِم بھی ہوئے تو تمہیں تمہارا علم مزید فائدہ دے گا اور اگر تم جاہل ہوئے تو وہ تمہیں علمِ دین سکھا دیں گے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کی برسات ان پر برسے گی تو تمہیں بھی ان کی صُحْبت میں ہونے کی وجہ سے اس سے حصّہ ملے گا اور ایسی مجلس میں نہ بیٹھنا جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر نہ ہو، اس لیے اگر تم عالِم بھی ہوئے تو تمہیں تمہارا علم فائدہ نہیں دے گا اور اگر تم جاہل ہوئے تو ان کی صُحْبت تمہاری جہالت اور گمراہی کو مزید بڑھا دے گی۔ اگر ان پر غَضَبِ الٰہی ہوا تو ان کی مَعِیَّت (یعنی ان کے ساتھ رہنے) کی وجہ سے تُو بھی پھنس جائے گا۔ (روح البیان: ۱/۲۵۷) ایک اور مقام پر اپنے بیٹے کو وَصِیَّت کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: عُلَما کی مجلس کو لازِم پکڑ اور حکماء کا کلام غور سے سُنا کرو! کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُردہ دل کو حکمت کے نُور سے ایسے ہی زِندہ فرما دیتا ہے جیسے کہ زمین کو بارش کے قطروں سے زِندہ فرماتا ہے۔ (السراج المنیر: ۳/۱۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! رَئِیْسُ الْحُکَماء حضرت سَیِّدُنا حکیم لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کیسے علم و حکمت بھرے مدنی پھول عطا فرمائے کہ عُلَماء کی صُحْبت اختیار کرنی چاہیے، اسی میں فائدہ ہے۔ عالِم ہو تب بھی عُلَماء کی مجلس سے جُڑا رہے اور جاہل ہو تب تو اس پر لازِم ہے کہ وہ عُلَماء کی مَعِیَّت (یعنی ہمراہی) اختیار کرے۔ علم و حکمت بھری باتوں سے جہاں فکر و نظر کے دریچے روشن ہوتے ہیں، وہیں علمِ دین سیکھنے کا ثواب بھی ہاتھ آتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی اَسلاف کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے عام فہم انداز میں قرآن و حدیث کی روشنی میں نہ صِرف شَرعی سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں، بلکہ بعض اوقات قیمتی طِبّی معلومات سے رُوشناس فرماتے،

مُتعدّد گُتھیوں کو سُلجھاتے (یعنی مشکلات کو حل فرماتے)، مختلف علمی مدنی پھولوں کے ذَریعے اسے اور مُنْفَرِد بناتے اور دیکھنے، سُننے والوں کے دِلوں میں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی کی شمع بھی فروزاں (روشن) فرماتے ہیں۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہر کاوِش (کوشش) کا مقصد راہِ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ پر لانا اور انہیں سُنّتوں کا پابند بنانا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ بے شمار اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان مدَنی مُذاکروں کے ذَریعے گُناہوں سے تائب ہو کر اِسلامی تعلیمات کو اَپنانے والے بن چکے ہیں۔ آیئے! آپ کی ذَوق اَفزائی کے لیے ایک مدنی بہار سُناتا ہوں۔

فیشن پرست کیسے سُدھرا!

لَیّہ شہر (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے مُقیم ایک نوجوان کا بیان ہے کہ میں سُنّتوں سے دُور فیشن کے نشے میں مخمور تھا، نِت نئے تَراش خَراش والے کپڑے پہننا، فُضُولیات ولَغْویات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا میرا معمول تھا۔ ذِکرِ الٰہی سے یکسر غافل ہو چکا تھا، نیکیوں بھری زِندگی گُزارنے کا ذِہن کچھ یُوں بنا کہ ایک بار "مدنی مُذاکرہ" سُننے کی سَعادت حصّے میں کیا آئی، میری زِندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عام فہم اَنداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر مَعْلُومات کا "اَنْمول خزانہ" لُوٹنے کا سُنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کی کِرنوں سے میرا تاریک دل روشن ہو گیا، سابقہ زِندگی پر نَدامت ہونے لگی، لہٰذا میں نے بقیہ زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن کی نحوست سے جان چُھڑائی اور سُنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا عزمِ مُصَمَّم (پکا ارادہ) کر لیا، جلد ہی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا، داڑھی شریف سے چہرہ پُرنُور کر لیا اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کے لے

دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے مُنسلک ہوگیا۔ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچانے کے جذبے کے تحت ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر میرا معمول بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مبلّغِ دعوت اسلامی کی حیثیت سے سُنّتوں کا پرچار کررہاہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

14،15،16اگست مدنی قافلے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کل 14 اگست ہے، اس دن کو اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضل وکرم سے ہمیں نعمتِ عظمیٰ **"یعنی وطنِ عزیز ملکِ پاکستان"** نصیب ہوا، بدقسمتی سے آج اِس نعمت کا شکر کرنے کے بجائے نہ جانے کیسے کیسے گناہوں کے بازار گرم کرکے ناراضیٔ رَبِّ غفار کا سامان کیا جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سلامت رکھے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو، جنہوں نے قدم قدم پر اِس اُمّت کی خیر خواہی ورہنمائی فرمائی ہے، آپ اس موقع پر بھی عاشقانِ رسول کو گناہوں سے بچنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے ہوئے نیکیوں میں گزارنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب پر 14 اگست کو ملنے والی نعمت کے شکرانے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے لیے کل ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ! کثیر عاشقانِ رسول 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں گے، آپ بھی ہمّت کیجئے اور اپنے آپ کو مدنی قافلے میں سفر کے لیے پیش کیجئے۔

جشنِ آزادی میں شکرانے کے نفل پڑھیں اور شکرانے کے طور پر اللہ کی رضا کے لئے روزہ

رکھیں،

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جو بھی اسلام سے محبت کرتے ہیں، پاکستان سے محبت کرتے ہیں، اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ دعوتِ اسلامی والوں کے ساتھ مدنی قافلے اور مدنی چینل پر وقت گزاریں، سحری کریں اور روزہ رکھیں۔

مزید فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے: بعض لوگ جشنِ آزادی منا کر اپنے لئے بربادی کا سامان کرتے ہیں: مثلاً ہوائی فائرنگ، میوزیکل پروگرامز کیے جاتے ہیں، قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے ،زیادہ شراب پی جاتی ہے، بے ہودہ ڈانس کیے جاتے ہیں۔

بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب مُلاحظہ کیجیے:

❀... سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۸ ملخصاً) ❀... چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ❀... جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل و الشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج۴، ص۳۳۸) ❀... قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹) ❀... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر انکی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۴، ص۳۶۹/۴۲۴)

❀... جب کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ❀... جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص۴۰) ❀... مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: **سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (سنن ابی

داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج۴، ص۳۴۷) ❀ ...جب کوئی عالم با عمل یا متقی شخص یا سیّد صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۰، جملہ منقول از سنتیں اور آداب، ص۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بماثور الخطاب ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمعجمُ الکبیر للطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم اُس رَبِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ کا بے مِثْل کلام ہے جو اکیلا مَعْبُود، تنہا خالق اور ساری کائنات کا حقیقی مالک ہے، دُنیا و آخرت کی ہر بھلائی حقیقی طور پر اسی کے دَسْتِ قدرت میں ہے، اس نے اپنا یہ کلام رسولوں کے سردار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمایا تاکہ اس کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو اللہ تَعَالٰی پر ایمان لانے اور دینِ حق کی پیروی کرنے کی طرف بُلائیں اور یہ وہ مُقدس و بابرکت کلام ہے کہ جس کو دیکھنا، پڑھنا، سننا اور چُھونا سب عبادت کے کام ہیں، ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نہایت عقیدت و مَحَبَّت کے ساتھ کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس پاک کلام کی تلاوت فرما کر اس کی رحمتوں اور برکتوں سے اپنے دامن بھر لیا کرتے تھے۔ آیئے اسی حوالے سے ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

قرآنِ کریم کا شیدائی!

حضرت سَیِّدُنا محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ کثیر مصروفیات کے باوجُود آپ کی عبادت کا ذوق وشوق قابلِ تقلید تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاوتِ قرآن کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا، رَمَضان المبارک کی راتوں میں دورانِ تراویح دس(10) پارے نوافل میں پڑھتے اور تیسری شب میں قرآنِ پاک ختم فرماتے، نیز رَمَضانُ المُبارک کی اوّل شب میں لوگ آپ کے پاس جمع ہو جاتے تو آپ انہیں تراویح میں قرآنِ کریم سُناتے۔(ارشاد الساری ج۱، ص۵۳، تاریخ بغداد، ج۲ ص۱۲)

قرآنِ کریم سے آپ کی مَحَبَّت کا اندازہ اس واقعے سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے کاتب محمد بن ابی حاتم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کو آپ کے بعض تلامذہ (شاگردوں) نے دعوت دی تو آپ تشریف لے گئے، جب نمازِ ظُہر کا وَقْت ہوا تو آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی، پھر نوافل شُروع فرمادیئے، بہت طویل قیام کیا، جب فارغ ہوئے تو قمیص کا ایک کنارہ بلند کرتے ہوئے اپنے بعض ساتھیوں کو فرمایا، دیکھو میری قمیص کے اندر کیا چیز ہے؟ اُنہوں نے دیکھا تو ایک (مُوذی جانور) تھا جس نے سولہ(16) سترہ(17) مقامات پر ڈنک مارا تھا، جس سے آپ کا جسم سُوج چکا تھا اور ڈنک کے آثار بالکل نمایاں تھے، لوگوں نے کہا، حضور! جب اس مُوذِی جانور نے پہلا ڈنک مارا تھا تو آپ اسی وَقْت نماز سے باہر کیوں نہ ہوئے؟ فرمایا میں نے ایک سُورت شُروع کر رکھی تھی، دل نے چاہا کہ وہ پُوری ہو جائے (تو پھر سلام پھیروں گا)۔(تاریخ بغداد ج۲، ص۱۳)

اِلٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضریٰ کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم تلاوتِ قرآنِ کریم سے کس قدر مَحَبَّت کیا کرتے تھے کہ اگر دورانِ تِلاوت انہیں کوئی تکلیف بھی پہنچتی تو تلاوتِ قرآن کو موقوف کرنا گوارا نہ فرماتے بلکہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان کا زیادہ سے زیادہ وقت تلاوتِ قرآن میں صَرف ہوتا رہے، یقیناً تلاوتِ قرآن کی بے شُمار رحمتیں اور برکتیں ہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے شفیع ہو کر آئے گا۔(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، ص۴۰۳، الحدیث:۲۵۲(۸۰۴)) لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی زیادہ سے زیادہ قرآنِ کریم کی تلاوَت کیا کریں، یہ عادت اُسی صُورت میں بن سکے گی جب ہمارے دلوں میں قرآنِ کریم کی مَحَبَّت اور اس کی تلاوت کی اہمیت پیدا ہو گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم کو وہ شان و عظمت عطا فرمائی ہے جو کسی اور کلام کو حاصل نہیں، قرآنِ کریم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی واضح دلیل اور اس کا نازل کیا ہوا نور ہے۔ تمام جنّ و اِنس مل کر بھی قرآنِ کریم جیسا کلام نہیں لا سکتے، قرآنِ کریم صراطِ مستقیم ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کَجی یعنی ٹیڑھا پن نہیں ہے بلکہ نہایت مُعتدل اور بندوں کیلئے کثیر فوائد پر مشتمل وہ محفوظ کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذِمّہ خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لیا ہے، قرآنِ کریم میں اَولین و آخِرین سب کا علم موجود ہے، قرآنِ کریم مسلمانوں کے لئے ہدایت، رحمت، بشارت، نصیحت اور شفاء کا ذریعہ ہے، قرآنِ کریم انتہائی اثر انگیز کتاب ہے، جسے سُن کر خوف و خَشْیَّت کے پیکر لوگوں کے دل دَہل جاتے ہیں اور وہ عذابِ الٰہی پر مشتمل آیاتِ مبارکہ کو سُن کر

خُوب گریہ وزاری فرماتے۔ جیسا کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں میرے والدِ ماجد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی زار و قطار رویا کرتے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ج ۱، ص ۴۹۳، ح ۸۰۶)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش! خدایا
اللہ! تِلاوت میں مِرے دِل کو لگا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن اور فاروقِ اعظم کی گریہ وزاری

حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان آیات کی تلاوت کی: ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴾ (پ ۲۷، الطور: ۷ تا ۸) (تَرجَمۂ کنزالایمان: ”بیشک تیرے رَبّ کا عذاب ضرور ہونا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔“) آپ پر خوفِ خدا کے غلبے کے سبب ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سانس ہی اُکھڑ گئی اور یہ کیفیت کم و بیش بیس (20) روز تک طاری رہی۔ (فیضان فاروق اعظم، ج ۱ ص ۱۵۱)

تیرے ڈر سے سدا تھر تھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 128)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روح پرواز کر گئی

حضرت زُرارہ بن ابی اَوفٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی عابد وزاہد اور خوفِ الٰہی میں ڈُوبے ہوئے عالم باعمل تھے۔ تلاوتِ قرآن کے وقت وعید وعذاب کی آیات پڑھ کر لرزہ براندام بلکہ کبھی کبھی خوفِ خدا سے بے ہوش ہو جاتے تھے۔ ایک دن فجر کی نماز میں جیسے ہی آپ نے یہ آیات تلاوت کیں: ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۙ(۸) فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۙ(۹)﴾ (پ۲۹، المدثر:8،9) (تَرجَمۂ کنزالایمان: پھر جب صُور پھونکا جائے گا تو وہ دن کڑا (یعنی سخت) دن ہے۔) تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر نماز کی حالت میں ہی خوفِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ لرزتے کانپتے ہوئے زمین پر گر پڑے اور آپ کی رُوح پرواز کر گئی۔

(اولیائے رجال الحدیث ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دین کس قدر خُشوع وخُضوع کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ پاک کرتے اور اس کے معنٰی میں غور وفکر کرتے ہوئے کیسی گریہ وزاری فرماتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی تلاوت کرتے وَقت اس کے مَعانی میں غور وتفکر کرتے ہوئے رونے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا، لہٰذا جب تم اس کی قراءَت کرو تو غم ظاہر کرو۔“ (معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ ابراہیم، ۲/۱۶۶، الحدیث:۲۹۰۲۔) اور غم کی کیفیت پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآنِ پاک میں بیان کردہ تنبیہات (نصیحتوں بھرے واقعات)

اور وعیدات (یعنی جن کاموں پر سزا دینے کا وعدہ ہے) کو یاد کیجئے اور پھر جن کاموں کو کرنے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا اور جن کے کرنے سے منع فرمادیا ہے ان کے بارے میں اپنی کوتاہیوں پر بھی نظر کیجئے کہ میں ان احکامات پر کس قدر عمل کرتا ہوں اور ساتھ ہی عذابِ الٰہی اور محشر کی رُسوائی کا بھی تصور باندھئے کہ آج تو میں لوگوں سے چھپ کر دن رات گناہوں میں مشغول رہتا ہوں کل قیامت میں اسی سبب سے لوگوں کے سامنے میری حقیقت سے پردہ اُٹھ گیا تو کیسی ندامت ہوگی، اگر ہم اس طرح غور وفکر کے ساتھ تلاوت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غم کی کیفیت پیدا ہوگی اور ہو سکتا ہے آنکھوں سے آنسو بھی چھلک جائیں اور دل فکرِ آخرت کیلئے بیقرار ہو جائے۔

عطا کر مجھے ایسی رِقّت خدایا
کروں روتے روتے تلاوت خدایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اسلاف کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس پیاری کتاب قرآنِ کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی چاہیے اور اس میں بیان کردہ احکامات پر عمل کی کوشش بھی کرنی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں، اس کے حکم کی تعمیل میں نماز پڑھنے والوں، زکوٰۃ کی بروقت اَدائیگی کرنے والوں، صدقہ دینے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے پارہ 22 سُوْرَۃُ الْفَاطِر آیت نمبر 29 میں اِرْشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ	تَرْجَمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری

تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾	راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں ہر گز ٹوٹا (نُقصان) نہیں۔

تفسیرِ بَغَوی میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت مذکور ہے کہ "تِجَارَةً" سے مُراد وہ ثواب ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے، اس میں ہر گز ٹوٹا (نقصان) نہیں یعنی یہ اجر نہ فاسد ہو گا نہ ہلاک ہو گا۔ (تفسیر بغوی ج۳ص۴۹۲) گویا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز پڑھنے والوں، صدقہ وخیرات کرنے والوں اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کو اَجرِ عظیم کی بشارت عطا فرمارہا ہے۔ یادرہے! قرآنِ کریم پڑھنے کا ثواب ہمیں اسی صُورت مل سکتا ہے کہ جب دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ پڑھا جائے نیز قرآنِ کریم کو سُستی اور غفلت کے ساتھ پڑھنے کے بجائے خوش اِلحانی، دل جمعی اور غور وفکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرنی چاہیے۔ حضرت عبیدہ مُلَیکی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ (یعنی سُستی اور غفلت نہ برتو) اور رات اور دن میں اس کی تلاوت کرو جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور تَغَنّی کرو (یعنی اچھی آواز سے پڑھو اس کا معاوضہ نہ لو) اور جو کچھ اس میں ہے اس پر غور کرو تاکہ تمہیں فلاح ملے، (ایک روایت میں ہے) اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب بہت ہے۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی ادمان تلاوتہ، ۲/۳۵۰-۳۵۱، الحدیث:۲۰۰۷و۲۰۰۹) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا میری اُمّت کی افضل عِبادت تلاوتِ قُرآن ہے۔ (شعب الایمان للبیھقی، ج۲، ص۳۵۴، ح۲۰۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں روزانہ تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنانے اور اس کی مَحَبَّت دل میں بڑھانے کے لئے ایک مدنی

اِنعام بھی عطا فرمایا ہے کہ ”کیا آج آپ نے کَنْزُالْاِیمان سے کم اَز کم 3 آیات (مع ترجمہ وتفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟“ لہٰذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنانی چاہیے کہ روزانہ کَنْزُالْاِیمان/ تفسیر خزائنُ العِرفَان/نُوْرُ الْعِرفان/صِراطُ الْجِنان سے مع ترجمہ وتفسیر خُوب غور وفکر کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کریں اس طرح مدنی اِنعام پر عمل کے ساتھ ساتھ تلاوت کی ڈھیروں بھلائیاں اور برکتیں بھی نصیب ہونگی اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کنز الایمان اے خدا میں کاش روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کا شوق رکھنے والے لوگ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کیسے ذوق وشوق سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے آیئے اس ضمن میں ان نیک ہستیوں کے ایمان افروز مزید واقعات سنتے ہیں، چنانچہ حضرت شیخ بہاءُ الدِّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاوتِ قرآنِ کریم سے غیر معمولی شَغَف تھا چنانچہ ہر شب کو ایک قرآنِ پاک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص۲۶ ملخصا) ایک رات حضرت شیخ بہاءُ الدِّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آج کی رات دو(2) رکعت پڑھے اور ایک رکعت میں کامل قرآن شریف پڑھے۔ حاضرین میں سے کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ شیخ بہاءُ الدِّین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود کھڑے ہُوئے اور دو(2) رکعت نماز شروع کردی۔ پہلی رکعت میں پورا قرآنِ کریم اور چار (4) پارے مَزید تِلاوت فرمائے اور دُوسری

رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی اور نماز مکمل کر لی۔(فوائد الفواد مترجم،ص ۶۲)حضرت شیخ بہاءُ الدِّین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ تہجد کی نماز کے بعد قرآنِ پاک کا آغاز فرماتے اور نمازِ فجر سے پہلے مکمل فرمالیتے۔(شان اولیاء المعروف ہفتاد اولیاء،ص ۲۵۲ ملخصا)اسی طرح حضرت سیِّدُنا حسن کرابیسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں نے کئی بار حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَعِیَّت(ساتھ) میں رات گُزاری۔ میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک تہائی رات نماز پڑھتے اور کبھی پچاس(50) آیات سے زیادہ تلاوت نہ کرتے،اگر کبھی زیادہ پڑھتے تو بھی سو(100) آیات تک پہنچتے۔جب کسی آیتِ رحمت کی تلاوت کرتے تو بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اپنے لئے اور تمام مؤمنین کے لئے اطاعت پر قائم رہنے کی دعا کرتے اور جب آیتِ عذاب پڑھتے تو اس سے پناہ طلب کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے لئے اور تمام اہلِ ایمان کے لئے نجات کی دعا کرتے۔"(تاریخ بغداد،الرقم ۴۵۴۴،محمد بن ادریس الشافعی،ج ۲،ص ۶۱)

حضرت یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی عاشقِ قرآن تھے آپ کا معمول تھا کہ آپ مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحیی قطان نے بیس(20)سال قیام فرمایا،ہر رات میں ایک قرآن ختم فرماتے تھے۔چالیس (40)سال تک زوال کے وقت مسجد میں حاضر ہونا ترک نہیں کیا اور کبھی بھی آپ کو جماعت سے غیر حاضر نہیں پایا گیا،علی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت یحیی بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر تھے،آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ قرآن سناؤ،اُس نے سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھنا شُروع کی،جب اس آیت پر پہنچا،

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۙ ﴿۴۰﴾		تَرجَمۂ کنز الایمان: بیشک فیصلہ کا دن ان

(پ۲۵، دخان، آیت ۴۰)	سب کی میعاد ہے۔

تو گر گئے اور غشی طاری ہو گئی، ان کا سینہ زمین سے بُلند ہوا اور لوٹ پوٹ ہونے لگے اور دروازے کے ساتھ آ ٹکرائے، جس سے ان کی کمر زخمی ہو گئی اور خون جاری ہو گیا، گھر کی عورتیں چیخنے لگیں تو ہم لوگ دوڑ کر آئے اور دروازے پر آ کر رُک گئے، یہاں تک کہ وہ آہستہ آہستہ ہوش میں آئے، پھر ہم اندر داخل ہوئے تو آپ وہی آیت دُہرا رہے تھے، علی بن عبدُ اللہ کہتے ہیں کہ آپ کو جو زخم پہنچا تھا وہ برابر قائم رہا حتّٰی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ (صفۃ الصفوۃ ج۳، الجزء الثالث، ص۲۴۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

تِرے خوف سے تیرے ڈَر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں بیان ہوا کہ حضرت یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآنِ کریم ختم فرمالیا کرتے تھے۔ ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ "جس نے تین(3) رات سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔" ("سنن أبي داود"، کتاب شہر رمضان، باب تحزیب القرآن، الحدیث: ۱۳۹۴، ج۲، ص۷۹) پھر یہ حضرات اس قدر مختصر عرصے میں کیسے تلاوت کر لیا کرتے تھے؟ چنانچہ حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے

ہیں کہ جو شخص ہمیشہ تین(3) دن سے کم میں ختمِ قرآن کیا کرے، وہ جلدی تلاوت کی وجہ سے نہ تو الفاظِ قرآن صحیح طور پر سمجھ سکے گا اور نہ اس کے ظاہری معنٰی میں غور کر سکے گا۔(پھر فرماتے ہیں)خیال رہے کہ یہ حکم عام مُسلمانوں کیلئے ہے کہ وہ اگر بہت جلدی تلاوت کریں، تو زبان لپٹ جاتی ہے، حرف صحیح ادا نہیں ہوتے، خواص (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں) کا حکم اور ہے خود حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تہجد کی ایک ایک رکعت میں پانچ پانچ(5،5)، چھ چھ(6،6) پارے پڑھ لیتے تھے۔

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی(رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک رات میں ختمِ قرآن کیا ہے، حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلام چند منٹ میں زبور شریف ختم کر لیتے تھے، حضرت علی (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) گھوڑا کسنے سے پہلے ختمِ قرآن کر لیتے تھے۔(صاحبِ)مرقات نے فرمایا کہ شیخ موسیٰ سدوانی شیخ ابو مدین کے اصحاب میں سے تھے ایک دن اور رات میں ستر ہزار(70000) ختم کر لیتے تھے، ایک دفعہ اُنہوں نے کعبۂ معظمہ میں سنگِ اسود چُوم کر دروازۂ کعبہ پر پہنچ کر ختمِ قرآن فرمالیا اور لوگوں نے ایک ایک حرف سُنا ،لہٰذا اس حدیث کی بنا پر نہ تو مُروَّجہ شبینوں کو حرام کہا جاسکتا ہے اور نہ امامِ اعظم ابو حنیفہ اور ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن پر اعتراض کیا جاسکتا ہے جو ایک دن اور رات میں پورا ختم کر لیتے تھے کہ یہ حکم عوام مسلمانوں کے لیے ہے جو اس قدر جلد قرآن شریف پڑھنے میں درست نہ پڑھ سکیں۔ ختمِ قرآن میں عام بزرگوں کے طَرِیقے مُختلِف رہے ہیں۔(مرآۃ المناجیح،ج۳،ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ (بالغان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کثرت سے تلاوتِ قرآنِ کریم کا مقصد یہ نہیں کہ ہم جلدی

جلدی تلفظ کی غلط ادائیگی کے ساتھ تلاوت کریں اور ثواب کمانے کے بجائے گُناہ کے مُرتکب ٹھہریں بلکہ قرآنِ کریم کی تلاوت کے فضائل کا حُصُول اور رحمتوں کا نُزول اسی صورت میں ہوسکے گا جبکہ ہم دُرُست مخارج کے ساتھ تلاوت کا اہتمام کریں گے۔ ہمارے مُعاشرے میں لوگ جدید دُنیوی تعلیم حاصل کرنے، انگلش لینگویج، کمپیوٹر اور مختلف کورسز کیلئے تو ان سے متعلق اِداروں میں بھاری فیسیں جمع کرواتے ہیں مگر دُرست تلفظ کے ساتھ فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے وقت نہیں نکالتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃ المدینہ (بالغان) بھی ہے۔ مدرسۃ المدینہ بالغان کیا ہوتا ہے، اس میں داخلہ کیسے لیا جاتا ہے؟ فِیس کتنی ہوتی ہے؟ پڑھنا کتنی دیر ہوتا ہے؟ آیئے اس کے بارے میں بھی سُنتے ہیں۔

مختلف مقامات اور مَساجِد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء کم و بیش 63 منٹ کیلئے ہزارہا مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں بڑی عمر کے (یعنی بالغ) اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حروف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مُفت حاصِل کرتے ہیں۔ مدرسۃ المدینہ بالغان میں کوئی داخلہ فارم جمع نہیں کروانا ہوتا، نہ ہی اس کی کوئی فِیس ہوتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قرآنِ پاک کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف مدنی کاموں میں بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں مثلاً ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت، مدنی قافلے میں سفر وغیرہ۔ دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر

گھروں کے اندر تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسۃُالمدینہ (بالغات) بھی لگائے جاتے ہیں، جن میں اسلامی بہنیں قراٰنِ کریم، نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دُعائیں یاد کرتی ہیں۔

عطا ہو شوق مَولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا

خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا

میری زندگی میں مدنی بہار آگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے جہاں اسلامی بھائی درست تلفظ سے قرآنِ کریم پڑھنا سیکھتے ہیں وہیں بہت سے لوگوں کو گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی بھی توفیق نصیب ہوتی ہے آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

زم زم نگر حیدرآباد (بابُ الاسلام، سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں گُم اور اپنی آخرت کے انجام سے غافل تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی اور مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی رُوحانی فضائیں میسر آگئیں، مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی کے چراغ سے مُنوّر کر دیا۔ قراٰنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی مِلا اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری زندگی میں مدنی بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہوئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کے واقعات اور قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل سُن رہے ہیں۔ یاد رہے! جہاں بھی کثرت سے تلاوت کرنے کی ترغیب دلائی گئی وہاں اس سے ہرگز یہ مُراد نہیں ہے کہ ہم فرائض وواجبات اور تمام کام کاج چھوڑ کر رات دِن قرآنِ کرِیم کی تِلاوَت میں مَشغُول ہو جائیں اور ہم پر جو حُقُوقُ العباد لازم ہیں، ان سے یکسر غافِل رہیں۔ بندے پر اس کے ماں باپ، بہن بھائی، اولاد بیوی یہاں تک کہ اس کی اپنی ذات اور اُس کے نفس کا بھی اُس پر حق ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی فرائض وواجبات کی ادائیگی کے بعد تلاوتِ قرآنِ کریم کیلئے ایک وقت مخصوص کرلینا چاہیے اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق بھی بآسانی ادا کرسکیں گے اور بندوں کے حقوق میں بھی کوتاہی نہیں ہوگی۔ بلکہ اگر حُقُوقُ الْعِباد تلف نہ ہوتے ہوں تو نوافل کی کثرت، قرآنِ کریم کی تلاوت اور نفل روزوں کی عادت بھی بنانی چاہیے کہ اس کی بڑی برکتیں ہیں۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترغیب کیلئے روزوں کے دُنیوی و اُخرَوِی فَوائِد بتاتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: فرض روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے، بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دِینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنَّم سے نَجات اور جنَّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیَوی فوائد کا تَعَلُّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صَرْف ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بَہُت سارے اَمراض سے حِفاظَت کا سامان ہے اور تمام فوائِد کی اَصْل یہ ہے کہ اِس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ (فیضانِ رَمَضان، ص۱۳۳۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شوالُ المکرم میں چھ (6) نفل روزے رکھے جاتے ہیں، جنہیں شش عید کے

روزے بھی کہا جاتا ہے، احادیثِ مُبارکہ میں ان روزوں کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے ترغیب کیلئے شش روزوں کی فضیلت پر مشتمل تین(3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔

1. "جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ(6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔" (مجمع الزوائد ج۳ ص۴۲۵ حدیث ۵۱۰۲)

2. "جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ(6)، شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔" (صحیح مسلم ص ۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)

3. "جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شَوّال میں) چھ(6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔ (سنن ابن ماجہ ج۲، ص۳۳۳، حدیث ۱۷۱۵)

خلیلِ ملت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضایقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ متفرق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو(2) روزے اور عیدُ الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (سنی بہشتی زیور ص۳۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

نفل روزوں کی مَدَنی تحریک:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیّت کر لیجئے کہ ہم بھی شَوالُ المُکَرَّم کے اس مہینے میں اپنی سہولت کے مطابق یہ چھ(6) روزے رکھنے کی کوشش کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ جو اسلامی بھائی نفل روزے

رکھتے ہیں تنظیمی طور پر ان عاشقانِ روزہ کی درجہ بندی ہے۔**(1) ممتاز:** وہ اسلامی بھائی جو صومِ داؤدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سہولت کے مطابق رکھے یا پانچ(5) ممنوعہ ایام کے علاوہ سارا سال روزے رکھے۔(عیدالفطر اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام کو روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔)(دُرِ مختار و ردالمحتار ج۳، ص۳۹۱)**(2) بہتر:** جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے (پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت ہے، البتہ جو اپنی سَہولت کے مطابق مَدَنی ماہ میں سات روزے رکھ لے وہ بھی تنظیماً "بہتر" میں شمار ہو گا۔)**(3) مناسب:** جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو ہفتہ وار چھٹی والے دن روزہ رکھے (یُوں مہینے میں چار پانچ روزے ہوں گے۔)

مزید تفصیلات جاننے کے لیے فیضانِ سنت جلد اوّل باب فیضانِ رمضان صفحہ 1419 کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت میں دل کیوں نہیں لگتا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم بھی فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل عبادات اور تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے ہوئے زندگی بسر کرتے مگر افسوس! آج کل مسلمانوں کی اکثریت تلاوتِ قرآنِ کریم سے دُور نظر آتی ہے ایک وہ وقت تھا کہ جب ہر گھر سے صبح سویرے نمازِ فجر کے بعد تلاوتِ قرآنِ کریم کی آواز آیا کرتی تھی بالخصوص گھر کے بڑے بوڑھے افراد تو لازمی کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے، جس سے بچوں کو بھی رغبت ملا کرتی تھی مگر اب بدقسمتی سے نہ نمازوں کا شوق باقی رہا اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کا ذوق، بلکہ اب تو حالت یہ ہے کہ گھر کے بڑے افراد صبح وقتِ فجر گزر جانے کے بعد اور بعض تو دن چڑھے اٹھتے ہیں اور کوئی اچھا کام کرنے کے بجائے

سب سے پہلے اخبار پڑھتے ہیں یا پھر نیوز چینل لگا لیتے ہیں، اگر نہیں دیکھتے تو قرآنِ کریم کھول کر نہیں دیکھتے، بڑوں کی دیکھا دیکھی ہماری نئی نسل بھی ان نیک کاموں سے دُور ہوتی چلی جارہی ہے، یہی وجہ ہے کہ آج کل نوجوانوں کی اکثریت، موبائل فون اور سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے نہ صرف رات گئے تک میسجز(Messages)اور دیگر فضولیات میں وقت برباد کرتی رہتی ہے بلکہ صبح دیر سے آنکھ کھلنے پر بھی نمازِ فجر قضا ہوجانے اور تلاوتِ قرآنِ کریم سے محروم رہ جانے کا افسوس کرنے کے بجائے سب سے پہلے موبائل ہی کو دیکھتی ہے کہ کوئی میسج (Message)تو نہیں آیا ہوا، حالانکہ قرآنِ کریم تو رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور وہ پیارا کلام ہے جو نہ صرف ہماری رہنمائی اور ہدایت کے لئے تشریف لایا ہے بلکہ اس کا دیکھنا، اس کو باوضو چُھونا اور اس کی تلاوت کرنا باعثِ اجر و ثواب بھی ہے، افسوس ہمارا حال تو یہ ہے کہ جس محفل میں قرآن پر مبنی گفتگو ہورہی ہو تو ہم اُکتانے لگتے ہیں اور جماہی پر جماہی آنے لگتی ہے یعنی سُستی چھانے لگتی ہے، کیا ہم نے کبھی اس کی وجہ پر غور کیا؟؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے دل فسق و فجور اور معصیت(گناہوں) کی گندگی سے آلودہ ہوچکے ہیں، اگر ہمارے دل پاک وصاف ہوتے تو ہمیں تلاوتِ قرآن اور سماعتِ قرآن دونوں میں لطف آتا، اے کاش پھر وہ دور آجائے کہ مسلمان قرآنِ کریم سے مَحَبَّت، اس کی تلاوت کی کثرت اور اس کے احکامات پر عمل کے عادی ہوجائیں۔

قرآنِ کریم کے احکام پر عمل کے معاملے میں ہماری حالت:

حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے کے مسلمانوں کی عملی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”میں نے 70 بدری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دیکھا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حلال کردہ چیزوں

سے(تقویٰ وورع کی وجہ سے) اس قدر اِجتناب کرتے تھے جس قدر تم حرام چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے۔ جس قدر تم فَراخی کی حالت پر خُوش ہوتے ہو،اس سے زیادہ وہ آزمائشوں پر خُوش ہوتے تھے۔اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہ مجنون ہیں اور اگر وہ تمہارے بہترین لوگوں کو دیکھتے تو کہتے کہ ان لوگوں کا(آخرت میں) کوئی حصہ نہیں اور اگر وہ تمہارے بُرے لوگوں کو دیکھتے تو کہتے:ان لوگوں کا حساب کے دن پر ایمان نہیں۔اُن میں سے کسی کے سامنے حلال مال پیش کیا جاتا تو وہ یہ کہہ کر لینے سے اِنکار کر دیتے کہ مجھے اپنا دل خراب ہو جانے کا ڈر ہے (جبکہ تم حرام مال لینے میں بھی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔)(صراط الجنان، جلد3صفحہ467)

مجھ کو روزانہ تلاوت کی بھی تُو توفیق دے
قاریِ قرآں بنا اور خادمِ قرآں بنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآنِ پاک کے احکامات کی بجاآوری میں اپنی زندگی گُزارنی چاہیے۔زہے نصیب!اگر ہم قرآنِ پاک کے ظاہری و باطنی آداب کا لحاظ کرتے ہوئے تلاوت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں اس کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے!پہلے تلاوت کے ظاہری آداب سُنتے ہیں۔

تلاوتِ قرآن کے ظاہری آداب:

❀ تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ باوُضو ہو کر قبلہ رُو سر جھکائے ادب وسکون کے ساتھ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر تلاوتِ قرآن کرے۔ ❀ چوکڑی مارنے(یعنی چارزانو بیٹھنے)، (بِلا ضرورت) ٹیک لگانے سے

اِجتناب کرے بلکہ یُوں بیٹھے جیسے اُستاد کے سامنے شاگرد بیٹھتا ہے۔ ❀ تلاوت کرنے کی سب سے افضل حالت یہ ہے کہ مسجد میں دورانِ نماز کھڑے ہو کر تلاوت کی جائے۔ اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں ہیں اور جو بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 50 نیکیاں ہیں اور جو نماز کے علاوہ باوضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں۔“ (احیاالعلوم، ج۱، ص۳۶۶) ❀ تِلاوت کا ایک ادب یہ ہے کہ خوب ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کی جائے۔ (احیاالعلوم، ج۱، ص۳۶۸) ❀ نیز خوبصورت آواز بنا کر خُوش اِلحانی کے ساتھ تلاوت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جتنا خوش اِلحانی سے تلاوتِ قرآن کا حکم دیا اتنا کسی اور چیز کا نہ دیا۔“ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین۔۔۔الخ، ص۳۹۷، ح۷۹۲) یہ بھی یاد رہے! کہ حروف کو اتنا زیادہ نہ کھینچا جائے کہ (حروف کی) آواز بدل جائے یا نظمِ قرآن تبدیل ہو جائے۔ (احیاالعلوم، ج۱، ص۳۷۱) ❀ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”قرآن پڑھو اور روؤ اگر تمہیں رونا نہ آئے تو رونے جیسی صُورت بنالو۔“ (سنن ابن ماجہ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ج۲، ص۱۲۹، ح۱۳۳۷ بتغیر) ❀ اتنی آواز سے قراءَت کی جائے کہ تلاوت کرنے والا خُود سن سکے کیونکہ قراءَت نام ہی اس کا ہے کہ حروف کو آواز کے ساتھ واضح طور پر اَدا کیا جائے۔ (احیاالعلوم، ۱/۳۷۰، ماخوذاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان ظاہری آداب کا خیال رکھتے ہوئے روزانہ تلاوت کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کے باطنی آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآن کے کچھ باطنی آداب بھی ہیں، آیئے ان میں سے بھی چند آداب بھی سنتے ہیں: ❀ حُضورِ قلب (دل کی توجہ) کے ساتھ تلاوت کی جائے یعنی دل میں پیدا ہونے والے تمام خیالات کو ترک کر کے تلاوتِ قرآن کی جائے۔(احیاالعلوم،۱/ ۳۷۴) ❀ جس طرح ظاہری جِلدِ قرآن اور اس کے اَوْراق کا یہ ادب ہے کہ بغیر طہارت کے انہیں نہ چُھوا جائے، اسی طرح قرآنِ کریم کے باطنی انوار و تجلیات کا تقاضا ہے کہ دل بھی ہر طرح کی ناپاکی سے پاک و صاف ہو تاکہ وہ تجلیات اس دل میں سما سکیں۔(احیاءالعلوم،۱/۳۷۳،ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تحفُّظِ اَوراقِ مُقدَّسہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ جب قرآنِ پاک کی جلد اور اس کے اوراق وغیرہ بوسیدہ یا شہید ہو جائیں تو ان کا تحفظ بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 103 شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **مجلس تحفُّظِ اَوراقِ مُقدَّسہ** بھی ہے۔ اوراقِ مقدسہ کا تحفظ کرنے، ان کا تقدس پامال نہ ہونے اور انہیں بے ادبیوں سے بچانے کے مقدس جذبے کے تحت یہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں (علماء، ائمہ، مسجد کمیٹیاں، تاجر، دُکاندار، وغیرہ) کے تعاون سے مختلف مقامات پر اَوراقِ مُقدَّسہ کے تحفُّظ کے لیے بکس (Box) وغیرہ کی ترکیب کی جاتی ہے اور مجلس کے دیئے ہوئے شرعی و تنظیمی اُصولوں کے مُطابق اَوراقِ مُقدَّسہ کو دفن، ٹھنڈا یا محفوظ کیا جاتا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کے باطنی آداب میں سے یہ بھی ہے کہ ❀ قرآنِ پاک کی کسی آیت میں اَمر و نَہی (یعنی کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے رکنے کا حکم) سُنے تو یہ خیال کرے کہ یہ مجھ ہی سے خطاب ہے۔ اسی طرح گزشتہ اُمّتوں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات سے بھی عبرت و نصیحت حاصل کرے۔ (احیاء العلوم، ج۱، ص۳۷۸، ماخوذاً) ❀ نیز تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ آیاتِ کریمہ کے سِیاق و سَباق کا اثر بھی قبول کرے، وہ یوں کہ جھٹلانے والوں مثلاً عاد و ثمود وغیرہ کے حالات اور ان پر نازل ہونے والے عذاب کے متعلق پڑھے تو دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب اور غلبہ و قدرت کا خوف پیدا کرے اور جب جَنَّت اور اس کی نعمتوں کے مُتَعَلِّق پڑھے تو ان کے حصول کی دعا کرے۔ (احیاء العلوم، ۱/۸۵۵) ❀ تلاوتِ قرآن کے باطنی آداب میں سے یہ بھی ہے کہ پڑھتے ہوئے غور و فکر کیا جائے خصوصاً اس کے معانی و مفہوم پر غور کیا جائے۔ امیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”اُس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں سمجھ نہ ہو اور اس قراءَت میں کوئی بہتری نہیں جس میں غور و فکر نہ ہو۔“ (احیاء العلوم، ج۱، ص۳۷۴)

تفسیر صِراط الجنان کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کو بہتر طریقے سے سمجھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر ”**صِراطُ الجنان**“ سے روزانہ نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں تین آیات کا ترجمہ و تفسیر سُننے یا سُنانے یا پھر اِنفرادی طور پر پڑھنے کی عادت بنائیے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ

سمیٹئے۔ آیئے تفسیر صراط الجنان کی چند نمایاں خصوصیات بھی سنتے ہیں: ﴿1﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں ہر آیت کے 2ترجمے دِیے گئے ہیں، ایک سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **کنزالایمان** سے، دُوسرا ترجمہ آسان اُردو میں **کنزُالعرفان** کے نام سے دِیا گیا ہے، جس میں زیادہ تر کنزالایمان سے ہی اِستفادہ کیا گیا ہے۔ ﴿2﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں قابلِ اعتماد علمائے کرام کی قدیم و جدید قرآنی تفاسیر اور دِیگر اسلامی عُلوم پر لکھی گئی کتابیں بالخصوص سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی لکھی ہوئی، کثیر کتابوں سے کلام اَخذ کرکے آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے ﴿3﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں، تفسیر خزائنُ العرفان اور تفسیر نورُ العرفان کا فیضان ہے، تفسیر خزائنُ العرفان، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل سید، حافظ، حکیم مُفتی نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اور تفسیر نورُ العرفان اِن کے خلیفہ، مُفسرِ شہیر، حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہے ﴿4﴾ تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر، بلکہ متوسط اور جامع ہے ﴿5﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں حتی الاِمکان آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ عام اسلامی بھائی بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں ﴿6﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں اعمال کی اِصلاح کے لیے مُعاشرتی بُرائیوں کا تذکرہ اور معاشرتی برائیوں کے عذابات بیان کیے گئے ہیں ﴿7﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں جنّت کے اِنعامات کے حصول کی ترغیب اور جہنم کے عذابات کی ترہیب موجود ہے ﴿8﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں باطنی امراض کے متعلق بھی قدرے تفصیل سے کلام کیا گیا ہے ﴿9﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں والدین، رِشتے داروں، یتیموں، پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور صِلہ رحمی کرنے کے

متعلق بھی اِصلاحی مواد موجود ہے ﴿10﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں عقائدِ اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے ﴿11﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں موقع کی مناسبت سے حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عِظام کی سِیرت اور واقعات بھی ذِکر کیے گئے ہیں ﴿12﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں آیات سے حاصل ہونے والے رنگ برنگے، نِت نئے خوشبوؤں والے مدنی پھول بھی موجود ہیں۔ آپ بھی نیت کیجئے کہ روزانہ کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ صراط الجنان کا مطالعہ کریں گے اور قرآنِ پاک کی تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلائیں گے۔

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہوجائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہوجائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے کثرت سے تلاوت کرنے والے اسلافِ کرام کے ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کی، نیز شش عید یعنی شوال کے مہینے میں چھ (6) روزے رکھنے کے فضائل اور نفل روزوں کے مدنی پھول بھی سُنے۔ اس کے علاوہ تلاوتِ قرآن کے ظاہری و باطنی آداب سے متعلق اہم مدنی پھول حاصل ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی قرآنِ پاک کے ظاہری و باطنی آداب کا خیال رکھتے ہوئے خوب خوب تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بُزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکاۃُ المصابیح، ج۱ص۵۵حدیث۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: ✸ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ص۵۹حدیث۲۵۰۴) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج۱ص۲۶۸) ✸ جو باوجودِ قُدْرَت زیب وزِینَت کا لِباس پہَننا تَواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامَت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤد ج۴ص۳۲۶حدیث

۴۷۷۸) ✸ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیخ عبد الحَقّ الدّھلوی ص۳۶) ✸ (لباس) پہنتے وَقت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً۴۳) ✸ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ✸ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زِیادَہ سے زِیادَہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۵۷۹) ✸ سُنّت یہ ہے کہ مَرْد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃ ج۶ ص۹۴) ✸ مَرد مَردانہ اور عَوْرَت زَنانہ ہی لِباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ✸ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پَیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رَہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہُت بُری صِفَت ہے۔

(بہارِ شریعت ج۳ ص۴۰۹، رَدُّالْمُحتار ج۹، ص۵۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المَدِینہ کی مَطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں

کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مَدَنی پھول،ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بَس ہوں میں تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ... الخ، الجزء ۱، ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَوّالُ الْمُکَرَّم کا مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ یہ وہ بابرکت مہینا ہے کہ جس میں اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ اسی مُناسَبت سے آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تَعارف اور آپ کے شوقِ علمِ دین کے واقعات سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ چُنانچہ

اعلیٰ حضرت کا تعارف

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف کے محلّے جَسولی میں دس(10) شَوّالُ المُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر بمطابق چودہ(14) جُون 1856ء کو ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسلک کے لحاظ سے حنفی، طریقت کے لحاظ سے قادِری اور جائے وِلادت کے لحاظ سے بریلوی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کا نام مولانا نقی علی خان(رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اور دادا کا نام مولانا رضا علی خان(رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) ہے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، والِدہ ماجِدہ **"اُمّنِ میاں"** پکارتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر رشتے داروں نے **"احمد میاں"** اور دادا نے **"احمد رضا"** نام رکھا۔ آپ کا تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** ہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[3]

مصطفٰی کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اب کتاب لے جانے کی حاجت نہیں!

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، ملِکُ العُلَما حضرت علّامہ مولانا مُفتی ظفرُ الدّین بِہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت (ہند کے ایک علاقے) پیلی بِھیت میں حضرت وَصی احمد (مُحدِّثِ) سُورتی رَحْمَۃُ

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ ملخصًا
2...فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ بتغیر قلیل
3...تجلیات امام احمد رضا، ص۲۱ بتغیر قلیل

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر مہمان تھے، ایک دن دورانِ گفتگو فِقْہ کی ایک کتاب کا ذکر ہوا، یہ کتاب مُحَدِّثِ سُورتی کی لائبریری میں موجود تھی، کتاب کا نام سُنتے ہی اعلیٰ حضرت نے فرمایا: ''میں نے (یہ کتاب) نہیں دیکھی، (بریلی واپس) جاتے ہوئے، یہ کتاب میرے ساتھ کر دیجئے گا۔'' حضرت مُحَدِّثِ سورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے بخوشی قَبول کیا اور کتاب لاکر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیش کر دی مگر ساتھ میں یہ بھی فرمایا: جب مُلاحَظہ فرمالیں تو بھیج دیجئے گا، اس لیے کہ آپ کے یہاں تو بہت کتابیں ہیں، میرے پاس یہی گنتی کی چند کتابیں ہیں، جن سے میں فتاویٰ دیا کرتا ہوں۔'' اعلیٰ حضرت نے اسے قبول فرمالیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اسی دن بریلی روانگی تھی مگر ایک جاں نثار مُرید کی دعوت کی وجہ سے ایک دن مزید قیام کرنا پڑا۔ رات میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کتاب کا مطالعہ فرمایا، جب دوسرے دن بریلی واپس جانے کا وقت آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُحَدِّث سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ کتاب واپس فرمادی اور ارشاد فرمایا: ''قصد (ارادہ تو) بریلی لے جانے کا تھا اور اگر کل ہی جاتا تو اس کتاب کو ساتھ لیتا جاتا۔ لیکن جب کل جانا نہ ہوا تو شب میں اور صبح کے وقت پوری کتاب دیکھ لی، اب لے جانے کی ضرورت نہ رہی۔'' حضرت محدثِ سورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انتہائی حیرت سے فرمایا: ''بس ایک مرتبہ دیکھ لینا کافی ہو گیا؟'' اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''**اللہ** تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ دو تین (2،3) مہینہ تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہو گی، فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر کے لیے محفوظ ہو گیا۔'' (حیات اعلی حضرت، ۱/۲۱۳ ماخوذاً)

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خیر سے حافِظہ قوی تر تھا

حق پہ بنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین کے حُصُول کا شوق اور جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ وہ کتاب جسے عُموماً سمجھ کر مُطالعہ کرنے کیلئے ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جایئے، اعلیٰ حضرت کے شوقِ علمِ دِین پر کہ ایک رات میں پوری کتاب اوّل تا آخر نہ صرف پڑھ لی بلکہ ایسی ذِہن نشین بھی فرمالی کہ خود ارشاد فرماتے ہیں: **"اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ دو(2) تین(3) مہینے تک تو (اس کتاب سے) جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی (اپنے) فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمر بھر کیلئے محفوظ ہوگیا ہے۔"** آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس قول سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقت کی اَہمیّت اور علمِ دِیْن کی قدر و منزلت سے خُوب واقف تھے۔

تحصیلِ علمِ دین کا حیرت انگیز جذبہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی پوری زندگی حُصُولِ علم اور اشاعتِ علم کیلئے وقف کر رکھی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی لمحہ بھی بیکار نہ گُزرتا، حصولِ علم کا یہ مُبارک سفر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچپن ہی سے شروع ہوچکا تھا، وجہ اس کی یہ تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعلق خالص مذہبی اور علمی گھرانے سے تھا۔ آپ کے والدِ گرامی اور دادا جان بھی عالمِ باعمل تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ کے بچپن میں شوقِ علمِ دِین کا یہ عالَم تھا کہ بغیر کہے خود ہی پڑھنے چلے جاتے، جُمعہ کے دن بھی جانا چاہا مگر والدِ مُحترم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے منع فرمانے سے رُک گئے اور خود ہی یہ سمجھ لیا کہ ہفتے میں جُمعہ کے دن کی بہت اَہمیَّت ہے لہٰذا اسی وجہ سے نہیں پڑھنا چاہئے، باقی چھ (6) دن پڑھنے کے ہیں۔ (1)

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر علمِ دِیْن سیکھنے کا شوق پیدا کریں اور خُوب محنت و لگن کے ساتھ علمِ دِیْن حاصل کریں اور بِلاوجہ سُستی کر کے علم کی برکتوں سے ہر گز محروم نہ رہیں۔ آیئے! حُصُولِ علمِ دِیْن کا شوق پیدا کرنے کیلئے تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔

﴿1﴾ مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، حدیث: ۲۶۵۶، ۴/۲۹۴)

﴿2﴾ جو صبح مسجد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کیلئے گیا اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اجر (لکھا جاتا) ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی الرحلۃ فی طلب العلم، ۱/۷۵، حدیث: ۱۴۶)

﴿3﴾ جس کو اس حال میں موت آگئی کہ وہ علم کو اس لئے طلب کر رہا تھا تا کہ اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہو گا۔

(دارمی، باب فی فضل العلم والعالم، حدیث: ۳۵۴، ۱/۱۱۲)

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خیر سے حافِظہ قوی تر تھا
حق پہ مَبْنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۶۹ بتغیر قلیل

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حُصولِ عِلْمِ دِین کیلئے گھر سے نکلنے والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں کہ یہ خُوش نصیب جب تک واپس نہ لوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں شُمار کئے جاتے ہیں، ان کے نامۂ اعمال میں حج کرنے والوں کی طرح ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر طالبِ علم کا اسی حالت میں انتقال ہو جائے تو اُسے جنّت میں بُلند و بالا درجات سے بھی نوازا جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی حُصُولِ علم کے ان فضائل کو پانے کیلئے علمِ دِین حاصل کرنا چاہیے۔ علم حاصل کرنے کیلئے فقط امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نگرانِ شوریٰ اور دیگر مبلغین کے بیانات، اُستاد صاحب سے سُنی ہوئی بات، یا کسی کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات سے منتخب مدنی پھول نکالنے پر ہی اِکتفا نہ کیا جائے بلکہ اپنی محنت اور شوقِ مُطالَعہ کے ذریعے مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب و رسائل اول تا آخر بار بار مُطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور علم کا شوق بھی بڑھے گا۔

سبق یاد کرنے اور سنانے کا دلنشین انداز

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُستاد صاحب سے کبھی چوتھائی (1/4) کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی مگر آپ کے شوقِ مطالعہ اور ذہانت کا یہ عالَم تھا کہ چوتھائی (1/4) کتاب اُستاد سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خُود مُطالَعہ کرتے اور یاد کر کے سُنا دیا کرتے تھے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۷۰)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اپنے شوقِ علمِ دِین اور قوتِ حافظہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میرے اُستاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حَرف بحَرف لفظ بہ لفظ سُنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجُّب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم شاملِ حال ہے۔ (تذکرہ امام احمد رضا، ص۵، حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علمِ دِیْن حاصل کرنے کا کیسا شوق تھا کہ آپ کے اُستاد صاحب سبق پڑھا کر فارغ ہوتے اور آپ ایک دو بار دیکھ کر ہی سبق یاد کر لیا کرتے، اُستادِ محترم آپ کے علمی جذبے اور قُوتِ حافظہ کو دیکھ کر حیرت زَدہ رہ جاتے کہ اتنے قلیل وَقْت میں یہ بچہ کس طرح اپنا سبق زبانی یاد کر لیتا ہے۔ مگر فی زمانہ ہمارے حافظے کا یہ حال ہے کہ ہمیں تو اِنتہائی آسان اور چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بار بار پڑھنے اور سُننے کے باوُجُود یاد نہیں رہتیں بالفرض کوئی چیز یاد کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو وہ جلد ہی بھول جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے حافظے کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے حافظہ کمزور کرنے والے اسباب کو دُور کرنا ہو گا مثلاً بلا اجازتِ شرعی اپنا یا کسی اور کا ستر دیکھنا، چکنائی والی، کھٹی اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں کھانا اور بالخصوص دن رات گُناہوں کے اِرتکاب سے بچنا ہو گا کیونکہ حافظے کی کمزوری کا ایک بڑا سبب ہماری گُناہوں بھری زِندگی بھی ہے۔ لہٰذا اپنے حافظے کو مضبوط بنانے، عذابِ الٰہی سے نجات پا کر جنّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے کنارہ کشی اختیار کیجئے اور توبہ واستغفار کا معمول بنائیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کرم ہو گا۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کرو گے تو

اُمید ہے کہ عنقریب گُناہوں پر اِصرار کرنے کے **مَرَض** کا تمہارے دل سے قَلْع قَمع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گُناہوں کی نحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اُتر جائے اور گُناہوں کی وَجہ سے جو قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہر گز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وَقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن نے فرمایا ہے: ''بے شک گُناہ کرنے سے **دل سیاہ** ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت وبیان سن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔'' اے عزیز! کسی گُناہ کو معمولی خیال نہ کر اور کبیرہ گُناہوں پر اِصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔ (منہاج العابدین، ص ۶۹، غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۲۹)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یارب!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے حافظہ مضبوط کرنے کے چند نُسخے بھی سُنتے ہیں:

ترکِ گناہ (یعنی گناہ چھوڑ دینا) قوتِ حافظہ کا بہترین معاون ہے۔ ☆ حرام روزی سے بچنا بھی قوتِ حافظہ کی مضبوطی کا سبب ہے ☆ ہم جو بھی علمِ دین سیکھیں، اُس پر عمل کریں ☆ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے حافظے کی مضبوطی کے لئے دعا کریں "اے میرے مالک ومولا عَزَّوَجَلَّ! تیرا عاجز بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن میری یادداشت

میرا ساتھ نہیں دیتی، اے ہر شے پر قادر رب عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی قدرتِ کاملہ سے میرے کمزور حافظے کو قوی فرمادے اور مجھے بھول جانے کی بیماری سے نجات عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ☆ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کیجئے، باوضو رہنے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ ہمیں سنت پر عمل کے ساتھ ساتھ خود اعتمادی کی دولت اور احساسِ کمتری سے چھٹکارا نصیب ہو گا۔ ☆ حافظے کی قوت بیدار کرنے میں نیند کا بھی عمل دخل ہے، اس لیے سونے اور جاگنے کے اوقات مقرر کیجیے اور نیند کے وقت میں سونے کے علاوہ ہر کام سے گریز کیجیے۔ نیند ختم کرنے والی ادویات کا استعمال ہر گز مت کیجئے۔ اس بات کا خاص خیال رکھیئے کہ سونے والی جگہ میں کسی قسم کا شور وغل نہ ہو اور نہ وہاں کسی قسم کی تیز روشنی ہو تاکہ نیند سے جو مطلوب ہے وہ حاصل ہو ☆ قوتِ حافظہ جیسی انمول نعمت کا شکر ادا کریں گے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس میں برکت عطا فرمائے گا یوں کم قوتِ حافظہ والے کی قوتِ یادداشت میں اضافہ ہو گا اور پہلے سے قوی حافظہ رکھنے والے کی یادداشت میں مزید قوت پیدا ہو گی۔

نیز حافظہ مضبوط کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کا مُطالعہ کیجئے۔ اس کتاب میں بُزرگانِ دین کے حیرت انگیز واقعات اور قوتِ حافظہ بڑھانے کیلئے دیسی، طبی اور روحانی علاج بھی دیئے گئے ہیں۔ آپ اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کرسکتے ہیں نیز دعوتِ سلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھنے، ڈاؤن لوڈ کرنے اور پرنٹ آؤٹ کرنے کی بھی سہولت موجود ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کی رِیاضی دانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقل و فہم اور عِلْمِ دِیْن سے مَحَبّت کا عالَم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کم و بیش پچاس(50) عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ تَوقیت (عِلْمِ تو۔قی۔ت) میں اِس قَدَر کمال حاصل تھا کہ دن کو سُورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ (اسی طرح) علمِ رِیاضی میں بھی آپ یگانۂ روزگار تھے۔ (تذکرہ امام احمد رضا، ص٦) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (علمِ ریاضی میں) میرا کوئی اُستاد نہیں ہے، میں نے اپنے والدِ ماجد سے صرف چار(4) قاعدے جمع، تفریق، ضرب، تقسیم محض اس لئے سیکھے تھے کہ ترکہ (یعنی وراثت) کے مسائل میں اُن کی ضرورت پڑتی ہے، شرح چَغْمِیْنی شروع کی تھی کہ والدِ ماجد نے فرمایا کیوں اپنا وَقْت اس میں صرف کرتے ہو، پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سرکار سے یہ علوم تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔ (فیضان اعلیٰ حضرت، ص ۵۵۰)

علمِ ریاضی میں مَہارت کا ایک دلچسپ واقعہ کچھ یوں ملتا ہے کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضِیاءُ الدِّین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا: فرمایئے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسی وَقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے اِنتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمن جانا چاہتا

تھا اِتفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلَیمان اشرف صاحِب نے میری رہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضِر ہو گیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت و مَسرّت واپَس تشریف لے گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیّت سے اِس قَدَر متاثر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔ (فیضان اعلیٰ حضرت ۵۵۰) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

جس نے دیکھا اُنہیں عقیدت سے قلب کی آنکھ سے محبت سے
مرحبا مرحبا پُکار اُٹھّا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے والدِ گرامی سے علمِ ریاضی کے صِرف چار (4) قاعدے ہی سیکھے تھے، مگر ان چار (4) قاعدوں کی مدد اور اپنے شوقِ علم سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ ریاضی میں ایسی کامل مہارت حاصل کی کہ بڑی بڑی ڈِگریوں والا نامور ریاضی دان بھی آپ سے ایسا مُتاثر ہوا کہ آپ ہی کے گُن گانے لگا اور چہرے پر داڑھی شریف سجا کر نماز روزے کا عادی بن گیا۔ یاد رہے! قابلیت اور صلاحیت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کو عطا فرمائی ہیں مگر کوئی تو اپنی ان صلاحیتوں کو فضول کاموں، اُلٹے تجربوں اور کھیل تماشوں میں ضائع کر دیتا ہے، کوئی وَن وِیلنگ (One Wheeling) کر کے نام کمانا چاہتا ہے تو کوئی مختلف شعبدے دکھا کر لوگوں کو مُتاثر کرتا ہے، کوئی اِنتہائی بلندی سے چھلانگ لگانے کا ریکارڈ بناتا ہے۔ الغرض ہر ایک شہرت کی بُلندیوں کو

چُھونے کیلئے ان بے فائدہ کاموں میں دُنیا و آخرت برباد کرتا نظر آرہا ہے ایسے میں بعض افراد اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: آدمی کے اسلام کی خُوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کام چھوڑ دے، جو اُسے نفع نہ دے۔(سُنَنُ التِّرمِذِی ج۴ ص۱۴۲ حدیث ۲۳۲۴) جبکہ ہمارے بزرگانِ دین ہمیشہ ایسے فُضُول کاموں سے کنارہ کشی اختیار فرمایا کرتے، اُنہوں نے تبلیغ واشاعتِ علم کیلئے اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کیا تو کوئی مُفسر بنا تو کوئی مُحدِّث، کوئی فقیہ بنا تو کوئی طبیبِ حاذق (ماہر طبیب/Specialist) الغرض ہر ایک اپنی اپنی صلاحیتوں اور علمی کاوشوں کے سبب آج بھی لاکھوں دِلوں پر راج کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی صلاحیّت و قابلیت کو فُضُول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

عُلمائے عرب کی فرمائش!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے کہ آپ نے عِلْمِ دِیْن سے مَحَبَّت اور اس کی اشاعت کے جذبے کے تحت انتہائی مَشَقَّت کے باوجود بھی اُمّتِ مسلمہ کو عِلْمِ دِیْن سے سیراب فرمایا، چنانچہ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دوسری بار حج کے اِرادے سے عرب شریف گئے، جب جہاز کے ذریعے جدہ پہنچے تو آپ کو بخار ہو گیا، تین (3) روز جدہ میں بخار کی حالت میں گزرے، حج کے دنوں میں کچھ اِفاقہ ہوا مگر حج سے فراغت کے بعد پھر بخار ہو گیا (ملفوظات: ۱۸۳، بتغیر) ایسے حالات میں مکہ مکرمہ کے سب سے بڑے عالمِ دین، سابق قاضیِ مکہ حضرت مولانا صالح کمال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ غیبِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتَعَلِّق

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کچھ سُوالات پیش کیے اور کہا کہ اس کا جواب مطلوب ہے۔ باوجود یہ کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علیل (یعنی بیمار) تھے، مسافر تھے، سفرِ حج اور مراحلِ حج طے کرنے کے سبب تھکن کے علاوہ دیگر کئی مصروفیات بھی تھیں مگر اِرْشاد فرمایا: قلم دوات لائیے! مولانا صالح کمال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور مکہ کے دیگر بڑے بڑے علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے کہا: ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ جواب نہایت جامع ہو کہ منکرینِ علمِ غیب کے دانت کھٹّے ہوں۔ جس پر یہ طے ہوا کہ کل منگل ہے، پرسوں بُدھ ہے، ان دو روز میں کتاب مکمل ہو کر جمعرات کو علمائے مکہ کو مل جائے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت اور اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِعانت (یعنی مدد) پر بھروسہ کر کے وعدہ کر لیا، شانِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) دیکھئے کہ دوسرے ہی دن سے بُخار پھر پلٹ آیا، اسی حالتِ بخار میں رسالہ تصنیف کرتا اور حامد رضا خان صاف اور خوشخط کر کے لکھتے جاتے۔ (ملفوظات: ۱۹۰، بتغیر قلیل) اس دوران دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ کئی بڑے بڑے عُلما ملاقات کیلئے آئے ان سے علمی مُذاکرات ہوئے، نمازوں کا وقفہ، طبعی تقاضوں پر مشتمل دیگر مصروفیات اَلْغَرَض! دیگر مشاغل جاری رہنے کے باوجود بھی دو دن میں کتاب کی تکمیل ہو گئی اور جمعرات کی صبح کو کتاب مَولانا شیخ صالح کمال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تک پہنچا دی گئی، اس کے بعد پورے شہر مکہ میں اس کتاب کا شُہرہ ہو گیا (ملفوظات: ص ۱۹۲، ملخصاً)

اللہ اللہ تَبَحُّرِ علمی اب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی
اہلِ سُنّت کا ہے جو سرمایہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

شعر کی وضاحت: یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نہایت وُسعتِ علمی تو

دیکھئے کہ دِینِ اسلام کی سربُلندی کے لیے اعلیٰ حضرت کے قلم کی خدمات اب بھی باقی ہیں، آپ کی یہ قلمی خدمات (یعنی کتب) اہلِ سُنّت کا بہت بڑا سرمایہ ہیں، جس کی ایک چھوٹی سی جھلک فتاویٰ رضویہ کو دیکھ لیجئے کہ جس کا فیضان اب بھی دُنیا بھر میں جاری وساری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِلمِ دِین سے عشق!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کثیر مصروفیات، بیماری کی حالت اور کتابوں کی عدم دستیابی کے باوجود نہایت فصیح عربی زبان میں صرف 2 دن کے اندر ہی ایک نادر کتاب تصنیف فرمادی، اس عظیم کارنامے سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وسعتِ علمی ثابت ہوتی ہے وہیں ان کا شوقِ علمِ دین بھی ظاہر ہوتا ہے، یقیناً اس قدر عظیم علمی کام وہ بھی اتنی کم مدت میں اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ علمِ دین سے محبت اور اس کا شوق عشق کی حد تک پہنچ چکا ہو۔ یاد رکھئے علمِ دین سیکھنے کا شوق اسی صورت میں پیدا ہو سکے گا کہ جب ہم علماء کی اہمیت کو سمجھیں گے، ان کی صحبت میں بیٹھیں گے، علمِ دین سیکھنے سکھانے والوں کو اچھا جانیں گے۔ مگر افسوس صد افسوس ہماری اکثریت عِلْمِ دِیْن سے دُوری کے سبب فضول کاموں میں اپنا وقت ضائع کر رہی ہے، عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھانا تو دُور کی بات، ہمیں تو وہ ضروری مسائل بھی سیکھنے کی توفیق نہیں جن کا سیکھنا ہم پر فرض ہے۔

فرض علوم کیا ہیں؟

حدیثِ پاک میں ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِم**۔ یعنی علم کا طلب کرنا ہر مُسلمان مَرد (اسی

طرح عَورت) پر (بھی) فَرض ہے۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل العلماء والحث الخ، ۱/۱۴۶، حدیث ۲۲۴)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مَولانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا، اُس کا آسان لفظوں میں مُخْتَصَراً خُلاصہ عَرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اَوَّلین و اَہم تَرین فَرض یہ ہے کہ بُنیادی عَقائد کا عِلم حاصِل کرے، جس سے آدمی صَحیحُ العَقِیدَہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکار و مُخالَفت سے کافِر یا گُمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مَسائلِ نَماز یعنی اِس کے فَرائِض و شَرائط و مُفسِدات (نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تا کہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جَب رَمَضانُ الْمُبارَک کی تَشْرِیف آوَری ہو تو روزوں کے مَسائل، مالِکِ نِصاب نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مَسائل، صاحِبِ اِستِطاعَت ہو تو مَسائلِ حَج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَرُوری مَسائل، تاجِر ہو تو خرید و فَروخت کے مَسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور مُلازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مَسائل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل و بالِغ مرد و عورت پر اُس کی مَوجُودَہ حالَت کے مُطابِق مَسئَلے سیکھنا فَرضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مَسائلِ حَلال و حَرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز مَسائلِ قَلْب (باطِنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیَّہ (باطنی فَرائض) مَثَلاً عاجِزی و اِخلاص اور تَوَکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گُناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہم فَرائِض سے ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۴۲)

فرض علوم حاصل کیجئے!

افسوس! صد افسوس! آج مسلمانوں کی اکثریت فرض علوم سیکھنے سے بھی غافل ہے، یاد رکھئے! ابھی وَقْت ہے فرض عُلوم سیکھ لیجئے، ورنہ سانسیں رُکتے ہی علمِ دین حاصل کرنے کا یہ انمول موقع بھی ہاتھ سے چلا جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے علمِ دین حاصل کرنا بہت ہی آسان کر دیا ہے۔ مدنی مُنّوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے مدارسُ المدینہ، دارُالمدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے جامعاتُ المدینہ قائم ہیں۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی "مدنی چینل" ایک الیکٹرانک مبلغ کی حیثیت سے گھر گھر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہا ہے، **فیضانِ علمِ دین** کے قیمتی موتی لُٹا رہا ہے، اُمّتِ مسلمہ کو دُرست دِینی معلومات اور شرعی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے کبھی امیرِ اہلِ سُنّت کے **مدنی مذاکرے** تو کبھی **دارالافتاء اہلسنّت** کی طرف سے اہم ترین موضوعات پر مشتمل سلسلے علمِ دین حاصل کرنے کے بہترین مواقع ہیں، اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت اور ان میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ ان میں 12 روزہ مدنی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس اور 63 روزہ مدنی تربیتی کورس تو بہت ہی اَہمیّت کے حامل ہیں۔ فرض عُلوم سکھانے کیلئے بسا اوقات 63 روزہ "فیضانِ فرض عُلوم کورس" کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں دارالافتاء اہلسنّت کے مفتیانِ کرام و دِیگر علمائے کرام (مدنی اسلامی بھائی) جدول کے مطابق اسلامی بھائیوں کو انتہائی آسان انداز میں فرض عُلوم پر مشتمل مدنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔ چونکہ اب ہر موبائل فون میں میموری کارڈ (Memory Card) لگانے کی سہولت موجود ہوتی ہے لہٰذا دعوتِ اسلامی کے اشاعتی

ادارے مکتبۃُ المدینہ نے حُصولِ علم کے طلبگاروں کی آسانی کیلئے ان فرض عُلوم کورسز کی ویڈیوز کو میموری کارڈز (Memory Cards) میں جاری کر دیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان فائدہ اُٹھا سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ان کورسز میں جہاں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ بیدار کیا جاتا ہے وہیں کافی حد تک فرض عُلوم سے آگہی بھی ہو جاتی ہے۔ علمِ دین حاصل کرنے اور عمل کا جذبہ پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنا بھی ہے۔ راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بڑی سعادت کی بات ہے کیونکہ مَدَنی قافلوں کی برکت سے نہ صرف پنج وَقتہ نمازِ باجماعت کی سعادت نصیب ہوتی ہے بلکہ پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتیں سیکھنے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی حصولِ علم کے ان ذرائع سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنی آخرت کو بہتر بنائیں اور ڈھیروں برکتیں پائیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

شرابی کی توبہ

چُنانچِہ مَہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں مرضِ عِصیاں (یعنی گناہوں کی بیماری) میں انتہاء درَجے تک مبتلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوتی رات کو اُسی سے مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خوب عَیّاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں بکتا اور والِدَین واہلِ مَحَلّہ کو خُوب تنگ کرتا اسکے علاوہ میں پرلے درجے کا جُواری و بدترین بے نَمازی بھی تھا۔ اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایّام ضائع (ضا۔اِع) ہوتے رہے، آخِرکار میرے مُقدّر کا ستارہ چمکا۔ ہُوا یوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے

ایک ذِمّے دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ اُنہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر کی ترغیب دی، اُن کے میٹھے بول نے کچھ ایسا رنگ جَمایا کہ مجھ سے انکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت ملی اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل بھی پڑھنے کو ملے۔ جس کی یہ بَرَکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکّا بے نَمازی، شرابی وجُواری تائِب ہو کر نہ صِرف نَماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے (یعنی فجر کی نَماز کیلئے مسلمانوں کو جگانے) اور دوسروں کو مَدَنی قافِلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صرف ایک ماہ میں حِفظِ قرآن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کا معمول بنانا چاہیے۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے جہاں نیک عمل کی طرف رغبت ملتی ہے وہیں عِلمِ دِین سیکھنے کا موقع بھی ہاتھ آتا ہے، اگر ہمیں علم سیکھنے کا شوق اور سچی لگن ہو گی تو تمام تر مصروفیات اور مشکلات کے باوجود بھی ہم وقت نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جنابِ سیّد ایّوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت کے شوقِ حفظ قرآن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اہل نہیں ہوں۔ سیّد ایّوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کر دیا۔ جس کا وقت غالباً عشا کا وضو فرمانے کے بعد

سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں(30ویں) روز تیسواں(30واں) پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکو شش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابت نہ ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۰۸، بتغیر قلیل)

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خَیر سے حافِظہ قوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تقوی وخوفِ خدا کے سبب یہ بات ہر گز گوارا نہ تھی کہ لوگ مجھے اس وصف سے پُکاریں جو میری ذات میں موجود نہیں وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عِلْمِ دِیْن کے سرچشمہ یعنی قرآنِ پاک سے بے حد مَحَبَّت فرماتے تھے جبھی تو صرف ایک ماہ کی قلیل مدت میں پورا قرآنِ پاک حفظ کرلیا۔ جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ تلاوتِ قرآنِ پاک نہیں کرتے اور بعض کو یہ سعادت صرف رمضانُ المبارک میں ہی نصیب ہوتی ہے۔ ابھی رمضان المبارک کا مہینا گزرا جس میں ہم نے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کی ہوں گی، دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن کا بھی معمول رہا ہوگا اگر ہم پُورا سال ہی تلاوتِ قرآن کی عادت بنالیں، تلاوت کے ساتھ ترجمہ وتفسیر خزائن العرفان / نورالعرفان / صِرَاطُ الْجِنَان پڑھ کر غور وفکر کریں اور عمل کیلئے کوشش بھی کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال ہی اس کی برکتوں سے فیضیاب ہوتے رہیں گے، دل و دماغ کو سکون ملے گا، گھر دُکان اور کاروبار میں برکتوں کا نزول ہوگا، رحمتوں کے دروازے کھلیں گے، بیماریوں سے نجات ملے گی، مصائب و مشکلات سے چھٹکارا ملنے کے ساتھ ساتھ قبر و آخرت کے معاملات آسان ہوں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہوگی۔

عِلمِ حدیث میں مہارت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جس طرح قرآنِ پاک سے بے اِنتہا مَحَبَّت تھی اسی طرح حدیثِ رسول سے بھی آپ کو بے حد لگاؤ تھا۔ چُنانچہ ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بخاری، مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ، نَسائی، مِشکوۃ، جامعِ صغیر، جامعِ کبیر، مُسندِ امامِ اعظم، مُسندِ امام شافعی، مُسندِ امام احمد، سُنَنِ دارِمی سمیت حدیث شریف کی تقریباً تیس (30) کتابوں کے نام ارشاد فرمائے اور آخر میں ارشاد فرمایا کہ پچاس (50) سے زائد کتبِ حدیث میرے درس و تدریس اور مطالعہ میں رہی ہیں۔ (اظہار الحق الجلی: ۴۰، بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہمیں کُتبِ حدیث تو دُور کی بات مُطلقاً تیس (30) دینی کتابوں کے نام تک یاد نہ ہوں گے جبکہ ہمارے امام، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ عِلمِ دِین کا عالَم یہ ہے کہ صرف فنِ حدیث میں ہی پچاس (50) سے زائد کتابیں ان کے درس و تدریس اور مُطالعہ میں شامل رہیں اور ایسا نہیں تھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فقط مُطالَعہ ہی میں مشغول

رہتے تھے بلکہ دیگر کئی مصروفیات مثلاً پُوری دُنیا سے آئے ہوئے اِستفتا کے جوابات دینا، خُطُوط کے جوابات بھیجنا، مہمانوں اور مُسافروں سے مُلاقات کرنا، راہِ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی اصلاح کرنا، تصنیف و تالیف کرنا آپ کی زندگی کا حصّہ تھیں۔ یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص فضل و کرم ہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کم و بیش پچاس (50) سے زائد عُلُوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل تھی، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزَیَّن تیس (30) جلدوں پر مُشتمل اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذَوقِ علمی اور خدمتِ دین پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی تمام خدماتِ دینیہ کو قبول فرمائے اور آپ کے مزارِ پُر انوار پر رحمت و رضوان کی کروڑوں بارشیں برسائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ اللہ تبحُّرِ علمی اب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی
اہلِ سنّت کا ہے جو سرمایہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ عِلْمِ دِین سے مُتَعَلِّق سُننے کی سعادت حاصل کی۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی سے حُصولِ علمِ دِین اور مُطالعہ کے شوقین تھے

، دِینی کتابوں سے حد درجہ مَحَبَّت اور دُنیوی و دِینی عُلُوم و فُنُون میں کامل مَہارت رکھنے والے تھے۔

❖ اپنے اَساتذہ کے منظورِ نظر اور زَبردَست قُوَّتِ حافظہ کے مالک تھے۔

❖ آپ کے شوقِ مطالعہ اور ذہانت کا یہ عالَم تھا کہ چوتھائی (1/4) کتاب اُستاد سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خُود مُطالَعہ کرتے اور یاد کر کے سُنا دیا کرتے تھے۔

❖ علالت (بیماری) کے باوجود علمائے عرب کی فرمائش پر صرف 2 دن میں علمِ غیب کے موضوع پر عربی زبان میں عظیم الشّان کتاب تصنیف فرمادی۔

❖ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کلامِ پاک (یعنی قرآنِ کریم) بِالتَّرتیب بکو شِش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) ان بندگانِ خُدا کا کہنا غَلَط ثابت نہ ہو۔

❖ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کم و بیش پچاس (50) سے زائد عُلُوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل تھی، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزَیَّن تیس (30) جلدوں پر مُشتمل اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذَوقِ علمی اور خدمتِ دین کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی علمِ دین کا شوق اور دینی کتابوں کا ذوق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِمامہ شریف کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **163 مدنی پھول** سے عمامہ باندھنے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: ❀ عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار (10،000) نیکیوں کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الصاد، ذکر الفصول... الخ، ۲/ ۳۱، حدیث: ۳۶۲۱) ❀ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جُمُعوں کے برابر ہے۔ (ابنِ عساکِر، ذکر من اسمہ عبدان، عبدان بن زرّین... الخ، ۳۷/ ۳۵۵) ❀ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھیے۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ۳۸) ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی (2/1) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶) ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی

1... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو(2) ایک(1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹) ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۳۰) ❀ عمامے کا طبّی فائدہ یہ ہے کہ ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَرد ی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتأثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے لہٰذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ ،راحَتِ قَلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔

(ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود اُن پہ سَدا میں اور ذِکر کا بھی شوق مِرے غوث و رضا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، کُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کا وبال

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 165 پر مُشتمل کتاب **"رِیاکاری"** کے صفحہ 16 پر ہے۔ ایک شَخْص نے دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرْض کی: کل بروزِ قِیامت کون سی چیز نَجات دِلائے گی؟ اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بَدْدِیانتی نہ کرنا۔ عرض کی: بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بدِدیانتی کیسے کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اِس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو، جس کا حکم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دِیا ہو لیکن تمہارا مقصود غیرُاللہ کی رِضا کا حصول ہو، لہٰذا رِیاکاری سے بچتے رہو کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شِرک ہے اور قِیامت کے دن رِیاکار کو لوگوں کے سامنے چار (4) ناموں سے پکارا جائے گا یعنی اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافِر! اے خَسارہ پانے والے! تیرا عمل خَراب ہوا اور تیرا اَجْر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے

لئے کوئی حصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تُو اپنا ثواب اُس کے پاس جا کر تلاش کر، جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنیه . . . الخ، الکبیرة الثانیة، الشرک الاصغر . . . الخ، ۱/۸۵)

تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی
تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے ہمیں بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والے کو قیامت کے دن کس قدر ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بدقسمتی سے اوّل تو نَفْس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم خُوب کوشش کر کے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نَفْس و شیطان ہماری عِبادت کو مَقْبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگا دیتے ہیں اور ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروانے کی کوشش کرتے ہیں جو اِسے ضائع کر دے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں نام و نُمُود (یعنی شہرت) کی خواہش گھر کر لیتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بِلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اِظْہار کر کے "اپنے مُنہ میاں مِٹّھو" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں نَفْس و شیطان کے پھیلائے ہوئے رِیاکاری کے جال میں جا پھنستے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ

المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ رِیاکار جو کہ دو(2)ماہ کے نفل روزے رکھتا ہے اپنی رِیاکاری (اگر اس کی ریاکاری کی نیت ہو) کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے، میں ہر سال تین (3)ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ) کوئی کہتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ ایّامِ بِیض (یعنی چاند کی 13,14,15 تاریخ) کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اِعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دَلائلُ الْخَیرات شریف کا وِرد کررہا ہوں۔ اتنی تِلاوَت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خواہ مخواہ اپنے نوافل، تہجُّد، نفل روزوں اور عبادتوں کا نادان لوگ خُوب چرچا کرتے ہیں۔ آہ! اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟ یہ تمام اس صورت میں جب کہ اس کی ریاکاری کی نیّت ہو۔ (افادات: امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ کے شہزادے مُفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ عاجزی کرتے اور ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکار خالی ہاتھ رہ جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نیک اعمال رَبِّ ذُوالْجَلَال عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور آخرت کو بہتر بنانے کے لئے ہی کرنے چاہئیں، مگر یاد رکھئے کہ جو بدنصیب لوگ رِیاکاری کے ساتھ نیک اعمال کرتے ہیں، ان کے وہ نیک اعمال رَبِّ ذُوالْجَلَال عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور اُن کی آخرت کو بہتر بنانے میں

کوئی کردار ادا نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو ان کے کئے کا بدلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا ہی میں عطا فرمادیتا ہے جیسا کہ پارہ12، سورۂ ھُود کی آیت نمبر15 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۱۲، ھود:۱۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو، ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دِیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔(تفسیرِ طَبَری ج۷ ص۱۳)

ایک اور آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ (پ۳، البقرۃ:۲۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے صَدَقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اُس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دِکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت (مثال) ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اُس پر مٹّی ہے، اب اُس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نِرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے۔

صَدرُ الاَفاضل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی خزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافِق کو رِضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا

مال رِیاکاری کے لئے خَرچ کرکے ضائع کر دیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جَتا کر اور اِیذاء دے کر اپنے صَدَقات کا اَجْر ضائع نہ کرو۔ یہ (مثال جو آیتِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہے) مُنافِق رِیاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دُور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے یہی حال مُنافِق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قِیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رِضائے الٰہی کے لئے نہ تھے۔ (خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴)

آیئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں:

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیاوی احتیاط اُخروی پچھتاوے سے بہتر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجئے کہ قِیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اَعْمال کی فکر ہو گی ایسے میں اگر کسی کا نامۂ اَعمال پیش کیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اِس کے بہت سے نیک اَعْمال فقط **ریا کاری** کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں تو سوچئے کہ اُس مشکل گھڑی میں اُس شخص کی کیفیّت کیا ہو گی؟ اور اُسے کتنا اَفسوس ہو گا کہ زِندگی بھر جن اَعْمال کو وہ اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھتا رہا، قیامت کے دن جب سخت ضرورت پڑی تو ان اعمال میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عُمر یہی سوچتا رہا کہ میرے پاس نیکیوں کا خزانہ ہے اور بروزِ قِیامت حَسرت و افسوس

کی تصویر بنا کھڑا ہو گا۔ لہٰذا ضَروری ہے کہ ہم اِس دُنیا ہی میں اپنے حال پر غور کر کے رِیاکاری جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چُھڑا لیں۔ ہر عمل کا اچھی طرح جائزہ لینا چاہئے کہ اُس سے مقصود رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہے یا مال وزَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ بدقسمتی سے آج کل ہماری عِبادات سے اِخلاص رُخصت ہوتا جارہا ہے، ہر اسلامی بھائی اپنے دل سے یہ سُوال کرے کہ لوگوں کے سامنے جب میں نیک اَعمال بڑی خُوش اُسلُوبی اور اچھے اَنداز سے کرتا ہوں تو تنہائی میں مجھے کیا ہو جاتا ہے، اکیلے میں جلد بازی سے کیوں کام لیتا ہوں، تنہائی میں عبادت کا خُشُوع و خُضُوع کیوں برقرار نہیں رہتا، کہیں اِس کی وجہ رِیاکاری تو نہیں؟ لہٰذا آج ہی اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے اپنی اِصلاح کی کوشش کیجئے! ورنہ کل بروزِ قیامت سِوائے اَفسوس وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اگر اپنا مُحاسَبہ کرنے کا ذِہن نہیں بنتا یا اِس بات کی وَجہ سے پریشان ہیں کہ میں اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کس طرح کروں؟ مجھے تو صحیح طور پر مُحاسَبہ کرنا ہی نہیں آتا تو گھبرایئے مت! صِرف ایسے اَفراد کی صُحبت اِختیار کر لیجئے جو اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنا جانتے ہوں، ایسے ماحول کو اپنا لیجئے جہاں مُحاسَبہ کرنے کا مدنی ذِہن دِیا جاتا ہو۔ یاد رکھئے! کہ اِصلاح وتربیت کے مُعاملے میں صحبت وماحول کا بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اچھی صُحبت اور پاکیزہ ماحول پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی برکت سے نہ صرف سُنّتوں بھرا پاکیزہ مدنی ماحول میسر آتا ہے بلکہ عاشقانِ رسول کی صحبت بھی حاصل ہو جاتی ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مَدَنی اِنْعامات پر عمل کی ترغیب دلا کر روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے نفس واَعمال کا محاسبہ) کرنے کا ذہن بھی دِیا جاتا ہے، مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل ہوتی ہے، اچھی صُحبت اور نہ جانے کیا کیا برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

اچّھی صُحبت ملے، خُوب بَرَکت ملے چل پڑو، چل پڑیں، قافلے میں چلو
کُفر کی کالکیں، دُور ہوں ظُلمتیں آؤ کوشش کریں، قافلے میں چلو
بے شک اَعمالِ بد، اور اَفعالِ بد کی چُھٹّیں عادتیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۶۷۱۔۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری ایک ایسی تباہ کُن بیماری ہے جو نیک عمل کی رُوح کو بُری طرح مُتاثّر کرتی ہے یہاں تک کہ وہ نیک عمل رِیاکاری کی وَجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شرفِ قَبولیّت حاصل نہیں کر پاتا۔ آیئے! احادیثِ طَیّبہ کی روشنی میں اَعمال کو برباد کرنے میں رِیاکاری کی تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

رِیاکی مذمّت پر 4 فرامینِ مُصطفٰے

1. تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حُصُولِ) دُنیا کیلئے حُسن و جمال کا پیکر بنے تو اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، حدیث: ۱۱۶۹، ۱/۱۸۳)

2. شَہَنشاہِ دو جہان، مکّے مدینے کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ** "یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کر دی ہے۔ (یعنی رِیاکار مسلمان ابتداءً جنّت میں داخِل نہ ہو گا۔) (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲۴۲ حدیث ۵۳۲۹)

3. سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جنّت کی خُوشبو پانچ

سو(500) برس کی مُسافت (یعنی دُوری) سے سُونگھی جاسکتی ہے مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اُسے نہ پاسکے گا۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، حرف الراء الریاء، ۳/۱۹۰، حدیث: ۷۴۸۹)

4. رسولِ اکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شہرت کیلئے عمل کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے رُسوا کرے گا، جو دِکھاوے کیلئے عمل کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب دے گا۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۷/۴۴، حدیث: ۲۰۷۴۰)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارَبّ!
اَندھیری قَبْر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! رِیاکاری کیسی منحوس آفت ہے کہ اس کے سبب نیک اَعْمال قبول نہیں ہوتے، رِیاکاری کرنے والا جنّت سے محروم رہتا ہے، اسے بروزِ قیامت رُسوا کیا جائے گا، رِیاکاری کے سبب نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایسا مَردُود ہوتا ہے کہ اس پر کوئی بھی اَجْر و ثواب نہیں ملتا بلکہ رِیاکاری والا عمل، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1286 صفحات پر مُشتمل کتاب ”اِحْیاءُ الْعُلُوم“ جلد 3 صفحہ 890 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”جب بندہ رِیاکاری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے فرماتا ہے: اِسے دیکھو یہ میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے۔“ اسے آپ مثال سے یُوں سمجھیں

کہ کوئی خادِم پورا دن بادشاہ کے دربار میں اُس کے سامنے رہتا ہے جیسا کہ خادِموں کی عادت ہوتی ہے لیکن اس ٹھہرنے میں اُس کا مقصد بادشاہ کی کسی کنیز یا غُلام کو دیکھنا ہے تو یہ بادشاہ کے ساتھ مذاق ہے کیونکہ اُس نے بادشاہ کا قُرب اُس کی خِدمت کیلئے نہیں بلکہ اُس کے غُلام کے لئے اِختیار کیا ہے، لہٰذا اس سے بڑھ کر (قابلِ) حَقارت (بات) کیا ہوگی کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادَت ایک ایسے کمزور و ناتواں بندے کو دِکھانے کیلئے کرے جو (ذاتی طور پر) اس کے کسی نَفْع و نُقصان کا مالک نہ ہو۔ (اِحیاءُ العُلوم ۳/ ۸۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً رِیاکاری کا مَرَض انتہائی مُہلک ہے اور اس سے بچنا بے حد ضَروری ہے، لہٰذا کسی بھی نیک عمل سے پہلے دل کے اِرادے پر خُوب غور کر لینا چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ رِیاکاری کے سبب وہ عمل کسی کام نہ آئے۔ آیئے "رِیاکاری" کی تعریف سُنتے ہیں تاکہ اِس کی اچھی طرح پہچان حاصل ہو جائے اور اس سے بچنے میں آسانی ملے۔ چُنانچہ،

"رِیا" کی تعریف

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضْرتِ علّامہ مَوْلانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی 616 صفحات پر مُشتمل کتاب "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عَلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا (رِیاکاری ہے)۔ گویا عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اُس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدمی سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "رِیاکاری" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بڑا نازُک مُعاملہ ہے کہ ذرا سی نِیَّت بہکتی ہے اور نیک عمل کرنے والا رِیاکاری کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اچھی طرح رِیاکاری کی تباہ کاریوں کی معلومات حاصل کریں تاکہ اس مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والے) مرض سے نجات حاصل کرنا آسان ہو جائے۔ اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 165 صفحات پر مُشتمل کتاب **"رِیاکاری"** کا مُطالَعہ انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں رِیاکاری کی تعریف ، اَسباب، علامات، اُس کے بھیانک نتائج اور اس مرض کے علاج وغیرہ بیان کئے گئے ہیں لہٰذا آپ سے مدنی التجاء ہے کہ خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** حصّہ اوّل، صفحہ 73 سے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق چند مثالیں سُنتے ہیں تاکہ پتا چلے کہ رِیاکاری ہمارے اَعمال میں کس طرح چُھپی ہوتی ہے۔ بعض اَوْقات ہماری باتوں سے رِیاکاری کا اِظْہار ہو رہا ہوتا ہے لیکن نہ تو اِس طرف ہمارا دھیان ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کا مدنی ذِہن ہوتا ہے۔ لہٰذا رِیاکاری کی اِن مثالوں کو سُن کر اس سے بچنے کی کوشش کیجئے، مگر خیال رہے کہ رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے، جس کا سارا دارومدار نِیَّت پر ہے لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی مقامات پر نِیَّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ آیئے اپنی اصلاح کی نِیَّت سے تَوَجُّہ کے ساتھ سنئے:

رِیاکاری کی 19 مثالیں

(1)فَنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ”قاری صاحِب“ کہیں۔ (2)قاری صاحِب کا اِجتماعات میں حاضِرین کی مِقدار کے مُطابِق تجوید کے قَواعِد کی رِعایَت اور آواز کے اُتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضِرین کی خُوشنودی ہو۔(3)اپنے لئے عاجِزی کے اَلفاظ مَثَلاً فقیر، گُنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُنْکَسِرُ الْمِزاج سمجھیں اور عاجِزی کی تعریف کریں۔ (4)لوگوں سے اِس لئے پُرتپاک طریقے سے ملنا کہ مِلنسار اور بااَخلاق کہلائے۔(5)دُعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَأثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔(6)لوگوں کے دِلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جُملے کہنا: مجھے گُناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اندھیری قَبْر میں کیا ہو گا! آہ! قِیامت میں حِساب کیسے دُوں گا! وغیرہ (7)لوگوں پر اپنی دُنیا سے لا تَعلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں۔(8)کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جُملے کہنا کہ لوگ رَحْم دل کہیں۔(9)ہاتھ میں اِس لئے تَسْبِیْح رکھنا، اور نُمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلا ہِلا کر یا اُنہیں آواز پہنچے، اِس طرح دُرُود و اَذْکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔(10)جَلْوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقِع پر سُنّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنّتوں کا اِہتِمام نہ کرنا۔(11)دعوت میں یا دوسروں کی مَوجُودگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سُنَّت (یعنی سُنّت کی پیروی کرنے والا) اور قَلِیْلُ الْغِذاء (یعنی کم کھانے والا) تصوُّر کریں۔ (12)کسی کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ ”آپ کسی اور کو مت بتانا۔“ تاکہ سامنے والا مُتَأثِّر ہو کہ بہت مُخلص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ (13)رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِس لئے اِعْتِکاف کرنا کہ مُفْت میں سحری اور اِفطاری کی ترکیب بن جائے۔(14)اپنے دِینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ

سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا خادِم تصوُّر کریں اوراس کی عظمتوں کے مُعْتَرِف ہوں۔(15)اپنی فِیْ سَبِیْلِ اللہ امامت یا دینی تدریس کا اِس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اِس سے مُتَاَثِّر ہوں، قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔(16)خریداری کرتے وقت یا اُجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وَقْت اپنے دِینی مَنْصَب مَثَلاً دِینی طالبِ علم یا حافظِ قرآن یا امام مسجِد یا مؤذِّن یا مُبلِّغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اِظہار کرنا کہ میرے ساتھ رِعایت کی جائے یا پھر پیسے ہی نہ لئے جائیں۔(17)کتاب یا رِسالہ لکھتے وَقْت اِس نیّت سے عِبرت اَنگیز رِوایات و خُوب دِلْچَسْپ حکایات اور عُمدہ عُمدہ مَدَنی پھُول شامل کرنا کہ پڑھنے والے داد و تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔(18)اپنے حج و عُمرے کی تعداد، تلاوتِ قرآن کی یومیہ مِقْدار، رَجَبُ المُرَجَّب و شَعْبانُ المعظَّم کے مکمَّل اور دیگر نفل روزوں، نوافِل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اِظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احترام پیدا ہو۔(19)دوسروں کی مَوجُودگی میں اِس لئے چُپ چاپ رہنا یا اِشارے سے یا لکھ کر گُفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے والا تصوُّر کریں جبکہ گھر میں اور بے تکلُّف دوستوں میں خُوب قہقہے لگاتا اور شیر بَبَّر کی طرح دَہاڑتا یعنی چیختا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ریاکاروں کے لئے جہنّمی وادی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے رِیاکاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے۔ کہ **"اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عَلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا ریاکاری کہلاتا ہے۔** گویا لوگوں پر اپنی عِبادت گُزاری کی دَھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس

نیک کام سے سُوٹ پیس، یارَقم کا لِفافہ یا کھانا یا مِٹھائی یا کسی قسم کے نذرانے کا حُصُول مقصود ہونا، یہ سب رِیاکاری کی ہی صُورتیں ہیں۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں ”حُبِّ جاہ“ یعنی ”شُہرت و عِزّت کی خواہش کرنا“ بھی مَوجُود ہے۔ کیوں کہ رِیاکاری کا ایک بَہُت بڑا سبب ”حُبِّ جاہ“ بھی ہے۔ اس سے بھی بچنا بہت ضَروری ہے۔ یہ بھی یاد رکھئے! کہ رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں اس لیے بیان کی گئی ہیں کہ ہم خُود اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرلیں۔ ان مثالوں کو بَیان کرنے کا ہرگز یہ مَقْصَد نہیں کہ ہم ان مثالوں کو بُنیاد بنا کر کسی دوسرے کو رِیاکار کہتے پھریں۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مُطّلع نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مُسلمان پر بدگُمانی نہ کی جائے، کیونکہ بدگُمانی بذاتِ خُود حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اور اِسی طرح کسی کے بارے میں تَجَسُّس یعنی گُناہ کی تلاش کرنا، اس کی پردہ دَرِی یعنی عَیب کھولنا اور اُس میں رِیاکاری کی عَلامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیا جائے، یہ بھی حَرام ہے۔ ان مثالوں کو عَرض کرنے کا مَقْصَد یہ ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کو خُود ٹٹولیں اور غور کریں کہ کہیں ہمارے کسی عمل میں رِیا چُھپی ہوئی تو نہیں؟ کیوں کہ رِیا چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے بھی زِیادہ پوشیدہ طریقے سے عملِ خَیر میں داخِل ہوجاتی ہے اور اُس عمل کو تہہ وبالا کرکے رکھ دیتی ہے اور اس میں مبتلا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ”رِیا“ میں جو لذّت ہے وہ نہ عُمدہ غِذاؤں میں ہے نہ ہی مال و دولت کی کثرت میں، اِس سے بچنا بہت بہت بہت ضَروری ہے کہ یہ ”لذّت“ جہنَّم میں پہنچانے والی ہے لہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شک بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے، جس سے جہنَّم روزانہ چار سو (400) مرتبہ پناہ مانگتا ہے، یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی گئی ہے جو قرآنِ پاک

کے حافِظ،غیرُاللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے،اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر،۱۲/۱۳۶،حدیث:۱۲۸۰۳)

دولتِ اِخلاص ہم کو دیجئے کیجئے رَحمت اے نانائے حسین

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم،ص۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمل چھوڑنے کے بجائے علاج اختیار کیا جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ رِیاکاری کیسا خطرناک عمل ہے کہ دُنیا میں ہونے والی تھوڑی سی واہ واہ، جھوٹی عزّت اور دوسروں سے چند سِکّوں کے حُصُول کے لئے اپنے اَعمال کا چَرچا کرنا کل بروزِ قیامت جہنّم کی اُس ہولناک وادی میں داخلے کا سبب بن سکتا ہے جس سے خُود جہنّم بھی روزانہ چار سو(400) بار پناہ مانگتا ہے۔اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ لوگوں کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے عمل کیا جائے اور اگر کوئی شخص شیطان کی باتوں اور نَفْسِ اَمّارہ کی چالوں میں آکر رِیاکاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ رِیا سے بچنا تو بہت مُشکل ہے،میں کس طرح نَفْسِ اَمّارہ کی چال کو ناکام بناؤں؟میں کس طرح شیطان کے مَضْبُوط جال کو توڑ کر باہر آؤں؟اور پھر بعض اَوقات ایسے اَفْراد اِس خیال کو اپنے ذِہن میں بٹھالیتے ہیں کہ جب ہم رِیاکاری کے بغیر نیک اَعمال نہیں کرسکتے تو ایسے اعمال کرنے کا کیا فائدہ؟یوں آہستہ آہستہ نیک اعمال سے دُور ہوتے جاتے ہیں اور خُوش بختی اور سَعادَت مَنْدِی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ایسے اسلامی بھائیوں کی خِدمت میں مَدَنی اِلتجاء ہے کہ اگر اپنا مُحاسَبہ کرتے ہوئے رِیاکاری ظاہر ہو تو اُس کا علاج کریں کیونکہ کسی بھی مَرض کو لاعِلاج سمجھ کر اس سے بے پرواہی

کرنا عقلمندی نہیں بلکہ جو مَرض جس شِدّت سے بڑھے، اس کے علاج میں بھی اُتنا ہی اِہتمام کرنا چاہئے۔ چونکہ رِیاکاری بھی ایک باطنی بیماری ہے لہٰذا اس کا علاج کرنا ہی مُناسِب ہے نہ کہ اس کو لاعِلاج سمجھ کے چھوڑ دِیا جائے، یاد رکھئے! اگر مکھی ناک پر بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے، ناک نہیں کاٹی جاتی۔ اس لئے رِیاکاری کے ڈر سے نیک اعمال کو تَرک نہ کیا جائے بلکہ رِیاکاری سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کی جائے۔ چُنانچہ،

رِیاکاری کا حکم

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان رِیاکاری کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ رِیا سے عِبادت ناجائز نہیں ہو جاتی (یعنی ایسا نہیں کہ رِیاکاری سے نَماز پڑھی تو اُسے ترکِ نَماز سمجھا جائے) بلکہ نامقبول ہونے کا اَندیشہ ہوتا ہے، اگر رِیاکار آخر میں رِیا سے (سچّی) توبہ کرے تو اس پر رِیا کی عبادت کی قَضا واجِب نہیں بلکہ اُس توبہ کی بَرَکت سے گُزشتہ نامقبول رِیا کی عبادات بھی قَبول ہو جائیں گی۔ مُطلقاً رِیا سے خالی ہونا بَہُت مشکِل ہے، کوئی شخص رِیا کے اَندیشے سے عبادات نہ چھوڑے بلکہ رِیا سے بچنے کی دُعا کرے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۱۲۷)

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مُذاکرہ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری اور اس طرح کے دیگر قلبی امراض سے نجات کا ایک بہترین ذریعہ مدنی مذاکروں میں شرکت کرنا بھی ہے، جہاں وقتاً فوقتاً ہماری توجہ ان قلبی و روحانی بیماریوں کی طرف دلائی جاتی ہے اور ہمیں ان سے بچنے کے طریقے بھی بتائے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلسلہ شُروع کیا، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **"مدنی مذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکروں میں عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 103 شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی مذاکرہ"** بھی ہے جو کہ آپ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پھُولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رسالے اور آڈیو(Audio) ویڈیو(Video) سی ڈیز(CDs) کی صُورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ کئی آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور تحریری مَدَنی مُذاکرے پیش کرنے کی سَعادَت بھی حاصل کر چکی ہے اور مزید کیلئے کوششیں جاری ہیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ نہ صِرْف خُود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی شرکت کی دعوت دیتے رہیں۔ مدنی مُذاکرے میں شرکت کرنا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام بھی ہے۔ یاد رکھئے! وَعظ و نصیحت کیلئے اِجتماعات مُنْعَقِد کر کے اُن میں لوگوں کی اِصلاح کی نِیَّت سے عِلْم و حکمت بھرے مدنی پھُول لُٹانا، بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کا طریقہ رہا ہے۔

منقول ہے کہ ہمارے پیرانِ پیر، پیرِ دَستگیر حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحیُ الدّین سَیِّد عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 521ھ سے 561ھ تک چالیس (40) سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۸۴) اور آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود ارشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مُسلموں نے اِسلام قَبول کیا اور ایک لاکھ (100000) سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق و فُجّار، فَسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۸۴)

سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فَیضانِ کرم سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی مدنی مُذاکروں کے ذَرِیعے وَعظ و نصیحت کے مَدَنی پھُول لُٹاتے رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکرے نہ صِرْف اَہم معلومات حاصل کرنے کا ذَریعہ ہیں بلکہ ان کی بَرَکت سے بہت سے لوگوں کی اِصلاح بھی ہوتی ہے اور کئی بدعقیدہ اور بے عمل لوگ اپنے بُرے عقائد و اعمال سے توبہ کر کے سُنّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ باعمل مُسلمان بن جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بدعقیدہ لوگوں سے نجات مل گئی

بابُ الاسلام (سندھ، پاکستان) کے شہر شہداد پُور میں مُقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل عقائد کے مُتَعَلِّق معلومات نہ ہونے کے

باعث میری زِندگی کا اِبتدائی حصّہ بدعقیدہ لوگوں کی صُحبت میں گُزرا تھا، جس کے سبب میرے عَقائد بھی بگڑے ہوئے تھے۔ خُوش قسمتی سے رَمَضانُ الْمُبارَک کے مہینے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے آخری عشرے کے سُنّتوں بھرے اجتماعی اِعتکاف میں شرکت کی سَعادت نصیب ہوگئی۔ اعتکاف میں ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات اور بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **"مدنی مذاکروں"** نے میرے دل میں خوفِ خُدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کی شمع روشن کردی، میرے دل میں مَوْجُود تمام شکوک و شُبہات دُور ہوگئے، میں نے اپنے تمام بُرے عَقائد اور بُرے دوستوں کی صُحبت سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں فیضانِ فرض عُلوم کورس کررہا ہوں اور اپنے علاقے میں حلقہ سطح پر مدنی اِنعامات کا ذِمّہ دار ہونے کی حیثیّت سے مدنی کاموں کی ترقّی و عُروج کے لیے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ریاکاری کی علامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر مَرَض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، جن سے اُس مرض کی پہچان ہوتی ہے، اسی طرح مرضِ رِیا کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آیئے! اس کی علامات سُنتے ہیں تاکہ اس مَرَض کی اچھی طرح تشخیص ہوجائے اور علاج کرنے میں آسانی رہے۔ چُنانچہ

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین، مولائے کائنات، حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین (3) علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دِکھائے (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کردے اور (3) مذمّت کی جائے تو عمل میں کمی کردے۔

(اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر، الباب الاول فی الکبائر الباطنۃ... الخ، الکبیرۃ الثانیۃ: الشرک الاصغر... الخ، ۱/۸۶۔ نیکی کی دعوت، ص۸۰)

اب ہمیں دِیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عِبادَت کے مُعاملے میں کہیں ہم تنہائی میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مُظاہَرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں کے سامنے بِلاضَرورت اِظہار تو نہیں کر دِیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کر دے تو "پُھول کر" عمل میں اِضافہ تو نہیں کر دیتے؟ اور تعریف نہ ہونے کی صُورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہو جاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آجاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت ملتی ہو مگر تنہائی میں مَزا بالکل نہ آتا ہو؟ کہیں ہم اپنے بارے میں سیاہ کار، گُنہگار، مُجرم، فقیر، حقیر اور عاجزو مسکین جیسے اَلفاظ لوگوں کے سامنے کہہ کر اُنہیں مُتأثِّر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتے؟ ہم کہیں مذہبی حُلیے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتأثِّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت یا سستے داموں میں دے؟ اگر ان سُوالات کے جوابات ہاں میں آئیں تو فوراً سے پہلے توبہ کر لیجئے اور حُصُولِ اِخلاص کی کوششوں میں لگ جایئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دِیا جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص۸۲)

عَطا کر دے اِخلاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی
مری زِندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گُزرے سَدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۶)

مَرضِ رِیا کا علاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں مرضِ رِیا کی علامات محسوس کریں تو بعدِ

توبہ عِلاج میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ جب ہم اپنے باطِن کو پاکیزہ کرنے کی کوشش کریں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہِر بھی سُتھرا ہو جائے گا۔ شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جو اپنے باطِن کی اِصلاح کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ظاہِر کی (بھی) اِصلاح فرما دے گا۔“ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۰۸، حدیث: ۸۳۳۹۔ نیکی کی دعوت، ص ۸۳)

آیئے! رِیاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چُھڑانے کیلئے اس کے چند عِلاج سُنتے ہیں۔

﴿1﴾ دُعا کے ذَرِیعے مدد طلب کیجئے!

رِیاکاری کا سب سے پہلا عِلاج یہ ہے کہ خُدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یُوں دُعا کیجئے: یاربِّ مُصْطَفٰے! مجھے رِیاکاری کی بیماری سے شِفا عطا فرما، میری خالی جھولی اِخلاص کی دولت سے بھر دے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے، جو مجھے دیکھتا ہے مگر خُود دِکھائی نہیں دیتا لیکن تُو اُس کو مُلاحَظہ فرما رہا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دُشمن کے مکر و فَریب سے بچالے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کی نظر میں تو میرا حال بَہُت اچّھا ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیز گار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں سَزا کا حقدار ٹھہروں۔ (نیکی کی دعوت، ص ۸۴)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ عاشقِ مُصطَفٰے بنا یارَبّ
حرصِ دُنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رِضا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص ۷۹، ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ رِیاکاری کے نُقصانات پیشِ نظر رکھیئے

رِیاکاری کا دوسرا اِعلاج یہ ہے کہ ہم اِس کی آفتوں کو پیشِ نظر رکھیں کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وَقْت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اُسے نَفْع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے مگر جب اُسے اُس شے کے نُقصان دہ ہونے کا پتہ چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے مثلاً ایک اسلامی بھائی شہد کو اس کی لذّت اور مِٹھاس کی وَجہ سے بَہُت پسند کرتا ہے لیکن اگر اُسے یہ بتادِیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں زہر مِلا ہوا ہے تو وہ اُس میں مَوْجُود مِٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہر گز ہر گز نہیں پیئے گا۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل ظاہِر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نَفْس کو بڑی لذّت ملتی ہے لیکن اگر ہم اِس لذّت کے بجائے رِیاکاری کے نُقصانات ذِہْن میں رکھیں تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہو جائے گا اور ہمارا یہ ذہن بنے گا کہ لوگوں کی ایسی واہ واہ ہمارے کسی کام کی نہیں، جس کی وجہ سے ہماری محنت اور کئے کرائے پر پانی پھر جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص۸۴ ملخصاً)

﴿3﴾ رِیا کے اَسباب کا خاتِمہ کیجئے

مرضِ رِیا کا تیسرا اِعلاج اس مرض کے اَسباب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اگر سبب مٹادِیا جائے تو بیماری بھی رُخصت ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح رِیاکاری کے بھی بُنیادی طور پر 3 اَسباب ہیں، اگر اِن تینوں سے جان چُھڑالی جائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری سے بچنا بے حد آسان ہو جائے گا۔ وہ 3 اسباب یہ ہیں: (۱) حُبِّ جاہ یعنی شُہرت کی خواہِش (۲) مَذَمَّت کا خوف اور (۳) مال و دولت کی حِرص۔ (نیکی کی دعوت ص۸۶)

پیچھا مِرا دُنیا کی مَحَبَّت سے چُھڑا دے یا رَبِّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے

رِیاکاری کا چوتھا عِلاج اِخلاص ہے۔ چُنانچہ سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے اِخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وُہی اعمال قبول فرماتا ہے جو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رِشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔ (دارقطنی ۱/۷۳، حدیث ۱۳۰۔ نیکی کی دعوت، ص۸۹)

مُخلص کسے کہتے ہیں؟

کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ **مُخلص کون ہے؟** تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: مُخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے، جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے۔ ایک اور بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عَرض کی گئی: اِخلاص کی اِنتہا کیا ہے؟ تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔

(الزواجر، الباب الاول فی کبائر الباطنیۃ...الخ،الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر...الخ،خاتمۃ فی الاخلاص، ۱/۱۰۲۔ نیکی کی دعوت، ص۹۱)

یکساں ہو مَدح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم کچھ خُوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۲۴۹

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ نیّت کی حِفاظت کیجئے

رِیاکاری کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نیّت کی حِفاظت کیجئے۔ سرورِ دو عالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیّت کرے۔** (بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی... الخ، ۱/۵، حدیث: ۱) اس لئے عمل شُروع کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ میں جو عمل کرنے جارہا ہوں، اس کا مقصد کیا ہے؟ اگر دِکھاوے کی بُو پائیں تو فوراً اپنی نیّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہو گا، جو رِضائے الٰہی کیلئے کیا جائے گا، اگر میں نے لوگوں کو دِکھانے یا سُنانے کی خاطِر کوئی نیکی کی تو قبول ہونا تو دُور کی بات، جہنّم کے عذاب کا حقدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر رِیا اور دکھاوے کی نیّت سے بچتے ہوئے، اچّھی نیّت کرنی ہی ہو گی۔ (نیکی کی دعوت، ص۹۲ بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دورانِ عِبادت شیطانی وَسْوسوں سے بچئے

مَرضِ رِیا کا چھٹا علاج یہ ہے کہ عِبادت کے دوران بھی شیطانی وَسْوسوں سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ شیطان مُسلسل ہمارے دل میں وَسوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی وعِبادت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔ عِبادت کے دَوران شیطانی وَسْوسوں سے چُھٹکارے کے لئے 3 چیزیں ضَروری ہیں: (۱) اُس وَسوَسے کو پہچاننا (۲) اُسے ناپسند کرنا اور (۳) اُسے قبول کرنے سے اِنکار کرنا۔ مَثَلاً کسی نے اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے نَمازِ تہجُّد شُروع کی، اب دَورانِ نماز شیطان نے دل میں رِیاکاری کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گُزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بَہُت مُتأثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر پہچاننا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، اُس نَمازی کے لئے بَہُت ضَروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی

جانے کہ خالق عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کیے جانے والے عمل سے مخلوق کو مُتأثِّر کرنے کی کوشش کرنا غضبِ الٰہی کو دعوت دینے کے مُترادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے اپنی توجُّہ ہٹالے۔ اگرچہ یہ کام بہت مُشکل سہی مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلُّف کرکے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ تَعالٰی کے فَضل وکرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہوجاتا ہے ہمارا کام کوشش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۹۴)

﴿7﴾ نیکیاں چُھپایئے!

مَرَضِ رِیا کا ساتواں عِلاج "نیکیاں چُھپانا" ہے۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتے ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کریں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ نَفْس میں اس عِبادَت کو ظاہِر کرنے کی حِرص جوش مارے اور یوں کہے کہ اگر تیرے اس عظیم عمل پر لوگوں کو اِطلاع ہوجائے تو وہ بھی عبادات میں مشغول ہوجائیں۔ تُو اپنے عمل کو چُھپانے پر کیسے راضی ہوگیا؟ اس طرح تو لوگوں کو تیرے مَقام و مرتبے کا عِلْم نہیں ہوگا، چُنانچہ وہ تیری قَدر و مَنْزِلَت کا اِنکار کریں گے اور تیری پیروی سے محروم رہ جائیں گے ایسے میں تُو لوگوں کا مُقْتدا (یعنی پیشوا و رہنما) کیسے بن سکے گا؟ نیکی کی دعوت کیسے عام ہوگی؟ وغیرہ۔ ایسی صُورت میں اللہ تَعالٰی سے ثابِت قَدمی کی دُعا کرنی چاہئے اور اپنے عمل کے مُقابلے میں آخرت کی بہت بڑی ملکیت یعنی جنّت کی نعمتوں کو یاد کیجئے، جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ جو شخص اللہ تَعالٰی کی عبادت کے ذَریعے اس کے بندوں سے اَجْر کا طالب ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالٰی کا غضب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو ظاہِر کرنے کی صُورت میں وہ

لوگوں کے نزدیک تو محبوب ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا مقام گر جائے! پھر نَفْس کو اس طرح بھی سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خُود عاجز ہیں نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت وحَیات کے مالک ہیں۔(نیکی کی دعوت، ص۹۶) جب اس طرح کی مَدَنی سوچ اپنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مرض سے چُھٹکارا پانے میں آسانی ہو گی۔

نیکیاں چُھپ کر کریں ایسی ہدایت دے خُدا ہم کو پوشیدہ عِبادت کی تُو لذّت دے خُدا

﴿8﴾ مدنی ماحول اپنائیں!

مرضِ رِیاکاری کا آٹھواں علاج یہ ہے کہ ایسی اچھی صحبت اختیار کی جائے جس کی وجہ سے عُمدہ اخلاق مُیسر آئیں، اچھی صحبت کو پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہو گی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی عادت رخصت ہو جائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے

گی، بے صبری کی عادت ترک کرکے صابر وشاکر رہنا نصیب ہو گا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور احترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔

دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب سکھاتا ہے ہر دم سدا مدنی ماحول
یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
تُو آ بے نمازی ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مِٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
اے بیمارِ عصیاں تُو آ جا یہاں پر گناہوں کی دیگا دوا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے رِیاکاری کے بارے میں سُنا کہ

- جو خُوش نصیب لوگ اپنے عمل میں رِیاکاری کرنے سے بچتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددِیانتی نہیں کرتے وہ توکل بروزِ قیامت نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں مگر بدقسمتی سے جو بدنصیب لوگ رِیاکاری کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ

بددِیانتی کرتے ہیں۔ایسے رِیاکاروں کے اعمال برباد ہو جائیں۔

- اُنہیں رِیاکاری کے طور پر کئے گئے نیک اعمال کا اجر و ثواب نہیں دِیا جائے۔
- اُنہیں بدکار، دھوکے باز، کافر اور خسارہ پانے والا کہہ کر پکارا جائے گا ❀ اُن سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کا بدلہ انہی سے مانگو جن کے لئے عمل کیا کرتے تھے۔
- احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں رِیاکاروں کی مزید بدنصیبیاں یہ بھی بیان کی گئی ہیں کہ ❀ جنت تو جنت، پانچ سو(500) برس کی مُسافت سے سُونگھی جانے والی جنت کی خُوشبو بھی اُنہیں نصیب نہ ہو گی ❀ بلکہ اُنہیں عذابِ الٰہی میں گرفتار کر دِیا جائے گا۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے اُنہیں رِیاکاری کی دیمک سے بچائیں ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اُخروی نجات کے لئے اپنے جن نیک اعمال سے اُمید لگائے بیٹھے ہوں وہ رِیاکاری کی وجہ سے برباد ہو جائیں اور ہم قیامت کے دن بالکل خالی ہاتھ رہ جائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رِیاکاری سے بچائے اور اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

جُوتے پہننے کے مَدَنی پھول

❀ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔(یعنی کم تھکتا ہے)(مُسلِم، کتاب اللباس، باب استحباب لبس النعال... الخ، ص ۱۱۶۱ حدیث:۲۰۹۶) ❀ جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ❀ پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ ❀ مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔ ❀ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (یعنی طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۳/۴۲۲) ❀ جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔ ❀ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہٰذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

تاجدارِ مدینہ، قَرارِ قَلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”جو مجھ پر شبِ جُمُعَہ اور جُمُعَہ کے روز سو(100) بار دُرُود شریف پڑھے، اللہ تَعَالٰی اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر (70) آخرت کی اور تیس(30) دنیا کی“۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، ۳/۷۵، حدیث:۷۷۳۷)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرُود بار بار اور بے شُمار دُرُود

رُوئے اَنور پہ نُور بار سلام زُلفِ اَطہر پہ مُشکبار دُرُود

(ذَوقِ نعت:۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرتے دم بھی نیکیاں کمانے کی حرص

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب "**عُیُون الحکایات**" جلد2، ص79 پر ایک حکایت نقل ہے:

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد بن زِیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حَضْرت سیِّدُنا ابو بَکْر عطّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: جب حضرت سیِّدُنا جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو میں اور میرے کچھ رُفقاء وہاں موجُود تھے، ہم نے دیکھا کہ اِنتقال سے کچھ دیر

قبل کمزوری کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے دونوں پاؤں سُوجے ہوئے تھے۔ جب رُکوع وسُجود کرتے تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔ دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے ابُو قاسم! یہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں مُتَوَرَّم (یعنی سُوجے ہوئے) کیوں ہیں؟ فرمایا: ”اللہ اَکْبَر، یہ تو نعمت ہے۔“ حضرت سیِّدُنا ابُو محمد حَرِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”اے ابو قاسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حرج ہے؟“ فرمایا: ”ابھی وَقْت ہے، جس میں کچھ نیکیاں کرلی جائیں، اس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔“ پھر اللہ اَکْبَر کہا اور آپ کی رُوح اس دارِ فانی سے عالَمِ بالا کی طرف پرواز کر گئی۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نرمی کیجئے، تو فرمایا: اب میرا نامۂ اعمال بند کیا جارہا ہے، اس وَقْت نیک اعمال کا مجھ سے زِیادہ کون حاجت مند ہوگا۔ (عیون الحکایات: جلد2، ص79)

مِری زندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش! گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص:106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نیکیاں کمانے میں کس قدر حَریص تھے کہ جاں کَنی کا وَقْت ہے، کمزوری اور نَقاہت کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز اَدا کرنا ممکن نہیں ہے، کثرتِ عِبادت کے سبب پاؤں سُوجے ہوئے ہیں، تکلیف کی شدّت ہے، ان تمام اَعذار کے باوُجود بھی خواہش یہی ہے کہ مزید کچھ نیکیاں کرلی جائیں۔ یاد

رہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا جنیدِ بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِبتداءً آئینہ کی تجارت کرتے تھے، اس دوران بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ جب اپنی دُکان پر تشریف لے جاتے تو پردہ گرا کر چار سو(400) رکعت نمازِ نَفْل ادا فرماتے، ایک مُدّت تک آپ نے اس عمل کو جاری رکھا۔ پھر آپ دُکان چھوڑ کر حَضْرتِ سِرّی سَقَطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اوران کے مکان کی ایک کوٹھڑی میں خَلْوت گُزیں ہو کر اپنے دل کی پاسبانی شُروع کر دی، اس طرح آپ نے 40 سال کا طویل عرصہ گزارا۔ تیس(30) سال تک آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک اللہ اللہ کہا کرتے اور اسی وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ آپ خود ہی اِرْشاد فرماتے ہیں کہ بیس(20) برس تک مجھ سے تکبیرِ اُولٰی فوت نہیں ہوئی۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص:۳۷ ملخصاً)

ہمارے اَسلاف اور ہم!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف کا طرزِ زندگی کس قدر پیارا تھا کہ دن بھر رِزقِ حلال کیلئے تجارت کرتے اور راتیں ذکر و عبادت میں گُزارا کرتے اور ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن فُضول کاموں میں برباد کر رہے ہیں، ہمارے اَسلاف آخری دَم تک نیکیاں کمانے کی دُھن میں مگن رہتے جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، ہمارے اَسلاف تو نمازوں کی ایسی پابندی فرماتے کہ سالہا سال تکبیرِ اُولٰی فوت نہ ہوتی جبکہ ہم مہینوں مَساجد کا منہ نہیں دیکھتے، بعض عید کی نماز کیلئے سال میں ایک بار ہی نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کر تو لیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ ہمارے اَسلاف پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے دیوانے تھے جبکہ ہم فیشن کے مَتوالے دنیا کی

رنگینیوں کے مَستانے ہیں، ہمارے اسلاف نہ صرف خود نیکیاں کرتے بلکہ دوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچاتے جبکہ ہم نہ صرف خود گناہوں میں مشغول رہتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں، ہمارے اسلاف اسلام کی سَربُلندی کی خاطر اپنی جان ومال، اہل وعیال کی قُربانی دے کر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے جبکہ ہم مال کی مَحبَّت میں حرام وناجائز ذرائع اختیار کرکے اپنی آخرت برباد کررہے ہیں۔ افسوس! صد افسوس! وہ اسلام جو ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے کرام کی بے شمار قربانیوں کے بعد نصیب ہوا ہے، آج ہمیں اس کی ترقّی واِشاعت کی بالکل فکر نہیں رہی۔ یاد رکھئے! عنقریب ہمیں بھی مرنا ہے، اندھیری قبر میں اُترنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے۔ لہٰذا آج میسر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے خوابِ غفلت سے بیدار ہوجایئے، نیکیاں کرنے گناہوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، عِلْمِ دِیْن سیکھنے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے، مدنی انعامات پر عمل کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع میسر آئیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حرص کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص کہتے ہیں جبکہ حرص رکھنے والے کو "حَرِیص" کہتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۷، ص۸۶ ملخصاً) جیسے کثیر مال کی خواہش کرنا، یہ جذبہ وخواہش حرص ہے جبکہ وہ شَخْص جو اس جذبے کا شکار ہو وہ حریص کہلائے گا۔

عُموماً یہی سمجھا جاتا ہے کہ حِرص کا تعلق صِرف مال و دولت کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ حرص کسی بھی شے کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اب وہ چیز کچھ بھی ہو سکتی ہے! اگر کسی کے دل میں مال و دولت کی مزید خواہش ہو تو وہ "مال کا حریص" کہلائے گا، اور اگر کسی کو بھوک سے زیادہ کھانے کی خواہش ہو تو اسے "کھانے کا حریص" کہیں گے، نیکیوں میں اضافے کا تمنائی "نیکیوں کا حریص" قرار پائے گا جبکہ گُناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو "گُناہوں کا حریص" کہیں گے۔ چنانچہ

حضرتِ علامہ عَبْدُالْمُصْطَفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: لالچ اور حِرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت اَلْغَرَض! ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔ (جنتی زیور، ص۱۱۱ ملخصاً) حرص کے مُتَعَلِّق مزید مَعْلُومات کے حصول کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 232 صفحات پر مشتمل کتاب "**حرص**" کا مُطالعہ بہت مفید ثابت ہو گا، آج ہی اس کتاب کو ہدیۃً حاصل فرما کر اس کا مُطالَعہ فرمایئے نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی اس کتاب کو پڑھنے (Read)، ڈاؤن لوڈ (Down Load) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) کرنے کی سہولت موجود ہے۔

"حرص" ایک فطری امر ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرص ایک ایسی صفت ہے، جو انسانی فطرت میں شامل ہے، دُودھ پیتا بچہ ہو یا کڑیل جوان یا سو (100) سال کا بُوڑھا انسان، مرد ہو یا عورت، حاکم ہو یا محکوم، امیر ہو یا غریب، عالِم ہو یا جاہِل الغرض ہر ایک حرص میں مبتلا ہوتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی کو ثوابِ آخِرت کیلئے نیکیوں کی حرص ہوتی ہے تو کسی کو مال و دولت، جاہ و حشمت اور عزت و شہرت کی۔ تفسیرِ خازِن میں ہے:

لالچ دل کا لازمی حصّہ ہے کیونکہ یہ (یعنی دل) اسی طرح بنایا گیا ہے۔ (تفسیر الخازن، ج۱، ص۴۳۷، ملخصاً)

یادرہے! حِرص کا تعلق جن کاموں سے ہوتا ہے، ان میں سے کچھ کام باعثِ ثواب ہوتے ہیں اور کچھ باعثِ عذاب جبکہ کچھ محض مُباح (یعنی جائز) بھی ہوتے ہیں یعنی ایسے کاموں کے کرنے پر کوئی ثواب ملتا ہے اور نہ ہی چھوڑنے پر کوئی عِتاب ہوتا ہے لیکن یہی مُباح (یعنی جائز) کام اگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ کیے جائیں تو انسان ثواب کا مستحق اور اگر بُرے اِرادے سے کرے تو عذابِ نار کا حقدار ہو جاتا ہے۔

حرص کی اقسام:

حرص کی بنیادی طور پر تین (3) قسمیں ہیں:

(1) **حرصِ محمود** (یعنی اچھی حِرص) جیسے راہِ خدا میں صرف کرنے کے لیے کثرتِ مال کی تمنّا کرنا۔

(2) **حرصِ مذموم** (یعنی بُری حِرص) کسی بُرے کام جیسے شراب پینے کیلئے کثرتِ مال کی تمنّا کرنا۔

(3) **حرصِ مباح** (یعنی جائز حِرص) جیسے بغیر کسی نِیَّت کے کثرتِ مال کی تمنّا کرنا۔ لیکن اگر اس حِرص میں اچھی نیّت ہو گی تو یہ حرصِ محمود بن جائے گی اور اگر بُری نِیَّت ہو گی تو یہی مذموم ہو جائے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی حِرص کو اُن کاموں میں صرف کرنا چاہیے جن سے ہمیں دنیا و آخرت کا نفع حاصل ہو اور یہ خوبی صِرف نیکیوں کی حرص میں ہی پائی جاتی ہے کیونکہ یہی حرص انسان کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ اور جنّت کے اعلیٰ درجات میں پہنچانے کا وسیلہ بنتی ہے اور قرآنِ پاک میں اس کی ترغیب بھی دلائی گئی ہے۔

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ (پ۴، آل عمران، ۱۳۳)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آجائیں پرہیز گاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

صِراطُ الجنان جلد 2 صفحہ 53 پر اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں ہے کہ گناہوں سے توبہ کرکے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض کو ادا کرکے، نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر اور تمام اعمال میں اخلاص پیدا کرکے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بخشش اور جنّت کی طرف جلدی کرو۔

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی نیک عمل کے فضائل بیان کرتے ہوئے اس کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ** یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔(صحیح مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۴۳۲)

آج کے لوگ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مبارکہ اور حدیثِ طیّبہ سے معلوم ہوا کہ ہمیں اپنی بخشش ومغفرت کروانے اور جنت کے اعلیٰ درجات پانے کیلئے ایسے کام کرنے چاہئیں کہ جس میں ہماری آخرت کا فائدہ ہو مگر افسوس! صد افسوس کہ دنیا کی مَحَبَّت اور فکرِ آخرت سے غفلت کے سبب مُسلمانوں کی بھاری اکثریَّت شوقِ عِبادت سے کوسوں دُور اور گناہوں کی حرِیص ہوتی جارہی ہے۔ آج کا نوجوان قِطار میں لگ کر مہنگے داموں ٹکٹ خرید کر ساری رات گناہوں بھرے میوزک پروگرام دیکھنے سننے کو تو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجد کا رُخ کرنے سے کَتراتا ہے، کئی کئی گھنٹے رِیموٹ

(Remote)ہاتھ میں پکڑے کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل ''مَدَنی چینل'' دیکھنے میں نفس و شیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں، روزانہ سینکڑوں سطروں پر مشتمل اخبار پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قرآنِ کریم کی چند آیات کی تلاوت کے لیے فُرصت نہیں ملتی، بُرے دوستوں کی صحبت میں بِلاناغہ گھنٹوں اپنا وَقْت برباد کرنے والا ہفتے میں صِرْف ایک دن وہ بھی چند منٹ کیلئے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کو تیار نہیں۔ کمپیوٹر، موبائل فون کے ذریعے اور نائٹ پیکجز(Night Pakeges) پر کئی کئی گھنٹے ضائع کر دینے والے کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں آنے کی دعوت دی جائے تو گھر کا کوئی ضروری کام یاد آجاتا ہے، یاد رکھئے! غفلت اور گناہوں میں مبتلا ہونے کا اَنجام ہلاکت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ پیامِ اَجَل(موت کا پیغام) آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز و اَقربِاء کو روتا چھوڑ کر اس دُنیا سے کُوچ کر جائیں ہمیں چاہیے کہ بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ سچی توبہ کریں اور نیکیوں کی حرص پیدا کریں۔

وہ ہے عیش و عِشرت کا کوئی محل بھی — جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جَہْل سے تُو نکل بھی — یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عِبْرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بزرگانِ دین کو آئیڈیل بنالیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نیکیوں کی حرص کے متعلق سُن رہے ہیں یقیناً اچھی چیزوں کی حرص کرنا اور انہیں اپنانے کی کوشش کرنا شریعت کو مطلوب ہے، جس طرح مال و دولت کے حریص

لوگ مالداروں کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں، اسی طرح نیکیاں کرنے کا جذبہ بڑھانے اور اس راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ پانے کیلئے ہم اپنے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کو اپنا آئیڈیل بنالیں تو اس طرح ان پاکیزہ ہستیوں کی زندگی ہمارے لئے مَشعلِ راہ بن جائے گی اور ہم بھی نیکیوں کے حریص بن جائیں گے۔ جتنی فِکْر ایک دنیادار کو اپنی دنیا بنانے کی ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ ان نُفُوسِ قُدسیہ کو اپنی آخرت سنوارنے کی دُھن ہوتی تھی۔ ان کے حالاتِ زندگی سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ حضرات نیکیوں کے کس قدر حریص ہوا کرتے تھے! آیئے ان نیک ہستیوں کی عبادت وریاضت کے احوال سنتے ہیں

۔

(1) صدیقِ اکبر کا شوقِ عبادت!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ تو حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے عَرض کی: میں نے۔ پھر پوچھا: آج تم میں سے کس نے جنازے میں شرکت کی؟ تو آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے عَرض کی: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے مِسکین کو کھانا کھلایا؟ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے عَرض کی: میں نے۔ اِرشاد فرمایا: آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے عَرض کی: ”میں نے۔“ تو بحر وبَر کے بادشاہ، دو عالَم کے شَہَنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس کسی میں یہ خَصلتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخِل ہو گا۔ (صحیح مسلم، ص۵۱۳ حدیث۱۰۲۸)

♣.....**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے ایک ہی دن میں

روزہ رکھا، جنازے میں شرکت کی، مسکین کو کھانا کھلایا اور مریض کی عیادت کی تو غیب کی خبریں دینے والے نبی، دو جہاں کے اُجالے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں جنت کی خوشخبری سنائی، سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ **روزہ رکھنا، جنازے میں شرکت کرنا، مسکین کو کھانا کھلانا، مریض کی عِیادت کرنا** جنت میں لے جانے والے اعمال ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2)زخمی حالت میں بھی نمازادافرمائی

امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر نمازِ فجر سے پہلے خنجر سے قاتِلانہ حملہ کیا گیا، مگر آپ شدید زخمی ہونے کے باوجود اپنی زندگی کے آخری سانس تک نماز کا اِہتمام کرتے رہے ،چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مِسوَر بِن مَخرَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تو میں اور ابنِ عباس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوئے،ان پر کپڑا ڈالا ہوا تھا،ہم نے کہا:یہ نماز کے نام پر جتنی جلدی اٹھیں گے کسی اور چیز کے نام سے نہیں اُٹھیں گے،چنانچہ ہم نے عَرض کی:یاامیرَالمُومنین!نماز!!یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور فرمایا :اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!جو نماز تَرک کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زخمی حالت میں بھی نماز ادا کی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج۸، ص۵۷۹، حدیث ۱۲ ملخصاً)

برکاتِ نماز

♣.....**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آپ نے نماز سے مَحبَّت اور نیکیوں

کی حرص دیکھی، شدید زخمی حالت میں بھی آپ نے نماز ادا فرمائی، آج مسلمانوں کی غالب اکثریت بدقسمتی سے نمازوں سے دُور، جو پڑھتے ہیں اُن میں بھی ایک تعداد ہے جو پابند نہیں ہے۔ گھر میں پڑھتے ہیں تو سفر میں چھوڑ دیتے ہیں، خوشی میں پڑھتے ہیں تو غمی میں چھوڑ دیتے ہیں، غمی میں پڑھتے ہیں تو خوشی میں غافل ہو جاتے ہیں، فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان پر قربان جایئے کہ شدید زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی، ان کے صدقے میں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پکا نمازی بنائے، آیئے! کچھ نماز کی برکتیں پیش کرتا ہوں۔

نماز جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز مومن کے لئے بہترین عمل ہے، نماز نُور ہے، نمازی بغیر ترجمان کے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلام ہوتا ہے، خشوع و خضوع کے ساتھ 2 رکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے، 2 رکعت نماز دُنیا و مَافِیْھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہے، نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ عمل ہے، نماز میں ہر سجدے کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گناہ مٹایا جاتا اور ایک درجہ بُلند کیا جاتا ہے، نمازی بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل کیا جائے گا، نماز سے گناہ جھڑتے ہیں، نماز گناہوں کے مَیل کچیل کو دھو دیتی ہے، ایک نماز پچھلی نماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نمازی خیر میں رات گزارتا ہے، نماز برائیوں کو مِٹا دیتی ہے، نمازی جنّت میں داخل ہو گا، نمازی کے لئے معصوم فِرشتے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مغفرت کی سفارش کرتے ہیں، نمازی اللہ تعالیٰ کی اَمان یعنی حفاظت میں رہتا ہے، نماز، نمازی کے لئے دُعائے حفاظت کرتی ہے، نمازی کامل مومن ہے، نمازی کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

دیدارِ حق دکھائے گی اے بھائیو نماز — جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو نماز
دربارِ مصطفٰی میں تمہیں لے کے جائے گی — خالق سے بخشوائے گی اے بھائیو نماز
جنّت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر — آرام سے سُلائے گی اے بھائیو نماز

فاقے سے مُفلسی سے جہنّم کی آگ سے سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو نماز
بات اعظمی کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) شہادتِ عثمان دورانِ تلاوتِ قرآن:

حضرت سیدُنا عبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اللہ کے محبوب ،دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے ،آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ”اے عثمان!تم سورہ بقرہ پڑھتے ہوئے شہید ہوگے اور تمہارا خون اِس آیت پر پڑے گا **فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ** (مستدرک ج۴ ص ۶۲حدیث ۴۶۱۱) اپنی خلافت کے آخری ایام میں جب حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آزمائش میں مبتلاء ہوئے تو بھی نفلی روزے رکھتے اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے حتّٰی کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت ہوئی تو اس وقت بھی تلاوت کررہے تھے ۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جسم مبارک سے نکلنے والے خونِ شہادت کے قطرے سامنے کھلے ہوئے قرآن پاک کی اِسی آیت پرپڑے جس کے بارے میں غیب داں آقا،دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی تھی ۔ چنانچہ مُحَدِّثِین و مُؤَرِّخِین فرماتے ہیں کہ جب مِصری لوگ قتل کے اِرادے سے حضرت سیدنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر میں گھسے تو وہ اتنے پُر خطر حالات میں بھی قرآن شریف کھولے ہوئے یہی رُکوع پڑھ رہے تھے ایک شَقِی (یعنی بدبخت) نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ پر تلوار ماری جس سے خون نکل کر اُسی لفظ پر پڑا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

قرآنِ پاک کو صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے:"خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سب سے پہلے اِسی ہاتھ سے قرآن لکھا ہے۔" ان مِصریوں میں سے سب بُرے حال پر مَرے، کچھ ہی عرصہ کے بعد لوگوں نے اُس قرآن پاک کی زِیارت کی اور اس پر خون کا اثر دیکھا۔(در منثور ۱/۳۴۰)

♣.....**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نیکیوں کی حرص آپ نے مُلاحظہ فرمائی، بوقتِ شہادت بھی آپ تلاوتِ قرآنِ فرمارہے تھے۔

قرآنِ کریم کی تلاوت مسلمان کے لیے بہت بڑی سعادت ہے، قرآنِ کریم کی کئی ایسی سُورتیں ہیں جن کی تلاوت کی برکت سے مختصر سے وقت میں ثواب کا عظیم خزانہ جمع کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ **سورۂ یٰسین شریف**، جس کی تلاوت میں 8، 10 منٹ لگتے ہیں مگر ثواب کیسا ہے سُنئے، سورۂ یٰسین کو ایک مرتبہ پڑھنے سے 10 قرآن کا ثواب حاصل ہوتا ہے، سورۂ یٰسین کی تلاوت سے **20 حج** کا ثواب ملتا ہے اور جو خوش نصیب اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے اس کے لئے مغفرت کی بشارت ہے۔

سُورَۂ مُلْک صرف 30 آیات پر مشتمل سورت ہے، اس کو پڑھنے میں 4، 5 منٹ لگتے ہیں مگر ثواب کیسا ہے سبحان اللہ! سُورَۂ مُلْک عذابِ قبر سے بچاتی ہے، سُورَۂ مُلْک اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

مزید سنئے! اور شوقِ تلاوت پیدا کیجئے! چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا معقل بن یسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت 3 بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم کہے اور **سورۂ حشر کی آخری 3 آیات** پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ستّر ہزار (70000) فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک

اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اس دن مرے تو شہید ہو گا اور شام کو پڑھے تو صبح تک یہی فضیلت ہے۔(سُنَنُ التِّرمذی ج۴ص۴۲۳حدیث۲۹۳۱)

♣.....ایک روایت میں ہے کہ ”سورۂ بقرہ“ میں ایک آیت ہے جو قرآنِ پاک کی تمام آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت جس گھر میں پڑھی جائے اس گھر سے شیطان نکل جاتا ہے اور وہ **آیۃُ الکرسی** ہے۔

(مُستدرک للحاکم ج۲ص۶۴۷حدیث۳۰۸۰)

♣.....سُورَۂ نَصر چوتھائی قرآن کے برابر ہے، سُورَۂ کَافِرُوْن یہ بھی چوتھائی قرآن کے برابر ہے، سُورَۂ اِخْلَاص تہائی قرآن کے برابر ہے، سُورَۂ زِلْزَال نصف قرآن کے برابر ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صدقے میں ہمیں نیکیوں کا حریص بنائے اور کثرتِ تلاوتِ قرآن کا شرف عطا فرمائے۔

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4)افسوس ! میں نے آدھی عبادت کم کردی:

حضرت سَیِّدُنا کَہمَس بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزانہ ایک ہزار(1000)نوافِل پڑھتے تھے، جب فارِغ ہوتے تو چلنے کی سَکت باقی نہ رہتی تھی۔ اس کے بعد بھی قناعت سے کام نہ لیتے تھے بلکہ عاجِزی کرتے ہوئے اپنے نَفس سے فرماتے: اے ہر بُرائی کے مرکز! اب دوسری عبادت کے لئے اُٹھ۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آخری عمر میں کمزور ہوگئے تو روزانہ 500

رکعتیں پڑھا کرتے تھے،اس پر بھی یہ فرماتے:افسوس!میں نے آدھی عبادت کم کر دی!

(تنبیہ المغترین،الباب الثانی،ص۱۳۸)

♣.....**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سَیِّدُنا کَہمَس بن حسن رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ عبادت اور نیکیوں کی حرص دیکھئے،جسمانی کمزوری کے باوجود بھی آپ **روزانہ ایک ہزار**(1000)نوافل اور آخری عمر میں بھی **پانچ سو**(500)**نوافل ادا فرماتے**۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!مدنی انعامات کے عاملین خوش نصیب عاشقانِ رسول روزانہ **تہجد،اِشراق و چاشت،تَحِیَّۃُ الْوُضُو،تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد،اوّابین،صلوٰۃ التوبہ** وغیرہ کے نوافل پڑھنے کی بھی سعادتِ عُظمٰی حاصل کرتے ہیں،آیئے!ترغیب کے لئے ان میں سے چند نوافل کے فضائل وبرکات ہم بھی سُنتے ہیں۔

♣.....تہجد ادا کرنے کو والوں جنّت کے وہ بلند و بالا محلات عطا کیے جائیں گے جن کا اندر سے باہر اور باہر کا اندر سے دیکھا جاسکے گا۔

♣.....نمازِ تہجد ادا کرنے والے بے حساب بخشے جائیں گے۔

♣.....جو نمازِ فجر با جماعت ادا کرکے ذِکرُاللہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب بُلند ہوگیا پھر 2رکعتیں(اِشراق کی)پڑھیں تو اسے **پورے حج وعمرہ کا ثواب** ملے گا۔

(سُنَنُ التِّرمذی،ج۲،ص۱۰۰حدیث۵۸۶)

♣.....**چاشت** کی پابندی کرنے والے کے گناہ معاف کر دِیے جاتے ہیں،اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

فرمانِ مصطفٰی: صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جو **مغرب کے بعد چھ**(6)رکعتیں اس طرح ادا کرے

کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ(6) رکعتیں بارہ(12) سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔" (سُنَنِ ابنِ ماجہ، ج۲ص۴۵حدیث۱۱۶۷)

میں پڑھتا رہوں سُنّتیں وقت ہی پر
ہوں سارے نوافل ادا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص102)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان نیک بندوں میں نیکیوں کی حرص کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی، یقیناً حرص ایک ایسا جذبہ ہے کہ جب یہ پیدا ہو جائے تو اِنْسان کو دیگر چیزوں سے بے پرواکر دیتا ہے، اگر کسی میں نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی حرص ہو تو وہ اپنے آرام و سکون کا دھیان کیے بغیر ہر وقت نیکیاں کمانے ہی کی فکر میں رہتا ہے جیسا کہ ابھی ہم نے سنا، جبکہ اگر کسی میں مال و دولت کمانے، عہدے اور منصب کو پانے کی حرص پیدا ہو جائے تو وہ اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات"

مال و دولت کمانے کی حرص سے جان چھڑانے اور نیکیوں کی حرص کا جذبہ پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیجئے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو جمع کروانا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے، نیز مدنی انعامات گناہوں سے بچانے کا بہت بڑا ذریعہ بھی ہیں اور نیکیوں کی حرص بیدار کرنے میں بھی بہت معاون ہیں۔ ان کی برکت سے نہ صرف فرائض کی ادائیگی کی

سعادت ملتی ہے بلکہ نوافل کی بھی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ کئی مدنی انعامات نفل عبادات کے مُتَعَلِّق ہیں۔ جیسا کہ مَدَنی انعام نمبر 3 آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الملک کے مُتَعَلِّق جبکہ مدنی انعام نمبر 6 راہ میں آتے جاتے مسلمانوں کو سلام کرکے ڈھیروں نیکیاں کمانے اور مَدَنی انعام نمبر 19 نمازِ تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین کی ادائیگی کے مُتَعَلِّق ہے، ان کے علاوہ بھی کئی مدنی انعامات ایسے ہیں جو ہمیں نفل عبادات کی طرف مائل کرنے والے ہیں، اس لیے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بھی بنے گا۔

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا — کرم مجھ پر حبیبِ کبریا ہو
گناہوں کی چُھٹے ہر ایک عادت — سُدھر جاؤں کرم یا مُصطفٰے ہو
کروں بے لوث خدمت سُنّتوں کی — شہا گر لطف مجھ پر آپ کا ہو
دے جذبہ "مَدَنی انعامات" کا تُو — کرم یا سیدِ ہر دو سرا ہو

(وسائلِ بخشش: ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فلموں کا شوقین!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نیکیاں کمانے اور گناہوں سے بچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے، کئی افراد جو پہلے گناہوں کے دلدل میں غرق تھے، اس ماحول کی برکت سے نہ صرف خود

نیکیاں کرنے لگے بلکہ دوسروں کو نیک بنانے والے بن گئے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں: چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کے عَلاقے "بڑا بورڈ" کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ پہلے پہل میں مُعاشَرے (مُ۔عا۔شَرے) کا بگڑا ہوا نوجوان تھا، خُوب فلمیں ڈِرامے دیکھنے کے سبب مَحَلّے میں "فِلموں کا خوار" کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔ اسی دوران ایک اسلامی بھائی کی "اِنفِرادی کوشش" کے نتیجے میں "کھجّی گراؤنڈ" (گلبہار) میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے شبِ براءَت کے سنّتوں بھرے اجتماعِ پاک میں شرکت کی سعادت حاصِل ہو گئی، وہاں پر میں نے "قبر کی پہلی رات" کے موضوع پر شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رُلا دینے والا بیان سنا، میں نے پچھلے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ ہمارا سارا گھرانہ ماڈرن تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے میرے پانچ (5) بھائی بھی دعوتِ اسلامی والے بن گئے اور سب نے سروں پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا اور گھر کے اندر مکمّل مَدَنی ماحول بن گیا، تادمِ تحریر حلقہ مُشاوَرت کے خادِم کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کر رہا ہوں اور ہر ماہ پابندی سے تین (3) دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرتا ہوں۔ (از آقا کا مہینہ: ۲۵، بتغیر)

یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول
اے بیمارِ عِصیاں تُو آ جا یہاں پر گناہوں کی دے گا دوا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل مسلمانوں میں ہر طرف دنیوی حرص کی وبا پھیل چکی ہے، ہر

ایک دنیوی اعتبار سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، کسی کا عالیشان بنگلہ دیکھا تو اس جیسا بنانے کی خواہش، کسی کو عمدہ کپڑے کا شاندار لباس پہنے دیکھا تو ایسا پہننے کی خواہش، کسی کی نئی چمکتی دَمکتی کار دیکھ کر دِل للچانا، کسی کا کامیاب کاروبار(Business) دیکھا تو منہ میں پانی بھر آنا، اَلْغَرَض! ہم دنیوی مال و دولت کی مَحَبَّت کے ایسے حریص بن چکے ہیں کہ دن رات آہیں بھرتے اور اس کے حصول کیلئے کوششیں کرتے ذرا نہیں تھکتے۔ اے کاش! کسی کو نیکی کرتا دیکھ کر ہم بھی نیک اعمال کرنے کی حرص میں مبتلا ہو جائیں، اے کاش! دوسروں کو مسجد کی طرف جاتا دیکھ کر ہمیں بھی پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو نیکیوں کے اس قدر شوقین تھے کہ نیکی کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ آیئے اس ضمن میں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

اچانک اذان کی آواز سنائی دی!

ایک بار اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جبل پور گئے تو وہاں سیر و سیاحت کیلئے ایک مقام پر تشریف لے گئے۔ اسی دوران جب نمازِ مغرب کا وقت ہوا تو وہیں ریت پر مُصَلّٰی اور رومال وغیرہ بچھا لئے گئے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے میزبان و خلیفہ حضرتِ مولانا مفتی عبد الباقی برہانُ الحق جبل پوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی اذان دینے کے ارادے سے کانوں میں انگلیاں ڈالی ہی تھیں کہ اچانک مجھے اذان کی آواز سنائی دینے لگی، دیکھا تو اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اذان دے رہے تھے، اذان کے بعد خود ہی اقامت کہہ کر نمازِ مغرب بھی پڑھائی۔ نماز سے

فراغت کے بعد ہم نے قدموں کا بوسہ لیا تو آپ نے دستِ مبارک سے میرا(یعنی مولانا برہانُ الحق جبل پوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمایا: حدیث شریف میں ہے اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں کا ہر ذرّہ شاہد اور گواہ ہو جاتا ہے اس لیے میں نے اذان دی کہ یہاں کا بہتا ہوا دریا، پہاڑ، درخت، سبزہ اور ریت سب میرے لیے شاہد یعنی گواہ ہو جائیں۔ (اکرام امام احمد رضا، ص:۹۵، بتغیر)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سُنتِ مُصطَفٰے کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
جس نے دیکھا انہیں عقیدت سے قلب کی آنکھ سے محبّت سے
مرحبا مرحبا پُکار اُٹھا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش: ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اذان کے جواب کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کے حریص تھے وہیں ہمیں بھی یہ درس مِلا کہ جب جب موقع ملے شرم وجھجک کے بغیر اذان دے کر قرب وجوار کی اشیاء کو اپنے ایمان کا گواہ بنالینا چاہیے اور اس پر ملنے والی ڈھیروں نیکیوں کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے۔ بالفرض اگر اذان واقامت کہنے کا موقع نہ بھی ملے تو اذان واقامت کا جواب دینے کو ہی اپنا معمول بنالیجئے، اذان واقامت کا جواب دینے والے مرد کے لیے ہر کلمہ پر دو(2) لاکھ جبکہ عورت کے لیے ہر ایک کلمہ پر ایک لاکھ نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، چنانچہ فرمانِ

مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اے عورتو! جب تم بِلال کو اذان واِقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ (100000) نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار (1000) دَرَجات بُلند فرمائے گا اور ایک ہزار (1000) گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عرض کی: یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کیلئے دُگنا۔ (تاریخ دِمشق لابنِ عساکر ج ۵۵ ص ۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان جایئے! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرما دیا ہے مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوُجُود بھی ہم غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ لہٰذا نیکیوں کی حرص پیدا کیجئے اور اذان واقامت کا جواب دیجئے اور لاکھوں نیکیاں اور درجات کی بلندی پایئے۔ اذان واِقامت کا جواب دینا تو مدنی انعام بھی ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 4 میں ہے: "کیا آج آپ نے بات چیت، چلت پھرت، اُٹھنا رکھنا، فون پر گفتگو، اسکوٹر، کار چلانا وغیرہ تمام کام کاج موقوف کرکے اذان واقامت کا جواب دیا؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اذان واقامت کا جواب دے کر ڈھیروں نیکیاں کمانے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گو یہ بندہ نکمّا ہے بیکار اِس سے لے فضل سے ربِّ غفّار
کام وہ جس میں تیری رِضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 138)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دَور میں گُناہ کرنا بہت آسان ہے جگہ جگہ گناہوں کے

اسباب وآلات مُہیا ہیں اور مَعَاذَاللہ نیکیاں کرنا بے حد دُشوار ہے شاید اسی وجہ سے مسلمان گناہوں کے مریض ہو کر نیکیوں کے حریص نہ رہے۔ افسوس صد افسوس! ہم گناہ کرنے کے لئے تو بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی اُٹھا لیتے ہیں مگر جُونہی نیکی کا موقع ملتا ہے تو نفس و شیطان اپنے جال میں بری طرح پھنسا لیتے ہیں اور معمولی سی نیکی بھی پہاڑ جیسی معلوم ہوتی ہے۔ یاد رکھئے! نیکی میں جتنی مَشَقَّت زیادہ ہو گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے ثواب بھی اتنا ہی زیادہ عطا فرمائے گا جیسا کہ منقول ہے: ''**اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا** یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زِیادہ ہے۔'' (کشف الخفاء: ۱/۱۴۱، الحدیث ۴۵۹) ہمارے اسلاف کو نیکیاں کرتے وقت کیسی ہی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا کبھی پیچھے نہ ہٹتے چنانچہ،

بارش میں طواف کی خواہش!

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو مکہ شریف پہنچتے ہی علیل (بیمار) ہو گئے، بسا اوقات بخار کی شدت ایسی ہوتی کہ صحیح طریقے سے کھڑے بھی نہ ہو پاتے، ذی الحج کی تیرہویں (13ویں) تاریخ سے بخار شروع ہوا، کبھی بڑھتا اور کبھی گھٹتا، جبکہ محرم الحرام شریف تقریباً سارا ہی بخار میں گزرا (ملفوظات: ۲۰۰، ۱۸۸، ۲۰۱) ایسے حالات میں شدت سے اس بات کا انتظار تھا کہ صحت کچھ اچھی ہو جائے تو سُوئے مدینہ روضۂ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حاضری کے لیے روانہ ہوا جائے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: جب محرم کے آخری دنوں میں **بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے) صحت (اچھی) ہوئی تو وہاں ایک سُلطانی حمام ہے اُس میں نہا کر باہر نکلا تو اَبْر (یعنی بادل) دیکھا، حرم شریف پہنچتے پہنچتے برسنا شُروع ہوا۔ مجھے حدیث یاد آئی کہ جو مینہ (بارش) برستے میں طواف کرے وہ رحمتِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) میں

تیرتا ہے۔ فوراً سنگِ اسود شریف کا بوسہ لے کر بارش ہی میں سات(7) پھیرے طواف کیا، تو پھر سے بخار ہو گیا۔(مکہ معظمہ کے ایک جید عالم دین) مولانا سیّد اسمٰعیل رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک ضعیف حدیث کے لئے آپ نے اپنے بدن کی یہ بے احتیاطی کی! میں نے کہا: حدیث ضعیف ہے مگر اُمید **بِحَمْدِ اللہ تَعَالٰی** قَوِی ہے۔ یہ طواف **بِحَمْدِ اللہ تَعَالٰی** بہت مزے کا تھا(کیونکہ) بارش کے سبب طائفین(یعنی طواف کرنے والوں) کی وہ کثرت نہ تھی(جو عام دنوں میں ہوتی ہے)۔

(ملفوظات:ص:۲۰۹،بتغیر)

شرابِ محبت کچھ ایسی پلا دے
کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش،ص:109)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ایک طرف ہمارے اَسلاف کا یہ حال تھا کہ مہینہ بھر بخار میں رہنے کے باوجود بھی بارش میں طواف کرنے کی فضیلت پانے کے حریص تھے جبکہ ہماری حالت تو اس قدر ابتر ہے کہ ہلکا پُھلکا سر درد، نزلہ زکام اور معمولی بیماریوں کے سبب نوافل کی سعادت پانا تو درکنار ہم تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرائض تک چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر ہم روزانہ فرائض کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ نفل عبادات کی بھی عادت بنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عبادات کا مزید شوق پیدا ہو گا۔

ہمارے بُزرگانِ دین کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ وہ روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنالیا کرتے اور پھر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے اور ہدف مکمل کرلینے کے بعد بھی خود کو عبادت وریاضت میں ہی مشغول رکھتے۔ چنانچہ ”حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے

کے عابدوں میں سب سے افضل تھے۔ اُنہوں نے اپنے اُوپر یہ بات لازم کرلی تھی کہ میں روزانہ ایک ہزار نوافل پڑھوں گا۔ چُنانچہ وہ اِشراق سے لے کر عصر تک (دن کا اکثر حصّہ) نوافل میں مشغول رہتے پھر جب گھر آتے تو ان کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، ایسا لگتا جیسے ابھی پھٹ جائیں گے۔ اتنی عبادت کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: ”اے بُرائیوں پر اُبھارنے والے نَفْس! تُو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اتنے نیک اعمال کروں گا کہ تجھے ایک پل بھی سکون میسر نہ ہوگا اور تُو بستر سے بالکل دور رہے گا، میں تجھے ہر وَقْت مصروفِ عمل رکھوں گا۔“ (عیون الحکایات، ۱/۹۷)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص:106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاید میں مرجاؤں!

بعض بزرگانِ دین ہر دن اور رات کو اپنی زندگی کا آخری سمجھ کر اس میں خوب عبادت کرتے، چنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا مُعاذَہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا روزانہ صُبح کے وَقْت فرماتیں: ”(شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: ”یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔“ پھر صُبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (جنت میں لے جانے والے اعمال، ص150)

زندگی کا کیا بھروسا!

فی زمانہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی اسلاف کی پیروی کرنے والی عظیم شخصیت ہیں۔ ایک مرتبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رات بھر مَدَنی مشورے کے باعث سو نہ سکے۔ بعدِ فجر ایک اسلامی بھائی نے عرض کی: ”ابھی آپ آرام فرمالیں، دس(10) بجے دوبارہ اُٹھنا ہے، لہٰذا! اُٹھ کر اشراق وچاشت ادا فرمالیجئے گا۔“ تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جواب دیا: ”زندگی کا کیا بھروسا؟ سوکر اُٹھنا نصیب ہویا نہیں.. یا.. کیا معلوم آج زندگی کے آخری نفل اَدا ہورہے ہوں؟ یہ فرمانے کے بعد اِشراق وچاشت کے نفل ادا فرمائے پھر آرام فرمایا۔ (تعارفِ امیر اہلسنت:۶۵)

لازمی ہے ہر صُورت چھوڑنا گناہوں کا
بھائی! موت سے پہلے کاش! تُو سُدھر جاتا

(وسائلِ بخشش، ص:157)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں یہی مدنی ذِہن فراہم کرتا ہے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کے ذریعے اپنی آخرت بہتر بنالیجئے، سانسوں کی یہ مالا نہ جانے کب اچانک ٹُوٹ کر بکھر جائے اور خدانخواستہ ہمیں گُناہوں سے توبہ کا وَقْت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہوجائے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے اپنے بُزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال کی عادت بن سکے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے

کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبحِ صادق سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ مثلاً صبح نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا یعنی صدائے مدینہ لگانا، بعد فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سننا، اشراق و چاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑھنا، نیز رات میں سورۃُ الملک پڑھنا یا سننا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، عشا کی نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے علاوہ دیگر مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کرسکتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ہم مدنی انعامات پر عمل کرکے دن بھر میں اتنی زیادہ نیکیاں کرنے میں کامیاب ہوں، وہ اس نیک کام سے روکنے کے لیے لاکھوں جتن کرے گا، طرح طرح کے وسوسے ڈال کر بہکانے کی کوشش کرے گا کہ میں تو بہت مصروف ہوں اتنا وقت کہاں جو ان 72 مدنی انعامات پر عمل کر سکوں۔ اگر آپ ان وسوسوں پر توجہ دیئے بغیر مدنی انعامات پر غور فرمائیں تو شاید حیران رہ جائیں گے کہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا مُشکل لگ رہا تھا ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے، کیونکہ ہمیں روزانہ 72 مدنی انعامات پر عمل نہیں کرنا بلکہ روزانہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا ہے اس کے تین (3) درجے ہیں۔ پہلا اور دوسرا درجہ 17، 17 اور تیسرا درجہ صرف

16 مدنی انعامات پر مُشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 8 مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر ہفتے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے، 6 مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر مہینے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے اور 8 مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر 12 ماہ میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ شیطان ہمیں جن مدنی انعامات پر عمل کرنا دُشوار محسُوس کروا رہا تھا، ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے۔ فی زمانہ ایک مسلمان کے لئے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے، اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکے گا جب آپ مدنی انعامات کے رسالے کا بغور مُطالعہ فرمائیں گے۔ ان مدنی انعامات میں فرائض وواجبات اور سُنَن و مُستحبّات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حُصول کے مدنی پھول بھی خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گُناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم بھی گناہوں کی بیماریوں سے چھٹکارہ پا کر نیکیوں کے حریص بننا چاہتے ہیں تو آج ہی سے مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حرص کی تعریف، اس کی اقسام، نیکیوں کے حریص اسلافِ کرام کے ایمان افروز واقعات سُنے۔

← کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش کرنے کو حرص کہتے ہیں۔

← ہمارے بُزرگانِ دین ہمیشہ نیکیوں کی ہی حرص میں مبتلا رہتے، یہاں تک کہ وقتِ نزع

بھی انہیں نیکیاں کمانے کا ہی خیال رہتا تھا۔

← ہمیں ایسی حرص اختیار کرنی چاہیے جو آخرت میں ہمارے لیے فائدے کا سبب بنے۔

← ہمارے اسلاف کو نیکیاں کمانے میں کیسی ہی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا وہ نیکیاں کمانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔

← اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیکو کار بندوں کے صدقے ہمیں بھی نیکیوں کی حرص عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بُزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کے چند مَدَنی پھول :

(1) جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھیے: "بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ" ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت

ہے نہ قوّت۔(ابوداود، ج۴ص۴۲۰حدیث۵۰۹۵)اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔(2)اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے(3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے(4)اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔(رَدُّالْمُحتار، ج۹ص۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِشریعت حصّہ۱۶ص۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج۲، ص۱۱۸)(5)جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟(6)اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو(7)جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے(8)کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے(9)واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ16 (312صفحات) نیز 120صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدیۃً حاصِل کیجئے اور

پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مَدَنی پھول،ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنّت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔[1]

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 ... مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کتاب الادعیة، باب فی الصلاة علی النبی ... الخ، ۱۰/۲۵۳ حدیث: ۱۷۲۹۸

2 ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذیعقدہ کی آمد آمد ہے، اِس ماہِ مبارک کی 2 تاریخ کو عالمِ اسلام کی ایک عظیم ہستی کا عُرس منایا جاتا ہے، وہ عظیم ہستی کون ہے؟ وہ عظیم ہستی **صدرُ الشَّریعہ**، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔

صدر الشّریعہ کی شان و عظمت کی جھلکیاں

✿ صدر الشّریعہ کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت جیسے مجدّدِ دِین و ملّت، امامِ اہلسنّت نے آپ کو ہند کا قاضیِ اسلام مقرر فرمایا۔

✿ صدر الشّریعہ کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اعلیٰ حضرت نے آپ کو اپنی

خلافت عطا فرمائی تھی۔

✿ صدر الشّریعہ آستانۂ مُرشد کے باوفا تھے۔

✿ صدر الشّریعہ چھوٹے بچوں پر بہت شفیق و مہربان تھے۔

✿ صدر الشّریعہ سنّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کا کام کاج انتہائی مصروفیت کے باوجود خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے۔

✿ نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر سختی سے عمل پیرا رہتے۔

جن کی ہر ہر ادا سُنتِ مصطفی

ایسے صدر الشّریعہ پہ لاکھوں سلام

✿ آپ کی خصوصیات میں یہ بھی تھا کہ آپ گھر یا باہر کبھی نماز قضا نہ کرتے، شدید بیماری میں بھی نماز کی پابندی فرماتے۔

✿ نمازِ باجماعت کا ایسا جذبہ تھا کہ مرحبا! اگر کبھی مؤذن مقررہ وقت سے لیٹ ہو جاتا تو خود ہی اذان دے دیتے۔

✿ روزوں سے ایسی محبت تھی کہ سخت بیماری میں بھی آپ روزے نہ چھوڑتے۔

✿ کیسی ہی مصروفیت ہوتی نمازِ فجر کے بعد قرآنِ پاک کے ایک پارے کی تلاوت فرمایا کرتے۔

✿ بعدِ نمازِ جمعہ بِلاناغہ 100 بار دُرودِ رضویہ پڑھا کرتے۔

✿ اپنی اولاد اور طلبہ کی عملی تعلیم و تربیت کا خصوصی خیال فرمایا کرتے۔

✿ صدر الشّریعہ، خلیفہ اعلیٰ حضرت ایسے عاشقِ رسول تھے، جب نعت شریف سُنتے تو ادب سے

دونوں ہاتھ باندھ لیتے آنکھیں بند کر لیتے اور آنکھوں سے عشقِ رسول میں آنسو بہنے لگتے۔

✿ آپ نے سفر مدینہ میں وفات پائی۔

✿ آپ کے مبارک مزار سے پاکیزہ خوشبو کئی دن تک محسوس کی گئی۔

✿ آپ کا بہت بڑا علمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اُمّتِ مصطفی کو عالم بنانے والی کتاب یعنی ”بہارِ شریعت“ عطا کی۔

جس کے دم سے بہارِ شریعت ملی
ایسے صدرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم **”صدرُ الشَّریعہ کی دِینی خدمات“** کے موضوع سے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کریں گے مگر آیئے! اس سے پہلے صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارف سُنتے ہیں چُنانچہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۰۰ھ مطابق 1882ء میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مدینۃُ العُلَماء گھوسی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد حکیم جمالُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دادا حُضُور خُدا بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَنِّ طِبّ کے ماہِر تھے۔ اِبتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خُدا بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے گھر پر حاصل کی پھر اپنے قصبے ہی میں مدرَسہ ناصرُ العلوم میں جا کر مولانا الٰہی بخش صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ تعلیم حاصل کی۔ پھر جُون پور پہنچے اور اپنے چچازاد بھائی اور اُستاد مولانا محمد صدیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ اَسباق پڑھے پھر استاذُ العُلَماء حضرت علّامہ ھدایتُ اللہ خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علمِ دین کے چھلکتے ہوئے

جام نوش کئے اور یہیں سے درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ پھر دورۂ حدیث کی تکمیل پیلی بھیت میں اُستاذُ الْمُحَدِّثِیْن حضرت مولانا وصی احمد مُحَدِّثِ سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کی۔ حضرت مُحَدِّثِ سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہونہار شاگرد کی اعلیٰ صلاحیتوں کا اعتراف اِن الفاظ میں کیا: **"مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو امجد علی نے"**۔(تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص۵ بتغیر)

مُصنّف بھی، مُقرّر بھی، فقیہِ عصر حاضر بھی
وہ اپنے آپ میں تھا اِک اِدارہ عِلْم و حکمت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدرُ الشریعہ کا علمی کارنامہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پاک وہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ضخیم (بڑی بڑی) عربی کُتُب میں پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو تحریر کی لڑی میں پِرَو کر ایک مقام پر جمع کر دیا۔ انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک درپیش ہونے والے ہزارہا مسائل کا بیان **"بہارِ شریعت"** میں موجود ہے۔ ان میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں، جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عَین ہے۔ بہارِ شریعت لکھنے کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اُردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، جو صحیح مسائل پر مشتمل ہو اور ضَروریات کے لئے کافی و وافی ہو۔ فقہِ حنفی کی مشہور کتاب **"فتاویٰ عالمگیری"** سینکڑوں عُلَمائے دِین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِین نے حضرت سیِّدُنا شیخ نظامُ الدّین مُلّا جیوَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگرانی میں عَرَبی زَبان میں مُرَتَّب فرمائی مگر قُربان جایئے کہ

صدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وُہی کام اُردو زبان میں تنِ تنہا کر دکھایا اور مختلف اسلامی کتابوں سے وہ مسائل چُن چُن کر بہارِ شریعت میں شامل کئے، جن پر فتوی دیا جاتا ہے نیز سینکڑوں آیات اور ہزاروں احادیث بھی مُوضوع کی مناسَبَت سے دَرج کیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحدیثِ نعمت کے طور پر خود ارشاد فرماتے ہیں: اگر اورَنگزیب عالمگیر بادشاہ اس کتاب (یعنی بہارِ شریعت) کو دیکھتے تو مجھے سَونے سے تولتے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقصد یہ تھا کہ بَرِّصَغیر کے مسلمان اپنے دِین کے مسائل سے بآسانی آگاہ ہو جائیں چُنانچِہ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں: اس کتاب میں جہاں تک ممکن ہو سکا یہ کوشش کی گئی ہے کہ عبارت بَہُت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقّت (یعنی مشکل) نہ ہو اور کم علم (حضرات) اور عورَتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے، یہ مُمکِن نہیں کہ علمی دُشواریاں بالکل جاتی رہیں ضَرور بَہُت مَواقِع ایسے بھی رہیں گے کہ اہلِ علم سے سمجھنے کی حاجت ہو گی، کم از کم اتنا نَفع ضَرور ہو گا کہ اس کا بیان اُنہیں مُتَنَبِّہ (مُ۔تَ۔ نَب۔بِہ۔ یعنی خبردار) کرے گا اور نہ سمجھنا، سمجھ والوں کی طرف رُجوع کی توجُّہ دلائے گا۔

بہارِ شریعت کے اس عظیم علمی ذَخیرے کو مُفید سے مُفید تَر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ کے مَدَنی عُلماء نے تخریج و تسہیل اور کہیں کہیں حَواشی لکھنے کی بھی کوشش فرمائی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکمل کتاب مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر بھی آ چکی ہے۔ سادہ ایڈیشن تین (3) جلدوں میں اور رنگین جہیز ایڈیشن چھ (6) جلدوں میں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out)

بھی کیا جاسکتا ہے۔

یہ کتاب 27 سال میں لکھی گئی، یاد رہے کہ 27 سال کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سالوں میں، ہر وقت تصنیف میں مشغول رہے بلکہ چھٹیوں میں دیگر کاموں سے وقت بچا کر یہ کتاب، لکھتے جس کے سبب اس کی تکمیل میں خاصی تاخیر ہو گئی چُنانچِہ آپ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) بہارِ شریعت کے حصّہ 17 کے اختِتام پر لکھتے ہیں: اس کی تصنیف میں عُموماً یہی ہوا کہ ماہِ رمضان المبارک کی تعطیلات (یعنی چھٹیوں) میں جو کچھ دوسرے کاموں سے وقت بچتا، اس میں کچھ لکھ لیا جاتا۔ (تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص44 تا47 بتغیر قلیل)

رِسالہ "**تذکرۂ صدرُ الشّریعہ**" میں ہے جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ: صدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسائلِ شرعیّہ کو بہارِ شریعت کے 20 حِصّوں میں سمیٹنا چاہتے تھے مگر مکمّل نہ کر سکے اور یہ وصیّت فرمائی ہے کہ اگر میری اولاد یا شاگردوں یا عُلَمائے اہلسنّت میں سے کوئی صاحِب اس کا قلیل حصّہ جو باقی رہ گیا ہے، اُس کی تکمیل فرمائیں تو میری عَین خوشی ہے چُنانچِہ صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خواب شرمندۂ تعبیر (یعنی پورا) ہوا اور اس کے بقیّہ تین (3) حصّے بھی چھپ کر منظرِ عام پر آچکے۔

(تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص48)

صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیر و مُرشد یعنی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہارِ شریعت کے جب دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصّے کا مُطالَعہ فرمایا تو چند تعریفی کلمات لکھنے کے بعد تحریر فرمایا کہ آجکل ایسی کتاب کی ضَرورت تھی کہ عوام بھائی آسان اُردو میں صحیح مسئلے پائیں۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، ۱/ ۴۱۴)

آپ کی تصنیف نے مُستَغْنِی ہم کو کر دیا غیر کے آگے جبینِ اہلسنت خم نہیں

ہر طرف علم و ہنر کا آپ سے دریا بہا آپ کا احسان اے صدرُ الشّریعہ کم نہیں

(ماہنامہ اشرفیہ، صدرُ الشریعہ نمبر، ص۲۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُبارک دِل میں دینِ اِسلام کی خدمت، اُمّت کے لئے آسانی اور مسلمانوں کی شرعی رہنمائی کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ وہ مسائلِ شرعیّہ کہ جو بڑی بڑی عربی کتابوں میں پوشیدہ اور عام مسلمانوں بلکہ خواص تک کی پہنچ سے بہت دُور تھے، بڑے بڑے عُلماء بطورِ دلیل جنہیں اپنے فتاویٰ جات کی زِینت بناتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لاکھ مصروفیات کے باوجود اپنی زندگی کے قیمتی اوقات ڈھیروں ڈھیر ضروری مسائل کو اکھٹا کر کے کتابی شکل دینے کی جدوجہد میں وقف فرمادِیئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس حیرت انگیز اور قابلِ رشک کارنامے نے نہ صرف اسلام اور سُنّیت کا سر فخر سے بلند کر دیا بلکہ شریعتِ مطہّرہ اور بزرگانِ دِین کے فیضان کو پوری دنیا میں عام کر کے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت پر وہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ جس کا بدلہ کبھی بھی نہیں چکایا جاسکتا۔ اس قدر تھوڑے عرصے میں اتنی عظیم الشّان دِینی خدمت سرانجام دینے پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شُمار اُن خُوش قسمت ہستیوں میں ہوتا تھا کہ جن کے سروں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے دِین کی سمجھ کا تاج سجا کر مذہبِ اسلام کی خدمت کے لئے چُن لیا تھا چنانچہ

مُحَمَّد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے، اس کو دِین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

(بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللّٰہ بہ خیرا... الخ، حدیث: ۷۱، ۱/۴۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اسے دِینی علم، دِینی سمجھ اور دانائی بخشتا ہے۔ اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک یہ کہ قرآن و حدیث کے ترجمے اور الفاظ رَٹ لینا علمِ دین نہیں بلکہ ان کا سمجھنا علمِ دین ہے۔ یہی مشکل ہے۔ اسی کے لئے فقہائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تقلید کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے تمام مُفَسِّرِین و مُحَدِّثِیْن، ائمہ مُجْتَہِدِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے مُقَلِّد ہوئے اور حدیث کی سمجھ بُوجھ پر ناز کرنے والے نہ ہوئے۔ دوسرے یہ کہ قرآن و حدیث کا علم کمال نہیں، بلکہ ان کا سمجھنا کمال ہے۔ عالمِ دین وہ ہے جس کی زبان پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہو اور دل میں ان کا فیضان ہو، فرمان کے ساتھ ساتھ فیضان بھی ضروری ہے، جیسے بجلی کی فٹنگ کے ساتھ ساتھ پاور ضروری ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۱/۱۸۷ ملتقطا وبتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر سرسری نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ہم پر واضح ہو جائے گی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شب و روز دین اور قرآن و حدیث کی خدمت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کو پھیلانے میں بسر ہوئے نیز اسلام کی سربلندی اور اُمّت کی خیر خواہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مقاصد میں شامل رہی، اسی مدنی جذبے نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس بات پر اُبھارا کہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں اللّٰہ تعالیٰ کے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم کا کوئی ایسا ترجمہ ہونا چاہئے کہ جسے پڑھنے اور سمجھنے میں کسی قسم کی دُشواری محسوس نہ ہو، اس کو پڑھنے اور سننے والے کے دل میں خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کا اضافہ ہو، جو ذاتِ باری تعالیٰ

کے تقدس، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان و عظمت اور ان کی ناموس کی حفاظت کا حقیقی ترجمان نیز صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جیسی مقدس ہستیوں کی عظمت و رفعت اور ان کے مقام و مرتبے کا سچا محافظ و پاسبان ہو، لہٰذا خدمتِ دین اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے اس مُبارک جذبے کے تحت صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پیر و مرشد اور وقت کے مُجَدِّد یعنی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں مقدس ہستیوں کی ناموس کا محافظ ترجَمۂ قرآن تحریر فرمانے کی درخواست پیش کر دی چنانچہ

ترجَمۂ کنزالایمان

شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الشریعہ"** کے صفحہ نمبر 17 اور 18 پر ترجَمۂ قرآن کے تعلق سے صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے، تحریر فرماتے ہیں: صحیح اور اَغلاط سے پاک احادیثِ نَبویّہ واقوالِ ائمّہ کے مطابِق ایک ترجَمہ کی ضَرورت محسوس کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ترجَمۂ قرآن پاک کے لئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: یہ تو بہت ضَروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہو گی؟ اس کی طَباعت (یعنی اسے چھاپنے) کا کون اہتِمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُرُوفوں کو درست کرنا اور درستی بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکِل تو یہ ہے کہ پریس (Press) میں ہر وقت باوُضو رہے، بغیر وُضو نہ پتّھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتّھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں، ان کو بھی بَہُت احتیاط سے رکھا جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

جو باتیں ضروری ہیں، ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بِالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہو سکتا ہے، آئندہ کوئی شخص اس کے چھپنے کا انتِظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وقت یہ کام نہ ہو سکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہو گا۔ آپ کی اس گُزارش کے بعد ترجَمہ کا کام شروع کر دیا گیا۔ بِحَمدِاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیک کوششوں سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مجدِّدِ اعظم، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لکھے ہوئے قرآنِ پاک کے صحیح ترجمہ **"ترجَمہ کنزالایمان"** سے مُستفید ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (یعنی صدرُ الشریعہ) کی اِحسان مند ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قِیامت تک جاری رہے گا۔

گر اہلِ چمن فخر کریں اس پہ بجا ہے امجد تھا گلابِ چمنِ دانش و حکمت

(تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص۱۷تا۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسلمانوں کو فیضانِ قرآن سے سیر اب کرنے اور دینِ متین کی سلامتی بر قرار رکھنے کے لئے کیسی کیسی قربانیاں دی ہیں، اس عالیشان کارنامے کی بدولت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق یہ کہنا بالکل درست ہو گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات مسلمانوں کے لئے کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں تھی کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مسلسل کوششوں ہی کا تو نتیجہ تھا کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی مصروف ترین شخصیت کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ترجمۂ قرآن کے لئے قائل کر لیا تھا اور قربان جایئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت سی دینی مصروفیات کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاکیزہ کلام کی خدمت، مسلمانوں کی خیر خواہی اور اپنے لاڈلے

خلیفہ کی دِلجوئی کرتے ہوئے اپنی قیمتی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس کام کے لئے آمادگی کا اظہار فرمایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کرم نوازی، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی توجہ خاص اور صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مہربانی سے تاریخ کا وہ عمدہ ترین ترجمۂ قرآن بنام **"کنزالایمان"** ہم تک پہنچا کہ جس پر ہماری آنے والی نسلوں کو بھی فخر رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رُوحانی فیوض وبرکات سے مالا مال ہونے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافلہ" بھی ہے۔ مدنی قافلوں کا ایک مقصد مساجد کی آبادکاری بھی ہے اور مساجد کو آباد کرنے والوں سے متعلق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ والے ہیں۔ (معجم اوسط، ۲/۵۸، رقم: ۲۵۰۲) آیئے! ترغیب کے لئے مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

دل کا مریض ٹھیک ہو گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے دل کی دو نالیاں بند تھیں، ڈاکٹر نے اینجیو گرافی (این۔جی۔یو۔گرا۔فی) کروانے کا مشورہ دیا۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے انہیں سنّتوں کی تربیّت کے مدنی قافلے میں سفر کر کے وہاں دعا مانگنے کی ترغیب دلائی، چُنانچہ وہ 3 دن کے مَدَنی قافلے کے مسافر بن گئے، واپسی پر جب ٹیسٹ کروائے گئے تو تمام رَپورٹیں دُرُست تھیں، ڈاکٹر نے حیرت سے پوچھا: آخر

یہ کیسے ہوا؟ جواب دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کر کے دعا کرنے کی بَرَکت سے مجھے دل کے مُہلِک مرض سے نَجات مل گئی۔

ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آ کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو
دل میں گر دَرْد ہو ڈر سے رُخ زَرْد ہو پاؤ گے فَرحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شبہ صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی ہمارے لئے ایک بہترین آئیڈیل ہے کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی لمحہ بھی دِین اور سُنّتوں کی خدمت، علمِ دِین کی اِشاعت اور اسلام کی سربلندی کی کوششوں سے خالی نہیں گزرتا تھا اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وقت اور قلم میں بہت برکت عطا فرمائی تھی لہٰذا یہی سبب تھا کہ پورا پورا دن نیکی کے کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاق و چوبند رہتے تھے، یاد رہے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی لالچ میں آکر یہ کام سرانجام نہیں دیتے تھے بلکہ صرف و صرف رضائے الٰہی ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیشِ نظر ہوا کرتی تھی چنانچہ نمازِ فجر کے بعد سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دینی معمولات کا آغاز ہوتا تو رات گئے تک جاری و ساری رہتا حتی کہ آرام کرتے کرتے رات کے دو (2) بج جاتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انہی قابلِ قدر خدمات کے صِلے میں اللہ تعالیٰ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس مقام و مرتبے سے نوازا کہ آج آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نوکِ قلم سے تحریر کردہ تصانیف خصوصاً **"بہارِ شریعت"** کے فیضان سے عوام و خواص کی ایک کثیر تعداد فیض یاب ہو رہی ہے نیز برادرِ اعلیٰ حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا خان

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خدمتِ دِین کے جذبے سے اس قدر متاثر تھے کہ خوش ہو کر صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شانِ عالیشان میں یہ قابلِ تحسین تاریخی جملہ ارشاد فرمایا: **"مولانا امجد علی تو کام کی مشین ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی فیل نہ ہو۔"**

آیئے! اب صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مصروف ترین مدنی جدول اور مَدِیْنَۃُ الْمُرشِد بریلی شریف میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مصروفیات کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں تاکہ ہمارے اندر بھی دِینی کاموں میں حصہ لینے کی کُڑھن پیدا ہو چنانچہ

روزانہ کا جَدْوَل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الشریعہ"** میں نقل فرماتے ہیں: صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا روزانہ کا جَدْوَل کچھ اِس طرح تھا کہ بعد نمازِ فَجر ضَروری وظائف و تلاوتِ قرآن کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پریس کا کام انجام دیتے۔ پھر فوراً مدرَسہ جا کر تدریس فرماتے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد پریس کا کام انجام دیتے۔ نمازِ ظہر کے بعد عَصر تک پھر مدرَسہ میں تعلیم دیتے۔ بعد نمازِ عصر مغرِب تک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں نشست فرماتے۔ بعدِ مغرِب عشاء تک اور عشاء کے بعد سے بارہ(12) بجے تک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں فتویٰ نَویسی (فتویٰ لکھنے) کا کام انجام دیتے۔ اس کے بعد گھر واپسی ہوتی اور کچھ تحریری کام کرنے کے بعد تقریباً دو(2) بجے شب میں آرام فرماتے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانۂ حیات کے آخر تک یعنی کم و بیش دس(10) برس تک روز مرّہ کا یہی معمول رہا۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس سخت محنت اور عزم واستقلال سے اُس دَور کے بڑے بڑے علماء حیران تھے۔(تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص۱۷-۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بریلی شریف میں صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذِمّے دو(2) مستقل کام تھے، ایک مدرَسہ میں تدریس(یعنی پڑھانا)، دوسرے پریس کا کام، کتابوں کی روانگی، خُطوط کے جواب، آمد وخرچ کے حساب، یہ سارے کام تنہا انجام دیا کرتے تھے۔ان کاموں کے علاوہ فتووں کی نقل اوراعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں رہ کر، فتویٰ لکھنا، یہ کام بھی مستقل طور پر انجام دیتے تھے۔پھر شہر وبیرونِ شہر کے اکثر تبلیغِ دین کے جلسوں میں بھی شرکت فرماتے تھے۔(تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص۱۵)

مصنّف بھی، مقرّر بھی، فقیہ عصر حاضِر بھی وہ اپنے آپ میں تھا اِک ادارہ علم و حکمت کا

(ماہنامہ اشرفیہ، صدرُ الشریعہ نمبر، ص۲۸۶)

شعر کی وضاحت! اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ہی وقت میں مُصنّف بھی تھے، یعنی کتابیں بھی لکھتے، بیان بھی فرماتے اوراپنے وقت کے بہت بڑے عالِم بھی تھے، آپ اپنی ذاتِ پاک میں علم کا اِدارہ تھے۔سُبْحَانَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن بھر میں کتنے سارے کاموں کو احسن طریقے سے بآسانی سرانجام دے لیا کرتے تھے۔ذرا سوچئے کہ اگر ہم میں سے کسی کو اتنی ساری ذمے داریاں سونپ دی جائیں تو اپنی دیگر مصروفیات کا سوچ کر شاید ہم یہ ذمہ داریاں لینے سے معذرت کرلیں کیونکہ قلیل وقت میں کثیر امور کو بحسن وخوبی سرانجام دینا ہر کسی کے بس کی

بات نہیں اور پھر اِن تمام تر مصروفیات کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خوفِ خدا اور اتباعِ شریعت کے جذبے کا یہ عالَم تھا کہ سارا دن مختلف دینی کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود بھی نماز کی ادائیگی سے غافل نہ ہوتے تھے، نماز سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ شدید بیماری کی حالت میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز ترک کرنا گوارا نہ فرماتے حتی کہ ایک بار بیہوشی کے سبب نماز کا وقت جاتا رہا، آنکھ کھلنے پر جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پتا چلا کہ نماز کا وقت تو نکل چکا یعنی نماز قضا ہوگئی تو اس طرح غیر اختیاری طور پر نماز قضا ہو جانے پر بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حالت اس قدر غیر ہوگئی کہ بے ساختہ آنکھوں سے آنسوں رواں ہوگئے۔ جیسا کہ،

نماز کی پابندی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الشریعہ"** میں نقل فرماتے ہیں: سفر ہو یا حَضَر صدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی نَماز قضا نہ فرماتے۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی نماز ادا فرماتے۔ اجمیر شریف میں ایک بار شدید بُخار میں مبتلا ہوگئے یہاں تک کہ غشی طاری ہوگئی۔ دوپہر سے پہلے غشی طاری ہوئی اور عصر تک رہی۔ حافِظِ ملّت مولانا عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خدمت کے لیے حاضِر تھے، صدرُ الشَّریعہ، بدرالطریقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دریافت فرمایا: کیا وقت ہے؟ ظہر کا وقت ہے یا نہیں؟ حافِظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں اب ظہر کا وَقت نہیں۔ یہ سن کر اتنی اَذِیَّت پہنچی کہ آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے۔ حافِظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت کیا: کیا حُضور کو کہیں درد ہے، کہیں تکلیف ہے؟ فرمایا: (بَہُت بڑی) تکلیف ہے کہ ظہر کی نَماز قَضا ہوگئی۔ حافِظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: حُضور (آپ تو) بیہوش تھے۔ بیہوشی کے عالَم

میں نماز قضا ہونے پر کوئی مُؤاخَذہ (پوچھ گچھ) نہیں۔ فرمایا: آپ مُؤاخَذہ کی بات کر رہے ہیں وقتِ مُقررہ پر دربارِ الٰہی کی ایک حاضِری سے تو محروم رہا۔ (تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص۳۰)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو حکایت ہم نے ابھی سُنی اُس میں خصوصاً ان لوگوں کے لئے درسِ عبرت ہے کہ جو صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمتوں کے گُن گاتے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدت و محبت کا دم بھرتے ہیں مگر افسوس کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی مدنی سوچ اپنانے سے قاصر ہوتے ہیں کیونکہ ایسوں کے قیمتی ایام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہوئے کاموں میں خرچ ہونے کے بجائے گھنٹوں گھنٹوں تاش، لُڈو، پتنگ بازی، کرکٹ، فٹ بال اور ویڈیو گیمز کھیلنے یا دیکھنے، چوراہوں یا ہوٹلوں وغیرہ پر بیٹھ کر گپیں ہانکنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، موسیقی سننے یا پھر موبائل، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ، سوشل میڈیا (Social Media) کے فضول استعمال کی نذر ہو جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وقت ضائع کرنے کے چند اُمور:

♣ٹیلیفون (موبائل)، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا (Social Media) کا غیر ضروری اِستعمال ♣لوگوں سے غیر ضروری میل جول ♣فُضول گفتگو (یعنی جس کا نہ کوئی دِینی فائدہ ہو نہ دُنیوی) میں لگے رہنا ♣روز مرّہ کے معمولات کا جائزہ نہ لینا ♣خلوت نشینی سے اِجتناب (یعنی الگ تھلگ رہنے سے بچنا) ♣زِیادہ سونا ♣جان بُوجھ

کر سُستی کرتے ہوئے معاملات میں تاخیر کرنا♣کسی سے کچھ سیکھ کر یا اوروں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کے بجائے ہر چیز کا خود تجربہ کرنا(کیونکہ اس طرح وقت کافی صَرف ہوتا ہے جبکہ کسی کے تجربات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وقت کی بچت کی جاسکتی ہے)♣طے شدہ وقت پر کام ختم نہ کرنا♣وقت ہونے کے باوجود بھی وقت کی کمی کا رونا روتے رہنا♣بُری دوستی وبُری صحبت میں رہ کر وقت کو برباد کرنا وغیرہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس طرح کے معاملات میں مشغول رہنے والی غالب اکثریت نماز جیسے اہم فرض کو بھی مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ترک کرنے میں کسی قسم کی شرمندگی محسوس نہیں کرتی۔ یاد رکھئے! بِلا وجہِ شرعی نماز نہ پڑھنا گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں نماز ترک کرنے کی سخت ترین وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ آیئے! بطورِ عبرت ترکِ نماز سے متعلق ایک حدیثِ پاک اور اس کی شرح سُنتے ہیں، سنئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے چُنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس شخص نے پانچ (فرض) نمازوں کی حفاظت کی، اس کے لیے نَماز قِیامت کے دن نور، دلیل اور نَجات ہو گی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اس کے لیے بروزِ قِیامت نہ نور ہو گا اور نہ دلیل اور نہ ہی نَجات اور وہ شخص قِیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور اُبَیْ بِن خَلَف کے ساتھ ہو گا۔

(جمع الجوامع، حرف الخاء، الخاء مع المیم، ۴/۲۵۹، حدیث: ۱۱۶۶۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حدیثِ پاک کے اس حصے **"جو شخص نماز کی حفاظت کرے"** کی وضاحت میں ارشاد فرماتے ہیں: اس طرح کہ نماز ہمیشہ پڑھے، صحیح پڑھے، دل لگا کر اخلاص کے ساتھ ادا کیا کرے۔ (مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس حصے **"اس کے لیے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات**

ہو گی" کی شرح میں فرماتے ہیں) قیامت میں قبر بھی داخل ہے کیونکہ موت بھی قیامت ہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز قبر میں اور پُل صِراط پر روشنی ہو گی کہ سجدہ گاہ تیز بیٹری کی طرح چمکے گی اور نماز اس کے مؤمن بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچاننے والا ہونے کی دلیل ہو گی، نیز اس نماز کے ذریعہ سے اسے ہر جگہ نجات ملے گی کیونکہ قیامت میں پہلا سوال نماز کا ہو گا اگر اس میں بندہ کامیاب ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آگے بھی کامیاب ہو گا۔ (حدیثِ پاک کے اس حصے **"وہ شخص قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور اُبَیّ بن خَلَف کے ساتھ ہو گا"** کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ) اُبَی بن خَلَف وہ مشرک ہے، جسے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُحد کے دن اپنے ہاتھ سے قتل فرمایا۔ اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ بے نمازی کا حشر ان کافروں کے ساتھ ہو گا اور نمازی مؤمن کا حشر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صدّیقوں، شُہَدَاء اور صالحین عَلَیْہِم رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِین کے ساتھ ہو گا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بے نمازی کافر ہو جائے اور نمازی نبی، بلکہ بے نمازی کو قیامت میں ان کفار کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا، جیسے کسی شریف آدمی کو ذلیل کے ساتھ بٹھا دینا، اس کی ذِلّت ہے۔ خیال رہے کہ قیامت میں ہر شخص کا حشر اس کے ساتھ ہو گا، جس سے اسے دنیا میں محبت تھی اور جس کی طرح وہ کام کرتا تھا۔ بے نمازی (نماز نہ پڑھ کر) چونکہ کافروں کے سے کام کرتا ہے لہٰذا اس کا حشر بھی ان کے ساتھ ہو گا، نمازی چونکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صِدِّیقین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی نقل کرتا ہے لہٰذا اس کا حشر انہی کے ساتھ ہو گا، اسی لئے کہتے ہیں کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی اور بُروں کی نقل بھی بُری۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۳۶۸-۳۶۷ ملتقطاً وبتغیر قلیل)

بعض عُلمائے کرام نے ارشاد فرمایا: نماز ترک کرنے والا ان چار (4) (یعنی فرعون، قارون، ہامان اور اُبی بن خَلَف) کے ساتھ اِس لیے اُٹھایا جائے گا کہ وہ اپنے مال، حکمرانی، وزارت اور تجارت کے باعث

نماز کو چھوڑے گا۔ اگر اس نے اپنے مال میں مصروف ہونے کے سبب نماز چھوڑی تو اُس کا حشر قارون کے ساتھ ہو گا، حکمرانی کے سبب نماز چھوڑی تو اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہو گا، وزارت کے سبب نماز چھوڑی تو اس کا حشر (فرعون کے وزیر) ہامان کے ساتھ ہو گا اور اگر تجارت کے سبب نماز چھوڑی تو اس کا حشر مکّۂ مکرّمہ کے بہت بڑے کافِر تاجر اُبَی بِن خَلَف کے ساتھ ہو گا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ السابعۃ السبعون: تعمد تاخیر الصلاۃ... الخ، ۱/۲۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت و کردار سے متعلق مزید معلومات کے لئے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریری رسالہ **"تذکرۂ صدرُ الشریعہ"** کا مطالعہ فرمایئے نیز **صدرالشّریعہ کی دِینی خدمات** کا صحیح اندازہ تب ہو گا جب ہم بہارِ شریعت کا مطالعہ کریں گے، بہارِ شریعت میں کیا ہے سُنیے۔

بہارِ شریعت کا تعارف:

♣ **بہارِ شریعت**، صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ کے علمی کارناموں میں سرِ فہرست ہے۔ ♣ **بہارِ شریعت**، بہت سارے عُلوم کا مجموعہ (Encyclopedia) ہے۔

♣ **بہارِ شریعت**، اُردُو زبان میں عَقائد سے لے کر مُعاملات تک کے تمام ضَروری مَسائل کا اِحاطہ کیے ہوئے ہے۔ ♣ **بہارِ شریعت** میں سینکڑوں آیات اور ہزاروں احادیث بھی موضوع کی مُناسَبَت سے دَرج ہیں۔ ♣ **بہارِ شریعت** میں حتی الامکان وہ اقوال بیان کیے گئے ہیں جن پر فتویٰ دِیا جاتا ہے۔ ♣ **بہارِ**

شریعت، پاک وہند کے مُسلمانوں پر صَدرُ الشَّریعہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ کئی فِقْہی مَسائل کو ایک مَقام پر جمع کر دیا گیا ہے۔ ♣ **بہارِ شریعت** میں بے شُمار مَسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اِسلامی بہن پر فرضِ عَین ہے۔ ♣ **بہارِ شریعت** کے حوالے سے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اُردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، جو صحیح مَسائل پر مُشتمل ہو اور ضَروریات کے لئے کافی ہو۔'' ♣ **بہارِ شریعت** میں حتَّی الوَسْع یہ کوشش کی گئی ہے کہ عِبارَت بَہُت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقَّت نہ ہو اور کم علم اور عورَتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں''۔ ♣ **بہارِ شریعت** میں جابجا فرض عُلُوم کے ساتھ ساتھ، قُرآنی آیات کے اَنوار، احادیثِ طَیِّبَہ کے گُلزار اور ہر حصّے میں پھیلے ہوئے بے شُمار خُوشبودار شَرعی مَسائل اپنی مہک لُٹا رہے ہیں۔ ♣ **بہارِ شریعت** کو پڑھنے سے نہ صِرف دل و دِماغ روشن ہوتے ہیں بلکہ کئی مُعامَلات میں شَرعی رَہْنُمائی بھی نصیب ہوتی ہے۔ ♣ **بہارِ شریعت** سادہ ایڈیشن تین(3) جلدوں میں اور رنگین جہیز ایڈیشن چھ(6) جلدوں میں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ♣ **بہارِ شریعت** کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سچے پیروکار و عقیدت مند اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات کو انتہائی قدر کی

نگاہ سے دیکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا خود بھی دینی کاموں میں مشغول رہنے کا معمول ہے جبکہ اپنے مریدین و متعلقین میں اپنے سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کے ذریعے خدمتِ دین کے لئے انہیں بھی وقتاً فوقتاً مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے آپ نے اسلامی بھائیوں کے لئے 72 مدنی انعامات میں اسی طرح کا ایک سوال بھی شامل فرمایا ہے چنانچہ **مدنی انعام نمبر 23 میں فرماتے ہیں کہ کیا آج آپ نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں (مثلاً انفرادی کوشش، درس وبیان، مدرسۃ المدینہ بالغان وغیرہ) پر کم از کم دو(2) گھنٹے صَرف کئے؟**

مدنی کاموں کے لئے کم از کم 2 گھنٹے دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نگران کی مشاورت سے ان 2 گھنٹوں کا باقاعدہ جدول بنالیا جائے، جس میں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شرکت ہو، مثلاً مدنی درس، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا یا پڑھانا، مدنی انعامات پر عمل و مدنی قافلوں میں سفر کے لیے اِنفرادی کوشش کرنا وغیرہ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ، صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے طفیل ہمیں بھی مدنی کاموں میں حصہ لینے کی کُڑھن اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو دِینی اعتبار سے شہرت کی بلندیوں پر ہونے کے باوجود بھی اپنے پیر و مرشد کے دامن کو نہیں چھوڑتے اور آخری دم تک وفاشعار مریدوں کی طرح **"یک در گیر و محکم گیر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی سے پکڑ"** کے مُطابق مرشِد

کے ہو کر رہ جاتے ہیں، مرشدِ کریم حیاتِ ظاہری سے متّصِف ہوں یا پردہ فرما چکے ہوں دونوں صورتوں میں ان کی وفا شعاری کے مدنی جذبے میں ذرہ برابر بھی کمی واقع نہیں ہوتی حتّٰی کہ پیر و مرشد سے نسبت و تعلق رکھنے والی چیزیں بھی انہیں حد سے زیادہ محبوب ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار بھی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہیتے اور باوفا مریدین میں ہوتا تھا جن کی قابلیت پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی ہستی کو بھی ہمیشہ ناز رہا۔ پیر و مرشِد سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت و وفاداری کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک لمبے عرصے تک بریلی شریف میں رہائش پذیر رہے حالانکہ اپنی مخلصانہ دِینی خدمات کے سبب عوام و خواص میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ منفرد حیثیت رکھتے تھے، اگر چاہتے تو ان کے ذریعے اپنے لئے ڈھیر ساری دولت و جائیداد اکٹّھی کر سکتے تھے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غیرت نے ایسا کرنا گوارا نہ کیا حتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تو اپنا کوئی ذاتی گھر نہ بنایا بلکہ بریلی شریف میں پیر و مرشِد کے جلوہ فرما ہونے کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اپنا گھر تصور کر لیا تھا۔ مرشِدِ کریم کی اُلفت میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ اگر کوئی آپ کے علمی کارناموں اور صلاحیتوں کی تعریف کر دیتا تو خوشی سے پھُولے سمانے اور ان کارناموں اور صلاحیتوں کو اپنا کمال تصور کرنے کے بجائے اپنے پیر و مرشِد یعنی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فضل و کرم سمجھتے تھے چنانچہ

آستانہ مُرشد سے وفا

ایک مرتبہ کسی صاحِب نے تاجدارِ اہلسنّت، مفتیِ اعظم ہند، شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا

مصطفیٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ فرمایا تو مفتیِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چشمانِ کرم سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا کہ صدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا کوئی گھر نہیں بنایا بریلی ہی کو اپنا گھر سمجھا۔ وہ صاحبِ اثر بھی تھے اور کثیرُ التَّعداد طَلَبہ کے اُستاذ بھی، وہ چاہتے تو بآسانی کوئی ذاتی دار العلوم ایسا کھول لیتے جس پر وہ یکہ و تنہا (یعنی بالکل اکیلے) قابض رہتے مگر ان کے خلوص نے ایسا نہیں کرنے دیا۔ چنانچہ دار العلوم مُعِیْنِیَہ عُثمانیہ (اجمیر شریف) میں وہاں کے صدرُ المدرِّسین ہو کر جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اندازِ تدریس (یعنی پڑھانے کے انداز) سے بہُت متأثر ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے اس کا ذِکر آیا کہ آپ کی تعلیم بہت کامیاب ہوتی نظر آرہی ہے یہ مرکزی دارالعلوم سر بلند ہوتا جارہا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **"یہ مجھ پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فضل و کرم ہے۔"** (تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص ۲۴-۲۳)

احمد رضا نے جس کو دعا میں کہا میرا　　امجد یقیناً مجد میں پکا ہے آج بھی
ثابت کیا ہے صدرُ الشّریعہ نے بالیقین　　احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

(آدابِ مرشدِ کامل، ص ۲۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفتا اہلسنت کا قیام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

15 شَعبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۱ھ کو تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دارُالاِفتا اَہلسنّت کا آغاز ہوا، تادمِ تحریر اس کی 10 شاخیں قائم ہیں، دُکھیاری اُمّت کی شرعی رَہنمائی کا سلسلہ جاری و ساری ہے، دارُالاِفتا اَہلسنّت میں نہ صرف ملاقات کی جاسکتی ہے بلکہ تحریری فتویٰ بھی طلب کیا جاسکتا ہے نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** پر دارالافتاء اہلسنّت آن لائن کی سہولت بھی موجود ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 100 فیصد اسلامی چینل "مدنی چینل" پر بھی دارالافتاء اہلسنّت کے سلسلے علمِ دین سے مالامال قیمتی مدنی پھول اپنی خوشبوئیں لُٹاتے رہتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِمَامُ الْاَنْبِیَاء کے مقام پر فائز ہونے کے باوجود اس قدر عاجزی و انکساری والے تھے کہ اپنے گھر کے کام کاج میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھریلو کام خود اپنے دستِ مبارک سے کرلیا کرتے تھے۔ اپنے خادموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے اور گھر کے کاموں میں اپنے خادموں کی مدد فرمایا کرتے تھے۔ (الشفاء، فصل واما تواضعه، ۱/۱۳۲ مفهوماً)

ہمارے اسلافِ کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام بھی سُنّتوں پر عمل کے شیدائی ہوا کرتے تھے لہٰذا سنّت

پر عمل کے جذبے کے تحت یہ حضرات گھر کے کام کاج بھی خوشی خوشی اپنے ہاتھوں سے سرانجام دے لیا کرتے تھے جیسا کہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ایک تابعی بزرگ فرماتے ہیں: میں نے امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا کہ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک دِرہم کا گوشت خریدا اور اسے اپنی چادر میں اُٹھا لیا، میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! لائیے مجھے دے دیجئے میں اُٹھا کر لے چلوں۔ فرمایا: نہیں، عِیال دار آدمی (یعنی بال بچوں والے) کو چاہئے کہ وہ (اپنا سامان) خود ہی اُٹھائے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۱۰۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی چونکہ عاشقِ خیر الوریٰ اور یادگارِ اسلاف تھے، لہٰذا شب و روز مسلسل دینی مشاغل میں منہمک رہنے کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی سنّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کام کاج سے عار محسوس نہ فرماتے بلکہ سنّت پر عمل کی نیّت سے ان (کاموں) کو بخوشی انجام دیتے۔ نیز گھر میں ترکاریاں چھیلتے، کاٹتے اور دوسرے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ (ماہنامہ اشرفیہ، صدرُ الشریعہ نمبر، ص ۵۴، ملخصاً، بتقدم و تاخر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے بعض لوگ مصروفیات کا بہانہ بنا کر یا ویسے ہی گھر کے کام کاج میں حصہ لینے میں شرم محسوس کرتے جبکہ کچھ لوگ اس کام کو اپنی شان کے خلاف تصور کرتے ہیں، باہر تو عاجزی و ملنساری کے پیکر بن جاتے جبکہ گھر کے اندر آتے ہی اپنا رُعب و دبدبہ دکھاتے اور شیر ببر کی طرح دھاڑتے ہیں، بالفرض کبھی انہیں گھر کے کسی کام کی ذمہ داری سونپنے کی کوشش کی جاتی ہے تو غُصّے سے لال پیلے ہو جاتے، منہ بگاڑتے اور بُڑبُڑاتے ہوئے اس کام کو کرنے سے صاف صاف انکار کر دیتے ہیں، ہم سب کو چاہئے کہ ہر گز ہر گز گھریلو کام کاج سے جی نہ چرائیں بلکہ

پیارے آقا مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیگر سُنّتوں کے ساتھ ساتھ گھریلو کام کرنے والی پیاری پیاری سنّت پر بھی عمل کیا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات سے متعلق سننے کا شرف حاصل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِینِ متین کی خدمت سے سرشار اس عظیم ہستی نے 27 سال کے عرصے میں آیات و احادیث سے مالامال، کتبِ فقہ سے چُن چُن کر فقہی مسائل کو یکجا کرکے ایک عظیم الشان تصنیف بنام **"بہارِ شریعت"** کو مرتب فرمایا جبکہ اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجَمۂ قرآن **"کنز الایمان"** لکھوانے کا شرف حاصل کیا۔ پیر و مرشد سے محبت و وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے آپ نے تادمِ حیات شہر مرشد ہی کو اپنی رہائش گاہ بنائے رکھا۔ بہت زیادہ مصروفیت کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حالتِ مرض میں بھی کبھی نماز کو نہ چھوڑا نیز سنّت کی ادائیگی کی نیت سے گھر کے کام کاج بھی بخوشی سرانجام دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی مدنی سوچ و جذبہ عطا فرمائے تاکہ ہم بھی خدمتِ دین کے لئے کُڑھنے والے، اپنے پیر و مرشد کے سچّے پکّے وفادار اور اپنے گھر کے کام کاج کرنے والی پیاری سنت پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نُوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مصطفےٰ ملاحظہ ہوں:

❀ جوتے بَکْثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جُوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔[2] (یعنی کم تھکتا ہے) ❀ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔[3] نزھۃ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے کہ پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... مُسلِم، ص ۱۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶

3 ... بُخاری، ۴/۶۵، حدیث: ۵۸۵۵

اِس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جُوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جُوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔[1] ❀ جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ❀ کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عَوْرت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ اُنھوں نے فرمایا: رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مردانی عورَتوں پر لَعْنَت فرمائی ہے۔[2] صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے اُن میں ہر ایک کو دوسرے کی نقّالی کرنے سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی چال ڈھال اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...نزہۃ القاری، ۵/ ۵۳۰

2...ابو داود، ۴/ ۸۴، حدیث: ۴۰۹۹

3...بہارِ شریعت، حصّہ: ۱۶، ۳/ ۶۵ بتغیر قلیل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے: جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (القول البدیع، ص ۲۶۱)

شافِعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود دافِعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

---

1 ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برِّصغیر کی وہ عظیم علمی و رُوحانی شخصیت اور بے مثال مُجدِّد ہیں کہ جو کسی تعارف کے مُحتاج نہیں، آپ کی تحریریں ہی آپ کے علمی مقام کا مُنہ بولتا ثبوت ہیں، آپ کے شاندار علمی کارناموں، نعتیہ شاعری اور عشقِ رسول کی بدولت عوام و خواص کی ایک بھاری تعداد آپ کی شیدائی اور آپ کے قصیدے پڑھتی نظر آتی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سچے مُحِبّین میں ہوتا ہے کہ جنہیں اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور آپ کے علمی کارناموں نے گرویدہ (Fan) بنالیا، یہی وجہ ہے کہ امیرِ اہلسنت

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کے مُطابق دِینِ مَتین کی اِنتہائی شاندار انداز میں خدمات سَر انجام دے رہے ہیں۔ جس کا واضح ثُبوت آپ کی پُر تاثیر تحریریں، سُنّتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت سے بھرپور مدنی مُذاکرے ہیں کہ جو ترجمۂ قرآن کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ کے جُزئیات اور حدائقِ بخشش کے رِقّت و سوز سے بھرپُور اَشعار سے مُزیَّن ہوتے ہیں۔ آیئے! عاشقِ اعلیٰ حضرت ،امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زبانی سنتے ہیں کہ آپ امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس قدر کیوں متاثر ہیں اوران کی عقیدت و مَحبّت میں اس قدر کیوں گم رہتے ہیں، چنانچہ

امیر اہلسنت کی اعلیٰ حضرت سے مَحبّت

شیخِ طریقت ،امیر اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سَیِّدی قُطبِ مدینہ"** میں تحریر فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بچپن ہی سے امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت سے مُتعارف ہو چکا تھا، پھر جُوں جُوں شُعور آتا گیا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحبّت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ پھر مجھے آپ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دامن کو تھام لیا (یعنی خلیفۂ اعلیٰ حضرت، **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مولانا ضیاء الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذریعے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دامن ملا) (سَیِّدی قُطبِ مدینہ ،ص۲ ملخصا) مزید فرماتے ہیں: مجھے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء خوانی سے ہوش سنبھالتے ہی لگاؤ ہو گیا تھا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدت (Devotion) بھی دل میں بیٹھ چکی تھی۔ لہٰذا آپ کے لکھے ہوئے کلام پڑھنا اور سُننا پسند کرتا تھا۔ ایک مرتبہ بادامی مسجد (بمبئی بازار باب المدینہ کراچی) میں شوق ہی شوق میں مائیک پر نعت پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گیا مگر ابھی صرف یہ شعر ہی پڑھ پایا تھا کہ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے مِرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

یکایک ایک بوڑھے شخص نے جھڑکتے ہوئے مجھے مائیک سے ہٹادیا، شاید اس لئے کہ میں کم سن تھا اورآواز بھی خاص نہ تھی۔ میرا دل بہت دُکھا مگر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُلفت اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدت نے سنبھال لیا۔ (تذکرہ امیر اہل سنت، قسط2، ص۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی عقیدت و محبت کا صدقہ ہے کہ امیر اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی زندگی کا پہلا رِسالہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے مُتَعَلِّق لکھا، جس کا نام **"تذکرۂ امام احمد رضا"** رکھا اور یہ 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۹۳ھ کو **"یومِ رضا"** کے موقع پر جاری کیا۔

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

آپ نے سُنا کہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ امامِ اہلسنت، مجدّدِ دِین و ملت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس قدر مَحَبَّت و عقیدت کیوں فرماتے ہیں کہ آپ کے نزدیک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ ہیں اور اس در سے وابستہ ہونے والا کبھی محروم (Deprived) نہیں رہتا بلکہ اسے صحیح معنیٰ میں حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان نصیب ہو جاتی ہے اور جس خوش نصیب کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان نصیب ہو جائے تو یقیناً وہی مقدر کا سکندر ہے۔ امیر اہلسنت نے ہمت و حوصلے کا دامن نہ چھوڑا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی مدد فرمائی، عقیدتِ اعلیٰ حضرت رنگ لائی اور آپ نے بچپن سے جوانی اور جوانی سے

اب تک دامنِ رضا کو استقامت اور مضبوطی کے ساتھ نہ صرف خود تھاما ہوا ہے بلکہ پوری دنیا میں فیضانِ رضا کو عام کرنے کیلئے مختلف انداز سے کوششوں میں مصروف ہیں، آپ کی انہی کوششوں کی برکت سے معاشرے میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ آج ہمیں ہر طرف اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ترجَمۂ قرآن کنزُالایمان، فتاویٰ رضویہ اور حدائقِ بخشش کی مدنی بہاریں دکھائی دیتی ہیں، یقیناً یہ سب آپ کے عشقِ اعلیٰ حضرت کا منہ بولتا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ لہٰذا عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ کر لیجئے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات، آپ کے عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے واقعات اور نعتیہ شاعری خود بھی پڑھیے، سنئے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھنے، سننے کی ترغیب دلایئے، انہیں بتاتے رہئے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولیِ کامل، عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام، پائے کے محدث، اپنے وقت کے مجدد اور سچے عاشقِ رسول تھے، جنہیں بارگاہِ مصطفوی میں بے حد مقبولیّت حاصل تھی۔ پھر ان کی دلچسپی بڑھانے کے لئے اعلیٰ حضرت کے عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے واقعات بھی سنا دیجئے، جیسے مدینہ منورہ کی حاضری کا یہ ایمان افروز واقعہ ہے کہ

اَعلیٰ حضرت کا شوقِ دِیدار

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دوسری مرتبہ مدینہ طیبہ حاضِر ہوئے، شوقِ دیدار میں رَوضۂ انور کے سامنے دُرُود شریف پڑھتے رہے، یقین کر لیا کہ ضرور سرکارِ ابدِ قرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عزّت اَفزائی فرمائیں گے اور رُوبرو زِیارت سے مُشَرَّف فرمائیں گے۔ لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو کچھ غمزَدہ ہو کر ایک کلام لکھا جس کے مَطلَع

(یعنی پہلے شعر) میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُوئے لالہ زار یعنی جانبِ گُلزار تشریف لا رہے ہیں۔

اور پھر مَقْطَع (یعنی آخری شعر) میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجِزی اور بے مائیگی (بے۔ما۔یَہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا!
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُوسرے مِصْرَع میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیدا" پڑھا گیا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقْطَع میں عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمال انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

روضۂ انور کے سامنے یہ اشعار عرض کر کے اِنتظار میں باادب بیٹھے ہوئے تھے کہ آخر کار راحتُ العاشقین، مُرادُ المُشْتاقین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عاشقِ حقیقی کے حالِ زار پر خاص کرم فرمایا،

اِنتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور قسمت انگڑائی لے کر اُٹھ بیٹھی۔۔۔نِقابِ رُخ اُٹھ گیا۔۔۔خُوش نصیب عاشق نے حالتِ بیداری میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چشمانِ سر سے دیدار کر لیا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت،۱/ ۱۰۹ ملخصا)

اب کہاں جائے گا نقشہ تیرا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گمانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب دربارِ مصطفےٰ میں حاضری کا شرف ملا تو دل کی گہرائیوں سے عِشْقِ مُصْطَفٰے میں ڈُوبے ہوئے اَشعار بارگاہِ رسالت میں پیش کیے۔ رِقّت وسوز سے بھرپور اَشعار کو دَرَجۂ قبولیّت حاصل ہوا، رحمت کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شربتِ دیدار سے سیراب فرما کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر گویا عاشقِ صادق ہونے کی مُہر لگادی۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک
عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا تعارف(Introduction)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 10 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1272 ہجری بمطابق 14 جُون 1856 عیسوی ہفتہ کے دن ظہر کے وقت بریلی شریف کے مَحَلَّہ جَسُولی میں پیدا ہوئے۔[1] اور 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۴۰ھ کو وصالِ پُر ملال فرمایا۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۶)

آپ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسلک کے اعتبار سے حَنَفِی اور طریقت میں قادِری تھے۔ آپ کے والدِ ماجِد، استاذُ العُلَماء مولانا نَقِی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور داداجان مولانا رضا علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔[2] اعلیٰ حضرت کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، آپ کی والِدہ ماجِدہ مَحَبَّت میں **"آمَّن میاں"** فرمایا کرتی تھیں، والد ماجِد اور دوسرے رشتے دار **"احمد میاں"** کے نام سے پُکارا کرتے تھے، آپ کے داداجان نے آپ کا نام **"احمد رضا"** رکھا، آپ کا تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[3] جس سے آپ کے عِشْقِ رسول کا بخوبی اندازہ (Guess) لگایا جاسکتا ہے، چُنانچہ اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خَوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تُو تو ہے "عَبدِ مُصْطَفٰے" تیرے لئے اَمان ہے تیرے لئے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۶ بتغیر

2...فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ ملخصًا

3...فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۷۷ ملخصًا

اعلیٰ حضرت کی علمی خدمات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زندگی شریعتِ مُطہرہ کی پاسداری میں بسر ہوئی۔ آپ کی شخصیّت(Personality) صحیح معنوں میں شریعت وسنت کی آئینہ دار نظر آتی تھی۔ آپ نہ صرف خود اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والے تھے بلکہ اپنے متعلقین و محبین کو بھی علم کی روشنی سے محروم نہ رکھتے، وقتاً فوقتاً انہیں بھی وعظ و نصیحت اور اپنی تحریری صلاحیت کے ذریعے چشمہ علم سے سیراب فرمایا اوردینِ متین کی ترویج و اشاعت(Propagation and Publication) کیلئے مختلف انداز سے عِلمی خدمات سرانجام دے کر اُمَّتِ مُسلِمہ پر احسان فرمایا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے "کنزالایمان" کے نام سے قرآنِ کریم کا ایساشاندار ترجمہ فرمایا کہ رہتی دنیاتک مسلمان فیضانِ قرآن سے مالامال ہوتے رہیں گے۔

اعلیٰ حضرت کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے درس وتدریس کے ذریعے علم کے پیاسوں کو سیراب کیاتو آپ کے فیضِ اثر سے کئی علماء ومفتیانِ کرام نے مسندِ تدریس وافتاء سنبھالی اور کئی خطباء منصبِ خطابت پر فائز ہوگئے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے کثیر تعداد میں فتاویٰ لکھ کر لوگوں کی دِینی اور علمی اُلجھنیں دُور فرمادیں۔ اُمّتِ محبوب کو اُردو زبان میں فتاوی کا وہ ضَخیم ترین مجموعہ "**فتاویٰ رضویہ**" کے نام سے عطا فرمایاجو30 جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس(6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشتَمِل ہے۔

اعلیٰ حضرت کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے فنِّ شاعری میں بھی اپنی خدمات سرانجام دے

کر عاشقانِ رسول کے دلوں کو خوب گرمایا ہے۔

کتاب "حدائقِ بخشش" کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بے مثال نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" کے نام سے مشہور ہے۔ امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نوکِ قلم سے نکلا ہوا ہر ایک شعر قرآن و حدیث کا سچا ترجمان اور ناموسِ رسالت، صحابہ واہلِ بیت اور اولیائے کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عظمتوں کا سچا محافظ اور ان کے فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی کامل عبور حاصل تھا، اس لئے آپ نے اُردو کے علاوہ عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں بھی نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "حدائقِ بخشش" میں فصاحت وبلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر وادیب، حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ داد و تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیَائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو حدائقِ بخشش سے اس قدر لگاؤ ہے کہ آپ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و متعلقین کو بھی حدائق بخشش پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، بلکہ اَمیرِ اہلسنّت کی "**حدائقِ بخشش**" سے محبت دیکھئے کہ آپ نے اپنے نعتیہ دِیوان کا نام "**وسائلِ بخشش**" رکھا کہ اس میں بھی اعلیٰ حضرت کے نعتیہ دِیوان کے نام سے نسبت ہے۔ حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہ بلند

پایہ کارنامہ ہے کہ جس کی بدولت عاشقانِ رسول کے سینوں میں عشقِ مصطفےٰ کی شمع فروزاں رہتی ہے،دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو ریڈ(یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے،ڈاؤن لوڈ(**Download**)اور پرنٹ آؤٹ(**Print Out**) بھی کیا جاسکتا ہے۔

علم و عرفاں کا جو کہ ساگر تھا خیر سے حافظہ قوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰحضرت کی
مولا بہر "حدائق بخشش" بخش عطّار کو بلا پرسش
خلد میں کہتا کہتا جائے گا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائل بخشش مرمم،ص۵۷۶-۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَسلکِ اعلیٰ حضرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اعلیٰ حضرت،امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی بسر کرنی چاہیے اور آخری سانس تک مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہ کر اپنی استطاعت(Ability)کے مطابق دینِ متین کی خوب خوب خدمت کرنی چاہیے۔عاشقِ اعلی حضرت،شیخِ طریقت،امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مُریدین ومُعتقدین کو نصیحت کے مدنی پھول لٹاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مَسلکِ اعلیٰ حضرت پر مضبوطی سے قائم رہیں، اعلیٰ حضرت کا مسلک وہی ہے جو صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور سلف صالحینِ عِظام کا مسلک تھا،یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک مان کر اُسی کی بندگی کرنا اور شَہَنْشاہِ مدینہ،سلطانِ باقرینہ،سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُس کا بھیجا ہوا سچّا اور آخِری رسول ماننا، اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت و عظمت کی مُکَمَّل پاسداری کرنا، ضَروریاتِ دِین میں سے کسی کا بھی انکار نہ کرنا، نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صَحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی تَوہین و تَنقیص سے مکمّل دُور اور گستاخوں سے دُور رہنا، وغیرہ (مسلکِ اعلیٰ حضرت کی پہچان ہے)۔ (دعوتِ اسلامی کا تعارف، ص۴۸)

شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ اپنے مدنی مذاکروں اور ملاقات کیلئے آنے والے علماء و مفتیانِ کرام، جامعۃ المدینہ کے طلبہ کرام اور عام لوگوں کو مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے اور امامِ اہلسنت کی کوئی بات سمجھ نہ آنے کی صورت میں اختلاف نہ کرنے کی تاکید فرماتے ہیں، ایک بار ارشاد فرمایا: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَقْوَل (یعنی فرمان) پر ہماری عُقُول (یعنی عقلیں) قُربان۔ اعلیٰ حضرت کا (ہر) اَقْوَل ہمیں قبول (ہے)۔ ایک مرتبہ جامعۃ المدینہ کے تَخَصُّصْ فِی الْفِقْہ (مُفتی کورس) کے طلبہ سے ارشاد فرمایا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ ولیُ اللہ، سچے عاشقِ رسول اور ہمارے مسلمہ بزرگ ہیں، ان کی عقیدت کو دل کی گہرائی کے اندر سنبھال کر رکھنا بے حد ضروری (Necessary) ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ برکت نشان ہے۔ **اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ** یعنی برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔ (مستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ج۱، ص۲۳۸، الحدیث۲۱۸) آپ میں سے اگر کسی کا میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اختلاف کا معمولی سا بھی ذہن بننا شروع ہو جائے تو سمجھ لیجئے، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بربادی کے دِن شروع ہوگئے، لہٰذا فوراً چوکنّے ہو جایئے اور اختلاف کے خیال کو حرفِ غلط کی طرح دماغ سے مِٹا دیجئے، فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان کردہ کوئی مسئلہ

بالفرض آپ کا ذہن قبول نہ کرے تب بھی اس کے بارے میں عقل کے گھوڑے مت دوڑایئے بلکہ نہ سمجھ پانے کو اپنی عقل ہی کی کوتاہی (Lackness) تصور کیجئے۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ترجَمۂ قرآن کنزالایمان کو ترجیح دینے کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کردہ علم و حکمت سے مزین مدنی پھولوں کو سُن کر ہر عقلمند شخص بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے ہر ہر ارشاد پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے نہ صرف خود اختلاف سے بچتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و معتقدین کو بھی اس کی تلقین فرماتے ہیں۔ شیخِ طریقت امیر اہلسنت کے عشقِ اعلیٰ حضرت کا ایک واضح ثبوت (Proof) یہ بھی ہے کہ آپ کئی سالوں سے اپنے بیانات، مدنی مذاکروں اور کتابوں میں جہاں قرآنِ پاک کی آیات بیان فرماتے ہیں تو اس کا ترجمہ "**کنزالایمان**" شریف سے ہی پیش کرتے ہیں اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر اس انداز میں کرتے ہیں کہ سننے والے کے دل کی گہرائیوں میں **ترجمہ کنزالایمان** اور صاحبِ کنزالایمان کی اہمیت و عَظَمَت روشن ہو جاتی ہے۔ آپ ترجمہ کنزالایمان بیان کرنے سے پہلے اعلیٰ حضرت کے القابات یوں بیان فرماتے ہیں: میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت ولیِ نعمت عَظِیمُ

البرکت، عظیم المرتبت پروانۂ شمعِ رسالت مُجدِدِ دِین وملت، حامیِ سُنت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عِشق ومَحبت، باعثِ خیر وبرکت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے شہرہ آفاق ترجمۂ قرآن کنزالایمان میں اس آیتِ مبارکہ کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں: پھر آیت کا ترجمہ بیان فرماتے ہیں۔ سُبْحَانَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اعلیٰ حضرت سے عقیدت ومحبت کا کیسا دِلنشین انداز ہے۔

امیر اہلسنت ترجمہ کنزالایمان کی مدح سرائی کرتے ہوئے صد سالہ جشنِ کنزالایمان (۱۴۳۰ھ) کے موقع پر اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: ترجمۂ قران کنزالایمان اردو کے تمام تراجم پر فائق (بلند) ہے، یہ ترجمہ تَحْتُ اللَّفْظ (لفظی ترجمہ) ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف مستند تفاسیر کا مجموعہ (Collection) بھی ہے، جہاں کنزالایمان کے ہر ہر لفظ میں ربُّ الاَرباب عزوجل کے احترام وادب کی جھلک نظر آتی ہے، وہاں شاہِ خیرُ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم واکرام کے چشمے بھی اُبل رہے ہیں، مَعارفِ قرآنی اور الفتِ ربانی وشہنشاہِ زَمانی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے دلوں کو نُورانی بنانے کے لیے کنزالایمان شَریف کا مُطالَعہ بے حد مفید (Beneficial) ہے۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے اسلامی بھائیوں کو 72، اسلامی بہنوں کو 63 اور طَلَبَۂ دِینی کو 92 مدنی انعامات دیئے گئے ہیں۔ ان مدنی انعامات کے مطابق ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کو کنزالایمان شریف سے روزانہ کم از کم تین (3) آیات کا تَرجَمہ اور خزائن العِرفان یا نُور العِرفان سے ان کی تفسیر پڑھنی ہوتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش پر صَد سالہ جَشنِ کنزالایمان کے مُبارک موقع پر گھر گھر کنزالایمان شریف کو داخل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے

مکتبۃ المدینہ کی طرف سے کنزالایمان کے بے شمار نسخے نصف ہدیہ پر فروخت بھی کیے گئے، اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی قرآنِ کریم کو ترجمہ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کے ساتھ سافٹ ویئر سی ڈی کی شکل میں پیش کر چکی ہے، اس سی ڈی کو بھی مکتبہ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے، اس سافٹ ویئر کی مدد سے آپ قرآنِ کریم اور ترجمہ کنزالایمان پڑھ اور سُن سکتے ہیں اور تفسیر کا بھی مطالعہ کرسکتے ہیں، نیز سرچ آپشن(Search Option) کے ذریعے قرآنِ مجید، ترجمہ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان میں کوئی لفظ تلاش(Search) بھی کرسکتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں کنزالایمان شریف مع تفسیر کے مکمل مطالعہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔ اگر ہم بھی **فیضانِ کنزالایمان** سے مالامال ہونا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ نیت کیجئے کہ میں بھی کم از کم 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ روزانہ مطالعہ کروں گا، اگر ہم اس کی عادت بنالیں گے تو ڈھیروں معلومات کے ساتھ ساتھ ثوابِ آخرت کا عظیم ذخیرہ ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی — راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی — خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۶۔۶۷)

مجلس مکتبۃ المدینہ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ترجمہ کنزالایمان کی برکتیں پانے کیلئے آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے۔ مکتبۃُ المدینہ دعوتِ اسلامی کا ایک اشاعتی اِدارہ ہے جو دُنیا بھر میں عِلمِ دِین کی روشنی

پھیلانے کیلئے بے شُمار کُتُب ورسائل، سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکروں کے میموری کارڈز (Memory Cards) وغیرہ دُنیا بھر میں پہنچارہا ہے۔ تمام عاشقانِ رسول ہر ہفتہ وار اجتماع کے بعد مکتبۃ المدینہ سے کچھ نہ کچھ خریداری (Purchasing) ضرور کیا کریں، کم از کم ایک رِسالہ ہی خرید لیا جائے، اوّلاً خود بھی اس کا مطالعہ کریں، پھر کسی اور کو پڑھنے کے لیے دے دیں، اس سے اپنے علمِ دین میں بھی اضافہ ہو گا اور دُوسروں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کے ذریعے بھی دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول تک نیکی کی دعوت سے مالا مال مدنی پھول و مختلف موضوعات پر مشتمل رنگ برنگے مدنی گلدستے اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کا ہر مضمون ایک سے بڑھ کر ایک **سبق آموز** اور **زندگی بدل دینے والا** ہے، "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" ایک ایسا عظیم الشّان علمی کارنامہ ہے کہ جیسے **کُوزے میں سمندر** بند کر دیا گیا ہو، "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے **مدنی ماحول سے وابستہ** کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ مدنی رسائل تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کو بھی عام کیا جائے، اے کاش! ہر گھر میں ہر ماہ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کے پہنچنے کا سلسلہ ہو جائے، اس کی برکت سے گھر میں مدنی ماحول بنانے میں بہت مدد ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شُعبہ جات بشمول مکتبۃُ المدینہ کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت کی مَحبّت و عظمت کے جام پینے اور آپ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **”ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت“** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اچھی صحبت میسر آتی، ترجَمۂ قرآن کنزالایمان کی برکتیں پانے اور اجتماعی طور پر ذِکْرُ اللہ کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی اچھی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب اور اِکٹھے ہو کر ذِکْرُ اللہ کرنے والوں کو بخشش اور بُرائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کی خوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔(شعب الایمان،الفصل الثانی فی ذکر آثار...الخ، ۱/۴۵۴،حدیث: ۶۹۵ ماخوذاً،مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ،۳/۲۳۳،حدیث:۸۴۲۵ ماخوذاً)

آیئے! بطورِ ترغیب ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مَدَنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو!

چیچہ وَطنی (ضِلع ساہیوال، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے غفلتوں کی وادی میں گزرے ہوئے اپنے لمحاتِ زندگی کے بارے میں کچھ اِس طرح بیان کیا: میری زندگی بھرپور غفلت میں گزر رہی تھی، میرے اُجڑے ہوئے گلزار میں رشد و ہدایت کی بادِ بہار دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول کی بابرکت صحبت کی بدولت چلی۔ ان کی اِنفِرادی کوشش نے مجھے دعوتِ اسلامی کے

قریب تَر کر دیا اور میں مدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ جب میں پہلی بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا تو میں نے اوّل تا آخِر بیان سننے کی سعادت حاصل کی، یہ سب کچھ مجھے بَہُت اچّھا لگا، جب اجتِماع میں شریک اسلامی بھائی ایک آواز میں دیوانہ وار ذِکرُ اللہ میں مصروف ہوئے تو یکا یک روحانیّت کا ایک ایسا جھونکا آیا کہ میں خود بخود ذِکرُ اللہ میں لگ گیا اور ایسا مَست ہوا کہ اپنے گرد و پیش کی خبر ہی نہ رہی، دل پر عجیب کیف و سُرور طاری ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ذکر و دعا کی بَرَکت سے میری طبیعت میں سنجیدَگی پیدا ہو گئی اور سابِقہ گناہوں سے توبہ کر کے میں صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ میں نے چہرے پر داڑھی مبارک اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ المبارَک میں اجتِماعی اعتِکاف کی بَرَکتیں حاصل کرنے کی سعادت بھی مُیَسَّر آئی، اب میرے والدِ محترم نے بھی داڑھی شریف سجالی ہے اور تمام گھر والے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں مدَنی اِنعامات کے خادِم کی حیثیت سے مَدَنی کام کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

نسبتِ اعلیٰ حضرت۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عشقِ اعلیٰ حضرت کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کو **25 کا عدد بہت محبوب ہے** یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مدنی مذاکروں اور کتابوں میں مختلف انداز سے عرسِ اعلیٰ حضرت کی تاریخ 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر کا تذکرہ فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کو نامِ **"رضا"** سے بھی ایسی مَحَبَّت ہے کہ اس کی برکتیں سمیٹنے کیلئے ناموں کے ساتھ لفظِ "رضا" مِلا

دیتے ہیں۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس لائقِ تقلید عمل سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی ملا کہ نسبت کی بڑی برکتیں ہیں لہٰذا ہر جائز کام حتّٰی کہ نام رکھنے اور تاریخ مقرر کرنے میں بھی نسبتوں کی برکتیں لُوٹنا سعادت مندی کی بات ہے۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے جس چیز کو نسبت ہو جائے تو وہ عام نہیں رہتی بلکہ اس کی شان و عظمت کو چار چاند لگ جاتے ہیں جیسے صَفا و مَروہ دونوں پہاڑوں کو جب ایک وَلِیّہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مبارک قدموں سے نسبت حاصل ہوئی تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئے۔ اسی طرح مقامِ ابراہیم حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدمِ اقدس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گیا۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی قبریں ان کے وجودِ مَسعُود کی نسبت کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں بن گئیں۔ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی غار ان بزرگوں کی نسبت سے بابرکت بن گئی، کوہِ طُور کو حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی نسبت نے عظمت بخشی تو مکہ معظمہ ہمارے پیارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی برکت سے معظم ہو گیا۔ ہمیں بھی نسبتوں کا لحاظ (Respect) کرتے ہوئے ان کی برکتوں سے مستفیض ہونا چاہیے۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نسبتوں سے برکت حاصل کرنے کیلئے ضیاءُ الدّین مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے شرفِ بیعت حاصل کیا اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (مرید ہونے کے لئے) ایک ہی "ہستی" مرکزِ توجہ بنی، اگرچہ مشائخِ اہلِ سنت کی کمی تھی نہ ہے مگر۔۔۔

پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نسبت ہو جاتی تھی اور اس "ہستی" میں ایک کشش (Attraction) یہ بھی تھی کہ براہِ راست گنبدِ خضرا کا سایہ اُس پر پڑ رہا تھا۔ اس "مقدس ہستی" سے میری مراد حضرت شَیْخُ الفضیلت آفتابِ رَضَویت ضیاءُ المِلَّت، مُقْتَدائے اَہلسنّت، مُرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رَہبرِ شریعت، شَیْخُ العَرَب والعَجَم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، سیدی قطبِ مدینہ، حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین اَحمد مَدَنی قادِری رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی (ہے)۔

ضیاء پیر و مرشد مِرے رہنما ہیں سُرورِ دل وجاں مِرے دل رُبا ہیں
مُنوّر کریں قلبِ عطّار کو بھی شہا! آپ دِینِ مُبیں کی ضِیا ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن خوش نصیبوں کو اللہ والوں کی نسبت ہو جاتی ہے تو ان کی زندگی میں تو انہیں اس نسبت کا فیضان ملتا ہی ہے، مرنے کے بعد بھی یہ نسبتیں ان کے کام آتی ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے، چنانچہ

حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانہ مبارکہ میں ایک بہت ہی گنہگار شخص تھا لیکن اس کے دل میں سرکارِ بغداد حُضُورِ غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت ضرور تھی، اس کے مرنے کے بعد جب اس کو دفن کیا گیا اور قبر میں جب منکر نکیر نے سوالات کئے تو منکر نکیر کو ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالیہ سے یہ ندا آئی: "اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے مگر اس کو میرے محبوبِ صادق

سید عبد القادر (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی ذات سے محبت ہے، پس اسی سبب سے میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اس مَحَبَّت اور حُسنِ اعتقاد کی وجہ سے اس کی قبر کو وسیع (Spacious) کر دیا۔

(غوث پاک کے حالات، ص42)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اس کی ہر چیز اچھی لگتی ہے۔ محبوب کا گھر، اس کے در و دیوار، گلی کُوچے حتّٰی کہ اس کے شہر سے بھی عقیدت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے اور محبوب سے منسوب ہر چیز کا ادب و احترام (Respect) کرنا اپنے لئے اعزاز سمجھتا ہے۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مرتبہ بریلی شریف میں عاشقِ اعلیٰ حضرت ہونے کا ایسا عملی مُظاہرہ فرمایا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

بریلی شریف کی پہلی بار حاضِری

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پہلی بار پیر و مُرشد کے شہر بریلی شریف پہنچے تو جب تک قیام رہا، آپ اَدباً ننگے پاؤں رہے اور جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ مبارک پر حاضری کا وقت آیا تو نہایت ادب سے مزارِ مُبارک پر حاضر ہوئے (حاضری کا نرالا انداز دیکھ کر وہاں موجود لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں)، دورانِ حاضری ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتَعَلِّق کسی نے بتایا کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے تو آپ اور آپ کے دونوں شہزادوں (ابواُسید حاجی عبید رضا عطاری مدنی اور ابو ہلال حاجی محمد بلال رضا عطاری مدنی) نے بڑی عقیدت و محبت کے ساتھ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کی زیارت کرنے والے بزرگ کی آنکھوں کو بوسہ دیا۔

پھر بریلی شریف جاؤں میں برکتیں مُرشِدی کی پاؤں میں
کر لوں روضے کا خوب نظّارہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے پیر و مُرشد کے مزار شریف پر کس قدر ادب و اِحترام کے ساتھ حاضری کا شرف حاصل کیا۔ یاد رکھئے! اولیاءُ اللہ کے مزارات پر حاضری بڑی سعادت اور باعثِ برکت ہے اور ان کیلئے ایصالِ ثواب کرنا مستحب عمل ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات پر ہر وقت رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے، حاضری کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، مشکلات و مصائب سے نجات ملتی ہے اور خاص اس نظریے سے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مزارات پر جانا ہمارے اسلاف کا طریقہ بھی رہا ہے، جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دو رَکعت نماز ادا کر کے امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جا کر دُعا مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری کر دیتا ہے۔ (الخیرات الحِسان ص ۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کے مزارات پر حاضری دینا یقیناً سعادت اور باعثِ خیر و برکت ہے، مگر یاد رہے! ہمیں یہ برکتیں اُسی وقت مل سکتی ہیں کہ جب ہم باادب طریقے سے اِن مزارات پر حاضری دیں گے۔ لہٰذا مزارات پر حاضری سے پہلے وُضو کر لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو اپنے گھر پر ہی دو رَکعت نَفْل اس طرح پڑھئے کہ ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار **آیۃُ الکُرسی**

اور 3 بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ مزار کو پہنچایئے، مزار پر پہنچ کر 4 ہاتھ دُور رہتے ہوئے صاحِبِ مزار کے چہرے کی طرف رُخ کرکے ہاتھ باندھ کر یوں عرض کیجئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِی** (یعنی آپ پر سلام ہو اے میرے سردار!) کہ یہی ادب ہے، فاتحہ کے بعد صاحبِ مزار کے وسیلے سے دعا کیجئے کہ بزرگوں کے وسیلے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، حتی الامکان فضول باتوں اور غیر شرعی کاموں سے ضَرُور دُور رَہیے اور واپسی پر مزار شریف کو پیٹھ نہ ہو اس بات کا خیال (Care) رکھئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بزرگوں کا ادب کرنے ان کی سیرت پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عشقِ اعلیٰ حضرت کے حوالے سے چند جھلکیاں ملاحظہ کرنے کی سعادت حاصل کی، ہم نے سنا کہ

- امیر اہلسنت کو اعلیٰ حضرت سے بچپن ہی سے بے حد مَحَبَّت تھی۔
- امیر اہلسنت نے تحریری کام کا آغاز کیا تو سب سے پہلا رسالہ **"تذکرہ امام احمد رضا"** لکھا۔
- امیر اہلسنت کو اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف سے بے حد مَحَبَّت ہے، جبھی آپ اپنے بیانات، مدنی مذاکروں اور تحریروں میں مختلف انداز سے 25 کا عدد استعمال فرماتے ہیں۔
- امیر اہلسنت اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنزالایمان سے نہ صرف خود بڑی محبت فرماتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و محبین کو بھی اسے پڑھنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں امیر اہلسنّت کی پیروی کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے

زندگی بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مشکاۃ المصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷،حدیث:۱۷۵)

ان کی سنّت کا جو آئینہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پھول سے سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ❀ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ❀ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: **اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی** ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔(بخاری، ۴/۱۹۶،حدیث: ۶۳۲۵)، ❀ عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔(مسند ابی یعلیٰ، حدیث:۴۸۹۷، ۴/۲۷۸)، ❀ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۷۶) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شبِ بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۳/ ۷۹)، ❀ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۷۶)، ❀ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ❀ کچھ دیر سیدھی کَروَٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً)، ❀ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا، ❀ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔(اَیضاً)، ❀ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔(بخاری، ۴/ ۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ❀ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۷۶)، ❀ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمحتار، ۹/ ۶۲۹)، ❀ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔ (دُرِّمُختار، ۹/ ۶۳۰)، ❀ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ❀ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

فرضوں کے بعد افضل نمازرات کی نماز ہے۔(مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث:۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرْشادِ مُشکبار ہے: ”جس نے مُجھ پر سو100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرْمِیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جَہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بَروزِ قِیامَت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی... الخ، ۱۰/۲۵۳، حدیث:۱۷۲۹۸)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تُم ہو میں تُم پر فِدا تُم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

مختصر وضاحت: اے میرے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جب مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سہارا ہے تو میں اپنے آپ کو بے سہارا اور عاجز و کمزور کیسے سمجھ سکتا ہوں، میں آپ صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر فدا ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں دُرود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں آگ کے شُعلے

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "کفن چوروں کے انکشافات" کے صفحہ 20 پر ایک حکایت نقل

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

فرماتے ہیں: ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب وہ اسے دَفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے چُنانچِہ وہ اپنی بہن کی قبر پر آیا اور اُس کو کھودا تاکہ تھیلی نکال لے۔ اُس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں۔ چُنانچِہ اس نے جُوں تُوں قبر پر مٹّی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی: میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔ یہ سُن کر ماں رونے لگی اور کہا: افسوس! تیری بہن نماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نماز کے اوقات گزار کر پڑھا کرتی تھی (یعنی نماز قضا کر کے پڑھتی تھی)۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ایک مسئلہ بھی سماعت فرمالیجئے کہ اس عبرت ناک حکایت سے معلوم ہوا کہ نماز میں سُستی کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور عذابِ قبر کا سبب ہے، ہمیں بھی پانچوں نمازیں ذوق وشوق کے ساتھ مسجد میں باجماعت ادا کرنی چاہئیں اور نماز میں ہرگز ہرگز سُستی نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ یہ منافقوں کی علامت (Sign) ہے کہ جب منافقین مؤمنین کے ساتھ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو مرے دل سے اور سُستی کے ساتھ کھڑے ہوتے کیونکہ ان کے دلوں میں ایمان تو تھا نہیں، جس سے عبادت کا ذوق اور بندگی کا لطف حاصل ہوتا، صرف لوگوں کو دِکھانے کیلئے نماز پڑھتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے بارے میں پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء آیت نمبر 142 میں ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰىۙ ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے

تفسیر صِراطُ الجنان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے کہ نماز نہ پڑھنا یا صرف لوگوں کے سامنے پڑھنا جبکہ تنہائی میں نہ پڑھنا یا لوگوں کے سامنے خشوع و خضوع سے اور تنہائی میں جلدی جلدی پڑھنا یا نماز میں ادھر ادھر خیال لیجانا، دلجمعی کیلئے کوشش نہ کرنا وغیرہ سب سستی کی علامتیں ہیں۔(صراط الجنان، ۲/۳۳۵)**افسوس صد افسوس** ! آج ہمارے مُعاشرے میں صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دِن نمازیں قضا کر دی جاتی ہیں جبکہ گناہوں کے اِرتِکاب کیلئے سُستی فوراً چستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند ایک نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتے اور اگر کوئی اسلامی بھائی اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں "اب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گا یا رمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا" یوں گویا کسی قسم کی شرم و جِھجک کے بِغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ، میں جُمعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گا۔ یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اور عِبادت کا ذَوق و شوق ہوتا ہے وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچتا ہے۔

یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 16، سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، سورہ مریم:۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخَلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

جہنم کی خوفناک وادی کا ہولناک کُنواں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ میں "**غَیّ**" کا تذکِرہ ہے اور اِس سے مُراد جَہنَّم کی ایک وادی ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمْجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "**غَیّ**" جَہنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "هَبْ هَبْ" ہے، جب جَہنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بدستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے:) ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷) یہ کُنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو ایذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ص۴۳۴)

جَہنَّم کا عذاب اور دُنیا کی تکلیفیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ "**غَیّ**" جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گہرائی (Depth) اور گرمی سب سے زیادہ ہے اور جہنَّم کی آگ جب بجھنے لگتی ہے تو اس وادی کو کھول دیا جاتا ہے جس سے نارِ جہنم پھر سے بھڑک اُٹھتی ہے۔ ذرا سوچئے کہ اس خطرناک وادی میں جب بے نمازی کو ڈالا جائے گا تو اس کا کیا بنے گا۔ یاد رکھئے! جَہنَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب کا مَظْہَر ہے جس طرح اس کی رَحمتوں اور نِعمتوں کی کوئی اِنتہا نہیں اور انسانی عقل اُس کا اندازہ نہیں لگا سکتی، اِسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب کی بھی کوئی حد نہیں، ہر وہ تکلیف دِہ چیز جس کا تَصَوُّر کیا جائے مثلاً کسی آلے سے زندہ انسان کے ناخُن (Nail) کھینچ لینا، کسی پر چھُریوں یا لاٹھیوں سے ضَربیں لگانا، کسی کے اُوپر وزن دار گاڑی چلا کر

اُس کی ہڈیاں چکنا چُور کر دینا، اَعضاء کاٹ کر نمک مِرچ چھڑکنا، زندہ کھال(Skin) اُدھیڑنا، بغیر بے ہوش کیے آپریشن کرنا یا مختلف بیماریوں کی تکالیف مثلاً سر درد، بخار، پیٹ کا درد یا خطرناک بیماریاں مثلاً دل کا دورہ(Heart attack) سَرَطان (کینسر) گُردے کی پتھری کا درد، خارش، شدید گھبراہٹ وغیرہ وغیرہ جو بھی اَمراض یا دنیوی مَصائب و آلام جن کا تَصَوُّر مُمکِن ہے وہ جَہَنَّم کی تکلیفوں کے مقابلے میں نِہایَت ہی معمولی ہیں۔ اَلْغَرض دُنیا کی ساری بیماریاں اور مُصیبتیں کسی ایک شَخْص پر جَمع ہو جائیں پھر بھی جَہَنَّم کے سب سے ہلکے عذاب کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

نارِ جہنَّم سے تُو بچانا، خُلدِ بَریں میں مجھ کو بسانا
یارَبِّ اَز پئے شاہِ مدینہ، **یااللہ** مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَہَنَّم کا سب سے ہلکا عذاب

جہنم کا سب سے ہلکا عذاب کیا ہے ؟اس بارے میں فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: جس کو جَہَنَّم کا سب سے ہلکا عذاب ہو گا اُسے آگ کی جُوتیاں پہنادی جائیں گی، جس سے اُس کا دِماغ ایسے کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب مجھ ہی پر ہو رہا ہے حالانکہ اُس پر سب سے ہلکا عذاب ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النار عذابا، ص۱۱۱، الحدیث۵۱۷، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنّم کے عذاب سے ڈر جایئے، اپنے کمزور جسموں پر ترس کھایئے،

سُستی اُڑایئے اور گناہوں سے بچتے ہوئے نَمازوں کا اِہتِمام شروع کر دیجئے۔انتہائی افسوس ناک بات یہ ہے کہ فضول باتوں اور کاموں میں مشغول رہ کر نمازیں قضا کر دیتے ہیں مگر اس کا احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم مسلسل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر رہے ہیں۔وہ ربّ عَزَّوَجَلَّ تو ہمیں دن رات ڈھیروں نعمتیں بن مانگے عطا فرما رہا ہے مگر ہمیں پورے دن میں صرف 5 وقت اس کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔افسوس کہ ہم دُنیوی بیماریوں، پریشانیوں اور تکلیفوں سے بچنے کیلئے لوگوں کے بتائے ہوئے اَوْراد و وظائف تو فوراً شُروع کر دیتے ہیں مگر جس رَبِّ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں سینکڑوں مرتبہ نماز کا حکم دیا، ہر ایک غور کرے کہ اس حکم کی میں کتنی تعمیل کرتا ہوں؟اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضری کے لیے بُلانے والے مؤذن کی دعوت پر میں کتنی بار "**لبیک**" کہہ کر مسجد میں حاضر ہوتا ہوں؟ہر ایک غور کرے کہ کامیابی کی طرف بُلانے والی، مسجد سے روزانہ 5 بار آنے والی صدا کیا میرے کانوں سے ٹکرا کر واپس ہو جاتی ہے یا میں سب کام کاج چھوڑ کر مسجد کی راہ اِختیار کرتا ہوں؟افسوس کہ ہم قبر کے عذابوں، جہنم کی ہولناکیوں اور قیامت کی وحشتوں کا سن کر بھی غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس غفلت کی نیند سے حقیقی بیداری نصیب فرمادے۔

یاد رکھئے!ہر عاقِل و بالغ مرد و عورت مُسلمان پر روزانہ 5 وقت کی نَماز فَرض ہے،جو نَماز کو فَرض نہ مانے وہ دینِ اسلام سے خارج ہے اگرچہ اس کا نام اور اس کے دیگر کام مسلمانوں والے ہی کیوں نہ ہوں۔اور جو نماز کو فَرض تو مانے مگر ایک نَماز بھی جان بوجھ کر ترک کر دے تو وہ سخت فاسِق و گُنہگار اور مُستَحِقِّ عذابِ نار ہے۔اعلیٰ حضرت،اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

جس نے قصداً(یعنی جان بوجھ کر) ایک وقت کی (نماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنّم میں رہنے کا مستحق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضانہ کرلے۔(فتاوی رضویہ،ج۹ص،۱۵۸)اس سے اندازہ لگائیے کہ جب ایک نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنم میں رہنا پڑے گا تو جو شخص دن بھر کی تمام نمازیں جان بوجھ کر ترک کر دیتا ہو بلکہ سرے سے نماز ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سخت عذاب کا شکار ہو گا۔اور یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے سے تو خود شیطان بھی پناہ مانگتا ہے، چنانچہ

منقول ہے کہ ایک شَخْص جنگل (Jungle) میں جارہا تھا شیطان بھی اُس کے ساتھ ہولیا، اُس شَخْص نے دن بھر میں ایک بھی نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ رات ہوگئی، شیطان اُس سے بھاگنے لگا، اُس شَخْص نے حیران ہو کر بھاگنے کا سبب پوچھا: تو شیطان بولا: ”میں نے عمر بھر میں صرف ایک بار آدم عَلَیْہِ السَّلام کو سَجْدہ کرنے کا اِنکار کیا تو مَلْعُون ہوا اور تُو نے آج پانچوں نمازیں تَرک کر دِیں، مجھے خوف آرہا ہے کہ کہیں تجھ پر قَہر نازل ہو اور میں بھی اس میں نہ پھنس جاؤں۔“ (دُرَّۃُ النّاصِحین، ص۱۴۴، ملخصاً)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں با جماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نماز کی پابندی کرتے ہوئے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنی چاہئیں۔ آیئے! عذابِ الٰہی سے خود کو ڈرانے اور نمازوں کی عادت بنانے کیلئے نماز نہ پڑھنے کی چند وعیدیں سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. حضرت سیدنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

مجھے وصیت فرمائی کہ "کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے، فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے اس سے امان اٹھا لی جاتی ہے اور شراب ہرگز نہ پینا کیونکہ یہ ہر بُرائی کی جڑ ہے۔(ابن ماجہ، ابواب الاشربۃ، باب الخمر مفتاح کل شر، الحدیث ۴۰۳۴، ص ۲۷۲۰)

2. ارشاد فرمایا: جس نے نماز چھوڑی تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب فرمائے گا۔(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب فی تارک الصلاۃ، الحدیث: ۱۶۳۲، ج ۲، ص ۲۶)

3. ارشاد فرمایا: جس نے نماز چھوڑی اس نے اپنے اہل و عیال اور مال کو گھٹا دیا۔

(کنز العمال، کتاب الصلاۃ، الترھیب عن ترک الصلاۃ، الحدیث ۱۹۰۸۵، ج ۷، ص ۱۳۲)

4. ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا تو بِلاشُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذمّہ اس سے بری ہے۔(معجم الکبیر، ۱۲/ ۱۹۵، حدیث: ۱۳۰۲۳)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الامت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے نمازی اللہ کی امان میں نہیں رہتا۔ نماز کی برکت سے انسان دنیا میں آفتوں سے، مرتے وقت خرابی خاتمہ سے، قبر (کے امتحان) میں فیل ہونے سے، حشر میں مصیبتوں سے بفضلہٖ تعالٰی امن میں رہتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں کے معاملے میں غفلت برتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی، جہنم کی حقداری اور اہل و مال میں بے برکتی کا سبب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نمازوں کی پابندی کرنے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 238 میں ارشاد فرماتا ہے:

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حُضُور ادب سے۔

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اور اپنی اَوْلاد کیلئے نماز قائم رکھنے کی باقاعدہ دُعا بھی فرمائی، جس کا تذکرہ پارہ 13 سُورۂ اِبراہیم کی آیت نمبر 40 میں یوں ہے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے میرے رَبّ مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اَوْلاد کو اے ہمارے رَبّ اور میری دُعا سُن لے۔

اور بروزِ قیامت بھی سب سے پہلے نماز کے متعلق ہی سوال کیا جائے گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: "**اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَلَاتُهٗ** یعنی کل قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہو گا۔ علامہ عبد الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: بے شک نماز ایمان کی علامت اور اصلِ عبادت ہے۔ (التیسیر شرح جامع الصغیر، ۱/۳۹۱) نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر تین بار سب سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تینوں بار یہی جواب دیا کہ نماز سب سے افضل عمل ہے۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۰، حدیث: ۶۶۱۳، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نماز اس قدر اَہم عبادت ہے کہ قرآنِ پاک میں اس کی پابندی کا حکم دیا گیا، لہٰذا ہمیں بھی نماز کی اَہمیّت کو سمجھتے ہوئے نہ صِرف خُود پانچوں نمازیں پابندی کے

ساتھ مَسْجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت اَدا کرنی چاہئیں بلکہ اپنے سمجھدار بچّوں کو بھی مسجد ساتھ لے کر جانا چاہئے ناسمجھ کو نہیں۔ فتاوی رضویہ کی جلد16 کے صفحہ نمبر434 پر ہے: مسجد میں ناسمجھ بچوں کے لے جانے کی ممانعت ہے، حدیث میں ہے: جَنِّبُوْا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِيْنَكُمْ یعنی اپنی مساجد کو اپنے ناسمجھ بچوں اور پاگلوں سے محفوظ رکھو۔(ابن ماجه،کتاب المساجد والجماعات، باب مایکره في المساجد ۱/۴۱۵، حدیث ۷۵۰)

یاد رکھئے! اگر ہم نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے سمجھدار بچوں کو بھی مَسْجِد لے کر جائیں گے تو ان کے ننھے ذِہن بچپن ہی سے نَمازوں کی طَرف مائل ہونے لگیں گے اور پھر بڑے ہو کر وہ بھی نَمازوں کے عادی بن جائیں گے، کیونکہ جو بات بچوں کے ذِہن میں بچپن ہی سے بیٹھ جائے فِطری طور پر بڑے ہو کر بھی وہ بات ان کے ذِہنوں میں راسخ (پُختہ) ہوتی ہے۔

نماز کے مُتَعَلِّق 4 فرامینِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز کی اہمیت جاننے کے بعد بھی اگر کوئی نہ پڑھے تو بڑا نادان اور اپنے ہاتھوں جہنم میں جانے کا سامان کرنے والا ہے حالانکہ نماز پڑھنا دُنیا و آخرت کی سَعادَتوں کا ذریعہ ہے۔ قُرآنِ پاک میں جابجا نہ صرف نماز کا حکم دِیا گیا ہے بلکہ اجر و ثواب بیان کرکے اس کی ترغیب بھی دِلائی گئی ہے۔ آیئے اس بارے میں تین (3) فرامینِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سُنئے، چنانچہ پارہ6 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر162 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓئِكَ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے

سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا۠ (پ۶، النساء:۱۶۲) ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

پارہ9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر3اور4 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۝ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ۝

تَرجَمۂ کنز الایمان: وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچّے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی

پارہ6 سُوْرَۃُ الْمَائِدہ کی آیت نمبر12 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں ضَرور اگر تم نَماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رَسُولوں پر اِیمان لاؤ اور ان کی تَعْظِیم کرو اور اللہ کو قَرضِ حَسَن دو بے شک میں تُمہارے گُناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں۔ (پ6، المائدہ:12)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نمازیوں کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کیسے کیسے عظیمُ الشان اِنْعامات ہیں کہ کہیں انہیں جنّت و مَغْفِرت کی بِشارتیں دی جارہی ہیں تو کہیں اَجرِ عَظِیم کی نَویدیں (خُوشخبریاں) سُنائی جارہی ہیں، اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی نَماز کی بَہُت زِیادہ اَہَمِّیَّت اور رَغْبَت دِلائی گئی ہے۔ اگر ہم نماز کا وقت ہوتے ہی اپنے تمام تر دُنیوی جھمیلوں کو چھوڑ کر نَماز کی تیاری میں مَصروف ہو جایا کریں اور نِہایَت خُشُوع و

خُشُوع کے ساتھ باجماعت نَماز اَدا کریں تو اس کی بر کت سے جہاں دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی، وہیں اس کا ایک اُخرَوِی فائدہ یہ بھی حاصل ہو گا کہ کل بروزِ قِیامَت یہی نَماز ہماری نَجات و مَغْفِرت کا باعث بن جائے گی۔ جیسا کہ

خُشُوع و خُضُوع سے نَماز پڑھنے والے کی مَغْفِرت

نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے 5 نَمازیں فَرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طَریقے سے وضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع و سُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرت فرمادے اور جو انہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فَرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۵، ج۱، ص۱۸۶)

نماز سے گُناہ دُھلتے ہیں:

جو خوش نصیب پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں تو ان کے سارے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، جیسا کہ تاجدارِ رِسالَت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر تمہارے کسی کے صِحْن میں نہر ہو، ہر روز وہ 5 بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرض کیا: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نَماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج۲، ص۱۶۵، حدیث۱۳۹۷)

ہر نَماز پچھلے گُناہوں کا کفّارہ ہے

جو خوش نصیب نمازوں کے عادی ہوتے ہیں، اگر بتقاضائے بشریت ان سے ایک نماز سے دوسری نماز کے درمیانی وقفے میں گناہ سرزد ہو جائیں تو دوسری نماز ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے یعنی دونوں نمازوں کے درمیان جو گناہ ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف فرما دیتا ہے، جیسا کہ

حَضْرتِ حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حَضْرتِ عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک دن تَشْرِیف فرما تھے اور ہم بھی بیٹھے تھے کہ مُؤَذِّن آگیا، حَضْرتِ عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر فرمایا کہ میں نے مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی طَرح وضو کرتے دیکھا ہے اور میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اِرْشاد فرماتے ہوئے بھی سُنا کہ جو شَخْص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ ظُہر کی نَماز پڑھ لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گُناہوں کو مُعاف فرما دیتا ہے یعنی وہ گُناہ جو فَجْر کی نَماز اور اس ظُہر کی نَماز کے دَرْمیان ہوئے ہوں، پھر جب عَصْر کی نَماز پڑھتا ہے تو ظُہر اور عَصْر کے مابَیْن (بیچ) کے گُناہوں کو مُعاف فرما دیتا ہے، پھر جب مَغْرب کی نَماز پڑھتا ہے تو عَصْر اور مَغْرب کے دَرْمِیان کے گُناہوں کو مُعاف فرما دیتا ہے، پھر عِشاء کی نَماز پڑھتا ہے تو اُس کے اور مَغْرب کے دَرْمِیان کے گُناہوں کو مُعاف فرما دیتا ہے، پھر ہو سکتا ہے کہ رات بھر وہ لیٹ کر ہی گُزار دے اور پھر جب اُٹھ کر وُضو کرے اور فَجْر کی نَماز پڑھے تو عِشاء اور فَجْر کے مابَیْن (بیچ) کے گُناہوں کی بَخْشش ہو جاتی ہے اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ (الاحادیث المختارۃ، ج۱، ص۴۵۰، حدیث ۳۲۴، ملتقطا)

نماز میں شفا ہے

جو خوش نصیب پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے انہیں بیماریوں سے شفا عطا فرماتا ہے۔ آج ہمارے یہاں ایسی نئی نئی بیماریاں ظاہر ہو رہی ہیں، جن کا آج سے پہلے نام تک نہ

سنا تھا، ان کے علاج معالجے کیلئے لاکھوں روپے خرچ کرنے کے باوجود بھی بیماریاں بڑھتی جاتی ہیں، اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے نماز کی پابندی شروع کر دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے نجات مل سکتی ہے۔ جیسا کہ

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شِفَآءً:** بے شک نماز میں شفاء ہے۔ (سنن ابن ماجہ، باب الصلاۃ شفاء، ج۴، ص۹۸، الحدیث:۳۴۵۸) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بیمار ہوں یا تندرست ہر حال میں نہ صرف خود نماز کی پابندی کریں بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی نماز کا عادی بنائیں۔

روزی میں برکت

جو خوش نصیب پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی روزی میں برکت ڈال دیتا ہے۔ آج کے اِس پُر فتن دَور میں ہر بندہ مال کمانے کی دُھن میں لگا ہوا ہے لیکن سارا سارا دن مال کمانے کے بعد بھی ہر ایک یہی شکوہ لیے بیٹھا ہے کہ اتنے پیسے کماتا ہوں پھر بھی برکت نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! پانچوں نمازوں کی ادائیگی اور ان میں خشوع و خضوع اور تعدیلِ ارکان کا لحاظ کرتے ہوئے واجبات، سنن اور آداب کا پوری طرح لحاظ رکھنا **رِزْق میں خیر و برکت** کا ذریعہ ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز ایک بہت ہی عَظِیْم عِبادَت ہے، نماز مومن کے لئے جنّت میں لے جانے والا بہترین عمل ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنّت واجِب ہو جاتی ہے، دو رَکعت نماز دُنیا و مَافِیْھَا سے بہتر ہے، نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے، نماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نمازی

---

1 . . . راہِ علم، ص۱۰۵ ماخوذاً

بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل کیا جائے گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، نَماز گُناہوں کے مَیل کچیل کو دھو دیتی ہے، ایک نَماز پچھلی نَماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹا دیتی ہے، نَمازی جنّت میں داخِل ہو گا، نَمازی کے لئے مَعْصوم فِرِشتے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَغْفِرت کی سِفارش کرتے ہیں، نمازی اللہ تَعالٰی کی اَمان یعنی حِفاظَت میں رہتا ہے، نَماز، نَمازی کے لئے دُعائے حِفاظَت کرتی ہے، نَمازی کامل مومن ہے، نَمازی کو پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا، نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

دیدارِ حَق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
دربارِ مُصْطفٰے میں تمہیں لے کے جائے گی خالق سے بَخْشوائے گی اے بھائیو! نماز
عزّت کے ساتھ نُوری لِباس اچّھے زیورات سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بھائیو! نَماز
جنّت میں نَرم نَرم بچھونوں کے تَخْت پر آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز
خِدْمَت تمہاری کریں گی حُوریں اَدَب کے ساتھ رُتْبہ بہت بڑھائے گی اے بھائیو! نماز
کوثر کے سَلْسَبِیْل کے شربَت پِلائے گی میوے تمہیں کِھلائے گی اے بھائیو! نماز
سب عِطْر و پُھول ہوں گے نچھاور پسینے پر خُوشبو میں جب بَسائے گی اے بھائیو! نماز
رَحْمت کے شامیانوں میں خُوشبو کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز
باغِ بہشت روضۂ رِضْواں بہارِ خُلد سب کچھ تمہیں دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھتے رہو نماز کہ دونوں جہان میں سب کچھ تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
فاقے سے مُفْلسی سے جہنّم کی آگ سے سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز

بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی ہمیں پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ باجماعت پڑھنے کا ذہن دیتی ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خود بھی نماز کے عادی بن جایئے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے دوسروں کو بھی نماز کی دعوت دِیجئے۔12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** بھی ہے۔

"صدائے مدینہ"

صدائے مدینہ کیا ہے؟ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے کو **صدائے مدینہ** کہتے ہیں اور یہ وہ عظیم کام ہے جو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اختیار فرمایا، وہ حضرات اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے جگایا کرتے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ میرے والِدِ مُحْتَرَم اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات میں جس قَدْر ربّ تعالٰی چاہتا، نَماز پڑھتے رہتے، یہاں تک کہ جب رات کا آخری وَقْت ہوتا تو اپنے گھر والوں کو بھی نَماز کے لیے جگا دیتے اور ان سے فرماتے: اَلصَّلٰوۃ یعنی نماز۔ پھر یہ آیت مُبارَکہ تِلاوَت فرماتے:

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَا ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھر والوں کو نَماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ، کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، ہم تجھے

لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَ الْعَاقِبَةُ

لِلتَّقْوٰی ﴿۱۳۲﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۲) روزی دیں گے اور اَنجام کا بھلا پرہیز گاری کے لیے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب التحریض... الخ، الفصل الثالث، ۱/ ۳۶۰، حدیث: ۱۲۴۰)

آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور **صدائے مدینہ** لگانے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

فیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ہم ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد ہم صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان ہمارے ساتھ شامل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کی۔ بعد میں اِس نوجوان کے والِد مَدَنی قافلے والوں سے ملنے کے لیے آئے۔ یہ صاحِبِ ثَرْوَت تھے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے میرا نافرمان ماڈرن بے نَمازی بیٹا پنج وقتہ نَماز پڑھنے لگا ہے۔ اِس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے لیے زمین دے دی۔

صدائے مدینہ دوں روزانہ صدقہ ابُو بکر و فاروق کا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَماز کتنی پیاری عبادت ہے اور اس کے کس قدر فضائل ہیں کہ نماز دِین کا ستون ہے، نماز بیماروں سے بچاتی ہے، نماز روزی میں برکت کا ذریعہ ہے اور عذابِ قبر سے بچانے کے ساتھ ساتھ اندھیری قبر کا چراغ بھی ہے۔ قرآن وحدیث میں جہاں بھی نماز کی اَدائیگی کا حکم آیا ہے اس سے مُراد نماز کو تمام تر فَرائض وواجِبات کے ساتھ اَدا کرنا ہے۔ اور مردوں کیلئے نماز

کے واجبات میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے باجماعت پڑھا جائے۔ احادیثِ مبارکہ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے کثیر فضائل بیان ہوئے ہیں، آیئے! ترغیب کیلئے 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں، چنانچہ

1. نمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس(27) درجہ بڑھ کر ہے۔(بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوٰت الجماعۃ، ۱/۲۳۲، حدیث:۶۴۵)
2. ارشاد فرمایا: ”جس نے کامل وضو کیا، پھر فرض نماز کے لیے چلا اور امام کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“(شعب الایمان، باب العشرون من شعب الایمان وھو باب فی الطھارۃ، ۳/۹، الحدیث:۲۷۲۷)
3. ارشاد فرمایا: جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اپنی حاجت کا سوال کرے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔(حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/۲۹۹، حدیث: ۱۰۵۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی پانچوں نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی عادت بنانی چاہیے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ بسا اوقات بہت سے معذور اور بڑی عمر کے افراد باجماعت نماز ادا کرنے کیلئے بڑی مشکل سے چل کر مسجد کی طرف آتے ہیں اور جیسے انہیں آسانی ہوتی ہے نماز پڑھ لیتے ہیں اگر وہ اتنی مشقت اٹھانے کے باوجود جماعت سے نماز پڑھنے کو ترجیح دے سکتے ہیں تو ہمیں تو بدرجۂ اولیٰ باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے۔ آج ہم دنیوی اعتبار سے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً کسی کا عالیشان بنگلہ دیکھا تو اس جیسا بنانے کی خواہش، کسی کو عمدہ کپڑے کا شاندار لباس پہنے دیکھا تو ایسا پہننے کی

خواہش، کسی کی نئی چمکتی دَمکتی کار دیکھ کر دِل للچانا، کسی کا کامیاب کاروبار(Business) دیکھا تو منہ میں پانی بھر آنا، اَلْغَرَض! ہم دنیوی مال و دولت کی مَحَبَّت کے ایسے حریص بن چکے ہیں کہ دن رات آہیں بھرتے اور اس کے حصول کیلئے کوششیں کرتے ذرا نہیں تھکتے۔ **اے کاش!** کسی کو نیکیاں کرتا دیکھ کر ہم بھی نیک اعمال کرنے کی حرص میں مبتلا ہو جائیں، اے کاش! دوسروں کو مسجد کی طرف جاتا دیکھ کر ہمیں بھی پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے، دوسروں کو مسجد سے محبت کرتا دیکھ کر ہم بھی مسجد سے محبت کرنے والے بن جائیں! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑے بڑے سفر کئے اور سفر کی مَشَقَّتیں اور صُعُوبتیں برداشت کرتے ہوئے بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیشہ جماعت کے ساتھ ہی نماز ادا فرمائی۔ آیئے! اس ضمن میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز سے محبت

باون(52) برس کی عمر میں جب دوسری بار سَفَرِ حج کے لیے روانہ ہوئے، مَناسکِ حج اَدا کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے بیمار ہوئے کہ دو ماہ سے زیادہ صاحبِ فراش رہے، جب کچھ صحتیاب ہوئے تو زیارتِ روضۂ اَنور کے لیے کمر بستہ ہوئے اور "جَدّہ شریف" سے ہوتے ہوئے کَشتی کے ذریعے تین (3) دن کے بعد "رابغ" کے مقام پہنچے، اور وہاں سے مدینۃُ الرَّسول کے لیے اُونٹ کی سُواری کی، اسی راستے میں جب "بیرِ شیخ" پہنچے تو منزل قریب تھی لیکن فَجْر کا وَقْت تھوڑا رہ گیا تھا۔ اُونٹ والوں نے منزل ہی پر اُونٹ روکنے کی ٹھانی لیکن اس وقت تک نمازِ فَجْر کا وَقْت ختم ہونے کا اندیشہ تھا، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ صُورتِ حال دیکھ کر اپنے رُفقا کے ساتھ وہیں ٹھہر گئے اور قافلہ چلا گیا۔

آپ کے پاس کُرُنچ (یعنی مخصوص ٹاٹ کا بنا ہوا) ڈول تھا مگر رَسّی موجود نہیں تھی اور کُنواں بھی گہرا تھا، لہٰذا عِمامے باندھ کر پانی نکالا اور وُضو کر کے وقت کے اندر نماز ادا فرمائی۔ مگر اب یہ فکر لاحِق ہوئی کہ طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے اتنے مِیل پیدل کیسے چلیں گے؟ مُنہ پھیر کر دیکھا تو ایک اجنبی جَمّال (اُونٹ والا) اپنا اُونٹ لیے اِنتظار میں کھڑا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حمدِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) بجالا کر اُس پر سُوار ہو گئے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷، ملخصاً)

مُصطفےٰ کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذَوقِ نماز اور شَوقِ عِبادت کہ مہینوں کی طویل عَلالت، شدید کمزوری ونَقاہت اور سفر کی مَشَقّت کے باوجود قافلے کا ساتھ تو چھوڑ دیا، مگر سب سے افضل عبادت نماز چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ ہمیں چاہیے کہ خوشی ہو یا غم ہر موقع پر نماز کی پابندی کریں اور جنہیں نماز پڑھنا نہیں آتی تو سیکھنے میں ہر گز شرم محسوس نہ کریں۔ اور جو نماز پڑھنا تو جانتے ہیں مگر پڑھتے نہیں اور اس طرح کے شیطانی وسوسوں کا شکار رہتے ہیں کہ **"ہم تو بڑے گنہگار بندے ہیں ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری کے قابل کہاں"** یا **"پہلے نیک بن جائیں، داڑھی رکھ لیں پھر نماز بھی شروع کر دیں گے"** ایسے لوگوں کو چاہئے کے فوراً اس شیطانی وسوسے کی کاٹ کرتے ہوئے نماز پڑھنا شروع کر دیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم پارہ 21 سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوت کی آیت نمبر 45

میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے

صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔

حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس کی شکایت کی گئی، فرمایا: اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی۔ چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔

مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے — پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی
جو ناراض تُو ہو گیا تو کہیں کا — رہوں گا نہ تیری قسم یاالٰہی
سدا کے لیے ہو جا راضی خدایا — ہو مجھ ناتواں پر کرم یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی برکت سے چور تائب ہو گیا:

نماز بُرائیوں سے بچاتی ہے آیئے! اس سے متعلق ایک بہت پیاری حکایت سنتے ہیں۔ منقول ہے کہ ایک چور رات کے وقت حضرتِ سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے گھر داخل ہوا، اس نے دائیں

بائیں ہر طرف پورے گھر کی تلاشی لی لیکن سوائے ایک لوٹے کے کوئی چیز نہ پائی۔ جب اس نے نکلنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: "اگر تم چالاک و ہوشیار چور ہو تو کوئی شئے لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔" اس نے کہا: "مجھے تو کوئی شئے نہیں ملی۔" آپ نے فرمایا: "اے غریب شخص! اس لوٹے سے وضو کر کے کمرے میں داخل ہو جا اور دو رکعت نماز ادا کر، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کے جائے گا۔" اس نے آپ کے کہنے کے مطابق وضو کیا اور جب نماز کے لئے کھڑا ہوا تو حضرت سیِّدَتُنا رابعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھا کر یوں دُعا کی: "اے میرے آقا و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اس کو کچھ نہ ملا، اب میں نے اسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اسے اپنے فضل و کرم سے محروم نہ کرنا۔" جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس کو عبادت کی لذت نصیب ہوئی۔ چنانچہ، وہ رات کے آخری حصے تک نماز میں مشغول رہا۔ جب سحری کا وقت ہوا تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئیں تو اسے حالتِ سجدہ میں اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے پایا: جب میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے پوچھے گا: "کیا تجھے حیا نہ آئی کہ تُو میری نافرمانی کرتا رہا؟ اور میری مخلوق سے گناہ چھپاتا رہا اور اب گناہوں کی گٹھڑی لے کر میری بارگاہ میں پیش ہے، جب وہ مجھے عتاب کریگا اور اپنی بارگاہِ رحمت سے دُور کر دے گا تو اس وقت میں کیا جواب دوں گا؟ آپ نے پوچھا: "اے بھائی! رات کیسی گزری؟" بولا: "خیریت سے گزری، عاجزی و انکساری سے میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا رہا تو اس نے میرے ٹیڑھے پَن کو درست کر دیا، میرا عذر قبول فرمالیا اور میرے گناہوں کو بخش دیا اور مجھے میرے مطلوب و مقصود تک پہنچا دیا۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۳۰۵)

محبت میں اپنی گما یا الٰہی

نہ پاؤں اپنا پتہ یا الٰہی
رہوں مست و بے خود میں تیری ولا میں
پلا جام ایسا پلا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نماز کیسی پیاری عبادت ہے کہ ایک چور چوری کے ارادے سے آیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نیک بندی حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے کہنے پر نماز کیلئے کھڑا ہو گیا تو نماز کی لذت و حلاوت میں ایسا گم ہوا کہ ساری رات نماز میں مشغول رہا اور صبح اپنے گناہوں سے تائب ہو کر راہِ راست پر آ گیا۔

مگر کیا وجہ ہے کہ ایک تعداد ایسی ہے جو نماز پڑھنے کے باوجود بھی حَرام و گناہ اور ممنوعاتِ شرعی سے نہیں بچ پاتی، ماں باپ کی نافرمانی کر کے اُن کی دِل آزاری کا سبب بنتی ہے، پردے کے شرعی احکام پر پوری طرح سے عمل نہیں کر پاتی، فلموں، ڈراموں اور گناہوں بھرے چینلز دیکھنے سے بچ نہیں پاتی، گالی گلوچ، غیبت، چُغلی، فُحش گوئی، دل آزاری، لوگوں کی حق تلفی، سُود اور رِشوت کے لَین دَین وغیرہ وغیرہ کبیرہ گُناہوں سے جان نہیں چُھوٹتی۔ حیرت بالائے حیرت کہ نماز پڑھنے کے باوجود ہم اپنا پیارا پیارا چہرہ جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُحبّت کی نِشانی پیدا فرمائی ہے اور شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ شاہی بھی موجود ہے کہ "داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں کتراؤ، اور آتش پرستوں کی مخالفت کرو)۔" (صحیح مسلم، ص۱۲۵، رقم ۶۰۰، بتقدم وتاخر) پھر بھی ہم نِہایت بے دردی کے ساتھ اس محبت کی نِشانی کو نوچ مُونڈ کر گندی نالی تک میں بہا دینے سے گُریز نہیں

کرتے حالانکہ داڑھی منڈانا اور کَتَرواکر ایک مُٹھی سے کم کر دینا دونوں حرام ہے۔ آخر ایسا کیوں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ ہم نماز کی ظاہری اور باطنی سُنتوں اور آداب کا صحیح طور پر خیال نہ رکھتے ہوں جس کے سبب ابھی تک نماز کی برکتوں سے محروم ہوں۔ اگر صحیح طور پر وضو کر کے خُشوع و خضُوع کے ساتھ اس کی تمام تر ظاہری و باطنی سنتوں اور آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے نماز پڑھتے تو ہم پر بھی ضرور نماز کی برکتیں ظاہر ہوتیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہماری ایک تعداد تو سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتی اور جو نماز پڑھتے بھی ہیں، ان میں بھی کئی لوگ نماز کے بنیادی مسائل نہیں جانتے، جس کی وجہ سے نماز میں غلطیوں کے سبب اپنی نمازیں ضائع کر بیٹھتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نمازوں کی پابندی کی پُختہ نیت کرنے کے ساتھ ساتھ نمازوں کی صحیح ادائیگی کی طرف بھی بھرپور توجہ دیں تاکہ ہماری نمازیں ضائع ہونے سے بچ جائیں، اپنی نمازوں کو غلطیوں سے بچانے، اس کی ادائیگی کا صحیح طریقہ سیکھنے اور نماز کے ضروری مسائل جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ”نماز کے احکام“ کا مطالعہ اور مدنی قافلوں میں سفر کیجئے اس کے علاوہ 7 دن کا فیضانِ نماز کورس کرنا اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی VCD ”نماز کا طریقہ“ دیکھنا بھی انتہائی مفید ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”نماز کے اَحکام“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی وُضو و غُسل کے دُرست طریقے کے ساتھ ساتھ نماز کے واجِبات، مَکْرُوہات، مُفْسِدات (نماز کو توڑنے والی چیزیں) اور دیگر ضروری مسائل کی معلومات ہونی چاہئیں

تاکہ ہماری نمازیں ضائع نہ ہوں، کیونکہ ہر عاقل و بالغ مُسلمان پر جس طرح نماز پڑھنا فرض ہے اِسی طرح حسبِ حال نماز کے مسائل سیکھنا بھی فرض ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مُسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت نماز کے مسائل کے بارے میں 499 صفحات پر مشتمل نہایت ہی آسان کتاب بنام **"نماز کے اَحکام"** تالیف فرمائی ہے۔ یہ کتاب در حقیقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تحریر کردہ بارہ (12) رسائل کا مجموعہ ہے جو کہ یقیناً اُمّتِ مُسلِمہ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔ اِس میں وُضو و غُسل کے طریقے سے لے کر نماز کا طریقہ، اُس کے فضائل، فرائض، واجبات، سُنّتیں، مَکروہات اور مُفسِدات تک کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے عِلاوہ قضا نمازوں کا طریقہ، اذان اور جوابِ اذان کے کلمات و فضائل، نمازِ سَفَر، نمازِ عید، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور اس سے مُتَعَلِّق ضروری مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ بِلاشُبہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ مکتبۃ المدینہ سے اِس کتاب کو ھدیّۃً حاصِل کر کے نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کریں بلکہ اپنے گھر کے دِیگر افراد کو بھی اِس کے مُطالعے کی ترغیب دِلائیں۔ اسلامی بہنوں کے لئے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **"اسلامی بہنوں کی نماز"** بہت ہی زبردست کتاب ہے، اسے اسلامی بہنوں کو پڑھنا بے حد ضروری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے نماز کی اہمیت کے متعلق بیان سنا،

❀ قرآن و احادیث میں نماز کی اہمیت بتا کر اسے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، ❀ نماز کے بہت سے دنیوی اور اُخروی فوائد ہیں، ❀ نماز میں بیماریوں کی شفا ہے، ❀ نماز انسان کو بُرے کاموں سے بچاتی ہے

❀ نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے، ❀ نماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے۔ لہٰذا پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرنے کو اپنی سچی اور پکی عادت بنالیجئے کیونکہ اسی نماز نے قبر میں بھی کام آنا ہے اور حشر میں بھی کام آنا ہے، لہٰذا خود کو نماز کا عادی بنائیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو 5 وقت جماعت کے ساتھ پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی کے رسالے 101 مدنی پھول صفحہ نمبر 27 سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سیکھتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثمد" (اِث۔مِد)

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(ابن ماجہ، ۴/۱۱۵، حدیث:۳۴۹۷) ❀ پتھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ، ۵/۳۵۹) ❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰) ❀ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:(1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں،(2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو،(3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔(شعب الایمان، ۵/۲۱۸-۲۱۹) ❀ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ❀ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے اس کا درودِ پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے اور میں اس کے لئے دعائے رحمت کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اس شخص کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (المعجم الاوسط، ۱/۴۴۶، حدیث: ۱۶۴۲)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش! کثرت سے ترے محبوب پر ہر دَم دُرودِ پاک ہم مَولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

1 ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عیدِ قربان میں جان قربان کر دی!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی **عشقِ رسول** سے مالا مال کتاب "**عاشقانِ رسول کی 130 حکایات**" کے صفحہ 126 پر ہے:

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قافِلے کے ہمراہ حجِ بیتُ اللّٰہ شریف کے لئے جا رہا تھا، راستے میں ایک نوجوان حاجی دیکھا، جو بِغیر زادِ راہ (یعنی بغیر سامانِ سفر) پیدل چل رہا تھا۔ میں نے اُس کو سلام کیا، اُس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے پوچھا: اے نوجوان! کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے جواب دیا: اُسی (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) کے پاس سے۔ پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ کہا: اُسی

(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے پاس۔ پوچھا: زادِراہ (یعنی سامانِ سفر) کہاں ہے؟ بولا: اُسی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے ذِمّۂ کرم پر ہے۔ میں نے کہا: یہ طویل راستہ بِغیر توشے (یعنی کھانے پینے) کے طے نہیں ہو گا، تیرے پاس کچھ ہے بھی؟ بولا: جی ہاں! میں نے گھر سے نکلتے وَقْت پانچ حُرُوف زادِراہ کے طور پر لے لئے تھے۔ پوچھا: وہ 5 حُروف کون سے ہیں؟ اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان: کٓهٰیٰعٓصٓ۔ پوچھا: اِن حُروف سے کیا مُراد ہے؟ کہا: کاف سے "کافی" یعنی کِفایت کرنے والا، ھا سے "ھادی" یعنی ہدایت کرنے والا، یا سے پناہ دینے والا، عَین سے "عالِم" یعنی جاننے والا، صاد سے صادِق" یعنی سچّا تو جس کا رفیق کافی و ہادی و مُؤْوِی (یعنی پناہ دینے والا) و عالِم اور صادِق ہو وہ کیسے ضائع یا پریشان ہو سکتا ہے اور اُسے کیا ضَرورت ہے کہ زادِراہ اور پانی اُٹھائے پھرے! حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اُس حاجی کا کلام سُن کر میں نے اُس کو اپنی قمیص پیش کی۔ اُس نے قبول کرنے سے اِنکار کرتے ہوئے کہا: "اے شیخ! دُنیا کی قمیص سے بَرَہنہ رہنا بہتر ہے کیوں کہ **دُنیا کی حلال چیزوں پر حساب اور حرام چیزوں پر عذاب ہے۔**"

جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو اُس حاجی نے مُنہ آسمان کی طرف اُٹھایا اور اس طرح "مُناجات" (یعنی دُعا) کرنے لگا: "اے وہ پاک ذات! جس کو بندوں کی اِطاعت سے خوشی ہوتی ہے اور بندوں کے گناہوں سے کچھ نُقصان نہیں ہوتا، مجھے وہ چیز یعنی عبادت عطا فرما، جس سے تجھے خوشی ہوتی ہے اور وہ چیز یعنی گناہ مُعاف فرمادے، جس سے تیرا کوئی نقصان نہیں۔" جب لوگوں نے اِحرام باندھ کر "لَبَّیْكَ" کہی تو وہ خاموش تھا، میں نے پوچھا: تم لَبَّیْكَ کیوں نہیں کہتے؟ اُس نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں کہوں: لَبَّیْكَ اور وہ فرمادے: "لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ وَلَا اَسْمَعُ كَلَامَكَ وَلَا اَنْظُرُ اِلَیْكَ" یعنی نہ تیری لَبَّیْكَ قبول ہے اور نہ سَعْدَیْكَ اور نہ میں تیرا کلام سُنوں اور نہ تیری طرف دیکھوں۔ پھر وہ چلا گیا میں نے اُس حاجی کو

سارے راستے میں پھر کہیں نہ دیکھا، بالآخر منیٰ شریف میں وہ نظر آگیا، اُس وقت وہ کچھ عربی اَشعار پڑھ رہا تھا۔ اشعار پڑھنے کے بعد وہ گڑگڑا کر عرض گزار ہوا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! لوگوں نے قُربانیاں کیں اور تیرا قُرب حاصل کیا اور میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، جس کے ساتھ تیرا قُرب (یعنی نزدیکی) حاصل کر سکوں، سِوائے اپنی جان کے، تو اِسی کو تیری بارگاہ میں نَذر کرتا ہوں تُو اِسے قَبول فرما۔“ یہ کہنے کے بعد اُس حاجی نے ایک چیخ ماری، زمین پر گرا اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر یکایک غیب سے ایک آواز گونج اُٹھی: ”یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا ہے جو عِشقِ الٰہی کی تلوار سے قَتْل ہُوا ہے۔“ پھر میں نے اُس خوش نصیب حاجی کی تجہیز و تکفین کی۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات بحوالہ رَوضُ الرَّیاحین ص ۹۹)

محبت میں اپنی گُما یا اِلٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی
میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی
مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے مرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں گم ہو جائے تو وہ دوسروں سے بے پرواہو جاتا ہے، غور کیجیے کہ اس نوجوان حاجی کو اللہ تعالیٰ سے کیسی مَحبّت تھی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر اُسے کیسا زبردست تَوَکُّل تھا کہ زادِ راہ (یعنی سامانِ سفر) تک ساتھ نہیں لیا

تھا اور مَحَبّتِ الٰہی میں دوسروں سے بے رغبتی کا عالم یہ تھا کہ جب حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں اپنی قمیص دینا چاہی تو اسے بھی لینے سے انکار کر دیا۔ یقیناً مَحَبّتِ الٰہی جب کسی کو نصیب ہو جائے تو اسے دُنیا و ما فیہا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بے پروا کر دیتی ہے۔ اللہ تعالٰی کے محبوب بندے اس سے کیسی محبت کرتے ہیں؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے!

حضرت سیدنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں جھوٹے معبودوں کی عبادت کی ہوگی، اللہ تعالٰی قیامت کے دن ان سے فرمائے گا: اپنے جھوٹے معبودوں سمیت جہنم میں چلے جاؤ! تو وہ جہنم میں نہیں جائیں گے کیونکہ جانتے ہیں کہ جہنم کا عذاب دائمی (ہمیشہ کے لیے) ہے۔ پھر اللہ تعالٰی ان کافروں کے سامنے مومنوں سے فرمائے گا، اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو جہنم میں چلے جاؤ! اتنا سنتے ہی ایمان والے جہنم میں چھلانگ لگانے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ ایسے میں عرشِ الٰہی کے نیچے سے کوئی ندا دینے والا یہ آیتِ کریمہ پڑھے گا:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِؕ تَرْجَمۂ کنزالعرفان: اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ (۲، البقرۃ، ۱۶۵)

(تفسیر بغوی، ۱/۹۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کے نیک بندوں کو ہر شے سے زیادہ مَحَبّت اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ہوتی ہے۔ بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر "**صراط الجنان**" جلد 1، صفحہ 264 پر ہے: اللہ تعالٰی کے مقبول بندے، تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ تعالٰی سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔ مَحَبتِ الٰہی میں جینا اور مَحَبتِ الٰہی میں مرنا، ان کی زِندگی کا مقصد ہوتا ہے۔ اپنی ہر خوشی پر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو ترجیح دینا، نرم و گُداز بستروں کو چھوڑ کر بارگاہِ نیاز میں سر بسجود ہونا، یادِ الٰہی میں رونا، رِضائے الٰہی کے

حُصُول کیلئے تڑپنا، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور گرمیوں کے لمبے دنوں میں روزے، اللہ تعالیٰ کیلئے مَحَبَّت کرنا، اسی کی خاطر دُشمنی رکھنا، اسی کی خاطر کسی کو کچھ دینا اور اسی کی خاطر کسی سے روک لینا، نعمت پر شکر، مُصیبت میں صبر، ہر حال میں خُدا پر تَوَکُّل، اپنے ہر مُعاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا، اَحکامِ الٰہی پر عمل کیلئے ہمہ وَقْت تیار رہنا، دل کو غیر کی مَحَبَّت سے پاک رکھنا، اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے مَحَبَّت اور اللہ تعالیٰ کے دُشمنوں سے نفرت کرنا، اللہ تعالیٰ کے پیاروں کا نیاز مند رہنا، اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دل و جان سے محبوب رکھنا، اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کے مُقرَّب بندوں کو اپنے دلوں کے قریب رکھنا، اِن سے مَحَبَّت رکھنا، مَحَبَّتِ الٰہی میں اضافے کیلئے ان کی صُحبت اختیار کرنا، اللہ تعالیٰ کی تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا، یہ تمام اُمُور اور ان کے علاوہ سینکڑوں کام ایسے ہیں، جو مَحَبَّتِ الٰہی کی دلیل بھی ہیں اور اُس کے تقاضے بھی ہیں۔

(تفسیر صراطُ الجنان، ص ۲۶۴)

قلب میں یاد تیری بسی ہو ذکر لب پہ ترا ہر گھڑی ہو
مستی و بے خودی اور فنا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ محبتِ الٰہی کے تقاضے کیا کیا ہیں، یعنی اگر کوئی شخص محبتِ الٰہی کا دعویدار ہے تو اُس کے شب و روز کیسے گُزرنے چاہئیں، اُس کا سر بارگاہِ الٰہی میں جُھکا ہوا ہونا چاہئے، اُس کی آنکھیں یادِ الٰہی میں تر ہونی چاہئیں، اُس کا دل رضائے الٰہی کے لئے بیقرار ہونا چاہئے، دن روزے میں گُزرے تو راتیں عبادت میں بسر ہوں، اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کے انداز کیا

ہوتے تھے آیئے سنتے ہیں: چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**حکایتیں اور نصیحتیں**" صفحہ 211 پر ہے: حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں کہ "ایک دفعہ میں ایک پہاڑ میں گھوم پھر رہا تھا۔ جب میں ایک ایسی وادی سے گزرا جس میں بہت سے درخت، نباتات اور پھل تھے تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت اور حُسنِ کاریگری کے بارے میں غور و فکر کرنے لگا۔ اچانک مجھے ایک آواز سنائی دی جس نے میرے سب آنسوؤں کو بہا دیا اور میری آتشِ عشق بھڑک اُٹھی۔ چنانچہ، میں اس آواز کے پیچھے پہاڑ کے نچلے حصے میں ایک غار کے دہانے تک پہنچ گیا۔ وہ کلام غار کے اندر سے سنائی دے رہا تھا۔ میں اندر گیا تو وہاں ایک عبادت گزار شخص کو پایا جو نہایت ہی کمزور تھا اور اس پر مقبولیت کے آثار نمایاں تھے، میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا: "پاک ہے وہ ذات! جس نے عُشّاق کے دلوں کو اپنی بارگاہ میں مناجات کے ذریعے زندہ کیا اور ان کو طلبِ معاش کی مشقت سے بے نیاز کر دیا۔ اب وہ صرف اسی پر بھروسا کرتے ہیں اور اس نے انہیں اپنی محبت کے لئے چُن لیا تو اب وہ صرف اسی کے مشتاق ہیں۔" جب اس نے مجھے محسوس کیا تو میں نے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ، اے غموں کے رفیق اور دکھوں کے ہم نشین!" تو اس نے جواب دیا: "وَعَلَیْكَ السَّلَام، آپ کو کس نے اُس شخص کا راستہ دکھایا جسے خوفِ الٰہی نے مخلوق سے علیحدہ کر رکھا ہے اور جو اپنے نفس کے محاسبہ کی وجہ سے کلام میں فصاحت سے غافل ہے؟ "تو میں نے کہا: "مجھے غور و فکر کی رغبت اور پُراسرار اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جاننے کی خواہش آپ کے پاس لائی ہے۔" تو اس نے کہا: "اے نوجوان! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جن کے دلوں میں ان کی اپنے محبوبِ حقیقی سے انتہائی محبت اثر انداز ہوتی ہے تو اس کے ساتھ شدید محبت کی بنا پر ان کی ارواح عالمِ ملکوت میں سیر کرتی ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جمع شدہ خزانوں کو

دیکھتی ہیں تو ذاتِ باری تعالیٰ ان کو اپنے جمال کا مشاہدہ کراتی ہے اور وہ اس کو اس طرح دیکھتے ہیں کہ ان کے دل اس کی محبت میں آباد ہوتے ہیں اور ان کی ارواح اس سے ملاقات کے لئے اُڑتی رہتی ہیں، وہ دنیا و آخرت کے بادشاہ ہیں۔" پھر اس شخص نے رونا شروع کر دیا اور دعا کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان اولیائے کرام جیسے اعمال کی مجھے بھی توفیق دے اور مجھے بھی ان کے ساتھ ملادے۔" پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر تشریف لے آیا اور اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ خائفین کی صفات اور عارفین کی علامات ہیں۔

رہے ذِکر آٹھوں پَہَر میرے لب پر تِرا یاالٰہی تِرا یاالٰہی
مِری زندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گزرے سدا یاالٰہی
نہ ہوں اَشک برباد دنیا کے غم میں محمد کے غم میں رُلا یاالٰہی
مجھے اولیا کی مَحبَّت عطا کر تُو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَتَّم، ص106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمیں بھی اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک بار اپنے نبی حضرت سیدنا داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا: اے داؤد (عَلَیْہِ السَّلَام)! اگر تُو مجھ سے مَحبَّت کرنا چاہتا ہے تو دُنیا کی مَحبَّت کو اپنے دل سے نکال دے، کیونکہ میری اور دُنیا کی مَحبَّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں، اے داؤد (عَلَیْہِ السَّلَام)! جو مجھ سے مَحبَّت کرتا ہے وہ رات کو میرے حُضُور تہجد ادا کرتا ہے، جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے، جب غافل لوگ میرے ذِکر سے غَفلت میں پڑے ہوتے ہیں، وہ میری نعمت پر شکر ادا کرتا ہے، جبکہ

بُھولنے والے مجھ سے غَفْلت اختیار کرتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، عبد العزیز بن ابی رواد، رقم ۱۹۰۶۱، ج۸، ص ۲۱۱۔ الی قولہ الاھلک، بحر الدموع ص ۲۱)

کتاب "اللہ والوں کی باتیں" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کا چراغ اپنے دل میں روشن کرنے اور اللہ والوں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کے نرالے انداز جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** بے حد مفید ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کی اب تک 5 جلدیں شائع ہو چکی ہیں، اس کتاب میں بہت سے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی زندگی کے نمایاں واقعات، کرامات، ان کے فرامین، شرعی احکامات کی پاسداری اور محبتِ الٰہی کے نرالے انداز اور واقعات کو بہت جامع اور خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے، تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجا ہے کہ نہ صرف خود اس کتاب کا مُطالعہ کیجئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والے نیک بندوں کے کچھ مزید واقعات سُنتے ہیں:

مینڈھے کی کھال

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، خَاتَمُ

النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت مُصْعب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس حال میں آتے دیکھا کہ انہوں نے مینڈھے کی کھال کمر پر لپیٹ رکھی تھی تو ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو، جس کے دل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روشن کر دیا ہے۔ بے شک میں نے اس کو اس کے والدین کے پاس دیکھا کہ وہ اسے بہترین کھانا کھلاتے اور عمدہ ترین مشروبات پلاتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں اس کا یہ حال ہو گیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔ (حلیۃ الاولیاء، مصعب بن عمیر، ۱/۱۵۳، حدیث: ۳۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُحِبّ محبوب کے ساتھ ہو گا

مروی ہے کہ ایک اَعْرابی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ رسولِ اَکرم، شاہِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی: میں نے اس کے لئے بہت زیادہ (نفلی) نمازیں اور (نفلی) روزے تو جمع نہیں کئے البتہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہوں۔ رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرے گا۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان المرء مع من احب، ۴/۱۷۲، حدیث: ۲۳۹۲)

(اس حدیث کے راوی) حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کو جتنا اس بات پر خوش ہوتے دیکھا اتنا کسی اور بات پر خوش ہوتے نہ دیکھا۔ (المسند للامام احمد، مسند انس بن مالک النضر، ۴/۳۹۸، حدیث: ۱۳۰۶۶)

مُقرَّب تم ہی ہو

مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا 3 آدمیوں پر گزر ہوا، جن

کے بدن کمزور اور رنگ بدلا ہوا تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہارے اس حال کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: دوزخ کی آگ کا خوف۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ خائفین کو جہنم سے امان نصیب کرے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا گزر ان کے علاوہ دیگر 3 اشخاص پر ہوا، جو اُن سے بھی زیادہ کمزور تھے اور رنگ ان سے بھی زیادہ بدلا ہوا تھا۔ استفسار فرمایا: تمہاری اس حالت کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جنت کا شوق۔ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ تمہیں وہ عطا کرے، جس کے تم امید وار ہو۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام 3 اور آدمیوں کے پاس سے گزرے جو سابقہ دونوں گروہوں سے زیادہ کمزور اور مُتَغَیِّر رنگ والے تھے اور ان کے چہروں پر گویا نُور کے آئینے تھے، حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے فرمایا: تمہاری اس حالت کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے 3 بار کہا: تم ہی لوگ مُقَرَّب ہو۔ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ قُرب تم لوگوں کو بھی حاصل ہے)

قلب میں یاد تیری بسی ہو ذِکر لب پر ترا ہر گھڑی ہو
مستی و بے خُودی اور فنا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص109)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والوں کا محبتِ الٰہی میں کیا حال ہوا کرتا تھا کہ یہ حضرات حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی کس قدر پابندی کیا کرتے، نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے کیسی نفرت کیا کرتے تھے، عبادتِ الٰہی کی کثرت انہیں کمزور و نڈھال کر دیا کرتی اور ان کی رنگت تبدیل کر دیا کرتی تھی، آج ہم اپنی حالت پر غور کریں کہ نیکیاں پلّے نہیں

اور گُناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ بد قسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثریّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو حقوقُ العباد کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی پاسداری کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بَہُت آسان ہو چکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور گُناہوں بھری مَخْلُوط تفریح گاہوں کی آبادکاری دِین کا دَرد رکھنے والوں کو گویا خون کے آنسو رُلاتی اور تڑپا کے رکھ دیتی ہے۔ ٹی وی، ڈِش اِنٹینا، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا(Social Media)اور کیبل کا غَلَط استعمال کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں، تکمیلِ ضَروریات وحُصولِ سَہولیات کی حد سے زیادہ جِدّوجَہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبالینا، کسی کی چیز عاریتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود ورِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابَہت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرور، تکبر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض وکینہ رکھنا، غصّہ آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کی حِرص، حُبِّ جاہ، بُخل، خود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور اِس کے باوجود ہم اس خوش فہمی میں مُبتلا ہیں کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت کرتے ہیں؟ ذرا سوچئے! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت کرنے والوں کی گُفتار، اُن کا طرزِ زندگی اور اُن کا

کردار ایسا ہوتا ہے؟؟؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایسے نادانوں کو سمجھاتے اور نصیحت کے مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول
عَہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول

(وسائلِ بخشش مُرَتَّم، ص649)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے کاش !اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچی محبت کرنے والوں کا صدقہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور اے کاش!ہم بھی ان مُبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں، مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے ساری نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کریں۔ ماہِ رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے رکھنے والے بن جائیں۔ ہمیشہ سچ بولیں، حُسنِ اخلاق کے پیکر ہو جائیں، ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں، اے کاش! گناہوں کے

قریب بھی نہ جائیں ہماری کوئی نماز قضا نہ ہو۔ ماہِ رمضان کا کوئی روزہ ضائع نہ ہو۔ زبان سے ہر گز ہر گز جھوٹ غیبت چغلی اور گالی گلوچ نہ نکلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے مسلمانوں کی حقیقی محبت و ہمدردی ہمیں نصیب ہو جائے، اے کاش! غیبت سے ہمیں نجات مل جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبتِ الٰہی کیلئے حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حقیقی محبت حاصل کرنے کے لئے اللہ والوں کے نقشِ قدم پر بھی چلنا چاہئے اور ساتھ ہی ساتھ محبتِ الٰہی کے حصول کے لئے دُعا بھی کرنی چاہئے، حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام انتہائی عبادت گزار اور محبتِ اِلٰہی سے سرشار ہونے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگُزیدہ نبی ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی محبت کا سوال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلِ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ یعنی یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری، تیرے محبوب بندوں کی محبت کا اور ان اعمال کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دیں، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی محبت کو میرے لئے میری جان و مال، اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب بنا دے۔ (مشکاۃ المصابیح کتاب الدعوات باب جامع الدعا، ۱/۴۶۵ حدیث: ۲۴۹۶)

مِرے دِل سے دنیا کی چاہت مِٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یا اِلٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی!

تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے مِرے غوث کا واسطہ یا اِلٰہی!

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اُس کی محبت کی دُعا مانگا کرتے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اُس کی محبت کی دُعائیں مانگا کریں، یقین کیجئے کہ محبتِ الٰہی وہ عظیم نعمت ہے کہ جسے نصیب ہو جائے اُسے عبادت کی لذّت اور ایمان کی چاشنی نصیب ہو جائے۔

ایمان کی چاشنی

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خوشبو دار ہے: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ یعنی جس شخص کے اندر 3 خصلتیں ہوں گی وہ ان کے ذریعے ایمان کی مٹھاس پالے گا، (1) اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ (2) وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ، کسی سے محبت کرے تو رِضائے الٰہی کیلئے کرے۔ (3) وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّوْقَدَ لَهٗ نَارٌ فَيُقْذَفَ فِيْهَا کفر سے اتنی ہی نفرت ہو، جتنی بھڑکتی آگ میں جھونک دیے جانے سے نفرت ہوتی ہے۔ (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ عزوجل، ۱/۳۶۴، حدیث: ۴۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ایک مسلمان کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر ہونا اور کسی سے محبت یا

نفرت کی بُنیادی وجہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضامندی ہونا کتنی عظیم نعمتیں ہیں کہ جسے نصیب ہو جائیں، اُسے ایمان کی حقیقی لذت نصیب ہو جاتی ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ جو خُوش نصیب مسلمان کسی ذاتی مَفاد اور دُنیاوی مقصد کے بجائے صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے میل جول رکھتے ہیں اور جو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اُنہیں ایمان کی مٹھاس حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ یہ سعادت بھی نصیب ہوتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے خُوش ہوتا، اُن سے محبت فرماتا ہے اور قیامت کے دن ایسوں کو بہت ہی عظیمُ الشان قدر و منزلت عطا ہو گی۔ آیئے! اس بارے میں ایک روایت سُنتے ہیں۔ چنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بنے جو۔۔۔!

حضرتِ سیِّدُنا لاحِق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عُبّاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص رضائے الٰہی کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کے لئے گیا، راستے میں ایک اجنبی سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا: کہاں جارہے ہو؟ جواب دیا: فلاں سے ملاقات کے لئے۔ پوچھا: کیا تمہاری آپس میں کوئی رشتہ داری ہے جسے تم نبھانے جارہے ہو؟ کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے، جسے تم چُکانے جارہے ہو؟ کہا: نہیں! میں صرف رضائے الٰہی کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تمہیں بتاؤں کہ رضائے الٰہی کے لئے مسلمان سے محبت کرنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت فرماتا ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۱۶۴/۳)

گو یہ بندہ نکمّا ہے بیکار اس سے لے فضل سے ربِّ غفّار
کام وہ جس میں تیری رِضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 138)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہداء، مگر قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُن کا مقام و مرتبہ دیکھ کر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور شہداء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن رشک کریں گے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہمیں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کی وجہ سے محبت کرتے رہے ہوں گے (حالانکہ) ان کے درمیان نہ تو رشتہ داری ہو گی اور نہ ہی مال کے لین دین کا کوئی معاملہ، بخدا! ان لوگوں کے چہرے (قیامت کے دن) نور ہوں گے اور یقیناً یہ لوگ نور کے اوپر ہوں گے اور جب سب لوگ خوف زدہ ہوں گے، اس وقت یہ لوگ بے خوف ہوں گے اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان لوگوں کو کوئی غم نہیں ہو گا۔ (1)

اسی طرح ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا: وہ مختلف شہروں اور قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں گے، ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہ ہو گی، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے آپس میں محبت اور دوستی رکھتے ہوں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن نور کے منبر بچھا کر انہیں ان پر بٹھائے گا، ان کے چہرے نور بار اور کپڑے نور کے ہوں گے، قیامت کے دن لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے مگر وہ نہ گھبرائیں گے۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی رِضا کے لئے کسی سے محبت کرنے والوں کو کیسی شان و عظمت عطا کی جائے گی کہ کل بروزِ قیامت

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الحب فی اللّٰہ... الخ، ۲/۲۱۹، حدیث: ۵۰۱۲

2 ... مسند امام احمد، ۸/۴۵۰، حدیث: ۲۲۹۶۹

جب نفسی نفسی کا عالَم ہو گا، لوگ پریشان ہوں گے تو اُن خوش نصیبوں کو کوئی غم اور پریشانی نہیں ہو گی اور اُن کا بہت خوبصورت انداز میں استقبال کیا جائے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے لئے نور کے منبر بچھائے گا اور عزّت و وقار کی مَسند پر بٹھائے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم رِضائے اِلٰہی کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت دل میں پیدا کریں اور اُن کی رضا ہی کو اپنی دوستی اور دُشمنی کا معیار بنائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ایک بہترین ذریعہ ہے ، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کے جام پلائے جاتے ہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوستوں ہی سے دوستی کا مدنی ذہن دیا جاتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے رِضائے الٰہی کے لئے مسلمانوں سے محبت و ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کی کڑھن بھی پیدا ہوتی ہے، لہٰذا آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت مزید بڑھانے، پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں پھیلانے، اپنے آپ کو اور دوسرے مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور نیکیوں کی راہ پر لانے کے لئے **12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے بن جائیے۔

”چوک درس“

12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام **”چوک درس“** بھی ہے۔ جس کا مقصد بالخصوص ایسے مسلمانوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنا ہے جو مسجد کی حاضری سے محروم اور نمازوں سے دُور رہتے ہیں۔ رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم

صدقہ ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق، ۳/۴۶۶، رقم: ۴۵۶۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش قسمت ہیں وہ اسلامی بھائی کہ جو **مدنی درس** کے ذریعے روزانہ چوک درس دے کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ صدقہ دینے کا ثواب پائیں گے۔ آیئے! بطورِ ترغیب **چوک درس** کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُننے کے ساتھ ساتھ **چوک درس** دینے یا اس میں شرکت کی نیّت بھی کرتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

باب المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ہمارے علاقے کی جامع مسجد کے باہر عشاء کی نماز کے بعد چوک درس ہوتا تھا، جس میں بَہُت سے اسلامی بھائی شرکت کرتے ، ایک دن حسبِ مَعمُول بَعدِ عشاء چوک دَرس کے لیے مبلّغ اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو درس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی **چوک درس** میں شرکت کی دعوت پیش کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''راجو بھائی'' دَعوَت قبول کرتے ہوئے مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنَّت) میں شریک ہوگئے۔ درس کے بعد مُبلغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل درس سننے والوں کو سابقہ گناہوں سے توبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مغفرت کے لیے بھی دُعا مانگی، جس پر سب نے بآوازِ بلند آمین کہا۔ دُعا کے آخر پر درس سننے والوں نے بلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھا اور بے اختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر انہیں اُٹھایا تو اس وقت وہ

اپنے خالقِ حقیقی سے مِل چکے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان! کہ راجو بھائی **چوک درس** کی برکت سے موت سے قبل توبہ کرنے کی سعادت پاگئے۔

ہے تمنّائے عطارؔ یارب! ان کے جلووں میں یوں موت آئے جھوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان کو اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ سے جتنی محبت ہونی چاہئے اتنی پوری مخلوق میں سے کسی سے بھی نہیں ہونی چاہئے، اسی میں ایمان کی علامت و حلاوت ہے۔ یقیناً ہم میں سے ہر شخص اس بات کا دعویدار تو ہے کہ مجھے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے بہت محبت ہے، مگر بدقسمتی سے ہمارے اعمال اس کے برخلاف ہیں، گویا ہمارا کردار ہی ہماری گُفتار کا سراسر انکار کر رہا ہوتا ہے، ہماری عملی حالت سے تو ایسا لگتا ہے کہ ہمیں اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ سے اتنی بھی محبت نہیں جتنی مخلوق سے ہے، کسی عقلمند نے صحیح کہا ہے کہ **"کرنے والے کام کرو، ورنہ نہ کرنے والے کاموں میں پڑ جاؤ گے"** بدقسمتی سے آج کل ہم نہ کرنے والے کاموں میں ایسے مصروف ہوگئے کہ کرنے والے کاموں کی طرف توجہ ہی نہ رہی، دُنیا کی فکر میں ایسے پڑے کہ آخرت کی فکر کرنا ہی چھوڑ دی، مال کی محبت میں ایسے گرفتار ہوئے کہ قیامت کے دن لئے جانے والے حساب سے بالکل ہی غافل ہوگئے، مخلوق کی محبت میں ایسے گم ہوئے کہ خالق عَزَّوَجَلَّ کی یاد ہی دل سے بُھلا بیٹھے، گُناہوں کی محبت میں پڑے تو توبہ سے ہی گئے اور عالیشان مکانات تعمیر کرنے کی فکر سر پر سوار ہوئی تو دائمی گھر یعنی قبر کو سنوارنے کی طرف توجہ ہی نہ رہی، ذرا سوچئے! ہمیں کیا کام کرنے تھے اور ہم کن کاموں میں پڑے ہوئے ہیں، غور

کیجئے! کہیں یہ وہی دَور تو نہیں ہے جس کی خبر دیتے ہوئے غیب جاننے والے آقا، ہمارے مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صدیوں پہلے ہی ہمیں خبر دار فرما دیا۔ چنانچہ

پانچ کی چاہت پانچ سے غفلت

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سَیَأْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ یُحِبُّوْنَ خَمْسًا وَیَنْسَوْنَ خَمْسًا میری امّت پر وہ زمانہ جلد آئے گا کہ وہ پانچ (5) سے مَحَبَّت رکھیں گے اور پانچ (5) کو بھول جائیں گے (۱) یُحِبُّوْنَ الدُّنْیَا وَیَنْسَوْنَ الْاٰخِرَۃَ دُنیا سے مَحَبَّت رکھیں گے اور آخِرت کو بھول جائیں گے۔ (۲) وَیُحِبُّوْنَ الْمَالَ وَیَنْسَوْنَ الْحِسَابَ مال سے مَحَبَّت رکھیں گے اور حسابِ (آخرت) کو بھول جائیں گے۔ (۳) وَیُحِبُّوْنَ الْخَلْقَ وَیَنْسَوْنَ الْخَالِقَ مخلوق سے مَحَبَّت رکھیں گے اور خالق کو بھول جائیں گے۔ (۴) وَیُحِبُّوْنَ الذُّنُوْبَ وَیَنْسَوْنَ التَّوْبَۃَ گناہوں سے مَحَبَّت رکھیں گے اور توبہ کو بھول جائیں گے۔ (۵) وَیُحِبُّوْنَ الْقُصُوْرَ وَیَنْسَوْنَ الْمَقْبَرَۃَ مَحَلّات سے مَحَبَّت رکھیں گے اور قبرستان کو بھول جائیں گے۔

(مُکاشَفَۃُ الْقُلوب، الباب العاشر فی العشق، ص ۳۴)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ وبُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
مِلے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جَہل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جب اس بزم سے اٹھ گئے دوست اکثر اور اٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبتِ الٰہی کی 8 علامتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! دل میں محبتِ الٰہی بڑھانے کے لئے قرآن وحدیث اور اقوالِ بزرگانِ دین کی روشنی میں "**محبتِ خداوندی**" کی **8 علامتیں** سُنتے ہیں:

﴿1﴾ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا اور اُس کا ترجمہ و تفسیر پڑھنا، سمجھنا محبتِ الٰہی کی علامت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے جب اس کا کلام سنتے ہیں اور اُس میں غور و فکر کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ (پ:۷، المائدۃ:۸۳)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اُترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں اس لئے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔

مکاشفۃُ القلوب میں ہے: محبت کا صِدْق تین چیزوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) محب، محبوب کی باتوں کو سب سے اچھا سمجھتا ہے۔(۲) اس کے لئے محبوب کی مجلس سب سے بہتر مجلس ہوتی ہے۔(۳) اس کے نزدیک محبوب کی رضا سب سے عزیز ہوتی ہے۔(مکاشفۃ القلوب، الباب العاشر فی العشق، ص ۳۳)

حضرت سیدنا سہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ شخص قرآنِ پاک سے محبت کرے۔ محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور محبتِ رسول کی نشانی قرآنِ کریم سے محبت اور حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنت سے لگاؤ رکھنا ہے۔(مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللہ و محبۃ رسولہ ص ۳۷)

﴿2﴾ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ **نوافل کا اہتمام** بھی کرے اور یہ تو وہ کام ہے جو محبت کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب اور پسندیدہ بندہ بنا دیتا ہے۔

قُربِ الٰہی کا ذریعہ

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جس نے کسی ولی کو اذیت دی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قُرب سب سے زیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور

نوافل کے ذریعے مسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲)

میں پڑھتا رہوں سنتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی

﴿3﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے **ذِکر میں مشغول رہنا** محبتِ اِلٰہی کی علامت بھی ہے اور محبتِ الٰہی حاصل ہونے کا ذریعہ بھی۔ فرمانِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۴۲﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بولو۔

(پ: ۲۲، الاحزاب: ۴۱، ۴۲)

سرکارِ دو عالم، رسُولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے۔ مَنْ اَحَبَّ شَیْئاً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔ (کنز العمال، ۱/۲۱۷، حدیث ۱۸۲۵، الجزء الاول)

حضرت ابو الحسن زنجانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عبادت کی بنیاد 3 چیزوں آنکھ، دل اور زبان پر ہے۔ آنکھ عبرت کے لئے دل غور و فکر کے لئے اور زبان سچائی کا مرکز اور ذِکر و تسبیح کے لئے ہو۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللہ و محبۃ رسولہ، ص ۳۷)

حضرت سِری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بار حضرت شیخ جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یہاں پسے ہوئے سَتُّو دیکھے تو ان سے کہا کہ سَتُّو کے علاوہ اور کچھ کیوں نہیں کھاتے؟ انہوں نے کہا: میں نے کھانا کھانے اور سَتُّو پینے میں ستّر (70) تسبیحات کا فرق پایا ہے (یعنی جتنا وقت کھانا کھانے میں لگتا ہے، اتنی دیر میں 70 تسبیحات کر لیتا ہوں)۔ اس لئے چالیس (40) سال سے صرف سَتُّو کھا رہا ہوں تاکہ تسبیحات کا وقت ضائع نہ ہو۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللہ و محبۃ رسولہ، ص ۳۷)

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ خواہشاتِ نفس کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر **اپنی پسند کو قربان** کر دینا۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی بندگی 3 چیزوں کا نام ہے۔ اَحکامِ شریعت کی پابندی کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مقرر کردہ قضاوقدر اور تقسیم پر راضی رہنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اپنے نفس کی خواہشات کو قربان کر دینا۔ (بیٹے کو نصیحت، ص ۳۷)

حضرت سیدنا سِری سقطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ چالیس (40) سال سے میرے نفس کو شہد کھانے کی خواہش ہے، لیکن آج تک میں نے اس کی خواہش پوری نہیں کی۔ (تذکرۃ الاولیا، ص ۱۶۳)

حرصِ دنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رضا یارب

﴿5﴾ اپنا دل دُنیا کی محبت سے خالی کر کے کُلّی طور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور جھکائے رکھنا۔

منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اے عیسیٰ! میں دیکھتا ہوں کہ جب کسی بندے کا دل دنیا و آخرت کی محبت سے پاک و صاف ہو جائے تو اسے اپنی محبت سے بھر دیتا ہوں۔

﴿6﴾ ایسے تمام کاموں سے دُور رہنا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل ہونے میں رکاوٹ بنتے ہوں۔

حضرت سیدنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والے کی علامت یہ بھی ہے کہ ہر اس چیز کو چھوڑ دے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کر دے اور اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا والے کاموں میں مصروف رکھے۔ (الزھد الکبیر، ص ۷۸)

﴿7﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچی محبت کرنے والے نیک لوگوں کے نقشِ قدم پر چلنا اور اُن کی صحبت اختیار کرنا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ہمیشہ ایسی صُحبت اختیار کرنی چاہئے، جس سے عبادت کا شوق اور سنّت پر عمل کرنے کا ذوق بڑھے۔ ہمنشین ایسا ہو، جسے دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے، اس کی باتوں سے نیکیوں کی طرف رغبت بڑھے، دنیا کی مَحبَّت میں کمی اور آخِرت کی اُلفت میں زِیادتی ہو۔ دوست ایسا ہو کہ اُس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت میں اضافہ ہو۔ غیر سنجیدہ حرکتیں کرنے والوں، فیشن پرستوں اور بے نمازیوں کی صحبت سے بچنا چاہئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبتِ الٰہی بڑھانے، رِضائے الٰہی پانے، دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ جگانے، ایمان کی حِفاظت کی کڑھن بڑھانے، خود کو عذابِ قبر و جہنَّم سے ڈرانے، گناہوں کی عادت مِٹانے، اپنے آپ کو سنّتوں کا پابند بنانے، دل میں عشقِ رسول کی شَمع جَلانے اور جنّت الفردوس میں مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کیلئے اچھا ماحول اور نیک لوگوں کی صحبت حد درجہ ضروری ہے کیونکہ آج مُعاشرے کے ناقابلِ بیان حالات میں گناہوں کا زور دار سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جارہا ہے، ایسے میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمٰی سے کم نہیں، اِس سے ہر دم وابَستہ رہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مُذاکرہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے دعوتِ اسلامی اس پُر فتن دور میں محبتِ الٰہی کے جام پلانے اور عشقِ رسول سے دلوں کو سرشار کرنے کے ساتھ ساتھ خدمتِ دین کے تقریباً 103 شعبہ جات میں

سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال وجواب کا ایک سلسلہ شُروع کیا، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **"مدنی مذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ عاشقانِ رسول مدنی مذاکروں میں عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پھُولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے ان مَدَنی مذاکروں کو تحریری رسالے اور آڈیو (Audio) ویڈیو (Video) سی ڈیز (CDs) کی صُورت میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مجلس مَدَنی مذاکرہ کئی آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز (VCDs) اور تحریری مَدَنی مذاکرے پیش کرنے کی سَعادَت بھی حاصل کر چکی ہے اور مزید کیلئے کوششیں جاری ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے

مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[2] ❀ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[3]

❀ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ❀ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ❀ ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... معجم اوسط، ۵/۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲

3 ... شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

فرمائے۔)❀ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[1] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ❀ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔❀ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔❀ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔❀ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں❀ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔❀ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔[2]❀ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[3]❀ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

1...مسند احمد، ۴/۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

2...بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/۴۱۷ مُلَخَّصاً

3...دُرِّمُختار، ۲/۹۸

4...بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/۴۷۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

جنابِ صادق وامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو 100 مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسط ج ۵ ص ۲۵۲ حدیث ۲۷۳۵)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مُختصر وضاحت: ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے حد دُرُود و سلام ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور انہیں ہر بے خبر کی بھی خبر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر

لیتے ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام محض چند عقائد و فرائض کی ادائیگی کا نام نہیں بلکہ اسلام تو انسان کو زندگی گزارنے کے سنہری اُصول سکھاتا اور انہیں ظُلمت کدوں (یعنی اندھیریوں اور تاریکیوں) سے نکال کر علم کی روشنی سے چمکاتا ہے، انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں کہ جہاں اسلام رہنمائی نہ فرماتا ہو، اسلام نے جہاں ایک دوسرے کے حقوق (Rights) بیان فرمائے، وہیں اسلام سے قبل معاشرے کے ظلم و ستم کی چکی میں پِسی ہوئی عورت کو ظُلم و سِتم کی دلدل سے نکال کر اسے وہ تمام جائز حقوق

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دلائے، جن سے وہ محروم رکھی جاتی تھی، الغرض اسلام نے عورتوں کو عزّت کا تاج پہنا کر انہیں معاشرے(Society) میں وہ حقیقی مقام دیا، جس کا تصوّر بھی اسلام سے پہلے یعنی زمانۂ جاہلیت میں عورت کے وہم و گمان میں نہ تھا، چنانچہ

دریا کو جاری کر دیا فاروقِ اعظم نے

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"کراماتِ فاروقِ اعظم"** میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصر نے حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے اِستِفْسار فرمایا(یعنی سوال کیا): کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس کے والِدَین سے لے کر عُمدہ لباس اور نفیس زیور(Jewellery) سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور اسلام پُرانی واہِیات رَسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رَسْم موقوف رکھی(یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصْد(یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے امیرُ الْمُؤمِنین خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط(Letter) میں ایک رُقعہ ہے اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔

حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جب امیرُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خط پہنچا

اور اُنہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: (اے دریائے نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ تَعَالٰی نے جاری فرمایا تو میں واحِدوقَہّار عَزَّوَجَلَّ سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔" حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ رُقعہ دَریائے نیل میں ڈالا، ایک رات میں 16 گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصر سے بالکل ختم ہوگئی۔ (کرمات فاروق اعظم، ص۱۵، العظمہ لامام اصبہانی، ص۳۱۸، رقم ۹۴۰، ملخصاً)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلَٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ امیرُالمومنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانی پر بھی لہراتا تھا اور دریاؤں کی رَوانی بھی آپ کی نافرمانی نہیں کرتی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وجودِ کائنات میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے سے پہلے بہت سی عجیب و غریب غیر شرعی رسومات و خُرافات نے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مثلاً جب دریائے نیل خشک ہونے لگتا تو اہلِ مصر نے اس کا یہ دل خراش حل نکالا کہ وہ لوگ ہر سال ایک بے گناہ نوجوان لڑکی کو زیورات سے آراستہ کرکے اُسے دریا کی بھینٹ چڑھاتے یعنی دریا میں ڈال دیا کرتے اور یہ باطل خیال قائم کرلیتے کہ دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے ورنہ یہ خشک (Dry) ہوجائے گا، مگر **قربان جایئے!** نگاہِ نُبُوّت سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت کے تعلیم و تربیت یافتہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کہ جب آپ کو ان کی اس جاہلانہ رسم کا علم ہوا تو عورتوں کے حقوق کے اس علمبردار اور اسلام کے شیدائی کی غیرتِ ایمانی کو جوش آیا اور آپ نے اپنے اختیارات (Authority) کا استعمال کرتے ہوئے اَہْلِ مِصْر کی خلافِ اسلام اس شرمناک

رَسْم کا سختی سے نوٹس لیا اور اسے فوری بند کروا کر عورتوں کا وقار بلند کیا اور انہیں ان کا حقیقی مقام دلوانے میں وہ شاندار کردار ادا کیا کہ خود انسانیت کو بھی آپ پر فخر رہے گا۔

بہر حال یہ تو وہ دور تھا کہ جب اسلام جلوہ گر ہو چکا تھا، اگر ہم اسلام سے قبل یعنی زمانۂ جاہلیت میں عورتوں کی حیثیت (Status) کا جائزہ لیں تو ہم پر یہ حقیقت ظاہر ہو جائے گی کہ ان پر ڈھائے جانے والے مَظالم اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ اسلام سے پہلے عورت کو کیسی کیسی دل سوز مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، آیئے اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

عورت اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، دنیا میں عورتوں کی کوئی عزّت واہمیت ہی نہیں تھی، مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ مردوں کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک **"کھلونا"** تھیں۔ عورتیں دن رات مردوں کی مختلف قسم کی خدمت کرتی تھیں یہاں تک کہ محنت مزدوری کرکے جو کچھ کماتی تھیں، وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اَعْضا کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی تو قتل بھی کر ڈالتے تھے۔

باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے، اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے۔ عورتوں کو ان کے ماں باپ، بھائی بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ عرب کے بعض قبیلوں میں یہ ظالمانہ دستور تھا

کہ بیوہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال تک قید میں رکھا جاتا تھا، وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں، نہ غسل کرتی تھیں نہ کپڑے بدل سکتی تھیں، کھانا پانی اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں۔ بہت سی عورتیں تو گھُٹ گھُٹ کر مر جاتی تھیں اور جو زندہ بچ جاتی تھیں تو ایک سال کے بعد ان کے دامن میں اُونٹ کی مینگنیاں ڈال دی جاتی تھیں اور ان کو مجبور (Force) کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن کو رگڑیں پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور اِدھر اُدھر اُونٹ کی مینگنیاں پھینکتی ہوئی چلتی رہیں۔ یہ اس بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدّت ختم ہو گئی ہے۔ اسی طرح دوسری خراب رسمیں بھی تھیں جو غریب عورتوں کے لئے مصیبتوں اور بلاؤں کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں اور بے چاری مصیبت کی ماری عورتیں گھٹ گھٹ کر اپنی زندگی کے دن گزارتی تھیں۔ سالہا سال تک یہ ظلم و ستم کی ماری دکھیاری عورتیں اپنی اس بے کسی اور لاچاری پر روتی بلبلاتی اور آنسو بہاتی رہیں مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے زخموں پر مَرہم رکھنے والا اور ان کے آنسوؤں کو پُونچھنے والا دُور دُور تک نظر نہیں آتا تھا نہ دنیا میں کوئی بھی ان کے دُکھ درد کی فریاد سننے والا تھا نہ کسی کے دل میں ان عورتوں کے لئے رحم و کرم کا کوئی جذبہ تھا۔

عورت اسلام کے بعد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے عورتوں پر ہونے والے ظُلم و سِتم کو روکنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسلامی احکامات دے کر بھیجا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے ساری دنیا میں انوکھا انقلاب برپا ہوا اور لاچار عورتوں کے بھی دکھ

درد دُور ہوگئے۔ جب ہمارے آقا، دُکھوں کے ملجاء و ماویٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے **"دینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا۔ اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کُچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہوا کہ عبادات و معاملات بلکہ زندگی (Life) اور موت کے ہر مرحلے اور ہر موڑ پر عورتوں کو باوقار مقام حاصل ہوا، مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہوگئے، ان کے حقوق کی حفاظت کیلئے احکامِ خداوندی نازل ہوئے۔ عورتوں کو مالکانہ حقُوق حاصل ہوگئے، عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن، اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ الغرض وہ عورتیں جو مردوں کی جوتیوں سے زیادہ ذلیل و خوار اور انتہائی مجبور و لاچار تھیں، وہ مردوں کے دلوں کا سکون اور ان کے گھروں کی ملکہ بن گئیں چنانچہ قرآنِ کریم نے صاف صاف لفظوں میں اعلان فرمادیا:

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ (پ:۲۱، روم:۲۱)	ترجَمۂ کنز الایمان: تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ اُن سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی۔

اب کوئی مرد نہ عورتوں کو مار پیٹ سکتا ہے نہ ان کو گھروں سے نکال سکتا ہے اور نہ کوئی ان کے مال و اسباب یا جائیدادوں کو چھین سکتا ہے بلکہ ہر مرد پر مذہبی طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے لازم ہیں۔ (جنتی زیور، ص۳۹-۴۲ ملخصاً بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے کہ جس نے دنیا میں پہلی بار سسکتی بلکتی اس مظلوم ہستی کے آنسوؤں کو اپنے دامنِ کرم میں جذب کیا، اس کے زخموں پر

شفقت و محبت کا مرہم رکھا، اسے ظلم و ستم کی چکی میں پستا چھوڑنے کے بجائے معاشرے کا عزت دار فرد بنایا، الغرض اسلام نے عورت پر ڈھائے جانے والے مظالم کا باب(Gate) ہمیشہ کے لئے بند کر دیا اور اسے وہ تمام جائز حقوق دلوائے کہ جس کی یہ حقدار تھی، بِلاشبہ عورتوں پر اسلام کا یہ وہ عظیمُ الشّان احسان ہے کہ تا قیامت جس پر انسانیت کو بھی فخر رہے گا۔

یاد رہے! عورت اپنی زندگی میں مختلف مراحل سے گزرتی ہے مثلاً کبھی بیٹی کے رُوپ میں، تو کبھی بہن کے رُوپ میں، کبھی بیوی کے رُوپ میں اور کبھی ماں کے رُوپ میں نظر آتی ہے۔ عورت چاہے کسی بھی رُوپ میں ہو، جب بھی اس کے ساتھ کوئی ناانصافی ہوئی تو اسلام نے اس کے جذبات و احساسات کو ذرّہ برابر بھی ٹھیس نہ پہنچنے دی بلکہ اسے ظلم و جبر کے بھنور سے نکال کر ایک نئی زندگی بخشی، خصوصاً اسلام سے قبل بیٹیوں کے معاملے میں برسوں سے جاری ظالمانہ و وحشیانہ رسومات و خرافات کا باب بند کرنے اور معاشرے کے اندر انہیں ایک منفرد مقام دلوانے میں دینِ اسلام کا کردار لائقِ تحسین ہے۔ آیئے! اسلام سے قبل ان ننّھی کلیوں کے ساتھ ہونے والے اذیت ناک سلوک کی درد بھری داستان سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

اسلام سے قبل بیٹی کی حیثیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے لڑکیوں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سُلوک ہوتا تو کہیں پیدا ہوتے ہی انہیں زمین میں زِندہ ہی دَفن کر دیا جاتا کیونکہ اس ظالم معاشرے میں بیٹی کی پیدائش کو باعثِ شرمندگی سمجھا جاتا تھا، بسا اوقات کسی شخص کو معلوم ہوتا کہ اس کے یہاں بیٹی کی وِلادت(Birth) ہوئی ہے تو وہ کئی دِنوں تک لوگوں کے سامنے نہ آتا اور غور کرتا کہ وہ اس معاملے میں کیا کرے؟ آیا

ذِلّت برداشت کر کے بیٹی کی پرورش کرے یا شرمندگی سے بچنے کے لیے اپنی بیٹی کو زِندہ زمین میں دفن کردے۔ جیسا کہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 58 اور 59 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌۚ(۵۸) یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ(۵۹)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا۔ ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

لیکن اس پتھر دل مُعاشَرے میں ایسے رحم دل لوگ بھی موجود تھے کہ جو بچیوں کی بے کسی پر خون کے آنسو بہاتے اور جہاں تک ممکن ہوتا بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچانے کی کوششیں کرتے، مثلاً امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چچازاد بھائی اور حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد زید بن عَمْرو بن نُفَیل کو جب پتہ چلتا کہ فُلاں کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے اور وہ اس کو زندہ دفن کرنا چاہتا ہے تو دوڑ کر اس کے پاس جاتے اور اس بچی کی پرورش اور اس کی شادی وغیرہ کے اخراجات (Expenses) کی ذِمّہ داری اُٹھاتے اور اس طرح اس ننھی کلی کو کھلنے سے پہلے مسل دیئے جانے سے بچالیتے۔

حضرت سَیِّدُنا صَعْصَعَہ بن ناجیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی یہی معمول تھا، چنانچہ آپ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے زمانۂ جاہلیت میں 360 بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچایا اور ہر ایک کے بدلے دو دو (2،2) دس (10) ماہ والی حاملہ اُونٹنیاں اور ایک ایک اُونٹ بطورِ

فدیہ ان کے باپوں کو دیا، کیا مجھے اس عمل کا کوئی اجر ملے گا؟ تو سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس عمل کا اجر تو تمہیں مل گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں اسلام لانے کی توفیق مرحمت فرمائی اور نعمتِ ایمان سے سرفراز کر دیا۔ (معجم کبیر، ۸/۷۷، حدیث: ۷۴۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اسلام سے پہلے ان بھولی بھالی، نازک کلیوں کو کس قدر دردناک انداز میں کچلا گیا، ان پر زمین تنگ کر دی گئی، ان سے جینے کا حق چھینا گیا اور ان پتھر دل باپوں نے ان پھول جیسی بیٹیوں کو زمانے کی ملامت کے ڈر سے اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت کی وادیوں میں دھکیلنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، الغرض دورِ جاہلیت میں بیٹیاں خاندان کی عزّت نہیں بلکہ نحوست کی علامت سمجھی جاتی تھیں۔ افسوس کہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی زمانۂ جاہلیت کی یادیں تازہ کرنے والوں کی کمی نہیں، آج بھی بعض نادان مسلمان ایسے ہیں جو بیٹیوں سے محبت کرنے اور ان پر شفقت و مہربانی کا ہاتھ رکھنے کے بجائے بیٹی کے وجود سے نفرت کرتے ہیں، اس بیچاری کو پیدائش سے قبل ماں کے پیٹ میں ہی مروا دیا جاتا ہے جبکہ دنیا میں آنے والی بعض بچیوں کو ماؤں سمیت موت کی نیند سُلا دیا جاتا ہے یا اس بچی کو کچرا کونڈی میں پھینک دیا جاتا ہے، جہاں وہ ننھی سی بچی کُتّے بلیوں اور چیل کوّوں کی خوراک بن جاتی ہے یا پھر انہیں مختلف فلاحی و سماجی اداروں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ سب علمِ دِین سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اسلام نے بیٹیوں کے ساتھ ہونے والی بدسُلوکی اور ظلم و زیادتی سے منع فرمایا اور رحمتِ عالم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی پرورش کرنے اور ان سے حُسنِ سُلوک سے پیش آنے پر جنت میں داخلے کی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ آیئے! اس کے متعلق 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

اسلام میں بیٹیوں کا مقام و مرتبہ

(1) ارشاد فرمایا: جس شخص کی بیٹی ہو تو وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، اُسے ذلیل نہ سمجھے اور اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ابوداو، ۴/۴۳۵، حدیث ۵۱۴۶)

(2) ارشاد فرمایا: بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔ (فردوس الاخبار، ۲/۴۱۵، حدیث: ۷۵۵۶)

(3) ارشاد فرمایا: جو شخص 3 بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان سے مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بے نیاز کر دے (مثلاً ان کا نکاح ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت واجب فرما دیتا ہے۔ یہ ارشادِ نبوی سن کر ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی، یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر کوئی شخص 2 لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا: اس کے لئے بھی یہی اَجر و ثواب ہے۔ (راوی فرماتے ہیں) یہاں تک کہ اگر لوگ ایک (بیٹی) کا ذکر کرتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ (شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب کافل الیتیم، ۶/۴۵۲، الحدیث: ۳۳۵۱)

(4) ارشاد فرمایا: جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے، جو ایک کمزور جان سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس کمزور جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا اس کے شاملِ حال رہے گی۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاولاد، ۸/۲۸۵، حدیث: ۱۳۴۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف اپنے اِرشادات سے بیٹی کے حقیقی مقام کو اُجاگر فرمایا ہے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کردار سے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے کہ ایک عقلمند باپ کو اپنی بیٹی کے ساتھ کس طرح کا سُلوک کرنا چاہیئے۔ آیئے! بطورِ ترغیب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنی پیاری اور لاڈلی شہزادی، شہزادیِ کونین سَیِّدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر شفقت و مہربانی کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کیجئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جب محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ سراپا شفقت میں حاضِر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہو جاتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے، پھر اُن کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چُومتیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، ۴/۴۵۴ حدیث: ۵۲۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ بیٹیوں پر شفقت و مہربانی کرنا اور انہیں خوش رکھنا حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سنتِ مبارکہ ہے، لہٰذا والدین کو چاہیئے کہ وہ بیٹیوں کی پیدائش پر غمگین ہونے، انہیں اپنے لئے باعثِ شرمندگی

سمجھنے، دل چھوٹا کرنے یا خاندان والوں کے طعنوں کی پروا کرنے کے بجائے ان سے محبت و شفقت کا برتاؤ کریں، ان کی جائز خواہشات کا احترام (Respect) کریں، حتی الامکان انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں، خلوصِ دل کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی پرورش کرنے کی سعادت حاصل کرکے اس کے نتیجے میں ملنے والے ثوابِ آخرت کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیٹیوں کی اہمیت اُجاگر کرنے اور ان کے حقوق کی بجاآوری کا ذہن دینے کیلئے دعوتِ اسلامی اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے، آپ بھی اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**مَدَنی قافلے میں سفر کرنا**" بھی ہے۔ مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے جہاں **خود علمِ دین** سیکھنے کا بہترین موقع ملتا ہے وُہیں، مُعاشرے کے ایسے افراد تک "**نیکی کی دعوت**" پہنچانے کی بھی سعادت حاصل ہوتی ہے، جو **علمِ دین سے دُوری** اور **جہالت** کی وجہ سے گناہوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، جو دِینِ اسلام کی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے **عورتوں کے حقوق** کو پامال کررہے ہیں، مدنی قافلوں کا مقصد **بے نمازیوں کو نماز** کی دعوت دے کر ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور مسجد میں حاضری کے لیے لانے کی کوشش کرنا ہے، مدنی قافلوں کا ایک مقصد مساجد کی آبادکاری بھی ہے اور مساجد کو آباد کرنے والوں سے متعلق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔ (معجم اوسط، ۲/۵۸، رقم: ۲۵۰۲) آیئے! مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت پانے کے لیے بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

دل کا درد دُور ہوگیا

پکا قلعہ زمزم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح بیان ہے: اچانک میرے دل میں درد ہوا۔ جب دواؤں سے فائدہ نہ ہوا تو بابُ المدینہ کراچی آکر جِناح اَسپتال میں دل کا آپریشن کروایا۔ مگر تکلیف ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی، درد کی بے شمار دوائیں اِستِعمال کیں، لیکن فائدہ نہ ہوا۔ آخِر کار ایک اسلامی بھائی کی اِنفِرادی کوشِش کے نتیجے میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سفر پر روانہ ہو گیا۔ مَدَنی قافِلے میں کسی قسم کی دوا اِستِعمال کی نہ ہی کسی چیز سے پرہیز کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے اللہ تعالیٰ نے میرے مرض کو دُور کر دیا۔

ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آ کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو
دل میں گر دَرْد ہو ڈر سے رُخ زَرْد ہو پاؤ گے فَرحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں ماں کا مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عورت ماں کے روپ میں وہ عظیم ہستی ہے کہ جس کا وجود باعثِ برکت ہے، جو گھر کی زینت ہے، گھر کا سکون جس کے دَم سے قائم رہتا ہے، جسے محبت کیساتھ دیکھنے سے **حجِ مقبول کا ثواب** ملتا ہے، جس کی خدمت رِضائے الٰہی کا سبب ہے اور جس کے بغیر گھر اُجڑا ہوا چمن لگتا ہے، اسی کی گود سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جیسی جلیلُ القدر ہستیوں نے جنم لیا، ماں کے احسانات کی کوئی حد نہیں، ماں

تکلیفوں پر صبر کرتی ہے،ماں اولاد کی خواہشات کی خاطر اپنی خواہشات کو قربان کر دیتی ہے،ماں اولاد کی ولادت، دودھ پلانے،اس کی تربیت اور راتوں کو جاگنے کی تکلیفیں اٹھاتی ہے۔ماں بھوکی سو جاتی ہے مگر اولاد کو بھوکا سونے نہیں دیتی،الغرض ماں اپنی اولاد کے سکھ کی خاطر سب کچھ برداشت کر لیتی ہے مگر افسوس کہ بدلے میں اسے دکھ اور تکلیفیں ہی ملتی ہیں،ماں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا اور اسے ہر دور میں تختۂ مشق بنایا جاتا رہا، خصوصاً بڑھاپے میں اس کے ساتھ جو کچھ سلوک کیا جاتا رہا ہے اس کے تصور (Imagination) سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں (الامان والحفیظ) لہٰذا اسلام نے اس دکھ درد کی ماری ماں کے دکھوں کا مداوا کرنے کے لئے سب سے پہلے آوازِ حق بلند کی اور دنیا کو بتایا کہ ماں وہ محترم ہستی ہے کہ جس کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں،ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ماں کی رِضامندی میں پوشیدہ ہے،انسان چاہے کتنے ہی بڑے مقام و منصب پر پہنچ جائے مگر ماں کی اطاعت و فرمانبرداری سے بَرِیُ الذِّمَّہ نہیں ہو سکتا۔ آیئے!بطورِ ترغیب ماں کی شان و عظمت میں ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں چنانچہ

حسنِ اخلاق کا زیادہ حقدار کون؟

ایک شخص رحمتِ عالم ،نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ!میرے حُسنِ اخلاق کا زیادہ حق دار کون ہے؟ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔اس نے دوبارہ عرض کی:اس کے بعد کون؟ارشاد فرمایا:تمہاری ماں۔تیسری بار عرض کی: اس کے بعد کون؟تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مرتبہ بھی یہی ارشاد فرمایا:تمہاری ماں۔ اس نے پھر عرض کی:اس کے بعد کون؟تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:تیرا باپ،

۔(بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ، حدیث: ۵۹۷۱، ۴/۹۳)

زخمی انگلی

حضرتِ سَیِّدُنا بایَزید بِسْطَامِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر لے آیا، مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ لئے اس انتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی بہہ کر میری انگلی پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی انگلی (Finger) جوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جدا ہوئی، اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا، انہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہ۔ (سمندری گنبد، ص۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ماں باپ کی **اِطاعت و فرمانبرداری** اوران سے محبت کو اُجاگر کرتے ہوئے، کتنے پیارے انداز میں اللہ تبارک وتعالٰی کی بارگاہ میں دُعا کر رہے ہیں کہ:

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں ان کا ہر اِک حکم لاؤں بجا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص101)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ ”سمندری گنبد“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام میں ماں کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ کوئی لاکھ کوشش کرلے مگر پھر بھی اس عظیم ہستی کا حق ادا کر نہیں سکتا، یقیناً یہ اسلام کے احسانات میں سے نہایت عظیمُ الشّان احسان اور ماؤں کے لئے باعثِ فخر ہے۔

قربان جایئے! شیخ طریقت، امیر اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر کہ جنہوں نے مسلمانوں کے سینوں میں ماں کی اہمیت (Importance) اُجاگر کرنے کے لئے ایک بہت ہی پیارا رسالہ بنام **"سمندری گنبد"** تحریر فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں آپ نے ماں باپ خصوصاً ماؤں کے حقوق، ان کی اہمیت، ان کی فرمانبرداری و نافرمانی کرنے والوں کے واقعات اور ان سے متعلق آیات اور احادیثِ طیبہ کو جمع فرمایا ہے، آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب کیجئے، خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسلام میں بہن کا مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اسلام نے ماؤں کے حقوق متعین فرمائے ہیں، اسی طرح اسلام نے سگی بہن کے حقوق بھی اُجاگر فرمائے اور اپنے ماننے والوں کو اپنی سگی و رِضاعی بہنوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا درس دیا ہے، کیونکہ بہنیں ہی بھائیوں کے نخرے برداشت کرتی ہیں، ان کی فرمائشیں پوری کرتی ہیں، دُکھ سکھ کی گھڑی میں بھائیوں کا ساتھ دیتی ہیں،

والدہ کے انتقال کے بعد گھر کا سارا کام کاج اپنے ذمے لے کر والدہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتیں جبکہ زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ انتہائی بُرا سُلوک کیا جاتا تھا، مثلاً اسلام سے پہلے سگی بہنوں سے نکاح کی معاشرتی بُرائی عام تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہمیشہ کے لیے یوں حرام فرما دیا: (ترجَمۂ کنز الایمان:) حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں۔ (پارہ ۴، النسآء: ۲۳) عورتوں کے سب سے بڑے خیر خواہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھائیوں کو بہنوں کی عزّتوں کا رکھوالا بناتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کیا اور ان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہا تو اسے جنت ملے گی۔ (ترمذی، ۳/۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳) بلکہ دوسری جگہ تو چاروں انگلیاں جوڑ کر یہ دلنشین خوشخبری سنائی کہ ایسا شخص جنت میں یوں میرے ساتھ ہو گا۔ (مسند احمد، مسند۔۔۔۔۔، ۴/۳۱۳، حدیث: ۱۲۵۹۴)

رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عمل سے اپنی رضاعی (یعنی دودھ شریک) بہن حضرت شیما رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ یوں حُسنِ سُلوک فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رضاعی بہن کے لیے قیام فرمایا۔ (سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳) اپنی مبارک چادر بچھائی پھر ارشاد فرمایا: مانگو! تمہیں عطا کیا جائے گا، سفارش کرو! تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ (دلائل النبوۃ، ۵/۲۰۰) اس مثالی کرم نوازی کے دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، جب وہ واپس جانے لگیں تو حضور سراپا نور، فیضِ گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 غلام اور ایک لونڈی، ایک یا دو (2) اُونٹ بھی عطا فرمائے۔ جب مقامِ جعرانہ میں دوبارہ اس رضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔ (سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطاً)

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: اپنی لونڈی اپنی بہن کو دے کر صِلۂ رِحمی کرو اس میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔(مؤطاامام مالک، ۲/۴۴۹، حدیث: ۱۸۵۵)

حضرت سیّدنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی 9 یا 7 بہنوں کی محض نگہداشت، ان کی کنگھی چوٹی اور اچھی تربیت کی خاطر ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ (مسلم، ص۵۹۳، ۵۹۴، حدیث: ۳۶۳۸، ۳۶۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضور نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ کس قدر شفیق و مہربان تھے کہ جس طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ازواجِ مطہرات، صحابیات اور دیگر خادماؤں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کیساتھ حُسنِ سلوک اور ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے، اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عطاؤں اور نوازشوں کا سلسلہ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ بھی قابلِ دید تھا کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کی تشریف آوری پر خوشی سے کھڑے ہوجاتے، ان کی دلجوئی فرماتے اوران پر خوب نوازشیں بھی فرماتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس پاکیزہ عمل میں ہمارے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں کیونکہ آج ہم میں سے کئی اسلامی بھائی، بہنوں والے ہیں مگر کیا ہم اپنی بہنوں کے ساتھ محبتوں بھرا سُلوک کرتے ہیں یا نہیں؟، کیا ہماری بہنیں بھی ہم سے راضی ہیں یا نہیں؟، کیا ہم نے انہیں وراثت سے محروم تو نہیں کردیا؟ کیا ہم اپنی بہنوں کو جھاڑتے، مارتے یا گالیاں تو نہیں دیتے؟، کیا ہم اپنی بہنوں کو خوش رکھنے کا اہتمام کرتے ہیں؟، کیا ہم انہیں اپنے یہاں ہونے والی

تقریبات میں بُلاتے ہیں یا نہیں؟، کیا ہم ان کے حقوق کو پامال(Destroy) تو نہیں کرتے۔؟ بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم اسلامی تعلیمات کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے اپنی بہنوں کے معاملے میں شفیق و مہربان بھائی جیسا کردار ادا کریں اور اپنے آپ کو ایسے ماحول سے وابستہ رکھیں کہ جہاں پر ہمیں بہنوں کے حقوق کی بجاآوری کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہو۔

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں دیگر رشتے داروں کے ساتھ ساتھ بہنوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنے اور ان کے حقوق کی رعایت کرنے کا مدنی ذہن دیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی تبلیغِ دین کے **100** سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی انعامات"** بھی ہے۔ اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب(Persuasion) دلانا ہے، اسلامی بھائیوں کیلئے 72 اسلامی بہنوں کیلئے 63 مدنی انعامات ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! دیگر فرائض و سنن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مدنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستور بنالیں اور تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اپنے حلقے میں ان مدنی انعامات کو عام کریں تاکہ ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان کو اخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے جنت

الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم سب نیت کرتے ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کریں گے بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں بیوی کا مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے مال کے لیے جانوروں اور دوسرے ساز و سامان کی طرح بیویوں کو بھی رہن (گروی) رکھ دیا جاتا۔ (بخاری، کتاب الرھن، باب رھن السلاح، ۲/ ۱۴۸، رقم: ۲۵۱۰، ماخوذا)

ایسے میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صورت میں اسلام کا نور بکھیرتا ہوا ایسا سُورج طلوع ہوا جس نے عورت کو نہ صرف ظلم و ستم سے چھٹکارا دیا بلکہ مردوں پر اس کے حقوق مقرر فرمائے۔ یہ اسلام ہی تو ہے، جس نے نکاح کے ذریعے عورت سے قائم ہونے والے رشتے کو مرد کے آدھے ایمان کا محافظ قرار دیا۔ یہ اسلام ہی تو ہے جس نے بیویوں کو شوہروں کی جانب سے ملنے والے حق مہر اور بیوہ ہو جانے کی صورت میں شوہر کی وراثت میں سے حقوق عطا فرمائے۔ اسلام نے نہ صرف اس سوچ (Thought) کی حوصلہ شکنی کی کہ **"بیوی شوہر کے پاؤں کی جوتی ہے"** بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیویوں کو شوہروں کے آرام اور سکون کا ذریعہ ارشاد فرمایا۔ (پارہ ۲۱، روم: ۲۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیویوں کے متعلق شوہروں کو حکم فرمایا: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمۂ کنزالایمان: اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔ (پارہ ۴، النساء: ۱۹)

اسلام نے ہی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والے کو سب سے بہترین قرار دیا۔ چنانچہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو اور میں تم سب سے اپنے اہل کے لئے بہتر ہوں۔ (ترمذی، ۵/۴۷۵، حدیث: ۳۹۲۱)

حضرت سَیِّدُنا حکیم بن معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب وہ کھائے تو اُسے بھی کھلائے، جب لباس پہنے تو اُسے بھی پہنائے، اُس کے چہرے پر نہ مارے، نہ اُسے بدصورت کہے اور (اگر سمجھانے کے لیے) اس سے علیحدگی اختیار کرنی ہی پڑے تو گھر میں ہی (علیحدگی) کرے۔ (ابن ماجہ، ۲/۴۰۹، رقم ۱۸۵۰)

زمانۂ جاہلیت میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ شوہر اپنی بیویوں سے مال طلب کرتے، اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو کئی کئی سال ان کے **"پاس نہ جانے"** کی قسم کھالیتے۔ اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لیے سالوں کی مدّت کو ختم فرما کر صرف چار (4) مہینے کی مدت مُعَیَّن فرما دی۔ الغرض اسلام نے ہی حقیقی معنٰی میں بیویوں کو معاشرے میں ایک منفرد مقام و مرتبہ عطا فرمایا، ان کے حقوق مقرر فرمائے اور شوہروں کو ان کیساتھ اچھا سلوک کرنے کا درس دیا، بالفرض اگر کسی کی بیوی بدمزاج ہو، بدکلامی کر جاتی ہو یا کھانا وغیرہ پکاتے وقت کسی چیز میں کمی بیشی کر دیتی ہو تو شوہر کو چاہئے کہ وہ آپے سے باہر ہونے، گالیاں بکنے، اسے گھر سے نکالنے، میکے بھیجنے یا طلاق دینے کی دھمکیاں دینے کے بجائے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیشہ درگزر سے کام لے اور ایک اچھے شوہر کی طرح اپنی بیوی کے احسانات کو یاد رکھے کہ یہی وہ چیز ہے کہ جس کی اسلام ہمیں تعلیم ارشاد فرماتا ہے چنانچہ

بیویوں سے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات

تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن میں ہے کہ ایک شخص امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ جب وہ آپ کے دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ناراضی کے عالم میں گفتگو کرتے سنا۔ وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا تھا (مگر) یہی معاملہ تو خود ان کے ساتھ بھی ہے (لہٰذا یہ کیونکر میرا مسئلہ حل کر پائیں گے؟)۔ امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے بلوایا اور آنے کا مقصد دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کی: میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے آیا تھا، جب میں نے (آپ کے بارے میں) آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی گفتگو سنی تو (مایوس ہو کر) واپس لوٹ گیا۔

امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے ارشاد فرمایا: میری بیوی کے مجھ پر چند حقوق (Rights) ہیں (یعنی مجھے اس سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں) جن کی بنا پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں: (1) وہ میرے لئے جہنم سے آڑ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے (یعنی میں اس کے ذریعے خواہشِ نفس کی تسکین کر لیتا ہوں اور یوں حرام کام سے بچ جاتا ہوں)۔ (2) جب میں اپنے گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری خزانچی اور میرے مال کی نگہبان بن جاتی ہے۔ (3) میری دھوبن ہے، میرے کپڑے دھوتی ہے۔ (4) میرے بچے کی پرورش کرتی ہے اور (5) میرے لئے روٹیاں اور کھانا پکاتی ہے۔ یہ سُن کر وہ شخص بولا کہ بے شک مجھے بھی اپنی بیوی سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو آپ کو حاصل ہیں، مگر میں نے اس کیساتھ کبھی درگزر سے کام نہ لیا، لہٰذا اب میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔

(تنبیہ الغافلین، باب حق المرأۃ علی الزوج، ص ۲۸۰)

بنا دو صبر و رضا کا پیکر، بنوں خوش اخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت، نبیّ رحمت شفیع امّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص208)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام کی طرف سے عورتوں پر کئے جانے والے احسانات اور انہیں معاشرے میں دیئے جانے والے مقام کی چند جھلکیاں آپ نے سُنیں۔

- اسلام سے قبل عورتوں کے ساتھ جانوروں جیسا سُلُوک کیا جاتا تھا۔
- اسلام نے عورتوں پر ڈھائے جانے والے مَظالم کا باب ہمیشہ کے لئے بند فرما کر انہیں معاشرے کا باعزّت فرد بنایا۔
- اسلام ہی عورتوں کے حقوق کی حفاظت (Safety) کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔
- اسلام سے قبل بیٹیوں کے وجود کو منحوس سمجھا جاتا اور انہیں زندہ دفنا دیا جاتا تھا۔
- اسلام نے ہی بیٹیوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کو ختم کر کے انہیں جینے کا پورا حق دیا۔
- اسلام نے ہی ماں کے حقوق کو اُجاگر فرمایا اور بتا دیا کہ ماں وہ محترم ہستی ہے جس کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں۔
- اسلام نے ہی بہنوں کے حقوق بیان فرمائے اور بھائیوں کو ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کا درس دیا۔

☚ اسلام نے ہی نکاح کے ذریعے عورت سے قائم ہونے والے رشتے کو مرد کے آدھے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا۔

☚ اسلام نے ہی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والوں کو سب سے بہتر قرار دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

(1) جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قُوَّت۔ (ابوداود، ج۴ ص۴۲۰ حدیث۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللّٰہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ **(2)** اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے **(3)** اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے **(4)** اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار، ج۹ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (شرح الشّفاء للقاری، ۲/۱۱۸) **(5)** جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ **(6)** اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بَخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اِجازت نہ دی ہو **(7)** جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے **(8)** کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے **(9)** واپَسی پر اَہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور بھائی چارہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 10 شوال المکرم **یومِ ولادتِ رضا** ہے اور ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ کو تمام اوصاف مثلاً عبادت و ریاضت، تقویٰ و پرہیز گاری، عشقِ رسول، اخلاق و کردار اور دیگر اعلیٰ صفات میں کمال حاصل

تھا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم حصولِ برکت کے لئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **اعلیٰ کردار** کی چند جھلکیاں اور اِیمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! پہلے ایک نصیحت آموز واقعہ سنئے۔ چنانچہ

تکبُّر سے اعلیٰ حضرت کی ناگواری

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیِّد اُیُّوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک صاحِب اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت، حضرتِ علّامہ مولانا شاہ امام احمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی کبھی کبھی اُن کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت) ان کے یہاں تشریف فرما تھے کہ ان کے محلے کا ایک بیچارہ غریب مسلمان ٹُوٹی ہوئی پُرانی چارپائی پر جو صحن (Courtyard) کے کَنارے پڑی تھی، جھجکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحِبِ خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں سے اُس کی طرف دیکھنا شُروع کیا یہاں تک کہ وہ ندامت سے سر جُھکائے اُٹھ کر چلا گیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صاحِبِ خانہ کے اِس مغرورانہ انداز سے سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ آپ کے یہاں آئے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی چارپائی پر جگہ دی، وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش نامی حجّام (Barber) حُضور (اعلیٰ حضرت) کا خط بنانے کیلئے آئے، وہ اِس فکر میں تھے کہ کہاں بیٹھوں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بھائی کریم بخش! کیوں کھڑے ہو؟ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اُن صاحب کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، وہ بیٹھ گئے، پھر ان صاحِب کے غصے کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے

سانپ پُھنکاریں مارتا ہے، وہ فوراً اُٹھ کر چلے گئے، پھر کبھی نہ آئے۔[1]

تُو نے باطل کو مِٹا کر دِین کو بخشی جِلا
سُنّتوں کو پھر جِلایا اے امام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ۵۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دِینی بھائی چارے اور مسلمانوں میں مساوات کی فضا قائم رکھنے کے بارے میں کیسا زبردست مدنی ذہن رکھتے تھے۔ آپ نے عملی طور پر ہمیں یہ بتادیا کہ کوئی مسلمان چاہے کتنا ہی امیر وکبیر ہو، دنیوی عزّت ومرتبے والا ہو یا کسی اعلیٰ خاندان سے تعلُّق رکھتا ہو اسے ہرگز ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی مسلمان کو اپنے سے کمتر جانے، کسی جائز پیشے والے کو لوگوں کے سامنے ذلیل کرے بلکہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا، آنے والے کی دِلجوئی کیلئے مسکرا کر ملنا اسے عزّت کے ساتھ بٹھانا اور مسلمانوں میں مساوات قائم رکھنا اسلام کی روشن تعلیمات کا حصہ ہے مگر افسوس! صد افسوس! آج ہم اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر نہ جانے کس طرف چل پڑے ہیں اور اپنی قوم (Nation)، زبان (Language) اور نسب (Caste) کی بنا پر فخر کرتے اور خود کو دوسروں سے افضل واعلیٰ جانتے ہیں حالانکہ اللہ پاک کے نزدیک وہی مسلمان زیادہ عزّت واِکْرام والا ہے جو تقویٰ وپرہیز گاری میں دوسروں سے زیادہ ہو، چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت کی آیت نمبر 13 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱۰۵ ملخصاً

والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: سب اِنسانوں کی اَصْل حضرت آدم و حوّا (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) ہیں اور اِن کی اَصْل مٹی ہے تو تم سب کی اَصْل مٹی ہوئی پھر نسب پر اَکڑتے اور اِتراتے کیوں ہو۔ انسان کو مختلف نسب و قبیلے بنانا ایک دوسرے کی پہچان کے لیے ہے نہ کہ شیخی مارنے اور اِترانے کے لیے۔

آج ہمارے معاشرے میں یہ وَبا بہت عام ہوتی جارہی ہے جسے دیکھو اپنے خاندان اور قوم کو اعلیٰ سمجھتے ہوئے فخر کرتا اور دوسری قوم اور زبان والوں کو گھٹیا سمجھنے لگا ہے، جس کی وجہ سے اسلامی بھائی چارہ ختم ہوتا جارہا ہے اور آپس میں نفرتیں اور دشمنیاں جڑ پکڑتی جارہی ہیں۔ بسا اوقات یہ دُشمنیاں لڑائی جھگڑے، مار دھاڑ سے بڑھ کر قتل وغارت گری تک پہنچ جاتی ہیں جبکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تمہارا رَبّ ایک ہے اور تمہارے والد ایک ہیں، سن لو! کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں البتہ جو پرہیز گار ہے وہ دوسروں سے افضل ہے، بیشک اللہ پاک کی بارگاہ میں تم میں سے زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی حفظ اللسان عن الفخر بالابا، ۴/۲۸۹، حدیث: ۵۱۳۷)

بنادے مجھ کو الٰہی خلوص کا پیکر قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یارب

(وسائلِ بخشش مرمم، ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے اُمَّت کی آسانی اور خیر خواہی کے جذبے کے تحت علم کی نَشْر و اِشاعت کے لئے نہایت عُمدہ اور زبردست ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** کا اِملا کروادیا، جس کو عُلمائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے بالکل شریعت کے مُوافق پایا۔ آیئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اسی ترجمۂ قرآن **"کنزُالایمان"** کی چند خُصُوصِیات سُنتے ہیں، چُنانچہ

ترجمۂ قرآن کنزُالایمان کی خُصُوصیات

☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پاک و ہند کے وہ عَظِیم تَرِین مُتَرْجِمْ (ترجمہ کرنے والے) ہیں جنہوں نے قرآنِ کریم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے، جس میں رُوحِ قرآن کی حقیقی جھلک مَوجُود ہے، حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بامُحاوَرہ بھی ہے اور یہ آپ کے تَرْجَمے کی بہت بڑی خُوبی ہے۔☆آپ نے تَرْجَمہ کرواتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجَمہ لُغَت کے مطابق ہو اور الفاظ کے مختلف مَعانی میں سے ایسے مَعانی کا انتخاب کیا جائے جو پہلے اور بعد والی آیت کے تعلُّق کو قائم رکھ سکے۔☆اس ترجمے سے قرآنی حقائق، عِلْم و مَعارف کے وہ پوشیدہ راز ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر دوسرے ترجموں سے واضح نہیں ہوتے۔☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ترجمے کی ایک نُمایاں ترین خصُوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر مُبارک مَقام پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ادب و اِحترام اور عزّت و پاکدامنی کا بالخصوص لحاظ رکھا ہے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۷۶)

☆تَرْجَمۂ کنزُ الایمان عِلْم و حکمت کا خزانہ اور ایمان کی حقیقی دولت ہے۔☆تَرْجَمۂ کنزُ الایمان میں احادیثِ مُبارکہ، تابعین و تبع تابعین کے اقوال اور سلف صالحین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کی قابلِ

اعتماد تفسیروں کا خُلاصہ بھی مَوجُود ہے۔☆تَرجَمۂ کنزُالایمان دُنیا کا بہترین ترجمۂ قرآن ہے، جو کسی لائبریری میں بیٹھ کر یا کسی دُوسرے ترجمے کو دیکھ کر یا تفاسیر و اَحادیث یا لُغات کی کتابوں کو پڑھ کر نہیں کیا گیا بلکہ زبانی لکھوایا گیا ہے۔(ماہنامہ معارفِ رضا، ص87، کراچی ستمبر تا نومبر2008عیسوی)

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم اُن کا دَرخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور سلامتی واَمن کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے دُنیا کے تمام ہی مسلمانوں کے لئے راہِ ہدایت کا حقیقی چراغ ہے، جس کے مفہوم و مَطلوب کو سمجھنے کے لئے اس کا آسان ترجمہ ہونا ضروری ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کے مُرَوَّجہ تمام اُردو تراجم میں سب سے بہترین اُردو ترجمہ **"ترجمۂ قرآن کنزالایمان"** ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مصروف زِندگی سے کچھ وقت نکال کر قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کا معمول بنائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترجمہ وتفسیر کے ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کیلئے، اسلامی بھائیوں کے مدنی انعام نمبر 21 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے کنزُالایمان سے کم اَز کم تین آیات** (مع ترجمہ وتفسیر) **تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟"**

اگر ہم اس مدنی انعام پر روزانہ عمل کریں تو قرآنِ کریم کی تلاوت کی برکت سے ہمارے گھروں میں خیر وبرکت کا نُزول ہوتا رہے گا، ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے علمِ دین میں اِضافہ

ہو گا، قرآنِ کریم کو سمجھنے میں آسانی ہو گی، معلومات کا خزانہ حاصل ہو گا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی عظیمُ الشّان تفسیر بنام "**صِراطُ الجِنان**" کا بھی مطالعہ کیجئے، اس تفسیر میں بھی بہت اچھے انداز سے معلومات کا خزانہ اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور ایثارِ مسلمین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اعلیٰ کردار کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزوں کو دوسروں پر ایثار کر دیا کرتے تھے، آیئے! اس بارے میں آپ کے دو(2) واقعات سنئے۔ چنانچہ

میری خوشی اسی میں ہے:

ایک صاحب نے بہت خوبصورت دولائی (رضائی) پارسل کے ذریعے آپ کی بارگاہ میں بھیجی، مولوی امجد رضا صاحب کا بیان ہے "جس وقت وہ پارسل بریلی پہنچا اُس وقت میں بھی حاضرِ خدمت تھا، سِیل و مہر جدا کرنے کے بعد پارسل کھولا گیا اور دولائی (رضائی) بر آمد ہوئی، اعلیٰ حضرت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور جتنے لوگ اس وقت کاشانۂ اقدس میں موجود تھے سب نے بہت پسند کیا اور بہت تعریف کی اور واقعی وہ دولائی (رضائی) ہر حیثیت سے قابلِ تعریف تھی، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب کے اصرار پر اِسے اوڑھا اور مسہری پر تشریف فرما ہوئے کہ میری زبان سے بے اختیار یہ فقرہ نکلا "واقعی بہت عمدہ دولائی (رضائی) ہے، جوانوں کے لائق ہے" یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت نے وہ دولائی (رضائی)

مجھے عطا فرمادی کہ تم اِسے اوڑھو، حالانکہ میں نے اس غرض سے یہ جملہ نہیں کہا تھا، لیکن اعلیٰ حضرت نے بااصرار مجھے عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ **"میری خوشی اسی میں ہے"**۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 129)

مصطفٰے کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھتری حاجتمند کو عطا فرمادی:

موسم برسات میں بعض اوقات مسجد کی حاضری دورانِ بارش ہوا کرتی تھی۔ حاجی کفایتُ اللہ صاحب نے اس تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے ایک چھتری (Umbrella) خرید کر نذر کی اور اپنے ہی پاس رکھ لی کہ جب اعلیٰ حضرت کاشانۂ اقدس سے تشریف لاتے حاجی صاحب چھتری لگا کر مسجد تک لے جاتے، ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ایک حاجت مند نے چھتری کا سوال کیا آپ نے فوراً وہ چھتری حاجی صاحب سے لے کر اُس حاجت مند کو عطا فرمادی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں ایثار وسخاوت کا کیسا جذبہ تھا کہ ضرورت کے باوُجود اپنی چیزیں دوسروں کو ایثار کر دیا کرتے تھے کیونکہ آپ کو بخوبی معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے، مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا درس دیتا ہے، ایک دوسرے کے دل میں محبت پیدا کرنے کیلئے جائز طریقے سے تحائف دینے کی تعلیم دیتا ہے، اسی لئے آپ نے خیر خواہی کرتے ہوئے خوشی خوشی اپنی ذات پر دوسرے مسلمان بھائی کو

ترجیح دی۔ حدیثِ پاک میں ہے ”جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اُوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔“ (جمع الجوامع للسیوطی، حرف الھمزہ، ۳/۳۸۴ حدیث: ۹۵۷۲)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف ”**فیضانِ سُنّت**“ میں اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے کے بارے میں ایک بڑی ہی خُوبصورت حکایت نقل فرماتے ہیں ۔چنانچہ،

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے شیخ احمد حمّادی سَرَخَسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ان کی تَوْبہ کا سبب پوچھا، تو کہنے لگے: ”ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لے کر ”سَرَخَس“ سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک بُھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زَخمی کر کے گرا دیا اور پھر بُلند ٹِیلے پر چڑھ کر ڈکارنے لگا، اُس کی آواز سُنتے ہی بَہُت سارے دَرِندے اِکٹّھے ہو گئے۔ شیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی زَخمی اُونٹ کو چِیر پھاڑ کر خود کچھ نہ کھایا، بلکہ دوبارہ ٹِیلے پر جا بیٹھا، جَمْع شُدہ دَرِندے اُونٹ پر ٹُوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شیر قریب آیا کہ ایک لَنگڑی لُومڑی دُور سے آتی دِکھائی دی، شیر واپَس اپنی جگہ چلا گیا۔ لُومڑی حسبِ ضَرورت کھا کر جب جا چکی، تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بَرْبانِ فَصِیْح بولا: ”احمد! ایک لُقمے کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے، مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔ میں نے اِس انوکھے واقعہ سے مُتَاثِّر ہو کر اپنے تمام گُناہوں سے تَوْبہ کی اور دُنیا سے کَنارہ کَش ہو کر اپنے اللہ پاک سے لَو لگالی۔“ (کشف المحجوب، باب فی فرق فرقھم فی مذاھبھم الخ، ص ۲۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُھوکے شیر نے اپنا شِکار دوسرے جانوروں پر

اِیثار کر کے بُھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر اللہ پاک کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ ”ایک لُقمے کا اِیثار تو کُتّوں کا کام ہے، مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کر دے۔“

ہمیں بُھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطر عَطا کر دے جَذبہ عطا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِیثار کا ثواب مفت لُوٹنے کے نُسخے:

اے کاش! ہمیں بھی اِیثار کا جَذبہ نصیب ہو، اگر خَرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بغیر خَرچ کے بھی اِیثار کے کئی مَواقع مل سکتے ہیں۔ مَثَلاً کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عُمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہمارا دوسرا بھائی اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں مسجِد کے اَندر کئی اسلامی بھائی سونا چاہتے ہیں، خُود پنکھے کے نیچے قبضہ جَمانے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو موقع دے کر اِیثار کا ثواب کما سکتے ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اَندر بِھیڑ کی صُورت میں دوسرے اسلامی بھائی کو بِاِصرار اپنی نِشَست پر بٹھا کر اور خُود کھڑے رہ کر ایثار کا ثواب کما سکتے ہیں، کار میں سفر کا موقع مُیَسَّر ہونے کے باوُجود دوسرے اسلامی بھائی کیلئے قربانی دیکر اُسے کار میں بٹھا کر اور خُود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کر کے بھی ایثار کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں، سُنّتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ کُشادہ کر کے یا اُسے وہ جگہ پیش کر کے ایثار کر سکتے ہیں، کھانا کم ہو اور کھانے والے زِیادہ ہوں تو خُود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شُمار مَواقع پر اپنے نَفْس کو تھوڑی سی تکلیف دیکر مُفت میں اِیثار کا ثواب کمایا جاسکتا

ہے۔ (مدینے کی مچھلی، ص۲۷)

سَخاوت کی خَصلت عنایت ہو یارَبّ
دے جذبہ بھی اِیثار کا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتویٰ نویسی کا آغاز مع "فتاویٰ رضویہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی محنت و کوشش سے دِین کی ایسی بے مثال عِلْمی خدمات سر اَنْجام دِیں کہ آج تک آپ کے نام کی دُھوم مچی ہوئی ہے۔ اِنہی کارناموں میں سے ایک بہترین اور زبردست علمی کارنامہ فتاویٰ رضویہ کی 30 جِلدیں ہیں۔ جو تقریباً بائیس ہزار(22000)صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس(6847)سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ(206)رسائل پر مُشتَمِل ہے۔ جبکہ ہزارہا مسائل ضِمناً زیرِ بَحث آئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فتاویٰ رضویہ قرآن، حدیث، اِجماع اور فقہائے کرام کے جُزئیات(جُزْ۔ئی۔یات)سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسین گُلدستہ ہے، جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قلب و فکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے مہکاتا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار میں آپ کے بلند درجوں میں مزید اضافے کا سبب بنتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

فتاویٰ رَضَوِیہ کی خصُوصِیات

آیئے! اب ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فِقْہی مقام کو سمجھنے کے لئے مسائلِ فِقْہ سے سجے ہوئے بے مثال فتاویٰ جات پر مُشتَمل مجموعہ بنام **"فتاویٰ رضویہ"** کی خصُوصیات میں سے چند خصُوصِیات

کے بارے میں سنتے ہیں، چُنانچہ

☆**فتاویٰ رضویہ** میں علمِ حدیث و علمِ فقہ کی کُتُب کا بھرپُور علم موجود ہے☆**فتاویٰ رضویہ** میں نادرونایاب حوالوں کا بھی جگہ بہ جگہ ذِکر کیا گیا ہے☆**فتاویٰ رضویہ میں** قرآن وحدیث کی روشنی میں نِت نئے مسائل حل کیے گئے ہیں☆فنِّ رِیاضی اور علمِ تَوقِیت کے ساتھ ساتھ علمِ میراث کے متعلق بھی نادرو نایاب تحقیق موجود ہے☆دِیگر مذاہبِ(فقہیہ)(فِقْ ہِیْ یہ) کے قوانین اور جُزئیات(جُزْ۔ئی۔یات) کا علم بھی شامل ہے☆ہر مسئلے میں قرآن وسُنَّت کی پیروی کا اِہتمام کیا گیا ہے☆بِدْعات ومُنکَرات کا ایمان افروز رَدّ کیا گیا ہے☆اس کے علاوہ سب سے بڑی خُصُوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے مُفتیانِ کرام کو فقہی مسائل کے مُعاملے میں وقتاً فوقتاً فتاویٰ رضویہ کی ضرورت پڑتی رہتی ہے، بہت سے مفتیانِ کرام فتویٰ دینے کے معاملے میں خاص طور پر فتاویٰ رَضویہ سے مدد لیتے ہیں اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔(آئینۂ رضویات، حصہ ۲، ص۲۲۸، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا باب المدینہ کراچی)

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نام رضا — شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا
فاضل ایسا کہ دیا ربّ نے تجھے فضلِ کبیر — عالِم ایسا کہ ہر عالَم ہوا شیدا تیرا
ہر ورق تیرا شریعت کی دلیلِ روشن — ایک قانونِ مکمل ہے فتاویٰ تیرا
تری تحریر پہ اَنگُشت بدَنْداں تھا عرب — تیری تقریر تھی کہ قادری تیغا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے فنِّ شاعری میں بھی اپنی خدمات سرانجام دے کر عاشقانِ رسول کے دلوں کو خوب گرمایا۔

کتاب "حدائقِ بخشش" کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بے مثال نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** کے نام سے مشہور ہے۔ امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نوکِ قلم سے نکلا ہوا ہر ایک شعر قرآن و حدیث کا سچا ترجمان اور ناموسِ رسالت، صحابہ و اہلِ بیت اور اولیائے کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عظمتوں کا سچا محافظ اور ان کے فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی کامل عبور حاصل تھا، اس لئے آپ نے اُردو کے علاوہ عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں بھی نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے **"حدائقِ بخشش"** میں فصاحت و بلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر و ادیب، حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ داد و تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو حدائقِ بخشش سے اس قدر لگاؤ ہے کہ آپ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و متعلقین کو بھی حدائقِ بخشش پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، بلکہ اَمیرِ اہلسنّت کی **"حدائقِ بخشش"** سے محبت دیکھئے کہ آپ نے اپنے نعتیہ دِیوان کا نام **"وسائلِ بخشش"** رکھا کہ اس میں بھی اعلیٰ حضرت کے نعتیہ دِیوان کے نام سے نسبت ہے۔ حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہ بلند پایہ کارنامہ ہے کہ جس کی بدولت عاشقانِ رسول کے سینوں میں عشقِ مُصْطَفٰے کی شمع فروزاں رہتی ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو

پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(Download) اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور حُقُوقُ الْعِباد!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اعلیٰ کردار کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ حُقُوْقُ اللّٰہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوقُ العباد (بندوں کے حقوق) کے بارے میں بہت حسّاس تھے کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ حقوقُ العباد کا مُعاملہ حقوقُ اللّٰہ سے بھی نازک تر ہے۔ آیئے! حقوقُ العباد کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دلچسپ واقعہ سنئے اور آپ کی سیرت پر عمل کرنے کی نیت کیجئے، چنانچہ

بچے سے معافی مانگی

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کی مسجد میں معتکف تھے۔ آپ بعدِ افطار کھانا تناول نہ فرماتے بلکہ صرف پان نوش فرماتے۔ جبکہ سحری کے وقت گھر سے صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرنی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن شام کو پان نہیں آئے اور آپ کی یہ پختہ عادت تھی کہ کھانے کی کوئی چیز طلب نہیں فرماتے تھے، چنانچہ خاموش رہے لیکن طبیعت میں ناگواری ضرور پیدا ہوئی۔ مغرب سے تقریباً 2 گھنٹہ بعد گھر کا ملازم ایک بچہ پان لایا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے ایک چپت مار کر فرمایا: اتنی دیر میں لایا؟ لیکن بعد میں آپ کو خیال آیا کہ اس بے چارے کا تو کوئی قصور نہ تھا، قصور تو دیر سے بھیجنے والے کا تھا۔

چنانچہ سحری کے بعد اُس بچے کو بلوایا جو شام کو پان دیر میں لایا تھا اور فرمایا: شام کو میں نے غلطی کی جو تمہارے چپت ماری، دیر سے بھیجنے والے کا قصور تھا، لہٰذا تم میرے سر پر چپت مارو اور ٹوپی اتار کر اصرار فرماتے رہے۔ دوسرے معتکفین یہ سُن کر مُضطرب اور پریشان ہوگئے اور وہ بچہ بھی بہت پریشان اور کانپنے لگا۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: حضور! میں نے معاف کیا۔ فرمایا: تم نابالغ ہو تمہیں معاف کرنے کا حق نہیں، تم چپت مارو۔ مگر وہ مارنے کی ہمت نہ کر سکا۔ آپ نے اپنا بکس(Box) منگوا کر مٹھی بھر پیسے نکالے اور وہ پیسے دکھا کر فرمایا: میں تم کو یہ دوں گا، تم چپت مارو۔ مگر بے چارہ یہی کہتا رہا، حضور! میں نے معاف کیا۔ آخر کار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بہت سی چپتیں اپنے سر مبارک پر اس کے ہاتھ سے لگائیں اور پھر اس کو پیسے دے کر رخصت کر دیا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے چاہنے والوں کو عملی طور پر یہ بتا دیا کہ چاہے کوئی کتنا ہی بڑے منصب(Post) پر فائز کیوں نہ ہو اگر اس سے کسی کی حق تلفی ہو جائے تو اسے معافی مانگنے میں ہر گز شرم محسوس نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ حقوقُ العباد کا معاملہ انتہائی نازک ہے۔ اس کی وجہ سے بندہ بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو سکتا ہے جو اس کیلئے دنیاوی اور اُخروی نقصانات کا باعث بن سکتے ہیں، مثلاً حُقُوقُ الْعِباد ادا نہ کرنے سے بندہ دوسروں کی دل آزاری جیسے کبیرہ گُناہ میں مُبتلا ہو سکتا ہے اور یہی دل آزاری، حسد، کینے، بُغض اور دُشمنی جیسے کئی گُناہوں پر اُبھار سکتی ہے۔ ان گُناہوں میں پڑنے کے سبب غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور کئی کبیرہ گُناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ جن کے حُقُوق تلف کیے انہیں راضی کرنے کیلئے بروزِ

قیامت اپنی نیکیاں بھی دینی پڑسکتی ہیں اور نیکیاں نہ ہونے کی صورت میں ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانا پڑے گا اور یُوں جنَّت سے محروم ہو کر عبرتناک اَنجام سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے، چنانچہ

حقیقی مفلس کون؟

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: جس شخص کے پاس درہم اور دوسری قسم کا مال نہ ہو وہ مفلس ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے بڑا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسی نیکیاں لے کر میدانِ حشر میں آئے گا مگر اس کا یہ حال ہو گا کہ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال (ناحق) کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا، تو یہ سب حقوق والے اپنے اپنے حقوق طلب کریں گے تو اللہ پاک اس کی نیکیوں سے حقوق والوں کو ان کے حقوق کے برابر نیکیاں دلائے گا۔ اگر اس کی نیکیوں سے تمام حقوق ادا نہ ہو سکے بلکہ نیکیاں ختم ہو گئیں اور حقوق باقی رہ گئے تو اللہ پاک حکم فرمائے گا کہ تمام حقوق والوں کے گناہ اس کے سر لاد دو، لہٰذا وہ سب حق والوں کے گناہوں کو سر پر اٹھائے گا پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۶۵۷۹)

گُناہوں کے کھلے دفتر کھڑا ہوں آہ! میزاں پر نہیں ہیں نیکیاں اب کیا کروں گا یا رَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص، 323)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور شفقت و خیر خواہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ دُعا مانگتے وقت اپنے عزیز واَقارب، دوست اَحباب، مُریدوں اور دیگر مسلمانوں کیلئے دعا کا خُصوصی اہتمام فرماتے تھے، آیئے! اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

دُعا کے لئے فہرست بنائی:

(1) آپ نے اپنے اعزّا، اَقربا، اصحاب واحباب اور خاص خاص مُریدوں کے ناموں کی ایک طویل فہرست بنائی ہوئی تھی۔ بعد نمازِ فجر اپنے اَوراد و وَظائِف کے آخر میں اُن سب کے لئے نام بنام دُعا فرمایا کرتے۔ لوگ اِس بات کی تمنا (Wish) رکھتے کہ اُن کا نام بھی اِس فہرست میں شامل ہو جائے۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے کردے پُوری آرزو ہر بیکس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب کے لئے دُعا کرتا ہوں:

(2) حضرت سیّد ایوب علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں بہت پریشان تھا، دُعا کا طالب ہوا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُعا فرمائی اور ساتھ ہی مجھے اور میرے بھائی سید قناعت علی سے ارشاد فرمایا: تم دونوں کا نام بھی میں نے دُعا کی فہرست میں شامل کر لیا ہے جو رفتہ رفتہ بہت طویل ہو گئی ہے یہ تمام نام مجھے حفظ ہیں، روزانہ نام بنام سب کے لیے دُعا کرتا ہوں۔ (فیضان اعلیٰ حضرت، ۱۸۰)

جنازہ میں کثرت سے دُعا مانگتے:

(3)امامِ اہلسنت تمام عوامِ اہل سنت کے لیے دردمند دل رکھتے تھے، چنانچہ آپ اکثر وبیشتر جنازوں میں تشریف لے جاتے اور میت سے ہمدردی کا یوں اظہار فرماتے کہ دورانِ جنازہ اور جنازہ کے بعد میت کیلئے کثرت سے دُعا فرماتے۔ آپ جس خوش قسمت کی نمازِ جنازہ پڑھاتے تو حاضرین کو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ اپنی پُرزور شفاعت سے اُس کی مغفرت کروا رہے ہیں۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت،552)

ماں باپ، استاد اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر چلتے ہوئے دعا کے اس ادب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے ماں باپ، اَساتذہ، رشتہ داروں اور تمام مسلمانوں کیلئے بھی دعا کرنی چاہیے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو الشیخ اصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم میں مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ (پ۲۶، محمد:۱۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

حدیث میں ہے: نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (یعنی اے اللہ! میری

مغفرت فرما) کہتے سنا، فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شاملِ دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً یعنی جو شخص سب مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کرے، اللہ پاک اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جایئے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آگیا! ظاہر ہے اِس وَقت رُوئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اَربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمّت کی مغفِرت کیلئے دعا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ ہو سکے تو پانچوں نماز کے بعد اوّل آخر درود شریف پڑھ کر تمام مؤمنین و مؤمنات کی مغفرت کیلئے یہ دعا کیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ۔ یعنی اے اللہ! میری اور ہر مومن و مومنہ کی مغفِرت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی گناہوں سے بچ کر فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے اور نیکیوں پر اِستقامت پانے، اپنے والدین کے لئے ایصالِ ثواب اور دعائیں کرنے کے جذبہ سے سرشار ہونا چاہتے ہیں

1 ... ردّ المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: في الدعاء بغیر العربیۃ، ۲/۲۸۶

2 ... مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب الاستغفار للمؤمنین والمؤمنات، ۱۰/۳۵۲، حدیث: ۱۷۵۹۸

تو آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیں۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف"** بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے کمزور عَلاقوں اور اطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جا کر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ☆یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہو گا ☆یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ 10، سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں اِرشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر اِیمان لاتے اور نَماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/ ۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۶)

آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنئے چنانچہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، پتنگ بازی کے بھی شوقین تھے، ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ اُن کے مَشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گِرفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشش پر یہ رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عَشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعْتَکِف ہو گئے۔ جہاں اُنہیں بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے مزید 2 سال اِعْتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار اُن کی مسجد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشش کر کے اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کر رہے تھے جو سفید لِباس اور کتھئی چادر میں مَلبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر سبز سبز عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ ایسا بارونق چہرہ اُنہوں نے زِندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مَئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اَہلسُنّت کی مَحبّتِ اعلیٰ حضرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سچے مُحِبّین میں ہوتا ہے کہ جنہیں اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور آپ کے علمی کارناموں نے گرویدہ (Fan) بنالیا، یہی وجہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کے مُطابق دِینِ مَتین کی اِنتہائی شاندار انداز میں خدمات سَر انجام دے رہے ہیں۔ جس کا واضح ثُبوت آپ کی پُر تاثیر تحریریں، سُنّتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت سے بھرپور مدنی مُذاکرے ہیں کہ جو ترجمۂ قرآن کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ کے جُزئیات اور حدائقِ بخشش کے رِقّت و سوز سے بھرپُور اَشعار سے مُزیّن ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی عقیدت و محبت کا صدقہ ہے کہ امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی زندگی کا پہلا رِسالہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے بارے میں لکھا، جس کا نام **"تذکرۂ امام احمد رضا"** رکھا اور یہ 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۹۳ھ کو **"یومِ رضا"** کے موقع پر جاری کیا۔

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ اپنے مدنی مذاکروں اور ملاقات کیلئے آنے والے علماء و مفتیانِ کرام، جامعۃ المدینہ کے طلبۂ کرام اور عام لوگوں کو مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے اور امامِ اہلسنت کی کوئی بات سمجھ نہ آنے کی صورت میں اختلاف نہ کرنے کی تاکید فرماتے ہیں، ایک بار

ارشاد فرمایا: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَقْوَل (یعنی فرمان) پر ہماری عُقُول (یعنی عقلیں) قُربان۔ اعلیٰ حضرت کا (ہر) اَقْوَل ہمیں قبول (ہے)۔ ایک مرتبہ جامعۃ المدینہ کے تَخَصُّصْ فِی الْفِقْہ (مُفتی کورس) کے طلبہ سے ارشاد فرمایا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ ولیُ اللہ، سچے عاشقِ رسول اور ہمارے مُسَلَّمَہ بزرگ ہیں، ان کی عقیدت کو دل کی گہرائی کے اندر سنبھال کر رکھنا بے حد ضروری (Necessary) ہے۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے۔ **اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ** یعنی برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔ (مستدرک، کتاب الایمان، ۱/۲۳۸، حدیث ۲۱۸) آپ میں سے اگر کسی کا میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اختلاف کا معمولی سا بھی ذہن بننا شروع ہو جائے تو سمجھ لیجئے، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بربادی کے دِن شروع ہو گئے، لہٰذا فوراً چوکنّے ہو جایئے اور اختلاف کے خیال کو حرفِ غلط کی طرح دماغ سے مِٹا دیجئے، فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان کردہ کوئی مسئلہ بالفرض آپ کا ذہن قبول نہ کرے تب بھی اس کے بارے میں عقل کے گھوڑے مت دوڑایئے بلکہ نہ سمجھ پانے کو اپنی عقل ہی کی کوتاہی (Lackness) تصور کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور خودداری!

حضرت مولانا سید ایوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک صاحب نے (اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں) بدایونی پیڑوں کی ہانڈی پیش کی، آپ نے (ان سے) فرمایا: کیسے تکلیف فرمائی؟ انہوں نے کہا کہ سلام کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں، اعلیٰ حضرت جوابِ سلام فرما کر کچھ دیر خاموش رہے اور پھر

دریافت فرمایا، کوئی کام ہے؟ انہوں نے عرض کی کچھ نہیں، حضور! محض مزاج پُرسی کے لیے آیا تھا۔ ارشاد فرمایا: عنایت و نوازش۔ اور کافی دیر خاموش رہنے کے بعد پھر آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا، کچھ فرمایئے گا؟ انہوں نے پھر نَفی میں جواب دیا۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ شیرینی مکان میں بھجوادی۔ اب وہ صاحب تھوڑی دیر بعد ایک تعویذ کی درخواست کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تو آپ سے 3 بار دریافت کیا تھا مگر آپ نے کچھ نہیں بتایا، اچھا تشریف رکھئے اور اپنے بھانجے علی احمد خان صاحب (جو تعویذ دیا کرتے تھے) کے پاس سے تعویذ منگا کر ان صاحب کو عطا فرمایا اور ساتھ ہی حاجی کفایتُ اللہ صاحب نے اعلیٰ حضرت کا اشارہ پاتے ہی مکان سے وہ مٹھائی کی ہانڈی منگوا کر سامنے رکھ دی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ مٹھائی ان الفاظ کے ساتھ واپس فرمادی۔ ”اس ہانڈی کو ساتھ لیتے جایئے، میرے یہاں تعویذ بکتا نہیں ہے۔“ انہوں نے بہت کچھ معذرت کی، مگر قبول نہ فرمایا، بالآخر بے چارے اپنی شِیْرِینی واپس لیتے گئے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۹۲)

سُنّتوں کو جِلادیا جس نے — دِین کا ڈنکا بجا دیا جس نے
وہ مجدّد ہے دِین و ملّت کا — واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
جو ہے اللہ کا ولی بے شک — عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے مَتوالا — واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ۵۷۶، ۵۷۵)

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صرف رِضائے الٰہی کیلئے دِینی کاموں میں مخلوقِ خدا کی مدد فرمایا کرتے تھے اور اس کام کے بدلے کسی بھی قسم کا نذرانہ لینا گوارا نہ فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے خیر خواہیِ امت کیلئے کم و بیش 104 شعبہ جات میں خدمت سر انجام دے رہی ہے۔ ان شُعبہ جات میں سے ایک شعبہ "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ" بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت دکھیارے مسلمانوں کی **غم خواری** کیلئے تعویذات اور اَوْراد و وظائف کے ذَرِیعے بیماریوں اور پریشانیوں کا فِی سَبِیْلِ اللہ **رُوحانی عِلاج** کیا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے پاکستان بھر میں کم و بیش 750 سے زائد اور پاکستان سے باہر 230 سے زائد مقامات پر تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں سے ماہانہ کم و بیش 335,000 (تین لاکھ پینتیس ہزار) مریض اور اُن کے نمائندے فیضیاب ہوتے ہیں جنہیں تقریباً 6 لاکھ تعویذات و اَوْرادِ عطاریہ فی سبیل اللہ پیش کئے جاتے ہیں۔ اس شعبے کے تحت "استخارہ مجلس" بھی قائم ہے جس کے ذریعے روزانہ پوری دُنیا سے بذریعہ فون کثیر عاشقانِ رسول اِستخارہ کروا کر اپنے مسائل کا حل جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ماہانہ کم و بیش 55,000 (پچپن ہزار) کے قریب اسلامی بھائی اس اِستخارہ سروس پر رابطہ فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتے میں 2 دن مدنی چینل پر **رُوحانی علاج و استخارہ** نامی سلسلہ براہِ راست نشر ہوتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر ای میل استخارہ سروس بھی موجود ہے۔ جس پر روزانہ سینکڑوں میلز موصول ہوتی ہیں۔ اللہ پاک "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ" کو مزید ترقی و عروج عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور نمازِ باجماعت کی پابندی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا، اُن کے خاص جراح (Surgeon)(جو شہر میں سب سے ہوشیار جراح تھے انہوں) نے اِس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹی(Bandage)باندھنے کے بعد انہوں نے عرض کی: حضور اگر حرکت نہ کریں گے تو یہ زخم دس بارہ(12/10)روز میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ وقت لگے گا وہ یہ کہہ کر چلے گئے، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی ترک کر دی جائے۔ جب ظہر کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وضو کیا کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آگئے لوگوں نے کُرسی پر بٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور اسی وقت اہلِ محلہ اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اذان کے بعد ہم سب میں سے چار مضبوط آدمی کرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کرسی پر بٹھا کر مسجد کی محراب کے قریب بٹھا دیا کریں گے۔ یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا جب زخم اچھا ہو گیا اور آپ خود چلنے کے قابل ہو گئے تو یہ سلسلہ ختم ہوا۔ اعلیٰ حضرت کی نماز تو نماز ہے آپ کی جماعت کا ترک بھی بلاعُذرِ شرعی شاید کسی صاحب کو یاد نہ ہو گا۔ (فیضان اعلیٰ حضرت،۱۳۶)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سنّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم،۵۷۵)

مختصر وضاحت: یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات عِلْم کے ساتھ ساتھ عمل اور سُنّتِ مُصْطَفٰے کی خوشبوؤں سے مُعَطَّر تھی۔ آپ دِین کے زبردست عالِم اور تقویٰ و

پرہیز گاری کے پیکر تھے۔ واہ کیا بات ہے سیّدی اعلیٰ حضرت کی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ باجماعت سے محبت اور جذبہ ملاحظہ فرمایا کہ پاؤں میں شدید زخم کے سبب چلنے میں دُشواری ہے، پھر بھی مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ لیکن بعض نادان مسلمان نماز کے اوقات میں گلی کے کونوں اور چوکوں اور دکانوں پر بیٹھے فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں، دکانداروں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کی لاپرواہی کا یہ عالم ہے کہ اَذانیں ہو جاتی ہیں، مساجد میں جماعت بھی خَتم ہو جاتی ہیں حتی کہ مَصروفیت کے نام پر نماز کا وقت بھی گزار دیتے ہیں مگر انہیں اِحساس تک نہیں ہوتا اور جو لوگ نماز پڑھتے ہیں یا تو بغیر جماعت کے پڑھتے ہیں یا پھر گھر میں ہی پڑھ لیتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کو دنیوی نفع کا لالچ دے کر یہ کہا جائے کہ آپ کے پاس جو مال ہے، وہ یہاں تو ایک روپے کا بِکے گا مگر اسے سمُندر پار جا کر یا دوسرے شہر جا کر فروخت کیا جائے تو 27 روپے میں بِکے گا، تو شاید ہر شَخص سمُندر پار جا کر ہی اپنا مال فروخت کرنے کو ترجیح دے گا کیونکہ 27 گُنا نفع چھوڑنا کوئی بھی گوارا نہیں کرے گا۔ مگر تَعَجُّب ہے ایسے مسلمانوں پر کہ مال بیچنے اور مال کمانے کی خاطر تو کئی کئی گھنٹوں کا سفر کر لیتے ہیں مگر چند قدَم چل کر مسجد میں باجماعت نماز اَدا کرنے پر کوئی تیار نہیں، 27 گُنا ثواب کمانے کی کسی کو پرواہی نہیں، حالانکہ ہمارے ہاتھ پاؤں سَلامت ہیں، آنے جانے میں بھی کوئی دُشواری نہیں مسجدیں ہمارے گھروں کے قَریب مَوجُود ہیں، اگر ذَرا سی دُور بھی ہو اور پیدل جانے میں سُستی ہو تو گاڑی، موٹر سائیکل (Motorcycle) کے ذَریعے جانے کی ترکیب بن سکتی ہے مگر پھر بھی ہم نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر فقط غَفلت و سُستی کی بِنا پر باجماعت نماز کا ثواب چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ توجُّہ کے ساتھ یہ حدیثِ پاک سُنیں اور بار بار اس پر

غور کریں اور عبرت کے مدنی پھول چُن کر سُستی و غفلت سے جان چُھڑاتے ہوئے، نمازِ باجماعت کی پابندی کا ذہن بنائیں۔ چنانچہ

رحمت والے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بعض نمازوں میں کچھ لوگوں کو غیر حاضِر پایا تو اِرْشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دُوں کہ وہ نماز پڑھائے، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نمازِ (باجماعت) سے پیچھے رہ جاتے ہیں اوران پر ان کے گھر جلادوں۔ (مسلم، کتاب المساجد۔۔۔الخ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید۔۔۔الخ، الحدیث: ۱۴۸۱، ص۲۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو اپنی اُمَّت سے بے حد مَحَبَّت فرماتے اور ساری ساری رات اُمَّت کی بخشش و مغفرت کیلئے آنسو بہاتے رہے، ایسے شَفیق و کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شانِ جَلال میں فرمایا: جو لوگ جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، میرا جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگادوں۔ یاد رہے! اس واقعہ سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جماعت سے نماز نہیں پڑھتے تھے، مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی بات کی وَضاحت کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: یہاں رُوئے سُخن (یعنی بات کا رُخ) مُنافقین کی طرف ہے، کیونکہ کوئی بھی صَحابی بِلاوجہ جماعت اور مسجد کی حاضری نہیں چھوڑتے تھے۔ (مرأۃ المناجیح، ۲/۱۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مسجد بھرو تحریک ہے اور یہ چاہتی ہے کہ کسی طرح اُمَّتِ مُسلمہ کا بچّہ بچّہ پکا نمازی بن جائے۔ آیئے! ہم سب مل جُل کر اس نیک کام میں دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کریں، خُود بھی نمازِ باجَماعت کی پابندی کریں اور دوسروں کو نَمازی بنانے کی مُہم بھی تیز سے تیز تَر کردیں، جب بھی نَمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجِد جانے لگیں، امیر اہلسنّت

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 72 **مدنی انعامات** میں سے **مدنی انعام نمبر2** پر عمل کی نیّت سے دُوسروں کو باجماعت نماز کی ترغیب دِلا کر ساتھ لیتے جایئے۔ اگر ہمارے سبب سے ایک فرد بھی نمازی بن گیا تو جب تک وہ نمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نماز کا ہمیں بھی ثواب ملتا رہے گا، ورنہ کم اَز کم نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو ضَرور ہاتھ آئے گا۔

نمازوں میں مجھے ہر گز نہ ہو سُستی کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یَارَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی، علمِ دین کو پھیلانے اور دِین کی خدمت کرنے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ 10 روشن اُصولوں پر عمل کر رہی ہے۔ آیئے! وہ 10 اُصول اور ان کی روشنی میں دعوتِ اسلامی کی مختصر اًدِینی خدمات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

(1) عظیمُ الشّان مدارس کھولے جائیں جن میں تعلیم کا باقاعدہ سلسلہ ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مقصد کے تحت دعوتِ اسلامی نے ملک وبیرونِ ملک کثیر جامعات المدینہ (للبنین وللبنات)، مدارس المدینہ (للبنین وللبنات) اور دارالمدینہ (للبنین وللبنات) قائم کئے ہیں۔

(2) طلبہ کو وظائف ملیں کہ کسی بھی طرح اُن میں شوقِ علمِ دِین پیدا ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی رہائشی طلبہ کو اعلیٰ تعلیمی نظام کے ساتھ ساتھ اُنہیں کھانے پینے کی ضروریات اور رہائش کی سہولیات فراہم کرتی ہے، جبکہ تَخَصُّص فِی اللُّغَۃِ الْعَرَبِیَّہ(عربی لینگویج کورس)اور تَخَصُّص فِی الْاِنْجِلِیْزِیَہ(انگلش لینگویج کورس) کرنے والے تمام طلبہ کی خدمت میں ان سہولیات کے علاوہ3600روپے بطورِ وظیفہ پیش کرتی ہے۔

(3)عمدہ کارکردگی پر مدرّسوں(مُدَرِّسین) کو بھاری تنخواہیں دی جائیں تاکہ جان توڑ کر کوشش کریں اور(9)جو ہم میں (دینی)کام کے قابل موجود ہوں مگر اپنی معاش میں مشغول ہیں،وظائف مقرّر کرکے اُنہیں معاشی فکروں سے آزاد کیا جائے اور جس (دینی)کام میں اُنہیں مہارت ہو وہ کام کروایا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُدَرِّسین کی تنخواہوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت کے بیان کئے گئے اس اُصول پر عمل کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی مُدَرِّسین کو بہت معقول تنخواہیں،سالانہ اضافے اور بونس دینے کا اہتمام کرتی ہے۔

(4)طلبہ کی طبیعتوں کو پرکھا جائے،جو جس کام کے زیادہ مُناسب دیکھا جائے،اُسے بہترین وظیفہ دے کر اُس کام میں لگایا جائے۔یوں اُن میں کچھ مُدرّسین،کچھ مبلغین،کچھ مصنفین اور مُناظرین بنائے جائیں پھر تصنیف و مناظرہ میں بھی تقسیم کاری ہو،کوئی کسی فن پر کوئی کسی فن پر(مہارت حاصل کرے)۔اور(5)اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریر،تقریر،وعظ اور مناظرے کے ذریعے دین اور مذہب کو پھیلائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ وجامعات المدینہ وغیرہ میں علمِ دین حاصل کرنے والے طلبۂ کرام،علمی مشاغل سے فراغت کے فوراً بعد ہی مختلف شعبہ جات میں تعینات کردیئے جاتے ہیں،بہت سے طلبہ کو اعلیٰ صلاحیتوں کی بنا پر تعلیم کے آخری مراحل سے ہی تدریس،دارُ الافتا یا خدمتِ دین کے کسی اور شعبے کیلئے چُن لیا جاتا ہے،بعض مُدرِّسین اور مدنی علمائے کرام کو مختلف مُمالک

میں بھی بھیجنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔

(6)تصنیف کی قابلیت رکھنے والوں کو نذرانے دے کر اُن سے مذہب کی حمایت اور بدمذہبوں کے رَدّ میں مفید کتب ورسائل تصنیف کرائے جائیں۔اور(7)تصنیف شُدہ رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں مُفت شائع کئے جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِن دونوں اُصولوں پر عمل کرتے ہوئے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی صورت میں کم وبیش 11 سال سے تحریر وتصنیف کا کام بحسن وخوبی انجام دینے کی سعادت حاصل کررہی ہے،اس مختصر سے عرصے میں سینکڑوں کتب ورسائل مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے شائع ہوکر منظر عام پر آچکے ہیں۔

(8)شہروں شہروں آپ کے سفیر نگران رہیں،جہاں جس قسم کے مبلغ یا مُناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں۔آپ دُشمنِ اسلام کے مقابلے میں اپنے علماء،میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! خدمتِ دین اور فروغِ علم دِین کے سلسلے میں اس اُصول پر بھی دعوتِ اسلامی کافی حد تک عمل پیرا ہے جس کی ایک کڑی دعوتِ اسلامی کے مُلک وبیرونِ مُلک سُنّتوں کی خدمت کے لئے سفر کرنے والے مدنی قافلے اور دعوتِ اسلامی کے مبلغین اور اراکینِ شوریٰ کے وقتاً فوقتاً نیکی کی دعوت کی خاطر دورے بھی ہیں۔علاوہ ازیں مُلک وبیرونِ مُلک پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بڑے پیمانے پر کتب ورسائل بھی پہنچائے جارہے ہیں۔

(10)مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بہ قیمت وبلا قیمت روزانہ یا کم از کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔(فتاویٰ رضویہ،۲۹/۵۹۹بتغیر قلیل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے اِس مدنی پھول پر عمل کرتے ہوئے **"مدنی چینل"** اور **"آئی ٹی"** کے ذریعے الیکٹرانک میڈیا جبکہ دیگر کتب و رسائل کی اشاعت کے ساتھ ساتھ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)"** کی اِشاعت کی صورت میں پرنٹ میڈیا کے جدید ذرائع بھی استعمال کئے ہیں۔

اللہ کریم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طفیل عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلمانوں کے ساتھ شفقت و نرمی کا معاملہ فرماتے تھے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریبوں کی دل کھول کر مدد فرماتے تھے۔

اللہ کریم ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

مطالعہ کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مطالعہ کرنے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1)فرمایا:بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے۔(کنزالعمال، ۱۰/۱۰۴، حدیث:۲۹۲۵۲)۔(2)فرمایا:دنیا ملعون ہے اور اللہ پاک کے ذکر، اس کے ولی یعنی دوست اور دینی علم پڑھنے اور پڑھانے والے کے سوا اس کی ہر چیز بھی ملعون ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، ۴/۱۴۴، حدیث: ۲۳۲۹)☆مطالعہ ایمان کی مضبوطی و پختگی کا باعث ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ص۱۶)☆مطالعہ سے علم بڑھتا ہے۔(ایضاً ص۱۷)☆مطالعہ حصول معرفت کا ذریعہ ہے۔ (ایضاً، ص۱۸) ☆مطالعہ سے کائنات میں غور و فکر کرنے کا ذہن بنتا ہے۔(ایضاً، ص۱۸) ☆مطالعہ سے عقل و شعور میں اضافہ ہوتا ہے۔(ایضاً، ص۱۹)☆مطالعہ انسان کی دینی و دنیاوی دونوں ترقیوں کا سبب بنتا ہے۔(ایضاً، ص۱۹) ☆مطالعہ طبیعت میں نشاط، نگاہوں میں تیزی اور ذہن و دماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔(ایضاً، ص۱۹ملخصاً) ☆ایسی کتب، رسائل اور اخبارات سے ہمیشہ دور رہے جو ایمان کے لئے زہر قاتل، حیاء سوز اور اخلاق باختہ ہوں۔ (ایضاً، ص۲۹) ☆اپنے اکابر کے حالات جاننے اور ان کے افعالِ حسنہ کو اپنانے کے لئے ان کے احوال و کوائف پر مشتمل کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔(ایضاً، ص۳۳) ☆امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مطالعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا علم و مطالعہ تزکیہ نفس اور دل کی اصلاح کا باعث ہو۔(ایضاً، ص۳۲)☆قوت حافظہ کے لئے جہاں اور دوائیں استعمال اور وظائف کئے جاتے ہیں وہیں ایک دوا مطالعہ بھی ہے۔(ایضاً، ص۳۶)☆کوشش کیجئے کہ کتاب ہر وقت

ساتھ رہے کہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مطالعہ کر لیا جائے اور کتاب کی صحبت بھی میسر رہے۔(ایضاً،ص۳۶) ☆مطالعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو ابتدا سے انتہا تک سرسری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کر لیا جائے۔ (ایضاً،ص112)☆اپنا اِحتِساب کرنا بھی فائدہ مند ہے کہ مجھے اس مطالعے سے کیا حاصل ہوا اور کون سا مواد ذہن نشین ہوا اور کون سا نہیں۔ (ایضاً،ص112)☆کسی بات کو یاد کرنے کے لیے آنکھیں بند کر کے یادداشت پر زور دینا مفید ہے۔(ایضاً،ص117)☆جو مطالعہ کریں اُسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے بیان کریں اس طرح بھی معلومات کا ذخیرہ طویل مدت تک ہمارے دماغ میں محفوظ رہے گا۔ (ایضاً، ص112) ☆جو کچھ پڑھیں اس کی دہرائی (Repeat) کرتے رہیئے۔(ایضاً،ص112)☆ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں علمِ دین کے رنگ برنگے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں ان مدنی مذاکروں کی برکت سے اپنے علم پر عمل کرنے، اسے دوسروں تک پہنچانے اور مزید مطالعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔(ایضاً،ص115)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ پاک فِرِشْتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (فِردَوس الاخبار، ۱/۱۸۴، حدیث: ۶۸۸)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُحَدِّثِین کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وہ مُقَدَّس ہستیاں ہیں جن کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے، ان حضرات نے عِشْقِ رسول کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی ساری زندگی حدیثِ پاک کی تَرْوِیج و اِشاعت (Propagation) میں گزار دی۔ اِن بُزرگ ہستیوں میں جو مقام و مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نصیب ہوا وہ اپنی مثال آپ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہے۔ چونکہ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے مبارک مہینے میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور اِسی مہینے میں آپ کا عُرسِ مبارک بھی ہے۔ لہٰذا اِسی مُناسَبَت سے آج ہم حضرت سیدنا اِمام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُخْتَصَر تعارُف اور آپ کی پاکیزہ سیرت کے مُختلِف پہلوؤں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ آیئے! پہلے آپ کے ذوقِ عبادت پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز واقعہ سنتے اور اپنے اندر ذَوقِ عبادت کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذوقِ عبادت

ایک مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آپ کے بعض شاگردوں نے دعوت دی تو آپ تشریف لے گئے، جب نمازِ ظُہر کا وَقْت ہوا تو آپ نے نماز پڑھی، پھر نوافِل شُروع فرمادیئے، جب فارغ ہوئے تو قمیص کا ایک کنارہ اُٹھاتے ہوئے کسی سے کہا: دیکھو! میری قمیص کے اندر کیا چیز ہے؟ دیکھا تو ایک زہریلا کیڑا تھا جس نے سولہ (16) یا سترہ (17) مقامات پر ڈنک مارا تھا، جس کے سبب آپ کا جِسْمِ مبارک سُوج چکا تھا۔ لوگوں نے کہا: جب اِس نے پہلا ڈنک مارا تھا تو آپ اُسی وَقْت نماز سے باہر کیوں نہ ہوئے؟ فرمایا: میں نے ایک سُورت شُروع کر رکھی تھی، دل نے چاہا کہ وہ پُوری ہو جائے (تو پھر سلام پھیروں گا)۔ (تاریخ بغداد، ۱۳/۲)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولادت و سِلسلۂ نسب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت مشہور شہر بُخارا میں 13 شَوَّال 194 (ہجری) بروز جمعہ بعد نمازِ عَصْر ہوئی۔ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام محمد اور کُنْیَت ابُو عَبْدُاللہ ہے۔ آپ کا سِلْسِلۂ نَسب یہ ہے: محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مُغِیْرہ۔ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پَردادا مُغِیْرہ کاشْت کار اور غیرِ خدا کی عبادت کرنے والے تھے لیکن بعد میں حاکمِ بُخارا **"یَمان جُعْفِی"** کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقریباً باسٹھ (62) سال کی عُمْر پائی اور (یکم شَوَّال) 256 ہجری بروز ہفتہ عِیْدُ الْفِطْر کی رات بیماری کی حالت میں وِصالِ ظاہری فرمایا۔ سَمَرْقَنْد سے کچھ فاصلے پر "خَرتنک" نامی بَستی میں (بعدِ ظُہر) آپ کو سِپُردِ خاک کیا گیا۔ (اشعۃ اللمعات، ۱/۹-۱۳ ملتقطاً) (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۵-۵۶ ملتقطاً) اور یہیں پر آپ کا عالیشان مزار پُر اَنوار بھی ہے۔

اَلقابات

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث، حافِظُ الْحَدِیْث، مُحَدِّث، مُفْتی، حِبْرُ الْاِسْلام وغیرہ آپ کے مشہور اَلقابات ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اساتذہ کی تعداد

امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اساتذۂ کرام کی تعداد ایک ہزار اَسّی (1080) ہے۔ (نزہۃ القاری، ۱/ ۱۱۹)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں کی تعداد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِنتقال فرمایا (تو) نَوّے ہزار (90،000) شاگرد مُحَدِّث چھوڑے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۳۸)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ مُحْتَرَم کا مُخْتَصر تعارُف

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجِد بڑے ممتاز بُزرگ اور زَبَردَست عالِمِ دین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام بُخاری کے اُستاذ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِن مبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں رہتے تھے، آپ صاحبِ روایت مُحَدِّث تھے، آپ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مبارَک، حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما، اِن کے شاگردوں اور اُس زمانے کے مُحَدِّثین سے روایت کرتے تھے، بڑے ہی مُسْتَجَابُ الدَّعْوات بزرگ تھے (یعنی آپ کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوتی تھیں)، ایسے کہ بارگاہِ خداوندی میں عَرض کرتے کہ میری سب دعائیں دنیا ہی میں نہ قَبول کرلے کچھ آخرت کے لئے رہنے دے، حلال کھانے کے ایسے پابند تھے کہ حرام تو حرام مشکوک چیزوں سے بھی بچتے تھے، حتّٰی کہ وِصالِ ظاہری کے وَقْت فرمایا: میرے پاس جتنا بھی مال ہے اُس میں ایک دِرْہم بھی شک و شُبہے والا نہیں ہے۔ (نزھۃ القاری ۱/۱۰۷، ملخصاً) (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۵)

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بینائی لَوٹ آئی

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی چھوٹی عمر کے تھے کہ آپ کے والدِ ماجِد کا اِنتقال ہوگیا اور پھر پرورش کی تمام تر ذِمّہ داریاں آپ کی والِدۂ ماجِدہ نے سنبھالیں۔ بچپن شریف میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بینائی جاتی رہی۔ والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا اِس صَدمہ سے روتی رہتیں اور گڑگڑا کر دعا مانگا کرتیں۔ ایک رات سوتے میں قسمت کا سِتارہ چمک اُٹھا، دل کی آنکھیں کُھل گئیں، خواب میں

دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا اِبراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ **"آپ اپنے بیٹے کی بینائی کی واپسی کیلئے دعائیں مانگتی رہی ہیں۔ مبارک ہو کہ آپ کی دعا قبول ہو چکی ہے، اللہ پاک نے آپ کے بیٹے کی بینائی بحال فرمادی ہے۔"** جب صُبح ہوئی تو دیکھا کہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھیں(Eyes)روشن ہو چکی تھیں۔(تَفہیمُ البخاری، ۱/۴ملخصاً)

بَصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو لگاؤں خاکِ قدم بار بار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش، ص ۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اللہ کریم نے ماں کی دُعا میں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ماں** وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے، **ماں** کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، **ماں** کی دُعا ربِّ کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، **ماں** کی دُعا بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو **مقامِ وِلایت** تک پہنچادیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کی قسمت سنوار دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، **ماں** کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، **ماں** کی دُعا نُزولِ رَحمت کا سبب ہے، **ماں** کی دُعا گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے، **ماں** کی دُعا کی بَرَکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی ماں کی خدمت بجالانے، ان کی فرمانبرداری کرنے، انہیں راضی رکھنے اور ان سے دعائیں لینے والے کام کرنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مُحَدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرتِ مبارکہ کا جائزہ لیں تو اُن کی پاکیزہ سیرت میں ہمیں یہ مَدَنی پھول جگمگاتا دکھائی دے گا کہ اِن حضرات نے عِلْمِ حدیث کے حُصول اور اَحادیثِ رسول کی ترویج و اِشاعت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا، حتّٰی کہ اِس راہ میں اپنے گھربار کو خَیر آباد کہہ کر دُور دراز ملکوں اور شہر کا سفر طے کر کے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرُ المؤمنین فی الحدیث امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ یادگارِ اَسلاف تھے، لہٰذا آپ نے مُحَدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اِسی مقصد کی خاطر اپنے آبائی وطن کو چھوڑا، دُور دراز شہروں کا سفر اِختیار فرمایا اور انتہائی کم عُمر میں ہی میدانِ حدیث میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ آیئے! امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شَوقِ عِلْم کی چند جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

زمانۂ تعلیم

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیْث حضرت سَیِّدُنا محمد بن اِسماعیل بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دس(10) سال کے ہوئے تو اِبتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کر چکے تھے، اللہ پاک نے آپ کے دل میں عِلْمِ حدیث حاصِل کرنے کا شوق پیدا کیا تو آپ نے ''بُخارا'' میں (عِلْمِ حدیث حاصل کرنے کے لئے ایک مَدْرَسے میں) داخِلہ لے لیا، عِلْمِ حدیث اِنتہائی محنت سے حاصِل کیا، سولہ (16) سال کی عمر میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بڑے بھائی اور والدہ کے ہمراہ حج کرنے کے لئے حرمین شریفین (مکے مدینے میں) حاضر ہوئے، والدہ اور بھائی تو حج سے فارغ ہونے کے بعد واپسی وطن آگئے مگر آپ مزید علم حاصل

کرنے کے لئے وہیں رہے اور اٹھارہ(18) سال کی عمر میں آپ نے وہیں پر ہی ایک کتاب[1] تصنیف فرمائی۔(ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/ ۵۶ ملخصاً)(تذکرۃ المحدثین، ص ۱۷۲ ملخصا)

حُصولِ عِلْم کے لئے سفر

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چھ(6) سال حِجازِ مُقَدَّس(عَرَب شریف کا وہ حِصّہ جس میں مَکَّۂ مُکَرَّمَہ ،مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ اور طائف کے علاقے شامل ہیں) میں مُقِیْم رہ کر خوب عِلْم حاصِل کیا۔ حُصولِ عِلْمِ دین کے لئے آپ نے کئی سفر اِختیار فرمائے،2 مرتبہ شام، مِصر اور جزیرہ،4 مرتبہ بَصرہ اور کئی دفعہ (عِراق کے شہر) کُوفہ اور بغداد بھی تشریف لے گئے۔(سیر اعلام النبلاء، ابو عبداللہ البخاری۔۔۔الخ، ذکر حفظہ۔الخ، ۱۰/ ۲۸۵ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک اپنے بندوں کو جن نعمتوں سے نوازتا ہے، اُن میں سے ایک قُوَّتِ حافِظہ کی نعمت بھی ہے۔ جس کے ذریعے انسان دنیا بھر کی معلومات کو اپنے دماغ کی میموری (Memory) میں بآسانی محفوظ کرلینے پر قادر ہوجاتا ہے اور اِس سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار بھی اُنہی خوش نصیبوں میں ہوتا ہے، جنہیں اللہ پاک نے زبردست قُوَّتِ حافِظہ کی نعمت سے سَرفراز فرمایا تھا، آپ نے بارگاہِ الٰہی سے ملنے والی شاندار قُوَّتِ حافِظہ اور بے مثال ذہانت کے ذریعے ہزاروں احادیثِ مبارکہ کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کرلیا تھا۔ آیئے! امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قُوَّتِ حافِظہ کی چند دلنشین جھلکیاں سماعت کرتے ہیں، چنانچہ

ایک ہزار احادیث زبانی بَیان فرمادیں

---

1 . . . (کتاب قضایا الصحابۃ والتابعین)

ایک مرتبہ آپ (خُراسان کے ایک مشہور شہر) بَلْخ تشریف لے گئے، لوگوں نے آپ سے حدیث سُنانے کی فرمائش کی تو ایک ہزار (1000) احادیثِ مبارَکہ زبانی بَیان فرمادیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ابو عبداللہ البخاری۔۔۔الخ، ۱۰/۲۸۹)

16 دن میں 15 ہزار احادیث

حضرت محمد بن اَبی حاتِم اور حاشِد بن اِسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما بَیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چھوٹی عُمْر میں ہمارے ساتھ حدیث کے لئے مشائخِ بَصرہ کی خدمت میں حاضِر ہوتے تھے، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ ہم تمام ساتھی اَحادیث کو محفوظ کرنے کے لئے تحریر کر لیتے تھے، سولہ دن (Sixteen Days) گزر جانے کے بعد ایک روز ہم نے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ڈانٹا کہ تم نے اَحادیث محفوظ نہ کر کے اتنے دنوں کی محنت ضائع کر دی۔ یہ سُن کر امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے کہا: اچھا تم اپنے تحریر شدہ صَفْحات لے آو، چنانچہ ہم اپنے اپنے صَفْحات لے آئے، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَحادیث سُنانی شروع کر دیں، یہاں تک کہ اُنہوں نے پندرہ ہزار (15000) سے زیادہ اَحادیث بَیان کر ڈالیں، جنہیں سُن کر ہمیں یُوں گُمان ہوتا تھا کہ گویا ہمیں یہ روایات امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہی لکھوائی ہیں۔ (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۹)

ستّر ہزار حدیثوں کے حافِظ

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا سُلَیْمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا سُلَیْمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: اگر آپ کچھ دیر پہلے آجاتے تو میں آپ کو وہ بچہ دکھاتا جو

ستر ہزار(70,000) حدیثوں کا حافِظ ہے۔ یہ حَیرت انگیز بات سُن کر حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کا شَوق پیدا ہوا، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاش کرنا شروع کر دیا، جب (امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے) ملاقات ہوئی تو حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: کیا سَتَّر ہزار (70,000) اَحادیث کے حافِظ آپ ہی ہیں؟ یہ سُن کر امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عَرض کی: جی ہاں! میں ہی وہ حافِظ ہوں، بلکہ مجھے اِس سے بھی زیادہ اَحادیث یاد ہیں اور جن صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور تابِعین سے میں حدیث رِوایت کرتا ہوں اُن میں سے اکثر کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وِصال کو بھی میں جانتا ہوں۔ (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام البخاری، ۱/۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حافِظہ کتنا شاندار تھا، آپ نے بچپن ہی میں نہ صِرف سَتَّر ہزار (70,000) سے زائد اَحادیثِ کریمہ کو حِفْظ فرمالیا بلکہ اُن حدیثوں کو روایت کرنے والے اکثر بُزرگوں کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وِصال کو بھی یاد کرلیا، بِلاشُبہ یہ اللہ پاک کے خاص فَضْل و اِحسان اور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خصوصی فیضان کا کمال تھا کہ لوگ آپ کے قُوَّتِ حافِظہ کی تعریف کیا کرتے تھے، جبکہ آج ہمارے حافِظے کمزور (Weak) ہوتے جارہے ہیں، ہمیں تو گزرے ہوئے کَل کی معمولی باتیں بھی یاد نہیں رہتیں، عیسوی مہینے اور اُن کی تاریخیں تو یاد رہتی ہیں مگر افسوس! ہَجری یعنی قَمری مہینوں اور اُن کی تاریخوں سے بے خَبر رہتے ہیں، چیزوں کے حِساب کتاب میں اکثر پریشانی کا شکار ہو جاتے ہیں، نمازوں کی رَکْعات کے بارے میں

شُکُوک و شُبُہات میں مُبتَلا ہو جاتے ہیں کہ کتنی پڑھ لیں اور کتنی باقی رہ گئیں، کسی کِتاب یا رِسالے کو کئی کئی بار پڑھ لینے کے باوُجود بھی اُس کے مَضامین یا مسائل ہمارے دل و دماغ میں محفوظ نہیں ہو پاتے۔ بہرحال اگر ہم اپنے حافِظے کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں، بُھولنے کی بیماری سے نجات پانا چاہتے ہیں، حافِظے کو مضبوط بنانے کے طریقے جاننا چاہتے ہیں اور بُھولنے کی بیماری پیدا کرنے والے اَسباب کے بارے میں معلومات حاصِل کرنا چاہتے ہیں تو اِس کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب **"حافِظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کا مُطالَعہ فرمائیے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی کارنامے کے سبب عوام و خواص میں مشہور ہو جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو **"کچھ"** سمجھنے لگتا ہے، دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، اپنے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنے میں شرم اور ذِلّت محسوس کرتا ہے، دُنیوی حِرص و لالچ اور مزید شہرت کا بُھوت اُس پر سُوار ہو جاتا ہے اور دُنیوی لذّات کا شیدائی ہو کر فِکرِ آخرت سے غافِل ہو جاتا ہے۔ لیکن قُربان جائیے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر! اتنے بڑے مُحَدِّث ہونے کے باوُجود غُرور و تکبُّر کو کبھی اپنے قریب بھی بھٹکنے نہ دیا، عاجِزی و اِنکساری کا دامن تھامے رکھا، عَمَلی طور پر سادگی اپنائی اور دورانِ طالبِ عِلمی سے ہی زُہد و قناعت کو اِختیار فرمالیا، چنانچہ

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عاجزی و انکساری

آپ کے خُصوصی شاگرد محمد بن حاتم وَرّاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُخارا کے قریب مسافر خانہ بنا رہے تھے، خُدّام اور عقیدت مَند حضرات بھی آپ کے ہمراہ تھے مگر اِس کے باوُجود آپ اپنے ہاتھوں سے اِینٹیں اُٹھا اُٹھا کر دیوار میں لگا رہے تھے، میں نے آگے بڑھ کر کہا: آپ رہنے دیجئے یہ اینٹیں میں لگا دیتا ہوں، اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن یہ عمل مجھے فائدہ دے گا۔ (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۶۵)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یارب! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۸)

سُوکھی روٹی تناول فرماتے

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طلبِ عِلْم کے دوران بسا اوقات سُوکھی گھاس کھا کر بھی وَقْت گزارا، کبھی کبھار ایک دن میں عام طور پر صِرْف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے، اَطِبّا حضرات (یعنی ڈاکٹرز) نے بتلایا کہ سُوکھی روٹی کھا کھا کر اِن کی اَنتڑیاں سُوکھ چکی ہیں، اُس وَقْت آپ نے بتایا کہ وہ 40 سال (Forty Years) سے خُشْک روٹی کھا رہے ہیں اور اِس عَرْصے میں سالن کو بالکل بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ (تذکرۃ المحدثین، ص۱۸۲)

لُوٹ لے رَحمت ، لگا قُفلِ مدینہ پیٹ کا

پائے گا جنّت ، لگا قُفلِ مدینہ پیٹ کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ والوں میں حُصولِ عِلْم کا کیسا زَبَردست مَدَنی جَذبہ ہوا کرتا تھا کہ سالن کے بغیر سُوکھی روٹی کھا کر بھی اِنتہائی ذَوق و شَوق کے ساتھ عِلْمِ دین سیکھنے میں مشغول

رہا کرتے تھے، جبکہ آج ہمارا معاشرہ دُنیوی عُلوم و فُنون کی ڈگریوں اور حُصولِ مال کی خاطِر شب و روز کوششوں میں مصروفِ عمل دکھائی دیتا ہے، مگر دِینی مدارِس وجامِعات میں بہترین اور مفت سہولیات کے باوُجود پڑھنے والوں کی تعداد اِنتہائی کم نظر آتی ہے اور حال یہ ہے کہ ہماری اَکثریت شریعت کے بنیادی فرائض وواجبات سے غافل نظر آتی ہے، جیسا کہ

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں ہے: عِلْمِ دین سیکھنا صِرْف کسی ایک خاص گروہ کا کام نہیں بلکہ اپنی ضرورت کے مطابِق عِلْم سیکھنا ہر مسلمان پر فَرْض ہے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت عِلْمِ دِین سے دُور نظر آتی ہے۔ نمازیوں کو دیکھیں تو چالیس(40) سال نماز پڑھنے کے باوُجود حال یہ ہے کہ کسی کو وُضو کرنا نہیں آتا تو کسی کو غُسل کا طریقہ معلوم نہیں، کوئی نماز کے فرائض کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتا تو کوئی واجبات سے جاہِل ہے، کسی کی قراءت دُرُست نہیں تو کسی کا سجدہ غلط ہے۔ یہی حال دیگر عبادات کا ہے خُصوصاً جن لوگوں نے حج کیا ہو اُن کو معلوم ہے کہ حج میں کس قدر غَلَطیاں کی جاتی ہیں! اِن میں اکثریت اُن لوگوں کی ہوتی ہے جو یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ بس حج کے لئے چلے جاؤ جو کچھ لوگ کر رہے ہوں گے وہی ہم بھی کرلیں گے۔ جب عبادات کا یہ حال ہے تو دیگر فَرْض عُلوم کا حال کیا ہو گا؟ یُونہی حَسَد، بُغْض، کِینہ، تَکَبُّر، غِیْبَت، چُغلی، بُہتان اور نہ جانے کتنے ایسے اُمور ہیں جن کے مسائل کا جاننا فَرْض ہے لیکن ایک بڑی تعداد کو اِن کی تعریف بلکہ اِن کی فَرْضِیَّت تک کا عِلْم نہیں ہوتا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا گناہ ہونا عُموماً لوگوں کو معلوم ہوتا ہے اور وہ چیزیں جن کے بارے میں بالکل بے خَبر ہیں جیسے خرید و فروخت، مُلازَمت، مسجد و مَدْرَسہ اور دیگر بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں لوگوں کو یہ تک معلوم نہیں کہ اِن کے کچھ مسائل بھی ہیں، بس ہر طرف ایک اندھیر نگری مچی ہوئی ہے، ایسی صورت میں ہر شخص پر ضروری ہے خود بھی عِلْمِ دین سیکھے

اور جن پر اُس کا بس چلتا ہو اُنہیں بھی عِلْمِ دین سیکھنے کی طرف لائے اور جنہیں خود سکھا سکتا ہے اُنہیں سکھائے۔ اگر تمام والِدین اپنی اَوْلاد کو اور تمام اَساتِذہ اپنے شاگردوں کو اور تمام پیر صاحِبان اپنے مُریدوں کو اور تمام اَفسران و صاحِبِ اِقتدار حضرات اپنے ماتحتوں کو عِلْمِ دین کی طرف لگادیں تو کچھ ہی عرصے میں ہر طرف دِین اور عِلْم کا دَور دورہ ہو جائے گا اور لوگوں کے مُعامَلات خُود بخود شریعت کے مطابق ہوتے جائیں گے۔ فِی الْوَقْت جو نازک صورتِ حال ہے اِس کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ ایک مرتبہ سُناروں (جیولرز) کی ایک بڑی تعداد کو ایک جگہ جمع کیا گیا جب اُن سے تفصیل کے ساتھ اُن کا طریقۂ کار معلوم کیا گیا تو واضح ہوا کہ اِس وَقْت سونے چاندی کی تجارت کا جو طریقہ رائج ہے وہ تقریباً اَسّی فیصد خلافِ شریعت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری دیگر تجارَتیں اور مُلازَمتیں بھی کچھ اِسی قسم کی صورتِ حال سے دوچار ہیں۔ جب مُعاملہ اِتنا نازُک ہے تو ہر شخص اپنی ذِمّہ داری کو محسوس کر سکتا ہے، اس لئے ہر شخص پر ضروری ہے کہ عِلْمِ دین سیکھے اور حتَّی الاِمکان دوسروں کو سکھائے یا اِس راہ پر لگائے۔ (صراط الجنان، ۶/ ۲۹۰)

عِلْم حاصِل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی اِنعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ عِلْم کا جذبہ بڑھانے اور فَرْض و واجب عُلُوم کی اَہَمِّیَّت کو دل و دماغ میں بسانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے

کے 12مَدَنی کاموں میں مشغول ہو جانا بھی ہے۔ ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**مَدَنی اِنْعامات**" کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں، ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے، ☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ☆مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکْرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیْعہ ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنیے، چنانچہ

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

ایک اسلامی بھائی مَدَنی قافِلے میں سفر پر تھے۔ اِسی دَوران اُن پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب سوئے تو قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتے ہیں کہ جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لے آئے۔ ابھی جلووں میں ہی گُم تھے کہ لَب ہائے مُبارَک کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے اور اَلْفاظ کچھ یُوں ترتیب پائے: "**جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔**"

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہو گی مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہو گی

مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے ترا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تصویر بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَحادیثِ مُبارکہ کی تَعْظِیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی عشق ہو جاتا ہے۔ مثلاً محبوب کے گھر، اُس کے در و دیوار حتّٰی کہ محبوب کے گلی کُوچوں تک سے عقیدت کا تَعَلُّق (Relation) قائم ہو جاتا ہے۔ پھر بھلا جو عشقِ نبی میں گم ہو چکا ہو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کے سبب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مبارکہ سے مَحَبَّت کیوں نہ رکھے گا اور کیوں نہ اُن کا ادب بجالائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شُمار بھی اُنہی باکمال ہستیوں میں ہوتا ہے جو فَنَافِی الرَّسُول کے منصبِ عظیم پر فائز اور سَر تا پا ادب و تعظیم کے پیکر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ادب و تعظیم کا دامن تھام کر عشقِ مُصْطَفٰے کے گہرے سَمُنْدَر میں ڈوب کر لاکھوں احادیثِ کریمہ میں سے **"صحیح بخاری"** کی صورت میں صحیح ترین احادیثِ مبارکہ کا قیمتی خزانہ جمع کرکے اُمّتِ سرکار کو عطا فرمادیا۔ آیئے! اِس مبارک کتاب کی شان و عظمت سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حدیث لکھنے کا انداز

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے **"صحیح بخاری"** میں تقریباً چھ

ہزار(6000)احادیث ذِکْر کی ہیں، ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے غُسل کرتا، دو رَکْعَت نفل نماز ادا کرتا پھر اِستخارہ کرتا، جب کسی حدیث کی صِحَّت پر دل جمتا تو اُسے کتاب میں درج کر لیتا۔(ھدی الساری، مقدمۃ، ۱/ ۱۰)(نزہۃ القاری، ص۱۳۰)

چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مجھے چھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں، جن میں سے چن چن کر سولہ(16) سال میں، میں نے اِس جامع(بخاری) کو لکھا ہے، میں نے اِسے اپنے اور اللہ پاک کے درمیان دلیل بنایا ہے۔(مقدمہ فتح الباری، ص۱۰) میں نے اپنی اِس کتاب میں صِرْف صحیح اَحادیث داخِل کی ہیں اور جن حدیثوں کو میں نے اِس خیال سے کہ کتاب بہت لمبی نہ ہو جائے چھوڑ دیا وہ اِس سے بہت زیادہ ہیں۔

(نزہۃ القاری، ص۱۳۰)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیگر بھی کئی کتابیں[1] لکھی ہیں مگر صحیح بخاری شریف امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس نے نہ صِرْف عوام و خواص میں مقبولیت کی معراج پائی بلکہ بارگاہِ رسالت سے بھی اِسے مقبولیت کا تمغا عطا ہوا، یُوں کہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِسے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے **"میری کتاب"** فرمایا، چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں صحیح بخاری شریف کی مقبولیت

حضرت سَیِّدُنا امام ابو زید مَرْوَزِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکّے شریف میں مقامِ اِبراہیم اور حَجَرِ اَسْوَد کے درمیان سو رہا تھا کہ میرا نصیب جاگا اور خواب دیکھا کہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1 . . . مثلاً التاریخ الکبیر، التاریخ الاوسط، التاریخ الصغیر، کتاب الضعفاء، خلق افعال العباد، المسند الکبیر، کتاب العلل، الادب المفرد وغیرہ

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمارہے ہیں: اے ابو زید! کتابِ شافِعِی کا دَرْس کب تک دو گے، ہماری کتاب کا دَرْس کیوں نہیں دیتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری جان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کتاب (Book) کونسی ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جامع محمد بن اسماعیل یعنی امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب **"بخاری شریف"**۔ (بستان المحدثین، ص۲۷۵)

صدقے میں مِرے غَوث کے تُو خواب میں یارب جلوہ مجھے سُلطانِ مدینہ کا دکھا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! جس کتاب کو نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پسند فرمائیں اور اُسے اپنی طرف منسوب فرمائیں تو اندازہ لگایئے کہ اُسے پڑھنے، سُننے اور اُس کا ختم کرنے والوں کو اِس کی کیسی کیسی بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے! بطورِ ترغیب خَتْمِ بُخاری کی چند بَرَکتیں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

خَتْمِ بُخاری کے فوائد

(بعض) عارفین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے منقول ہے: اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی (Boat) میں صحیح بُخاری ہو وہ غَرق نہیں ہوتی۔ حافظ اِبنِ کثیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خشک سالی میں **"صحیح بخاری"** پڑھنے سے بارش ہو جاتی ہے۔ (تذکرۃ المحدثین، ص۱۹۸) مشہور مُحَدِّث شیخ عبدُ العزیز مُحَدِّثِ دِہْلَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وقتِ شِدَّت، خوفِ دشمن، مَرَض کی سختی، قحط سالی اور دیگر بلاؤں میں اِس کتاب کا پڑھنا تریاق (علاج) کا کام دیتا ہے، اکثر اِس

کا تجربہ ہو چکا ہے۔(بستان المحدثین، ص۲۷۴) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعدِ قرآن شریف صحیح تر کتاب بُخاری شریف مانی گئی ہے، مصیبتوں میں خَتْمِ بُخاری کیا جاتا ہے، جس کی بَرَکت اور اللہ پاک کے فَضْل سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۱/۱۱ ملخصاً)

مجھے آفتوں نے گھیرا، ہے مصیبتوں کا ڈیرا یا نبی مدد کو آنا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فَیضانِ اِمام بُخاری سے مالامال ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ"** بھی ہے۔اِس شُعبے کا بُنیادی مَقْصَد عاشقانِ رسول کے عُلَمائے کِرام و مشائخِ عِظام مَثَلاً اَئِمّہ مساجِد، خُطَبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مَدَنی کاموں میں اُن کی مدد (Help) حاصِل کرنا، اُن کی دُعائیں لینا، سُنّی جامعات و مَدارِس میں مَدَنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع، مَدَنی مُذاکَرے، مُختلِف سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس کے طَلَبۂ کِرام کی شِرکت کروانا اور اُن کے لیے مناسِب خَیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول پر اِستقامت نصیب

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً ایک عام انسان جب تک دُنیا میں زندہ رہتا ہے اُس وَقْت تو وہ دُوسروں کو فائدہ پہنچانے پر قُدرت رکھتا ہے مگر مرتے ہی یہ سِلْسِلَہ خَتْم ہو جاتا ہے مگر اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت اِس قَدَر بلند و بالا ہوتی ہے کہ جب تک یہ حضرات اِس دُنیائے فانی میں اپنی ظاہِری حَیات کے ساتھ مُتَّصِف رہتے ہیں تو نیک و بَد سَبھی کو فَیْضیاب فرماتے اور ہر طرف اپنی بَرَکتیں لُٹاتے ہیں پھر جب یہ حضرات اپنے مَزارِ اَقْدَس میں تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بھی اُن کی ذات اور اُن کے مَزارِ پُر انوار سے بَرَکات کا ظُہُور ہوتا رہتا ہے اور لوگ فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ آیئے! بعدِ وصال امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک کرامت اور آپ کے مزارِ پُر اَنوار کی ایک بَرَکت مُلاحَظَہ کیجئے، چُنانچہ

سیِّدُنا اِمام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وسیلے سے دُعا

علامہ تاجُ الدِّین سُبْکِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصالِ ظاہری کے (200 سال) بعد سَمَرْقَنْد میں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑ گیا، لوگوں نے بارہا نمازِ اِسْتِسْقاء پڑھی اور دعائیں مانگیں لیکن بارش نہ ہوئی، پھر ایک نیک شخص جو زُہد و تَقْویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے مشہور تھا، شہر کے قاضی کے پاس گیا اور اُسے مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بُخاری رَحْمَۃُ

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ پاک سے بارش کی دعا مانگو، شاید اللہ پاک تمہاری دعا قبول فرمالے۔ قاضی نے یہ مشورہ قبول کر لیا اور لوگوں کے ساتھ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر پر آیا، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وسیلے سے دعائیں کیں اور گریہ وزاری کی، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے قبولیتِ دعا کے لیے سفارش کی، نہایت ہی خُشوع و خُضوع سے اُس نے دعا مانگی، اُسی وَقْت آسمان پر بادل چھاگئے اور سات روز (Seven Day) تک مُسَلْسَل بارش ہوتی رہی اور اِتنی بارش ہوئی کہ لوگوں کے لیے مقام **"خَرْتَنْك"** سے **"سَمَرْقَنْد"** تک پہنچنا بھی مشکل ہو گیا۔ (طبقات الشافعیة الکبری، الطبقة الثانیة، ۲/۲۳۴) (خَرْتَنْك سے سَمَرْقَنْد تک فقط 3 مِیل کا فاصلہ ہے۔)

اللہُ غنی! شانِ وَلی! راج دِلوں پر دُنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین اور اہلِ حق علمائے کرام کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ اپنی مشکلات کے حل کے لیے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات پر حاضری دِیا کرتے تھے۔ آیئے! حُصولِ بَرَکت کے لئے بزرگوں کے مزارات پر جانے کی برکات ملاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

1. حضرت سَیِّدُنا حسن بن ابراہیم خَلّال حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں حضرت سَیِّدُنا امام موسیٰ بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ کریم میری مشکل کو آسان کر کے مجھے میری مراد عطا فرما دیتا ہے۔ (1)

---

1 ... تاریخ بغداد، مقدمة المصنف، باب ماذکر في مقابر بغداد... الخ، ۱/۱۳۳

2. شافِعیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رَکعت نَماز ادا کر کے حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جا کر اللہ کریم سے دعا مانگتا ہوں، اللہ پاک میری حاجت جلد پوری کر دیتا ہے۔[1]

3. حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک حاجت درپیش تھی اور میں کافی تنگدست بھی تھا۔ میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ اَنور پر حاضری دی، 3 بار سُورۂ اِخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا پھر اپنی حاجت بیان کی۔ فرماتے ہیں کہ میں اس حال میں واپس آیا کہ میری حاجت پوری ہو چکی تھی۔[2]

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن محمد زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار کی حاضری مُرادیں پوری ہونے کیلئے مُجَرَّب (یعنی تجربہ شُدہ) ہے اور جو کوئی ان کے مزار کے پاس 100 مرتبہ سورۂ اِخلاص کی تلاوت کرے، پھر اللہ پاک سے سوال کرے تو اللہ پاک اس کی حاجت کو پورا فرما دے گا۔[3]

کرم ہو واسطہ کُل اَوْلیا کا
مِرا اِیماں پہ مَوْلٰی خاتِمہ ہو

---

1 ... الخیرات الحِسان، الفصل الخامس والثلاثون، ص ۹۴ ملتقطاً

2 ... الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون الخ، ص ۱۸۸

3 ... مناقب معروف الکرخی، الباب السابع والعشرون فی ذکر فضیلۃ زیارۃ قبرہ... الخ، ص ۲۰۰

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سُنا کہ ☆امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے مثال ذہانت کے مالک تھے۔ ☆امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کم عُمْری میں ہی عِلْمِ حدیث میں مہارت حاصِل ہو گئی تھی۔ ☆امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لاکھوں احادیثِ مبارَکہ حِفْظ تھیں۔ ☆امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُصولِ عِلْم کی خاطِر دُور دراز ملکوں اور شہروں کے سفر فرمائے۔ ☆امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ احادیثِ مبارَکہ کا بہت زیادہ ادب بجالاتے تھے۔ ☆امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجِزی و اِنکساری کے پیکر تھے۔ ☆امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحیح بخاری شریف کا خَتْم کرنے سے مصیبتیں، پریشانیاں اور آفتیں دور ہو جاتیں ہیں۔ ☆امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصالِ ظاہری کے بعد آپ کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی تھی۔ اللہ پاک ہمیں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے مالا مال فرمائے اور ہمیں آپ کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب عِلْمِ دین سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی تَوْفِیْق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کے بارے میں مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے بارے میں چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری

اُمّت تک پہنچادے گا اللہ پاک (قِیامت کے دن) اُس کو اِس شان کے ساتھ اُٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے لئے گواہی دوں گا۔(مشکاۃ المصابیح،کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/۶۸، حدیث:۲۵۸)(2) فرمایا: اللہ پاک اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔(ترمذی، ۴/۲۹۸، حدیث:۲۶۶۵)☆اسلام میں کلامُ اللہ(یعنی قرآن) کے بعد کلامِ رسولِ اللہ(یعنی حدیث) کا درجہ ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱/۲)☆ہر انسان پر حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فَرض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث وسُنّت جانے ناممکن ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱/۹)☆اَحادیث سے اِنکار کے بعد قرآن پر اِیمان کا دعویٰ باطِلِ محض ہے۔(نزہۃ القاری،۱/۳۶)☆جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ واقعی حدیث مبارَکہ ہے، اُس وَقْت تک بَیان نہ کریں۔(فیضان فاروق اعظم،۲/۴۵۱)☆آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی عِلْم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اُسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الذی۔۔۔الخ، ۴/۴۳۹، حدیث:۲۹۶۰)☆ایس ایم ایس(SMS) کے ذریعے بغیر حوالے کے کوئی بھی حدیث آگے نہ بھیجیں جب تک کسی سُنّی صحیحُ العقیدہ مفتی صاحب یا کسی عالِمِ دین سے تصدیق نہ کروالیں۔(فیضان فاروق اعظم،۲/۴۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شَوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعجَم کبیر، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸)

کعبہ کے بَدْرُالدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طَیْبَہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زبان اور آنکھوں والا بادَل

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**حکایتیں اور نصیحتیں**" کے صفحہ نمبر126 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے: جب طوفانِ نوح کے بعد بیتُ المعمور جس کی بنیاد حضرت سیِّدُنا آدم علیہ السلام نے رکھی تھی، کو چھٹے آسمان پر اٹھایا گیا تو اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بیتُ اللہ شریف کی جگہ آکر اس کے نشانات پر بنیاد رکھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے مگر وہ آپ علیہ السلام سے پوشیدہ تھا اور آپ علیہ السلام کو اس کا کوئی نشان دکھائی نہ دے رہا تھا تو اللہ پاک نے ایک بادل بھیجا جو لمبائی چوڑائی میں **بیت اللہ شریف** کی مقدار کے برابر تھا، اس کا سر، زبان اور 2 آنکھیں تھیں۔ وہ بیت اللہ شریف کے مقام پر کھڑا ہو گیا اور عرض کی: "اے ابراہیم! میری مقدار کے برابر بنیاد رکھ دیں۔" حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام نے اس کے کہنے کے مطابق بنیاد رکھی پھر بادل چلا گیا۔

جب آپ علیہ السلام اس کے بنانے سے فارغ ہوئے تو طواف کیا۔ اللہ پاک نے آپ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ "لوگوں میں حج کا اعلان کریں۔" آپ علیہ السلام نے عرض کی: "میری آواز کیسے پہنچے گی؟" تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اے ابراہیم! تیرا کام ہے ندا کرنا پہنچانا ہمارے ذمہ ہے۔" تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام نے جبلِ ابوقُبَیس پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا: اے اللہ پاک کے بندو! تمہارے رب پاک نے گھر بنایا اور تمہیں اس کا حج کرنے کا حکم دیا ہے۔" تو اللہ پاک نے سب زمین والوں کو آپ علیہ السلام کی آواز سنائی تو جنّوں، انسانوں، پتھر اور مٹی کے ڈھیلوں، پہاڑوں اور ریتلے میدانوں اور ہر خشک و تر نے جواب دیا۔ مشرق و مغرب والوں کو آواز پہنچائی تو ماؤں کے پیٹوں سے اور مَردوں کی پُشتوں سے سب نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا: **لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ** تو آج وہی شخص حج کرے گا جس نے اس دن

جواب دیا تھا۔ جس نے ایک مرتبہ لبیک کہا تو وہ ایک مرتبہ حج کرے گا، جس نے 2 مرتبہ کہا وہ دو مرتبہ اور جس نے 3 مرتبہ لبیک کہا وہ تین مرتبہ حج کرے گا اور جس نے اس سے بھی زیادہ بار لبیک کہا وہ اتنی ہی بار حج کریگا۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی المناسک، حیث الکعبۃ والمسجد الحرام، حدیث: ۳۹۸۹، ج۳، ص۴۳۶، مفہوماً، اخبار مکۃ للفاکہی، ذکر ابراھیم۔۔الخ، حدیث: ۹۷۳، ج۱، ص۴۴۵ فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام، حدیث ۵۳۴۳، ج۲، ص۲۱۷)

یاخدا! حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں
کاش! اکبار میں پھر میٹھا مدینہ دیکھوں
جھوم کر خوب کروں خانۂ کعبہ کا طواف
پھر مدینے کو چلوں گنبدِ خضرا دیکھوں

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیتُ اللہ شریف کا حج کرنا وہ عظیم اور عمدہ عبادت ہے کہ عاشقانِ رسول اِس عبادت کو بجالانے کے لئے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں، دوسروں سے دعائیں کرواتے ہیں، اِس مقصد کے حُصول کی خاطِر کمیٹیاں ڈالتے ہیں، اپنی حلال کمائی میں سے کچھ نہ کچھ الگ سے جمع کرتے ہیں، پھر مخصوص رَقم جمع ہو جانے کے بعد فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے اِس اُمّید پر درخواستیں (Applications) جمع کرواتے ہیں کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب کی بار اُن کا نام بھی قُرعہ اندازی میں نکلے گا اور وہ بھی حج کی سعادت پاکر وہاں کے دِلرُبا نظاروں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے، مقاماتِ مُقدّسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگیں گے، اپنا حالِ دل سُنائیں گے اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کریں گے۔ پھر جس کا نام قُرعہ اَندازی میں نکل آتا ہے تو اُس کی خوشی کی اِنتہا نہیں رہتی

کیونکہ کچھ ہی دنوں بعد وہ خواب میں نہیں بلکہ حقیقت میں اُس شہرِ محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی حُدود میں داخل ہو جائے گا جس کی شان و عظمت قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی ہے، چنانچہ پارہ30سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر1اور2میں اِرشادِ باری ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ۳۰،البلد: ۱تا۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: مجھے اِس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِینِ کِرام کا اِس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ پاک نے جس شہر کی قسم ذِکْر فرمائی ہے وہ **مَکَّۂ مُکَرَّمہ** ہے۔اِسی آیتِ مُبارَکہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جناب میں یُوں عَرض گزار ہوئے: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ پاک کے ہاں اِتنی بلند ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارَکہ کی ہی اللہ کریم نے قسم ذِکْر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اور آپ کا مَقام و مَرْتَبہ اُس کے ہاں اِتنا بُلند ہے کہ اُس نے لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) کے ذریعے آپ کے مُبارَک قدموں کی خاک کی قسم ذِکْر فرمائی ہے۔(شرح زرقانی علی المواھب،الفصل الخامس۔۔۔الخ، ۴۹۳/۸،فتاویٰ رضویہ،۵۵۶/۵)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے مَشْہُور زَمانہ نَعْتِیہ دِیوان **"حدائقِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مَرْتَبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو مِلا کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بَقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم **مَکَّۂ مُکَرَّمہ کی شان و عظمت** کی گواہی دے رہا ہے، اِسی طرح مُختلِف اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے عظیمُ الشّان فضائل کو بَیان کیا گیا ہے۔ آیئے! ہم بھی وہ فضائل سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل و دماغ میں بھی اِس مُقدّس شہر کی **شان و عظمت** مزید اُجاگر ہو جائے، چنانچہ

مکے مدینے کی خُصوصِیَّت

اِرْشاد فرمایا: لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِيْنَةَ یعنی مکّے اور مدینے میں دجّال داخِل نہیں ہوسکے گا۔ (مسند امام احمد، ۱۰/۸۵، حدیث: ۲۶۱۰۶)

یاربّ ہمیں مکّے کی فضاؤں میں بُلالے اور خانۂ کعبہ کا کریں جم کے نظارا
جو ہجرِ مدینہ میں تڑپتے ہیں شب و روز کرلیں کبھی طیبہ کا شہا! وہ بھی نظارا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۰)

مکے مدینے میں مرنے کی فضیلت

اِرْشاد فرمایا: جس شخص کی حج یا عمرہ کرنے کی نِیَّت تھی اور اِسی حالت میں اُسے حَرَمین یعنی مکّے یا مدینے میں مَوت آگئی تو اللہ پاک اُسے بروزِ قِیامت اِس طرح اُٹھائے گا کہ اُس پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب، ایک دوسری روایت میں ہے: بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی وہ بروزِ قیامت اَمن والے لوگوں میں اُٹھایا جائے گا۔ (مصنف عبدالرزاق، ۹/۱۷۴، حدیث: ۱۷۴۷۹)

مجھے مَرنا ہے آقا گُنبدِ خَضرا کے سائے میں وطن میں مَرگیا تو کیا کروں گا یارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کے بابرکت مقامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شہرِ محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں مگر ان سب میں **کعبے شریف** کو سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ آیئے! حصولِ برکت کے لئے خانۂ کعبہ کی شان و عظمت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر محشر میں لایا جائے گا

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''تورات شریف'' میں ہے کہ اللہ پاک بروزِ قیامت اپنے 7لاکھ مُقرَّب فِرِشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زنجیر ہو گی، اللہ پاک فرمائے گا: ''جاؤ! اور **کعبہ** کو ان زنجیروں میں باندھ کر محشر کی طرف لے آؤ، ''فِرِشتے جائیں گے اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے گا: ''اے کعبۃُ اللہ! چل۔ ''تو کعبۂ مبارکہ کہے گا: ''میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہو جائے۔ ''فضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: ''تو سُوال کر!''، تو کعبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: ''اے اللہ پاک! تُو میرے پڑوس میں مدفون مؤمنین کے حق میں میری شَفاعت قبول فرما۔ ''تو کعبہ شریف ایک آواز سُنے گا: ''میں نے تیری درخواست قبول فرمالی۔ ''حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''پھر مکّۂ مکرّمہ میں دَفن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چِہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے گرد جمع ہو کر تلبیہ (یعنی لبیک) کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل۔ تو وہ کہے گا: ''میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قبول ہو جائے۔'' تو

فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا:تُو مانگ،تجھے دیا جائے گا۔تو کعبہ شریف کہے گا:"اے اللہ پاک!تیرے گنہگار بندے جو اکٹھے ہو کر دُور دُور سے غُبار آلود میرے پاس آئے۔انہوں نے اپنے اَہل وعِیال اور اَحباب کو چھوڑا،اُنہوں نے فرمانبرداری اور زِیارت کے شوق میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق مناسکِ حج ادا کئے،تو میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ ان کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما، ان کو قِیامت کی گھبراہٹ سے اَمْن عنایت فرما اور انہیں میرے گِرد جمع کر دے۔"تو ایک فِرِشتہ نِدا دے گا:اے کعبہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہوں کا ارتِکاب کیا ہو گا اور ان پر اِصرار کر کے اپنے اوپر جہنَّم واجِب کر لیا ہو گا۔تو کعبہ عَرض کرے گا:"اے اللہ پاک!اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شَفاعت قَبول فرما جن پر جہنَّم واجِب ہو چُکا ہے۔" تو اللہ پاک فرمائے گا:"میں نے اُن کے حق میں تیری شَفاعت قَبول فرمائی۔" تو وُہی فِرِشتہ نِدا کرے گا:جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔اللہ پاک ان سب کو کعبے کے گرد جَمْع کر دے گا۔ان کے چِہرے سَفید ہوں گے اور وہ جہنَّم سے بے خوف ہو کر طواف کرتے ہوئے تَلْبِیَہ کہیں گے۔پھر فِرِشتہ پکارے گا:اے کعبۃُ اللہ!چَل۔تو کعبہ شریف (اس طرح) تَلْبِیَہ کہے گا:"لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ، وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ، بِیَدَیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ،" پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ مَحشر تک لے جائیں گے۔(الروض الفائق ص ٦٦)

لشکرِ سُلَیمان اور کعبہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" صفحہ 130 پر ہے: **حضرت** سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا تخت ہوا پر اُڑتا جا رہا تھا جب **کعبہ معظمہ** سے گزرا تو کعبہ رویا اور اللہ

پاک کے حُضُور عرض کی کہ ایک نبی تیرے انبیاء سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا، نہ نَماز پڑھی۔ اِس پر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: نہ رو! میں تیرا **حج** اپنے بندوں پر **فرض** کروں گا جو تیری طرف ایسے ٹُوٹیں گے جیسے پرند اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اُونٹنی اپنے بچّے کے شوق میں اور تجھ (یعنی تیرے شہر) میں **نبیِّ آخرُ الزّماں** (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیاء (عَلَیْہِمُ السَّلَام) سے زیادہ پیارا ہے۔

(تفسیر بغوی ج۳ ص ۳۵۱ ملخّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کو کیسی عظیمُ الشان خُصوصیات و بَرَکات سے نوازا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دنیاوی اُلجھنوں میں اُلجھے رہنے کے بجائے حَرَمَین طَیِّبَیْن کی حاضِری کے لئے کوششیں جاری رکھیں، اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر دُعائیں مانگیں، والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں، اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھلے گا، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہو گا۔

حاجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یا نبی پھر نظر میں پھر گئے حج کے مَناظِر یا نبی!
کر رہے ہیں جانے والے حج کی اب تیّاریاں رہ نہ جاؤں میں کہیں کردو کرم پھر یا نبی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۷۷، ۳۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شہر مَکَّہ کو صِرف یہی ایک شَرَف حاصِل ہوتا تو بھی اِس کی شان

وعظمت کیلئے کافی تھا کہ اِس مبارک سرزمین پر **بیتُ اللہ شریف** جلوہ گر ہے مگر قربان جایئے کہ اِس کے علاوہ بھی اِس پُر نُور شہر کے فضائل و خصوصیات اِس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے، بس بَیان کرتے اور سُنتے چلے جائیں کیونکہ اِس مُقدّس شہر (Holy City) میں جگہ جگہ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے نسبت رکھنے والی مُقدّس و یادگار مساجِد، کُنویں، غاریں، تعمیرات اور مزارات وغیرہ موجود ہیں۔ آیئے! حُصولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے **مکّے شریف کی چند خُصوصیات** کے بارے میں سُنئے اور اپنے دل میں اِس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

مَکَّۂ مُکَرَّمہ کی چند خُصوصیات

(1) نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکے شریف میں پیدا ہوئے۔

ولادت گاہِ سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت علّامہ قُطْبُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ (بلدالامین ص ۲۰۱)

خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ آج کل اِس مکانِ عَظمت نشان کی جگہ لائبریری (Library) قائم ہے اور اِس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے: **"مَکْتَبَۃُ مَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃ"**۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۳۷)

مکّے میں اُن کی جائے ولادت پہ یاخدا پھر چشمِ اَشکبار جمانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۹۰)

(2)پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا۔

(3)یہیں کعبہ شریف ہے، اِسی کا طواف کیا جاتا ہے اور نماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے۔ آیئے! طوافِ کعبہ کے فضائل پر مشتمل 3 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

طواف کے فضائل

1. جس نے گِن کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2 رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹادیئے جاتے ہیں اور دس دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج۲ص۲۰۲ حدیث۴۴۶۲)

2. جو بیتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (المعجم الکبیر، ج۲۰، ص۳۶۰ حدیث۸۴۵)

3. جس نے 50 بار بیتُ اللہ شریف کا طواف کیا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس دن کہ (اپنی) ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (جامع الترمذی، ابواب الحج، باب ماجاء فی فضل الطواف، حدیث۸۶۶، ص۱۷۳۳)

ہر برس کاش! آ کے مکّے میں
لُطف اُٹھاؤں طواف کا یاربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص81)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4)**مسجِدُ الحرام شریف** مَکَّۂ مُکرمہ میں ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ (100,000)

نمازوں کے برابر ہے، جیسا کہ

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجدِ حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور مسجدِ حرام میں ایک نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ (مسند احمد، مسند جابر بن عبداللہ، رقم، ۱۴۷۰۰، ج ۵، ص ۱۰۸)

(5) آبِ زم زم کا کُنواں بھی یہیں پر واقع ہے۔

آبِ زم زم کی برکتیں

آبِ زم زم کی برکتیں بیان کرتے ہوئے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آبِ زم زم ہر اس مقصد کے لئے ہے، جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے، اگر تم اسے شفا کی غرض سے پیو گے تو اللہ پاک تمہیں شفا دے گا، اگر تم اسے پناہ حاصل کرنے کیلئے پیو گے تو اللہ پاک تمہیں پناہ عطا فرمائے گا، اگر تم اسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ پاک تمہاری پیاس بجھادے گا۔ (اس حدیثِ پاک کے راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ (مستدرک، کتاب المناسک، باب ماشرب لہ، ۲/۱۳۲، رقم: ۱۷۸۲)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پیئے کوئی

اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت، ص۱۶۰)

(6)حَجَرِ اَسود اور مقامِ ابراہیم بھی اسی شہرِ مُقدس مَکَّۂ پاک میں ہیں۔

حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم

حجرِ اَسْوَد جنّتی پتّھر ہے، رُکن (یعنی حجرِ اَسود) اور مقام (ابراھیم) دو "جنّتی یاقُوت" ہیں۔ پہلے بہُت نورانی تھے۔ اللہ پاک نے اِن کا نور چھُپا دیا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ مشرِق و مغرِب کو چمکاتے۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۶۳۰) جب سنگِ اَسوَد دیوارِ کعبہ میں قائم کیا گیا تو اس کی روشنی چاروں طرف دُور تک جاتی تھی، جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہاں تک حرم کی حُدُود مقرر ہوئیں، جس میں شکار کرنا منع ہے اور سنگِ اَسوَد کا رنگ بالکل سفید تھا، گنہگاروں کے ہاتھوں سے سیاہ ہو گیا۔ (ایضاص۶۸۱،۶۸۰)

حُضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے چُوما ہے۔ امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے حَجَرِ اَسود! میں جانتا ہوں تُو پتّھر ہے، نَفْع و نقصان کا مالک نہیں، اگر میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو تجھے چُومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چُومتا۔

(بلد الامین ص۶۱)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: روزِ قیامت یہ پتّھر اُٹھایا جائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا، زَبان ہو گی جس سے بولے گا اور اپنے اِستِلام کرنے والے کی حق میں گواہی دے گا۔ (ترمذی ج۲ ص۲۸۶ حدیث۹۶۳)

اس کا مَس کرنا (یعنی چُھونا) گناہوں کو مِٹاتا ہے، اِعلانِ نُبُوَّت سے پہلے بھی یہ پتّھر مبارک نبی پاک

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام کہتا تھا، اس پتّھر شریف کو پھر ایک مرتبہ اپنی اَصْل شکل پر کر دیا جائے گا، قِیامت کے دن اس کا حَجْم (یعنی جسامت) جَبَلِ اَبِی قُبَیس جتنا ہو گا۔ (بلد الامین ص ۶۲ والجامع اللطیف لابن ظہیرۃ ص ۳۸،۳۷)

(7) صَفا مَرْوَہ بھی اسی شہر میں ہیں۔ یہ دونوں پہاڑ اللہ پاک کی نشانیوں میں سے ہیں، چُنانچِہ اللہ پاک پارہ 2 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 158 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَاؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صِلہ دینے والا خبر دار ہے۔

مِیقات کا بیان

(8) مِیقَات کے باہَر سے آنے والے بِغیر اِحرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہو سکتے۔

میقات کی تعریف

مِیقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکۂ معظمہ جانے والے آفاقی کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو۔ یہاں تک کہ مکۂ مکرمہ کے رہنے والے بھی اگر میقات کی حدود (مثلاً طائف یا مدینہ منورہ) جائیں تو انہیں بھی اب بغیر احرام مکہ پاک آنا ناجائز ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۶۳)

(9) دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں مَکَّۂ پاک حاضِر ہوتے ہیں۔

(10) جو اِس شہرِ مُقدّس میں داخِل ہو جائے اَمْن پانے والا ہو گا، چنانچہ

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 126 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب عَرض کی ابراہیم نے کہ اے رب میرے اِس شہر کو اَمان والا کر دے۔ (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۶)

(11) مَکَّۂ پاک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دن کا کچھ وَقْت یہاں کی گرمی پر صَبْر کر لینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کیا جاتا ہے، چنانچہ

مکے کی گرمی پر صَبْر کی فضلیت

نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّ مَکَّۃَ سَاعَۃً مِّنْ نَهَارٍ تَبَاعَدَتْ مِنْهُ النَّارُ یعنی جو شخص دن کے کچھ وَقت مکّے کی گرمی پر صَبْر کرے جہنَّم کی آگ اُس سے دُور ہو جاتی ہے۔ (اخبار مکۃ، ۲/ ۳۱۱، حدیث: ۱۵۶۵)

غارِ حرا

(12) یہاں غارِ حرا ہے، جہاں مکّی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وَحی نازِل ہوئی، تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظُہُورِ رِسالت سے پہلے غارِ حرا میں ذِکْر و فِکْر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قِبْلَہ رُخ واقع ہے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، جو کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ سے مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ تک 5 آیتیں ہیں۔ یہ غار مُبارَک مسجدُ الحرام سے جانِبِ مشرِق تقریباً 3 میل پر واقع **"جَبَلِ حِرا"** پر ہے، اِس مبارَک پہاڑ کو **جَبَلِ نُور** بھی کہتے ہیں۔

"غارِ حرا" غارِ ثَور سے افضل ہے کیونکہ غارِ ثَور نے تین(3)دن(Three Days)تک سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم چُومے جبکہ غارِ حرا رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابَرَکت سے زیادہ عرصہ مُشَرَّف ہوا۔(عاشقانِ رسول کی130حکایات،ص۲۴۱)

پھر عرب کی حسیں وادیاں ہوں کاش! مکّے کی شادابیاں ہوں
مجھ کو دیدار ثَور و حِرا کی میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۱۲۸)

(13) مَکَّۂ پاک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں پر ہر **موسم کے پھل**(Fruits)ملتے ہیں۔

(14) (15) **معراجُ النَّبی** اور **چاند کے دو ٹکڑے** ہونے کے معجزات اِسی شہر میں ظاہِر ہوئے۔

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

کفارِ مکہ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معجزہ طلب کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا ایک ٹکڑا "جبلِ ابو قُبَیس" پر نظر آیا اور دوسرا ٹکڑا "جبلِ قُعَیْقِعَان" پر دیکھا گیا۔ اس طرح چاند کو دو پارہ کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفارِ مکہ کو دکھا دیا اور فرمایا کہ تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔(تفسیر جلالین،ص۴۴۰،پ۲۷،القمر:۱)

(17) دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ جَبَلِ اَبِی قُبَیس یہیں واقع ہے۔

جَبَلِ ابو قُبَیس

جَبَلِ اَبُو قُبَیس دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، جو مسجِدُ الحَرام کے باہَر صَفا و مَروہ کے قریب واقع ہے۔ اِس پہاڑ پر دُعا قبول ہوتی ہے، اَہلِ مَکَّہ قَحط سالی کے موقع پر اِس پر آکر دُعا مانگتے تھے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ **حَجَرِ اَسوَد** جنّت سے یہیں نازِل ہُوا تھا۔(الترغیب والترھیب، ۲/۹۴، حدیث:۱۷۸۲)اِس پہاڑ کو **"اَلْاَمِین"** بھی کہا گیا ہے کہ **"طوفانِ نُوح"** میں حَجَرِ اَسوَد اِس پہاڑ (Mountain) پر بحفاظت تمام تشریف فرما رہا، ایک روایت کے مطابق کعبے شریف کی تعمیر کے موقع پر اِس پہاڑ نے حضرت سَیِّدُنا ابراھیم عَلَیْہِ السَّلام کو پُکار کر عَرض کی: "حَجَرِ اَسوَد اِدھر ہے۔"

(بلدالامین، ص۲۰۴ ملخصاً)

منقول ہے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی پہاڑ پر جلوہ اَفروز ہو کر **چاند** کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ چُونکہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ پہاڑوں کے دَرمِیان گھرا ہُوا ہے چُنانچِہ اِس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا پہلی (دوسری اور تیسری) رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں لہٰذا اِس جگہ پر بَطورِ یادگار **مسجدِ ہِلال** تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اِسے مسجدِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۳۸ ملخصاً)

جَبَلِ نُور و جَبَلِ ثَور اور اُن کے غاروں کو سلام نُور برساتے پہاڑوں کی قِطاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۸)

(18) پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں اپنی **حیاتِ ظاہِری کے 53 برس** گزارے۔

(19) حضرت سَیِّدُنا امام مَہْدِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ظُہور مکّے شریف میں ہی ہو گا۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص۲۰۰ ملخصاً)

مکّے کی حَسِیں شام کی دیکھوں میں بہاریں پھر دیکھوں مدینے کی شہا صُبحِ دل آرا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۰)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّے مدینے کی زیارت اور وہاں کے نُوربار مقاماتِ مقدسہ کی زِیارت کی کُڑھن بڑھانے اور اچھوں کی صحبت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں اپنا حصہ ملایئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنا"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مَدَنی کام کے بے شمار دُنیوی واُخروی فوائد (Advantages) ہیں، مثلاً **ہفتہ وار اجتماع** کی بَرَکت سے مسجد کی حاضِری کی سعادت حاصِل ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے **مسلمانوں سے ملاقات وسلام** کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین سے مالامال **قیمتی مَدَنی پھول اُمّتِ مُسْلِمَہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔ ☆ **ہفتہ وار اجتماع بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مدد گار ہے۔ ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** میں انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سِیرتِ مُبارَکہ پر سُنّتوں بھرے بیانات ہوتے ہیں۔ جو خوش نصیب عاشقانِ رسول **ہفتہ وار اِجتماع** میں شرکت کرتے ہیں، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں یوں **دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں کہ

جو پابند ہے اِجتماعات کا بھی میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

آیئے! بَطورِ ترغیب ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے کی نیّت بھی کیجئے، چنانچہ

خوابِ غفلت سے بیداری

کھڑی شریف(کشمیر) کے ایک عَلاقے پُل عطاری(پُل مَنڈا) میں مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بے عَمَلی کی زندگی گزار رہے تھے۔ نماز روزوں کے مُعاملے میں سُستی کرنا اور بداَخلاقی سے پیش آنا اُن کا معمول بن چُکا تھا۔ نہ حُقُوْقُ اللہ کا پاس تھا نہ ہی حُقوق العِباد یعنی بندوں کے حُقوق کا لحاظ۔ ایک اسلامی بھائی اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی دعوت پیش کرتے مگر وہ ٹال دیا کرتے تھے اور یوں کم و بیش 10 سال گزر گئے۔ ایک دفعہ اُنہی کے ایک دوست(Friend) نے اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی ایسی منظر کشی کی کہ اُن کے دل میں بھی شرکت کی خواہش پیدا ہوئی اور اگلے ہی ہفتے وہ اُن کے ساتھ اِجتماع میں جا پہنچے۔ اِجتماع میں بہت سُکون ملا۔ پُر سوز بَیان اور رِقّت اَنگیز دعا سے دل میں بہت اَثر ہوا، پھر وہ بھی پابندی سے شریک ہونے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا چہرہ سنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی سے جگمگانے لگا۔ اِجتماعی اِعتکاف کی بَرَکتیں لُوٹنے کا موقع مِلا اور وہ بھی سُنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔ اللہ کریم اُنہیں اِستقامت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظر بد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن کی حاضِری کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنے کا ایک

اور ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں کیونکہ یہ حضرات مکّے مدینے کی سرزمین سے سچّی عقیدت و مَحبّت فرمایا کرتے تھے، اِن مقامات سے اِن کی مَحبّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوُجود بھی مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے فُیوض و بَرَکات حاصِل کرنے کی غَرَض سے زندگی (Life) کا کثیر حِصّہ شہرِ محبوب کی خوشبودار و خوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال اِستِقامت کے ساتھ بَیْتُ اللّٰہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کے فیضان سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور دینِ مَتین کا پیغام عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی کم و بیش 104 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ حج و عُمرہ"** بھی ہے۔ مجلسِ حج و عمرہ، حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ مدنی تَرْبِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوَندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کے لیے قائم کی گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَرْبِیَت یافتہ مُبَلِّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسم بہار میں حاجی کَیمپوں میں جاکر حاجیوں کی مدنی تَرْبِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبَلِّغات اِسلامی بہنیں حَجّنوں کی تَرْبِیَت کرتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ پاک کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحْسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اللہ پاک مجلس حج و عمرہ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ

☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی شان و عظمت کو قرآنِ کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی شان و عظمت احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں داخل ہونے والا امن پانے والا ہو جاتا ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی زمین آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسندیدہ زمین ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے کئی مقامات موجود ہیں۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں ہی امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ظہور ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں حرمینِ طیبین کی بار بار ادب حاضری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ

جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

سفر کرنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"ابُوجہل کی موت"** صَفْحہ نمبر 21 سے سَفر کرنے کی سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔☆جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جمعرات یا ہفتے کو کرے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۴۰۰ ملخصاً)☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سفر میں اپنے سب رُفَقا سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے روانگی سے پہلے یہ وِرد پڑھنے کی تلقین فرمائی:(1)سورۂ کفرون(2)سورۂ نصر(3)سورۂ اخلاص(4)سورۂ فلق(5)سورۂ ناس۔ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی اِبتدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سب سے آخِر میں بھی ایک بار بِسْمِ اللہ پوری پڑھ لیجئے،(اِس طرح سورتیں پانچ ہوں گی اور بِسمِ اللہ شریف چھ بار) سَیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں یوں تو صاحبِ مال تھا مگر جب سفر کرتا تو (سب رُفقا سے) بدحال ہو جاتا، جب سے یہ سورتیں سفر سے قبل ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی بَرَکت سے واپسی تک خوشحال اور دولت مند رہتا۔(ابویعلی، ۲۶۵/۲، حدیث: ۷۳۸۲)☆آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے۔(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۱۰۵۱/۱)☆راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے، بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانِب جارہی ہو تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" اور سیڑھیوں یا ڈھلوان سے اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ اللہ کہئے☆منزل پر اُترتے وَقْت یہ پڑھئے: اَعُوْذُ

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ ط ترجَمہ: میں اللہ کریم کے کامل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچے گا۔(الحِصنُ الحَصین، ص۸۲)☆دورانِ سفر بھی نَماز میں ہر گز کوتاہی نہ ہو،☆راستے میں بس خراب ہو جائے تو ڈرائیور یا مالِکان بس وغیرہ کو کوسنے اور بَک بَک کرکے اپنی آخِرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبر سے کام لیجئے اور جنَّت کی طلب میں ذِکر و دُرُود میں مشغول ہوجایئے☆بھیڑ کے موقع پر کسی ضعیف(کمزور) یا مریض کو دیکھیں تو بہ نِیَّتِ ثواب اُس کو بس وغیرہ میں بِاصرار اپنی نِشَست پیش کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اِبنِ وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئے۔ لوگوں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کیا تو حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہر دن ستّر (70) ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں جو رسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَبر شریف کو

گھیر لیتے ہیں، اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے ہیں، حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ (آسمانوں کی جانب) چڑھ جاتے ہیں اور ان کی طرح (دوسرے فِرِشتے) اُترتے ہیں، وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں، حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ستّر (70) ہزار فِرِشتوں (کے جُھرمٹ) میں نکلیں گے جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہنچائیں گے۔ (مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الکرامات، ۲/۴۰۱، حدیث: ۵۹۵۵)

بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود بھیجتے ہیں مگر یہ ستر (70) ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضریِ دربار کی اجازت ہوتی ہے، یہ حضرات حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُور ستّر (70) ہزار فِرِشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں:) یعنی قیامت کے اس دن کی ڈیوٹی والے فرشتے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی جُھرمٹ میں لے کر ربّ تعالٰی تک پہنچائیں گے دُولہا کی طرح۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۲۸۲ تا ۲۸۳)

امامِ عشق و مَحبّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کیا خُوب ارشاد فرماتے ہیں:

ستّر ہزار صُبح ہیں ستّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائق بخشش، ص ۲۲۰)

مختصر وضاحت: یعنی صبح و شام مسلسل ستر (70)، ستر (70) ہزار فرشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حسین زلفوں اور چہرۂ انور کی آٹھوں پہر تعریف و توصیف کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

درِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا

دعوتِ اسلامی کی اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 413 صفحات پر مشتمل کتاب **"عیون الحکایات"** جلد2 صفحہ نمبر308 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بَیان کیا کہ ایک مرتبہ میں روضۂ رسول پر حاضِر تھا کہ ایک اَعرابی (عَرب کے دِیہات کا رہنے والا) آیا اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اِس طرح عَرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جو سچی کتاب نازِل فرمائی اُس میں (پارہ5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی) یہ آیت بھی ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پ۵، النسآء: ۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے میرے آقا و مولیٰ! میں اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی مُعافی طلَب کرتے ہوئے حاضِرِ دربار ہوں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شَفیع (شفاعت کرنے والا) بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ عاشقِ رسول رونے لگا اور اُس کی زَبان پر یہ اَشعار جاری تھے:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ ... فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

رُوْحِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ ... فِیْهِ الْعِفَافُ وَ فِیْهِ الْجُوْدُ وَ الْكَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات! جس کا مُبارَک وُجُود اُس زمین میں دفن کیا گیا تو اِس کی عُمدگی اور

پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے مُعَطَّر (خوشبودار) ہوگئے۔ میری جان فِدا ہو، اُس قبرِ انور پر جس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں! جس میں پاک دامنی، سخاوت اور عَفْو و کَرَم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشقِ رسول کافی دیر تک اِن اَشعار کی تکرار کرتا رہا، پھر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہوا اَشکبار آنکھوں سے وہاں سے رُخصت ہوگیا۔ حضرت سَیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے شَرَف یاب ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: اُس اَعرابی سے مِلو، اُسے خوشخبری سُناؤ کہ اللہ پاک نے میری سِفارش کی وجہ سے اُس کی مغفِرت فرمادی ہے۔ (عُیون الحکایات، ۲/۳۷۸ ملخّصًا)

اِمامِ اہلسنّت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس ایمان افروز واقعے اور غلامانِ مُصطفےٰ کی بارگاہِ رِسالت میں **شفاعت کی بھیک** مانگنے کے لیے حاضری کو آیتِ قرآنی کی روشنی میں کتنے پیارے انداز میں منظر کشی فرمارہے ہیں:

مجرم بُلائے آئے ہیں جَاءُوْكَ ہے گواہ　　پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دَین تھی　　دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے
اُف بے حیائیاں کہ یہ مُنہ اور ترے حضور　　ہاں تُو کریم ہے تِری خُو در گزر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۸، ۲۲۶، ۲۰۵)

اشعار کی مختصر وضاحت: (1) بارگاہِ مصطفےٰ میں مجرم گناہگاروں کو حاضری کی دعوت دی گئی ہے تو گناہگاروں کی توبہ ضرور مقبول ہوگی۔ کریموں کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنے دروازے پر آئے ہوئے سائل کو انکار کرکے واپس کردیں۔ (2) منگتا نے جیسے ہی اپنا ہاتھ آپ کے سامنے پھیلایا تو آپ نے اس پر عطاؤں کی بارش فرمادی کیونکہ سوال بیان کرنے اور قبول ہونے میں صرف ایک ہاتھ کی

دُوری ہے۔(3)افسوس! مجھ جیسا بے حیا، کالے منہ اور سیاہ باطن والا آپ کے سامنے حاضر ہونے کی جُرأت کیسے کر سکتا ہے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کریم ہیں اور در گزر کرنا آپ کی عادتِ مبارکہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے" کی کھلی حقیقت بَیان کردہ حکایت سے ہمارے سامنے واضح ہوگئی کہ اُس اَعرابی (دیہاتی) کا گریہ و زاری کرنا، اُس کا رونا، آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں تڑپنا، نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارنا، حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ اَقدس میں آنسو بہانا کام آگیا اور غلاموں کے حال سے خبر دار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے مغفرت کی خوشخبری عطا فرمادی۔ معلوم ہوا کہ بارگاہِ مُصْطَفٰے سے آج بھی مَغْفِرَت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، آج بھی گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں چُھپالیا جاتا ہے، آج بھی بے سہاروں کی بگڑیاں بنتی ہیں، آج بھی غم کے ماروں کی غمخواری کی جاتی ہے اور آج بھی خالی جھولیاں بھری جاتی ہیں۔ دنیا میں آج بہت سے ایسے کئی لوگ موجود ہوں گے جن کے پاس بے انتہا مال و دولت ہے، جنہوں نے دنیا بھر کی سیر بھی کی ہوگی مگر آہ! عاشقانِ رسول کے مرکزِ عقیدت "**مدینۂ منورہ**" اور اس کے حُسین و دِلکش مقامات کی زیارت سے مَحروم ہوں گے، جبکہ دوسری جانب وہ عاشقانِ رسول بھی ہوں گے جن کے پاس مدینے شریف جانے کے لئے نہ تو مال تھا اور نہ ہی جانے کے اسباب مگر زیارتِ مدینہ کے لئے اُن کا رونا، اُن کی سچی تڑپ، مسلسل دعائیں اور مُخْلِصانہ کوششیں رنگ لائیں، اَسباب بنتے چلے گئے اور بالآخر اُنہیں بھی مدینۂ پاک اور سبز سبز گنبد کی زیارت کا جام پینا نصیب ہوگیا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کہاں کا مَنْصَب کہاں کی دَولت قسم خُدا کی ہے یہ حقیقت
جنہیں بُلایا ہے مُصْطَفٰے نے وہی مدینے کو جارہے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! مدینۂ طیبہ ایسا بابرکت وعظمت والا مُقدس و محترم مقام ہے کہ جو وہاں جاتا ہے اس کا واپس آنے کو جی نہیں چاہتا کیونکہ مدینۂ طیبہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضۂ مبارک اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب بے شمار یادیں موجود ہیں، مدینۂ طیبہ میں ایسا دِلی سکون ملتا ہے کہ جو دنیا کے کسی شہر اور کسی خوبصورت مقام پر بھی نہیں ملتا، لہٰذا اگر کبھی راہِ مدینہ میں کوئی پریشانی آجائے یا مدینۂ طیبہ میں کوئی تکلیف استقبال کرے تو صَبْر کرکے سعادت سمجھ کر اِسے قَبول کرلینا چاہئے کہ وہاں تکلیف پر صَبْر کرنے والوں کے لئے اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شفاعت کی بشارت (خوشخبری) عطا فرمائی ہے، چنانچہ

مدینۂ طیبہ کی تکالیف پر صَبْر کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص اِرادۃً میری زیارت کو آیا وہ قِیامت کے دن میری حفاظت میں رہے گا، جو شخص مدینے میں رِہائش اِختیار کرے گا اور مدینے کی تکالیف پر صَبْر کرے گا تو میں قِیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور اُس کی شَفاعت کروں گا اور جو شخص حَرَمَین (یعنی مکے، مدینے) میں سے کسی ایک میں مرے گا، اللہ پاک اُس کو اِس حال میں قَبْر سے اُٹھائے گا کہ وہ قِیامت کے خَوْف سے اَمْن میں رہے گا۔ (مشکاۃ المصابیح، ۱/۵۱۲، حدیث ۲۷۵۵)

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر یہ تیری رہائی کی چِٹھی ملی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی سِوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۸)

مختصر وضاحت: یعنی میری یہ آرزو ہے کہ روزِ محشر آپ یہ ارشاد فرمائی کہ اے میرے اُمتی! تُو کیوں پریشان ہو رہا ہے تیری نجات کا پروانہ میرے پاس ہے یہ لے اور جنت میں داخل ہو جا۔ آپ کے علاوہ کس کی مجال ہے کہ میدانِ محشر میں رضاؔ کی شفاعت کرے کیونکہ وہاں شفاعت کے دُولہا تو آپ ہی ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے لئے راہِ مدینہ کا ہر کانٹا بھی پھول کی طرح ہے لہٰذا سَفرِ مدینہ کے دوران اگر کوئی پریشانی آجائے، کوئی تنگ کرے، دھکّہ دے، خلافِ مزاج بات کہہ دے، اچانک کوئی زمینی یا آسمانی آفت آجائے تو اِس موقع پر بے صَبری کرنا، آہ و بُکا کرنا، اُلجھنا، بدلہ لینا اور شکوے شکایات کرنا بہت بڑی محرومی کا سبب بن سکتا ہے۔ یوں ہی جتنا عرصہ مدینۂ پاک کی فضاؤں میں گزرے تو کوشش کیجئے کہ ادب و تعظیم کا دامن ہاتھوں سے چُھوٹنے نہ پائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ والے مدینۂ پاک کا بہت زیادہ ادب واحترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! ایک زبردست عاشقِ رسول بزرگ کی مدینے سے مَحبّت اور وہاں کے ادب کے بارے میں 2 دلنشین واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

(1) مدینے سے مَحبّت کا انداز

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست عاشقِ رسول اور مدینۂ مُنوّرہ کا بہت زیادہ ادب (Respect) کرنے والے تھے۔ آپ مدینے میں رہنے کے باوجود قضائے حاجت کے لیے حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے اور حُدودِ حرم سے باہر جا کر اپنی طبعی حاجت سے فارغ

ہوتے۔(بستان المحدثین، ص۱۹)

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

(2)امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مِصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔اُن سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔تو آپ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے (Gift) میں دیتا ہوں۔میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیجئے۔فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔(احیاء العلوم، ۱/۱۱۴ ملخصاً)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہُ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

مختصر وضاحت: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اُس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر زبردست عاشقِ رسول، مدینے شریف سے محبّت اور اُس کا ادب کرنے والے تھے۔ چونکہ آپ عالمِ مدینہ بھی تھے لہٰذا ادب آپ کی طبیعت میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا جبکہ آج ہمارے معاشَرے کو عِلْم و ادب دونوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے، عِلْم کی دولت پاس ہو گی تو ادب کی سعادت بھی ملے گی اور عِلْم سے خالی ہوں گے تو خطرہ ہے کہ بے ادَبی کی گہری کھائی میں جا گریں۔ خُصوصاً سَفرِ مدینہ کے دوران تو زائرِ مدینہ کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا اور باادب رہنا بہت ہی زیادہ ضروری ہے کہ یہ وہ در ہے جس کا ادب ہمارے ربِّ کریم نے ہمیں سکھایا ہے، لہٰذا اِس معاملے میں تھوڑی سی سُستی و کوتاہی کا مظاہرہ کرنا بہت بڑے نقصان کا سبب ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

مدینے کی دہی کی بے ادبی کا وبال

ایک شخص مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہر وَقْت روتا اور معافی مانگتا رہتا، جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو اُس نے جواب دیا۔ ایک دن میں نے مدینۂ طیبہ کے دہی کو کھٹا اور خراب کہہ دیا، یہ کہتے ہی میری نسبت (معرفت) سَلْب ہو گئی اور مجھ پر عِتاب (غضب) ہوا کہ دیارِ محبوب کی دہی کو خراب کہنے والے! نگاہِ محبّت سے دیکھ! محبوب کی گلی کی ہر ہر چیز عمدہ ہے۔ (بہارِ مثنوی، ۱۲۸ ماخوذاً)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادَبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادَبی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے جانے والوں کی قسمت کا ستارہ عُروج پر ہوتا ہے، اُن کے نصیب چمک رہے ہوتے ہیں، وہ سعادتوں کی معراج کو پہنچ جاتے ہیں، اُن کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے، اُن پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں برستی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ روضۂ اَنور کی زیارت کا جام پینے والے خوش نصیبوں کو تو نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقّ تَرجُمان سے شفاعت کا پروانہ عطا فرمایا ہے، چنانچہ

شفاعت واجب ہو جاتی ہے

رسولِ اکرم، شفیعِ مُعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری قَبْر کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (دارقطنی، کتاب الحج، ۲/۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۹)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ذرا سوچئے تو سہی! وہ کیسا عظمتوں اور برکتوں والا مقام ہے کہ جس کی زیارت کریں تو شفاعت کی خیرات ملے، وہاں رہیں تو برکتیں عطا ہوں اور اگر وہیں دم نکل جائے تو شفاعت کا وعدہ ہے۔ امامِ عشق و مَحَبَّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

(حدائق بخشش، ص۲۲۲)

مختصر وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! طیبہ میں مر کے آنکھیں بند کئے ٹھنڈک بھرے راستے پر چلتے جاؤ کیونکہ یہ سیدھی سڑک ہے جو شفاعت نگر یعنی مدینۂ پاک کی جانب جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مدینۂ منورہ وہ مقدس ترین مقام ہے جو بے شمار خوبیوں سے مالا مال ہے۔ آیئے! حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مدینے شریف کی چند خُصوصیات کے بارے میں سنتے ہیں اور اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں، چنانچہ

مدینۂ منورہ کی 14 خصوصیات

(1) رُوئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اسمائے گرامی یعنی مبارک نام اتنے زیادہ ہوں جتنے **مدینۃُ المنوّرہ** کے ہیں، حتّٰی کہ بعض عُلماء نے اس کے **100 نام** تحریر فرمائے ہیں۔ (2) مدینۃُ المنوّرہ ایسا شہر ہے جس کی مَحبّت اور یاد میں دنیا میں سب سے زیادہ زبانوں اور تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے۔ (3) اللہ پاک کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے (4) اللہ پاک نے اِس کا نام **طابہ** رکھا۔ (5) سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مدینۃُ المنوّرہ کے قریب پہنچ کر اس سے محبت اور شوق کی وجہ سے اپنی سُواری تیز کردیتے (6) مدینۃُ المنوّرہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلبِ مبارک سُکون پاتا۔ (7) یہاں کا گردوغبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس سے منع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ میں شفاء ہے۔ (جذب القلوب، ص۲۲) (8) جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے

مدینۃُ المنوّرہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔(جذب القلوب ص۲۱۱)(9)سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینۂ منوّرہ میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔ (10)یہاں مرنے والے کی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفاعت فرمائیں گے۔(11)جو وُضو کرکے آئے اور مسجِدِ نَبَوِی شریف میں نَماز ادا کرے اسے حج کا ثواب ملتا ہے۔(12)حجرۂ مبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (یعنی جنّت کی کیاری) ہے۔(13)مسجِدِ نَبَوِی شریف میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار(50,000)نمازوں کے برابر ہے۔(ابن ماجہ ج۲ ص۱۷۶ حدیث: ۱۴۱۳)(14)مدینۂ منوّرہ کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صبح وشام ستّر ستّر ہزار(70,000)فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(عاشقانِ رسول کی130حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں،ص۲۵۹تا۲۶۲ملتقطاً)

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کھانا کھلایا

حضرت سَیِّدُنا امام یُوسُف بن اِسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا شیخ ابو العبّاس احمد بن نفیس تُونسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینۂ منوّرہ میں سخت بھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مَزارِ پُرانوار پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں بھوکا ہوں۔ یکایک آنکھ لگ گئی، کسی نے جگا دیا اور مجھے ساتھ

چلنے کی دعوت دی، چُنانچِہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندُم کی روٹی پیش کر کے کہا: پیٹ بھر کر کھا لیجئے! کیوں کہ مجھے میرے جَدِّ اَمجد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کی مَیزبانی کا حکم دیا ہے۔ آیندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو، ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔(حُجَّۃُ اللہ عَلَی الْعٰلَمِین ص ۵۷۳)

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۵)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مانگ رہے ہیں اور مانگتے رہیں گے کیونکہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کریم کی عطا سے منہ مانگی مرادیں عطا فرماتے ہیں، کیونکہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کلمۂ شہادت کے علاوہ کبھی "لا" نہیں فرمایا کہ میرے پاس نہیں ہے یا میں نہیں دے سکتا۔ اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی اگر کی شرط لگائی کہ اگر تم نے یہ کام کر لیا تو ہی ہم تمہیں دیں گے یا اگر ہمارے پاس فُلاں چیز آگئی تو ہی ملے گی بلکہ سائل نے جو سوال کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے عطا فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے زائرِ روضۂ اُنور! مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ

حضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیارے آقا، رسولِ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اُنور پر حاضِری دے کر یہ دعا کی: یا اللہ! میں نے تیرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبرِ انور

کی زیارت کی، اب تو مجھے نا مراد نہ لوٹا، آواز آئی! اے بندے ہم نے تمہیں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ تُربت (قبرِ انور) کی زیارت کی اجازت ہی تب دی، جب تمہیں پاک کرنا منظور کیا۔ اب تم اور تمہارے ساتھ زیارت کرنے والے، مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، بے شک اللہ پاک تم سے اور اُن سے راضی ہو گیا جنہوں نے پیارے نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور کا دیدار کیا۔ (الروض الفائق، ص ۳۰۶)

روضۂ پاک کے سائے میں بُلا کر آقا آنکھ دے دیجئے میں آپ کا جلوہ دیکھوں
چوم لُوں کاش! نگاہوں سے سنہری جالی اَشکبار آنکھ سے منبر کا بھی جلوہ دیکھوں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور کی زیارت کرنا کس قدر باعثِ سعادت و باعثِ برکت ہے کہ روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کو بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں، تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ عاشقانِ رسول جو مدینۂ پاک کی حاضری کا شرف پا چکے، جنہوں نے سبز سبز گنبد کے حَسین جلووں کو دیکھ کر اپنے کلیجے ٹھنڈے کئے، جنہوں نے مسجدِ نبوی کے دلکش میناروں کی زیارت کا جام پیا۔ جنہوں نے آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منبر و محراب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھنے کا اِعزاز حاصِل کیا۔ یقیناً یادِ مدینہ اُنہیں اب بھی بے قرار رکھتی ہو گی، جب وہ تصاویر میں اُن مناظر کو دیکھتے ہوں گے تو اُن کی آنکھیں اَشکبار ہو جاتی ہوں گی، دل بے قابو ہونے لگتا ہو گا۔ اے کاش! ربِّ کریم اُن عاشقانِ رسول کے طفیل ہم گناہگاروں کو بھی حاضریِ مدینہ کی سعادت عطا فرمادے، اے کاش! آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں بھی اپنے قدموں میں بُلالیں، اے کاش! ہمیں بھی سبز سبز گنبد کے پُرنُور جلوے دیکھنا نصیب ہو جائیں، اے کاش! ہمیں بھی سنہری جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر دُرُود و سلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں ایک بار سبز گنبد کو بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے کاش! ہمیں بھی اِیمان و عافیت کے ساتھ میٹھے مدینے میں موت اور جنّتُ البقیع میں دو گز زمین نصیب ہو جائے۔ یاد رہے! مدینے شریف میں مرنا اور جنّتُ البقیع میں دفن ہونا بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے، جیسا کہ

مدینے میں مرنے کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَمُوْتُ بِھَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳)

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: (قِیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر ابُوبکر و عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کی قبریں کھلیں گی، پھر میں جنّتُ البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اِکٹھے ہوں گے، پھر میں اَہلِ مکہ کا اِنتظار کروں گا حتّٰی کہ حَرَمَینِ شَرِیفَین کے درمیان اُنہیں بھی اپنے ساتھ کرلوں گا۔ (ترمذی، ابواب المناقب، باب (م: تابع ۱۷، ت: ۵۶) ... الخ، ۵/۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲)

عاشقِ مدینہ، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے شریف میں مرنے اور بقیع پاک میں دفن ہونے کے جذبات کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

میں ہوں سُنّی رہوں سُنّی مروں سُنّی مدینے میں
بقیع پاک میں بن جائے تُربت یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"

اے عاشقانِ رسول! مدینے کی یادوں میں گم رہنے، اپنے دل کو مَحَبَّتِ مدینہ سے شاد و آباد رکھنے اور عشقِ مدینے میں مچلنے کا سلیقہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں شمولیت اِختیار کر لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"** بھی ہے۔ ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مَدَنی اِنْعامات پر عمل ہوتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق و چاشت کے نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے میں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ذِکْرِ خَیر پر مُشْتَمِل شَجَرہ شریف پڑھنے سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے اور بُزُرگانِ دِین کا تذکِرہ کرنا باعثِ رَحمت ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقْت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزُرگانِ دِین کے ذِکرِ خیر پر مُشْتَمِل اِس مُبارَک شَجَرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کے رُکے ہوئے کام بَن جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرْغِیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم اور 6 سال سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ جہاں اُن کا اپنا کاروبار (Business) ہے۔ اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگر کافی کوششوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمَّت کر کے ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **"شَجَرَۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ ضِیائِیَّہ عَطّارِیَّہ"** سے شَجَرۂ عالِیَہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرہ دِیا۔ اُنہوں نے شَجَرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَجَرۂ عالِیَہ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عَطّارِیَّہ پڑھنے کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا حیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا یعنی اُنہیں مَطْلُوبہ تعداد میں ویزے مِل گئے۔

مُشکِلیں حل کر شہِ مُشکِل کُشا کے واسطے کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

(شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم مدینۂ پاک کے فضائل و خصائص اور وہاں کے مقاماتِ مُقدّسہ کا ذِکرِ خَیر سُن رہے ہیں۔ یاد رہے! ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے لئے باعِثِ تسکینِ دل و جان ہے، دُنیا کی جتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مَدِینۂ مُنوّرہ کے ہِجر و فِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے ہیں، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔

وہ مدینہ جو کونین کا تاج ہے جس کا دِیدار مومن کی معراج ہے
زندگی میں خدا ہر مسلمان کو وہ مدینہ دکھادے تو کیا بات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ مدینہ اِس کی فُرقت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیارت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ مدینہ کیا ہے اور مدینے سے عشق کیسا ہونا چاہئے؟ مدینے سے جدائی کے وَقْت ہمارے جذبات کیسے ہونے چاہئیں؟ اِس کے لئے بزرگانِ دِین کی سیرت اور اُن کا کردار ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے۔ چنانچہ

میں چھوڑ کر مدینہ نہیں جاتا نہیں جاتا

خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟" فرمایا: "نہیں۔" تو اُس نے آپ کی خدمت میں 3 ہزار (Three Thousand) دِینار پیش کرتے ہوئے کہا کہ "اِن سے گھر خرید لیجئے!" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دِینار لے کر رکھ لئے اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارونُ الرَّشید مدینۂ مُنوّرہ سے جانے لگا تو اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: "آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا کیونکہ میں نے عَزم (ارادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو (حدیثِ پاک کی مشہور

کتاب) **"مُؤَطَّا"** پر جمع کروں، جس طرح امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عَفَّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔" آپ نے فرمایا: لوگوں کو صرف **"مُؤَطَّا"** پر اِکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے اَحادیث بَیان فرمائیں جس کی وجہ سے اَب مصر کے ہر شخص کے پاس اَحادیث کا عِلْم ہے اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِرْشاد فرمایا کہ "میری اُمّت کا اِختلاف رحمت ہے۔"[1] اور رہا (مدینہ چھوڑ کر) تمہارے ساتھ جانا تو اِس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ "مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔"[2] ایک روایت میں ہے: مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چُھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دُور کرتی ہے۔"[3] پھر آپ نے خلیفہ ہارونُ الرَّشید سے فرمایا: "یہ رہے تمہارے دِینار چاہو تو اِنہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔" یعنی تم مجھے اِسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سُلوک کیا ہے تو (سُنو!) میں مدینہ مُنَوَّرہ پر دُنیا کو ترجیح نہیں دیتا۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۱۳)

مدینہ اِس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سَرْوَر مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۳)

1... جامع الاصول فی احادیث الرسول لابن اثیر، الباب الرابع فی ذکر الائمۃ، الامام مالک، ج ۱، ص ۱۲۱

2... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، حدیث: ۱۳۶۳، ص ۷۱۰

3... مسلم، کتاب الحج، باب المدینۃ تنفی شرارھا، حدیث: ۱۳۸۱، ص ۷۱۶۔ حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، ، حدیث: ۸۹۴۲، ج ۶، ص ۳۶۱

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیفِیَّت رہی اُسے پوری طرح تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُختَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

جب مدینۂ پاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارک گھڑی آئی تو ائیر پورٹ(Airport) پر عاشقانِ رسول آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھے، مدینے کے دیوانوں نے آپ کو حلقے(یعنی دائرے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوز و گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فَضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ اَمیرِ اَہلسنّت کی کَیفِیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ اپنے اِن اَشعار کے مِصداق نَظر آرہے تھے کہ

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وردِ لب ہو "مدینہ مدینہ" جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۸)

عشق و اُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً خوش ہوتے ہوئے، مبارکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں اور یہ کوئی ناجائز بھی نہیں

البتہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کلام میں ایسے زائرینِ مدینہ کا مَدَنی ذِہن بناتے ہوئے فرماتے ہیں:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے دلِ غمزَدہ جو لاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بالآخر اِسی مدینے کے خیال میں گم ہو جانے کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزل قریب آتی رہی، آپ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سَرزمین پر پہنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدَر جان پہچان رکھنے والے کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے! محبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۲)

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سَرزمین کے آداب کا اِس قدَر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخت نزلہ ہو گیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر اَدا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص۳۲تا۳۴ملتقطاً) الغرض اس مبارک سفر میں گویا آپ اِن اَشعار کی عَملی تصویر بنے رہے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مجلس تراجم"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غمِ مدینہ میں بے قرار رہنے اور مدینے کی یادوں کا اَسیر بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ رہئے اور عَملی طور پر خدمتِ دِین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم وبیش **104** شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک **"مجلس تراجم"** بھی ہے، جس نے اِنتہائی کم عرصے میں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا دنیا کی مختلف زَبانوں مَثَلاً انگلش، عَرَبی، فارسی، فرنچ، جَرمن، چائنیز، اَٹالین، رَشین، ہِندی، گُجراتی اور سِندھی کے علاوہ کم وبیش 37 زبانوں میں ترجمہ کرنے کی خدمت سَرانجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیضیاب ہوسکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تراجم کی تمام کُتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** پر موجود ہیں، اِس کے عِلاوہ **"مَدَنی مجلس لائبریری"** کے نام سے موبائل ایپلی کیشن بھی ہے، جس کی مدد سے آپ کُتب ورسائل کا نہ صِرف خود مطالَعہ کرسکتے ہیں بلکہ اپنے دوست واَحباب کو اِس ایپلی کیشن کا لِنک (Link) شئیر کرکے ثوابِ جاریہ کا سامان بھی کرسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینۂ طیبہ کے بابَرَکت مقامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرکزِ عُشّاق یعنی میٹھا میٹھا مدینہ سارے کا سارا نور بار ہے اور آج بھی

جگہ بہ جگہ مختلف دل کُشاں مساجد اور ضیابار مقاماتِ مُقدّسہ اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ مشہور مُحدِّث حضرت علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلَوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عشق و مَستی میں ڈُوب کر کتنی پیاری بات کہی ہے کہ دل کی نظر رکھنے والے یہ جانتے ہیں کہ مکّے مدینے کے پہاڑوں اور وادِیوں میں کس قدر نورانیّت ظاہِر ہو رہی ہے! بے شک اِس کا سبب یہی ہے کہ اِن تمام جگہوں(Places) میں کوئی بھی ایسا ذرّہ نہیں جس پر نظرِ مُبارَک نہ پڑی ہو اور وہ دیدارِ رسالت مآب سے فیضیاب نہ ہوا ہو۔(جذب القلوب ص۱۴۸)

آ کہ میں روح کی ہر تہ میں سمولوں تجھ کو اے ہوا تُو نے تو سرکار کو دیکھا ہوگا

آیئے! حُصولِ بَرَکت کے لئے مدینۂ طیبہ کی **چند مساجد اور محترم و بابرکت مقامات** کا مُختصر ذِکر سُنتے ہیں۔

(1) مسجدِ قُبا شریف

مدینہ طیبہ سے تقریباً 3 کلو میٹر جُنوب مغرب کی طرف ''قُبا'' نامی ایک قدیمی گاؤں ہے، جہاں یہ مُتبرّک مسجِد (یعنی مسجدِ قُبا) بنی ہوئی ہے، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ صحیحہ میں اِس کے فضائل نہایت اِہتمام سے بَیان فرمائے گئے ہیں۔ مسجِد نَبَوِی شریف سے درمیانی چال سے چل کر تقریباً 40 مِنٹ میں عاشقانِ رسول مسجِد قُبا پہنچ سکتے ہیں۔ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر ہفتے کو کبھی پیدل تو کبھی سُواری پر مسجِد قُبا تشریف لے جاتے تھے۔(بُخاری، ۱/۴۰۲، حدیث:۱۱۹۳) آیئے! مسجدِ قُبا میں حاضِر ہو کر نماز پڑھنے کے فضائل پر مُشتَمِل دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

مسجدِ قُبا میں نماز پڑھنے کے فضائل

حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مسجِدِ قُبا میں نَماز پڑھنا **"عُمرے"** کے برابر ہے۔(ترمذی، ۱/۳۴۸، حدیث:۳۲۴) ایک اور مقام پر فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں وُضو کیا پھر مسجِدِ قُبا میں جا کر نَماز پڑھی تو اُسے **"عمرے"** کا ثواب ملے گا۔(ابنِ ماجہ، ۲/۱۷۵، حدیث:۱۴۱۲)

(2)مسجدِ غَمامہ

مَکَّۂ مُکَرَّمَہ یا جَدَّہ شریف سے جب مدینۂ مُنوَّرہ آتے ہیں تو مسجِدِ نَبَوِی شریف آنے سے قَبل اُونچے قُبّوں (گنبدوں) والی ایک نہایت ہی خوب صورت مسجِد آتی ہے یہی **"مسجدِ غَمامہ"** ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 2 ہجری میں پہلی بار عِیْدُ الْفِطْر اور عِیْدُ الْاَضْحٰی کی نَماز اِس مَقام پر کُھلے میدان میں ادا فرمائی۔ یہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارِش (Rain) کے لئے دُعا فرمائی، دُعا فرماتے ہی بادَل آئے اور بارِش برسنی شُروع ہوگئی۔ "بادَل" کو عَرَبی زَبان میں غَمامَہ کہتے ہیں، اِسی نِسبَت سے اِسے اب **"مسجدِ غَمامہ"** کہتے ہیں۔ یہاں کُھلا میدان تھا، پہلی صدی کے مجدِّد، امیرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی۔

آیئے! اب چند مزید مُقَدَّس مقامات کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

(3)جنّت کی کیاری

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُجرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مزارِ پُرانوار ہے) اور مِنبرِ نُور بار (جہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمیانی حصّہ جس کا طُول (یعنی جس کی لمبائی) 22 میٹر اور عَرض (یعنی چوڑائی) 15 میٹر ہے۔ رَوْضَۃُ الْجَنَّہ یعنی

"جنّت کی کیاری" ہے، چُنانچہ

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنی میرے گھر اور منبر کی دَرمیانی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بُخاری، ۱/۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۵) عام بول چال میں لوگ اِسے "رِیَاضُ الْجَنَّۃ" کہتے ہیں مگر اصل لفظ "رَوْضَۃُ الْجَنَّہ" ہے۔

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی
سرد اِس کی آب و تاب سے آتش سَقَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۱)

مختصر وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کے روضۂ انور اور منبر شریف کے درمیان کا وہ حصہ جس کو آپ نے جنت کی کیاری قرار دیا ہے وہ آپ کے روضۂ انور کا ایسا پیارا باغیچہ ہے جس کی شان و شوکت سے دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو رہی ہے۔

مزارِ سَیِّدُنا حمزہ

حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضورِ اکرم، رحمتِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں، اعلانِ نبوّت کے دُوسرے سال مشرف بہ اسلام ہوئے اور 15 شوال المکرم (3 ہجری) غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے، آپ کا مزار فائضُ الانوار اُحد شریف کے قریب واقع ہے۔ ساتھ ہی حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر اور حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کے مزارات بھی ہیں۔ غزوۂ اُحد میں 70 (Seventy) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اُن میں سے اکثر شُہدائے اُحد بھی ساتھ ہی بنی ہوئی چار دیواری میں آرام فرما ہیں۔

کاش! ہمیں بھی زیارتِ مدینۂ پاک کا شرف حاصل ہو جاتا!!!

لے رضا سب مدینے کو چلے
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

(حدائق بخشش، ص142)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کا مبارک مہینا شروع ہونے والا ہے، 2ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کو صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے صَدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارکہ ایک نظر میں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

حیاتِ مُفتی امجد علی اعظمی اِک نظر میں

ولادتِ باسعادت

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 1300 ہجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مَدِیْنَۃُ الْعُلَمَاء گھوسی سابقہ ضلع اعظم گڑھ حال ضلع مئو میں ہوئی۔

نام ونسب

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام محمد امجد علی، والد کا نام حکیم جمال الدین اور دادا کا نام مولانا خدا بخش ہے۔

القابات

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ اور فقیہِ اعظم ہند آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشہور القابات ہیں۔

تاریخِ وصال

1367 ہجری کی دوسری شب 12 بج کر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو وصالِ ظاہری ہوا، مدینۃُ الْعُلَمَاء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

تدریس

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دورانِ طالب علمی سے ہی درس و تدریس کے شعبے کو اختیار فرمایا اور علم کے پیاسوں کو سیراب فرمایا۔

بہارِ شریعت

دِینِ متین کی خدمت سے سرشار اس عظیم ہستی نے 27 سال کے عرصے میں آیات و احادیث سے مالامال، کتبِ فقہ سے چُن چُن کر فقہی مسائل کو یکجا کر کے ایک عظیم الشان تصنیف بنام **"بہارِ شریعت"** کو مرتب فرمایا۔

کنزُ الایمان

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجمۂ قرآن **"کنز الایمان"** لکھوانے کا شرف حاصل کیا۔

فتاویٰ امجدیہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک اور کارنامہ فتاویٰ امجدیہ بھی ہے۔4 جلدوں پر مشتمل یہ کتاب

صدرالشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بہترین فتاویٰ کا مجموعہ ہے جنہیں آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد تحریر فرمایا تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قَبْر و دفن کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! قَبْر و دَفن کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ❁ ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ بِلا ضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد اوّل ص۸۴۶، عالمگیری ج۱ ص۱۶۶) ❁ جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُستَحَب ہے تاکہ میِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سر کی طرف سے نہ لائیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص ۸۴۴) ❁ حَسْبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قَوی (طاقت ور) اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عَورَت کی میِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔(عالمگیری ج ۱ص ۱۶۶) عَورت کی میّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔ قبر میں اُتارتے وَقت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ۔(تنویر الابصار ج۳ص ۱۶۶) میّت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کر دیں اور کفن کی بندِش کھول دیں کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں۔(عالمگیری ج۱ص ۱۶۶، جوہرہ ص ۱۴۰) کفن کی گرہ کھولنے والا یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اِس کے اَجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اِس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۰۹) قبر کچّی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۸۴۴) اب مِٹّی دی جائے، مُستَحَب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ۔ دوسری بار وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ۔ تیسری بار وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی کہیں۔ اب باقی مِٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔(جوھرہ ص ۱۴۱) جتنی مِٹّی قبر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۱/۱۶۶) قبر چوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قبر ایک بالشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔(بہار شریعت، ۱/۸۴۶ مُلَخَّصاً) دفن کے بعد قبر پر اذان دینا کارِ ثواب اور میّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/۷۰ ۳ماخوذاً) مُستَحَب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سُورۂ بقرہ کا اوّل و آخر پڑھیں، سرہانے (یعنی سر کی جانب) الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن تک اور پائنتی (یعنی پاؤں کی طرف) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔(بہار شریعت، ۱/۸۴۶) شَجَرہ یا عَہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے منہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اُس میں رکھیں،

بلکہ ”دُرِّ مختار“میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اِس سے مَغْفِرَت کی اُمّید ہے،❁ میّت کے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنا جائز ہے۔یُوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہ شریف لکھیں اور سینے پر کَلِمۂ طیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلے کی اُنگلی سے لکھیں روشنائی(INK)سے نہ لکھیں۔(بہار شریعت ۱/۸۴۸)❁ قبر سے میّت کی ہڈّیاں باہَر نکل پڑیں تو اُن ہڈّیوں کو دَفن کرنا واجِب ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۹/ ۴۰۶ماخوذاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین(3) شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرۃ للسیوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو!
کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بَیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے بیان کا موضوع ہے **"شہدائے اُحد کی قُربانیاں"**۔ جس میں ہم شہدائے اُحُد کی دِین کی خاطر پیش کی گئیں، قربانیوں کے

بارے میں سُنیں گے۔ لہٰذا دِلجمعی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سُننے کی سعادت حاصل کیجئے، دنیا و آخرت بہتر بنانے کے کئی مَدَنی پھول حاصل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غزوۂ اُحد میں 70 انصاری اور 5 مہاجرین صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش فرمایا تھا، اس مختصر سے بیان میں ان تمام شہیدوں کا ذکرِ خیر اور دِین کی خاطر ان کی قربانیوں کو بیان کرنا یقیناً ناممکن ہے، لہٰذا ان میں سے چند شہدائے کرام کی دِین کی خاطر قربانیوں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ شہدائے اُحد میں سے اللہ پاک و رسولِ اکرم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنے والے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے، جنگِ اُحُد میں شریک ہونے والے، سب سے پہلے حق کی دعوت دینے والے، پرہیز گاروں کے سردار، نیکیوں میں سبقت لے جانے والے، وعدہ پورا کرنے والے، تکلف و بناوٹ سے پاک، مخلص اور محبت و خوف میں مغلوب رہنے والے مشہور صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا **مُصْعَبْ بن عُمَیر** داری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پاکیزہ ہستی بھی ہے، آپ کا تعلق امیر گھرانے سے تھا، آپ نہایت شاہانہ زندگی گزارتے تھے، آپ ایک سے بڑھ کر ایک عالیشان لباس پہنتے تھے، آپ اپنے والدین کے بہت پیارے اور لاڈلے تھے، لیکن جب آپ نے اسلام قبول کیا، تو آپ کو اسلام لانے کے بعد اپنے گھر والوں کی طرف سے بہت زیادہ تکالیف کا سامنا رہا، لیکن پھر بھی آپ کے حوصلے پست نہیں ہوئے اسلام کی محبت مزید آپ کے دل میں پختہ ہوتی چلی گئی، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کے دارِ اَرْقم میں داخل ہونے کے بعد اِسلام لائے مگر گھر والوں اور قوم کے خوف سے اپنا اِسلام چُھپائے رکھا۔ ایک مرتبہ کسی نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ کر آپ کے گھر والوں کو اِطّلاع دی تو اَہلِ خانہ نے قید کرکے آپ کی آسائشیں تکالیف میں بدل دیں، آپ ایک روز نکلنے میں کامیاب ہوئے اور حبشہ چلے آئے۔ مسلسل مشقتیں اور تکالیف برداشت کرنے کی وجہ سے آپ کی کھال سانپ(Snake) کی کینچلی(یعنی اس کے جسم کی سفید باریک جھلّی) کی طرح جسم سے جدا ہوتے ہوئے بھی دیکھی گئی۔(ماہنامہ فیضان مدینہ، جولائی۲۰۱۷ء، ص۱۹)

پریشانیوں میں زباں بند رکھنا کئے جانا صبر اجر اس میں بڑا ہے
کوئی جھاڑ دے تب بھی نرمی برتنا کئے جانا صبر اجر اس میں بڑا ہے
گو آفات و امراض ڈیرا جمائیں کئے جانا صبر اجر اس میں بڑا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۵۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! شہیدِ اُحُد حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر کا جوشِ ایمانی مرحبا! باوجود یہ کہ اسلام لانے کے سبب چاروں طرف خوف کے سائے منڈلا رہے ہیں، گھر اور باہر والے سبھی بِلا وجہ دشمنی پر اُتر آئے ہیں، نمازیں پڑھنے پر ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے مگر قربان جایئے! رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس سچے عاشق پر جنہوں نے اس قدر تکلیفیں اور مخالفتیں برداشت کرکے گھر چھوڑ کر ہجرت کرنا اور کھال جُدا کروانا تو گوارا کرلیا لیکن اسلام اور نماز کی ادائیگی سے ایک اِنچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہ ہوئے۔ بِلاشبہ یہ سب اللہ کریم کا خاص فضل و احسان اور رسولِ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبتِ بابرکت کا فیض تھا کہ مشکل

گھڑی میں بھی آپ اپنے ارادے پر پہاڑ کی طرح ڈَٹے رہے۔

نمایاں ہیں اسلام کے گلستاں میں ہر اِک گُل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
رِسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
امین ہیں یہ قرآن و دِین خدا کے مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ

(کراماتِ صحابہ، ص۳۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کرنے کی بات ہے! آج لوگ دنیا کی خاطر تو بڑی سے بڑی مصیبت و آزمائش خوشی خوشی برداشت کر لیتے ہیں، دنیا اور مالِ دنیا کی خاطر کسی تنقید کی پروا نہیں کرتے لیکن شرعی احکام پر عمل اور مدنی کام کرنے اور سُنّتیں اپنانے کے سبب اگر مُعاشرے یا گھر والے مخالفت کریں، مذاق اڑائیں، آوازیں کسیں تو ان کی ہمت جواب دے جاتی ہے، پھر وہ جس بدبودار گناہوں بھری زندگی سے توبہ کر کے آئے تھے، دوبارہ اسی طرف لوٹ جاتے اور دنیاداروں کی طرح دنیا کی رنگینیوں میں گُم ہو جاتے ہیں۔

اسلام کس چیز کا نام ہے؟

ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ **اسلام** قُربانی کا تقاضا کرتا ہے، **اسلام** استقامت کا تقاضا کرتا ہے، **اسلام** مُعاشرے کی تکلیفیں برداشت کرنے کا تقاضا کرتا ہے، **اسلام** آزمائشوں پر ڈَٹے رہنے کا تقاضا کرتا ہے، **اسلام** کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنا، مخالفتیں سہنا اور قُربانیاں پیش کرنا انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور بزرگانِ دِین کا معمول رہا ہے، اگر اسلامی اَحکام پر عمل مثلاً نماز پڑھنے، شرعی پردہ کرنے اور سُنّتیں اپنانے کے راستے میں پریشانیاں و آزمائشیں آڑے آئیں، لاکھ مخالفتوں کا بازار گرم ہو جائے، جی

بھر کر مذاق اُڑایا جائے، طرح طرح سے دل دکھایا جائے، ڈرایا جائے، دھمکیاں دی جائیں، حتّٰی کہ مارا پیٹا جائے تو ایسے مواقع پر دل برداشتہ ہو کر مَعَاذَاللہ فرائض و واجبات، سُنّتوں، مدنی ماحول اور مدنی کاموں سے منہ موڑ کر دوبارہ وہی گناہوں بھری بدبودار گندی زندگی کی دلدل میں غرق ہونا ہرگز عقلمندی نہیں بلکہ سراسر تباہی و بربادی اور آزمائشوں پر صبر نہ کرنے کے سبب عظیمُ الشّان ثواب سے محرومی کا باعث ہے۔ ہمیں چاہئے کہ آزمائشوں، پریشانیوں، آفتوں، غموں پر صبر کر کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مصیبتوں اور پریشانیوں کو یاد کریں اور صبر کے نتیجے میں ملنے والی خوش خبریوں کو پیشِ نظر رکھیں۔ صبر کرنے والوں کے متعلق پارہ 4 سورۂ اٰل عمران کی آیت نمبر146 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔

(پ۴، اٰل عمران: ۱۴۶)

اسی طرح پارہ10 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر46 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (پ۱۰، انفال: ۴۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ ان آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صبر کرنے والے ربِّ کریم کے محبوب اور پسندیدہ بن جاتے ہیں، صبر کرنے والوں کی ربِّ کریم مدد فرماتا ہے، لہٰذا کبھی بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے، صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز سے باز رکھنا، جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔ (المفردات للراغب، باب الصاد، ص ۲۷۳)

وہ چیزیں جن سے عقل رُکنے کا تقاضا کرے، جیسے اچانک بجلی چلی جائے تو شور کرنے سے بچنا، بیماری آجائے تو شکوہ شکایت سے بچنا، گاڑی خراب یا پنکچر ہو جائے تو غم و غُصّہ سے بچنا وغیرہ۔

وہ چیزیں جن سے شریعت رُکنے کا تقاضا کرے، جیسے کسی کے دل دکھانے پر انتقامی کاروائی سے بچنا، کوئی چیز چوری ہو جائے تو دوسروں پر اِلزام لگانے سے بچنا، کھانے میں نمک مرچ کم یا زیادہ ہو جائے تو صبر کرنا وغیرہ۔

احادیثِ کریمہ میں بھی صبر کرکے اجر وثواب کمانے کی بھرپور ترغیب موجود ہے، آیئے! ترغیب کے لئے 3 احادیثِ مُبارَکہ سنئے اور آزمائشوں پر صبر کرکے ثوابِ آخرت کے حق دار بنئے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟ فرمایا: انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پر پھر ان کے بعد جو لوگ بہتر ہیں پھر ان کے بعد جو بہتر ہیں، بندے کو اپنی دینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر وہ دِین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دِین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی دِینداری کے مطابق اُسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اِس دنیا ہی میں اُس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/۳۶۹، حدیث: ۴۰۲۳)

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مومن اور مومنہ کو اپنی جان، اولاد اور مال کے ذریعے آزمایا جاتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذِمّے کوئی گناہ نہ ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء ۴/۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷)

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی بیماری، تھکاوٹ یا غم پہنچتا ہے، وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر...الخ، ۴/۱۴۴، حدیث: ۲۹)

اللہ کریم ہمیں دُنیا و آخرت میں عافیت نصیب فرمائے، آزمائشوں پر صبر کرنے کا حوصلہ، اسلام پر استقامت اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مرتے دم تک مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہماری ڈھارس بندھاتے اور حوصلہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

تُو کمر بستہ رہا کر خدمتِ اسلام پر راہِ مولیٰ میں جو آفت آئے اس پر صبر کر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شہیدِ اُحد حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ عظیم صحابیِ رسول ہیں، جن کی ذات میں نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا مَدَنی جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر بھی دینِ اسلام کے پیغام کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کو بلند کرنے کے لئے دُور دَراز سفر اختیار فرمائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کی کوششوں سے کئی غیر مسلموں کو دولتِ ایمان نصیب ہوئی اور وہ کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام سے وابستہ ہوئے، چنانچہ

ایک بار دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے احکامِ شرعیہ سکھانے کے لیے حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو مدینۂ منورہ روانہ کیا، آپ نے وہاں خوب احکامِ اسلام کی

تبلیغ فرمائی اور پھر تقریباً قبیلہ اَوس وخَزْرَج کے 500، ایک روایت کے مطابق 300 افراد کا قافلہ لے کر حاضر ہوئے اور ان سب نے اسلام قبول کیا۔

سارا قبیلہ ہی مسلمان ہو گیا

حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بِن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرَارَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ راہِ خُدا میں سَفَر پر روانہ ہوئے تو قَبِیلَۂ بَنِی ظَفَر کے باغ میں ''مَرَق'' نامی کُنوئیں پر جا کر بیٹھ گئے۔ اِن دونوں کے پاس قَبِیلَۂ بَنُو اَشْہَل کے لوگ جمع ہو گئے، اِن کے چوٹی کے (یعنی اعلیٰ دَرَجے کے) سَرْدار (Chief) سَعْد بن مُعاذ اور اُسَید بن حُضَیر تھے جو ابھی دَامَنِ اِسلام سے وابَستہ نہ ہوئے تھے۔ سَعد بن مُعاذ حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرَارَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے خالہ زاد بھائی تھے، سَعْد بن مُعاذ نے اُسَید بن حُضَیر کو بھیجا کہ جاؤ اُن دونوں مُبَلِّغِین کو ڈانٹ کر روک دو جو کہ ہمارے کمزور لوگوں کو (مَعَاذَ اللّٰہ) بہکانے کے لئے آئے ہیں۔ چُنانچہ اُسَید بن حُضَیر نے اپنا نیزہ لیا اور اُن کے پاس پہنچ گئے، آتے ہی اُن کو بُرا بھلا کہنا شُروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر تمہیں زِندگی پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔

حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (اِنْفِرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے نہایت) نَرمی اور مِٹھاس سے فرمایا: ذرا بیٹھ کر بات تو سُن لیجئے، سمجھ میں آئے تو مان لیجئے اور اگر پسند نہ آئے تو ہم آپ کو مَجبور نہیں کریں گے۔ اُسَید بن حُضَیر پر میٹھے بول کا اَثَر ہوا اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر اُن کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُن کو اِسلام کے بارے میں مَدَنی پھول دیئے اور قُرآنِ کریم پڑھ کر سُنایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کے دل میں مَدَنی انقِلاب بَرپا ہو گیا اور وہ مُشَرَّف بہ اِسلام ہو گئے۔

مُسلمان ہو جانے کے بعد کہا: میرے پیچھے سَعْد بن مُعاذ ہے، اگر اُس نے تُم دونوں کی بات مان لی تو میری ساری قَوم تُمہاری بات مان لے گی، میں اُسے اَبھی تُمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ وہاں سے سِیدھے سَعد بن مُعاذ کے پاس پہنچے اور اُن کو اُن دونوں مُبَلِّغین کے پاس جانے پر راضی کر لیا۔ سَعْد بن مُعاذ نے آتے ہی دونوں صاحِبان کو بُرا بھلا کہنا شُروع کر دیا۔

حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (اِنْفِرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے) اِنہیں بھی نَرمی اور مِٹھاس کے ساتھ نیکی کی دَعْوت سُننے کیلئے آمادہ کر لیا اِس پر وہ اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر اُن کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِن پر بھی اِسلام کی خُوبیوں سے مالا مال مَدَنی پھُول پیش کئے اور سُوْرَۂ زُخْرُف کی اِبتدائی آیات پڑھ کر سُنائیں۔ آیاتِ قُرآنیہ تاثیر کا تیر بن کر اُن کے دل میں پیوست ہو گئیں اور وہ بھی دائرۂ اِسلام میں داخِل ہو گئے۔ اِسلام آوری کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا سَعْد بِن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی قَوم کی طرف لوٹے اور اُن سے فرمایا: تُم میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ سب نے ایک زَبان ہو کر کہا: آپ ہمارے سَردار ہیں اور آپ کی رائے دُرُست اور بلند خیال ہوتی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا سَعْد بِن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: بس پھر مُجھ پر تُمہارے مَردوں اور عَوْرَتوں سے اُس وَقت تک بات کرنی حرام ہے جب تک تُم اللہ کریم اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اِیمان نہیں لے آتے۔ رَاوِی فرماتے ہیں: خُدا پاک کی قَسم! شام نہیں ہونے پائی تھی کہ اُس قبیلے کے تمام مَرْد و عَوْرت مُسلمان ہو چکے تھے۔ (البدایۃ والنھایۃ، باب بدء اسلام الانصار، ۲/۵۲۷ تا ۵۲۹ ملخصاً)

سارا قَبِیْلَہ اِیماں لایا میٹھے بول کی بَرَکت سے
بنتے کام بگڑ جاتے ہیں سُن لو بے جا شِدَّت سے

(نیکی کی دعوت، ص۵۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! صحابیِ رسول اور شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَبْ بن عُمَیر کا نیکی کی دعوت کا انداز کیسا میٹھا میٹھا اور پیارا پیارا تھا کہ جس نے قبیلوں کے بڑے بڑے سرداروں کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا، سرداروں نے سختی کی مگر آپ گھبرائے نہیں بلکہ حکمتِ عملی کا سہارا لیتے ہوئے آیاتِ قرآنیہ سُنا سُنا کر جلد ہی انہیں اسلام کی طرف مائل کرلیا، آپ کے میٹھے بول کی برکت سے ان کے دل نرم پڑگئے، چنانچہ وہ اپنے پورے قبیلے سمیت مسلمان ہوگئے۔

مُبلِّغ کو کیسا ہونا چاہئے؟

اس واقعے سے جہاں ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَبْ بن عُمَیر کی دِین کی خاطر قربانی کا پتا چلا، وہیں یہ اہم ترین مدنی پھول بھی چننے کو ملا کہ نرمی، بُردباری، صبر، قوتِ برداشت، ملنساری، خوش اخلاقی اور جذبات پر قابو رکھنے جیسی خوبیوں والا ہونا ایک **کامیاب مُبلِّغ** کے لئے بے حد ضروری ہے۔ سختی، غُصّہ اور بداخلاقی سے پیش آنے والا، اَبے تَبے اور بازاری لہجے والا، فضول بولنے والا، جھاڑ پلانے والا، مذاق مسخریاں کرنے والا، کِھل کِھلا کر ہنسنے والا، بحث و تکرار کرنے والا، اپنی بات پر بِلا وجہ اَڑ جانے والا، مَدَنی مرکز کی اطاعت نہ کرنے والا، مرکزی مجلسِ شوریٰ کی مخالفت کرنے والا اور اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے والا مُبلِّغ کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں کرسکتا، ایسا مبلغ تو نیم حکیم خطرۂ جان کے مصداق خود بھی ہلاکت میں جاپڑ سکتا ہے اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے لئے بھی نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔

یاد رکھئے! جو کام **"نرمی"** سے ہوتا ہے وہ **"گرمی"** سے نہیں ہوتا، لہٰذا چاہے کوئی کتنا ہی دل دکھائے، سختی سے پیش آئے، مذاق اُڑائے اور دھمکیاں دے تب بھی مبلغ کو نرمی، ملنساری، صبر،

شفقت، خاموشی اور حکمتِ عملی سے ہی کام لینا چاہئے، جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: کسی بُزرگ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کا مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرمایا: نیکی کی دعوت دینے والے کو چاہئے کہ اپنے آپ کو صَبْر کا عادی بنائے اور اللہ کریم کی طرف سے نیکی کی دعوت کے ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامل یقین ہو اُس کو اِس مبارَک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۴۱۰)

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صَبْر کر اے مبلغ نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۷۳)

مختصر وضاحت: امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تربیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بالفرض اگر تجھ پر بلاؤں کے پہاڑ بھی ٹُوٹ پڑیں تب بھی تجھے چاہئے کہ تُو صَبْر سے کام لے۔ اے مُبَلِّغ! مصیبتوں سے مت گھبرا اور صَبْر سے کام لے۔ جب بھی کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے تو حرفِ شکایت زبان پر لانے کے بجائے صَبْر سے کام لینا، اس لئے کہ مصیبتوں پر صَبْر کرنا تو مکی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنا اور اسے دوسروں کو سکھانا یقیناً بہت بڑی نیکی کا کام ہے۔ چنانچہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، ۳/ ۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷)

حضرتِ سَیِّدُنا ابو عبد الرحمن سُلَمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجِد میں **قرآنِ پاک** پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔(فیض القدیر، ۳/۲۱۸، تحت الحدیث:۳۹۸۳)اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَبْ بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ پیارے صحابی ہیں جنہوں نے اس فرمانِ مُصْطَفٰے پر عمل کرتے ہوئے نہ صرف خود کو نورِ قرآن سے منور کیا بلکہ جب، جہاں اور جس وقت بھی ضرورت پڑی، آپ نے مخلوقِ خدا کو بھی فیضانِ قرآن سے فیض یاب کرنے کے لئے اپنے وقت کی قربانی پیش کی، حتّٰی کہ خدمتِ قرآن کی برکت سے آپ اپنے زمانے میں قاری مشہور ہوگئے، چنانچہ

لوگوں کو قرآن پڑھانے والے

حضرتِ سَیِّدُنا بَرَاء بن عازِب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ سے مدینہ مُنورہ ہجرت کرنے والوں میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَبْ بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ اوران کے بعد نابینا (Blind) صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ عَنْہ پہنچے اور یہ دونوں لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے۔(فیضانِ فاروقِ اعظم، ص۴۶۱)

تبلیغِ دین کے لئے کوششیں

حضرتِ سَیِّدُنا عُرْوَہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ جب اَنصار بَیْعَتِ عَقَبۂ اُولٰی کے بعد آئندہ سال مَوسمِ حج میں ملنے کا وعدہ کرکے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔ تو واپس پہنچ کر اُنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف پیغام (Message) بھیجا کہ ہمارے پاس کسی ایسے شخص کو بھیجیں، جو لوگوں کو قرآنِ پاک پڑھائے۔ چنانچہ رسولِ انور، آمنہ کے دلبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَبْ بنُ عُمَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ان کے پاس بھیجا۔ آپ نے قبیلہ بنی غَنَم کے حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرارہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے

ہاں قِیام فرمایا اور لوگوں کو قرآنِ پاک پڑھانے لگے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ دیگر لوگوں کے پاس جا کر انہیں اِسلام کی دَعْوَت بھی دیا کرتے، یہاں تک کہ انصار کے اکثر گھرانے اور سردار و شُرَفا اِسلام لے آئے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ واپس بارگاہِ رِسالت میں لوٹ گئے۔(حلیۃ الاولیاء،مصعب بن عمیر الداری، ۱/۱۵۲،رقم:۳۳۹)اور قاری کے نام سے مشہور ہوگئے۔(معجم کبیر، ۲۰/۳۶۴،حدیث:۸۴۹)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے تلاوت کرنا صبح وشام میرا کام ہو جائے

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَبْ بن عُمَیر کس قدر خوش نصیب صحابی ہیں کہ جنہیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو قرآنِ کریم سکھانے کے لئے منتخب فرمایا، سفر اگرچہ لمبا تھا مگر چونکہ حکمِ رسول تھا، لہٰذا آپ نے فرمانِ رسول پر لبیک کہتے ہوئے اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر لوگوں کو فیضانِ قرآن سے فیض یاب فرمایا حتّٰی کہ اپنے زمانے میں قاری مشہور ہوگئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَبْ بن عُمَیر کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک سوچے کہ میرے اندر دِین کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ کس قدر بیدار ہے؟ غور کیجئے! یہ حضرات تو انتہائی کم وسائل و مشکل حالات میں سفری سہولیات اور دیگر ضروریات مُیَسَّر نہ ہونے کے باوجود بھی انتہائی ذوق وشوق کے ساتھ مسلمانوں کو دُور دَراز کے علاقوں میں قرآنِ کریم سکھانے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے، مگر افسوس! آج کے مسلمانوں میں اب اس طرح کا جوش و جذبہ دَم توڑتا نظر آرہا ہے۔ افسوس! صدیاں گزر جانے کے باوجود مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے جسے دیکھ کر بھی قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا، جن کو آتا بھی ہے تو اَکْثَرِیَّت کے قواعد و مخارج درست نہیں، ہمارے اپنے گھر، گلی، محلے اور علاقے میں بھی کتنے ایسے مسلمان ہوں گے جن کو اور تو بہت کچھ آتا ہوگا لیکن قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا ہوگا۔ مگر آہ! ہمیں

اس پر کوئی افسوس بھی تو نہیں ہوتا، ہماری آنکھ سے آنسو نہیں نکلتا، ہمارا دل نہیں کُڑھتا، کوئی شرمندگی نہیں ہوتی، ان کو قرآنِ کریم پڑھانے اور ان کی اِصلاح کرنے کا جذبہ بیدار نہیں ہوتا، ہم نے اپنے آپ کو دِیگر اور کئی کاموں میں اِتنا مصروف (Busy) کرلیا ہے کہ ہمارے پاس انہیں **قرآن سکھانے** اور ان کی اصلاح کرنے کی فُرصت نہیں۔

ہم غور کریں کہ کیا ہم قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کے فضائل بھُول تو نہیں چکے؟ کیا ہم نے آقائے مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین کو بھُلا تو نہیں دیا؟ کیا ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی دِین کی خاطر پیش کی گئی قُربانیوں کو بھُلا تو نہیں بیٹھے؟ کیا ہمارے اندر اصلاحِ اُمّت کا درد ختم تو نہیں ہو چکا؟

کیا ہمارے اندر دینِ اسلام کی سَربلندی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے صرف دو گھنٹے بھی نہیں ہیں؟ کیا ہمارے پاس **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں حاضر ہو کر قرآنِ کریم سیکھنے یا عاشقانِ رسول کو قرآنِ کریم سکھانے کے لئے **صرف 45منٹ** بھی نہیں ہیں؟ آخر مدرسۃ المدینہ بالغان کو کون آباد کرے گا، عاشقانِ رسول کو قرآنِ کریم کون سکھائے گا؟ انہیں نماز، وضو، غُسل اور پاکی ناپاکی کے احکام کون سکھائے گا؟ ان کی اِصلاح کون کرے گا؟ اِنہیں سُنّتیں کون سکھائے گا؟ انہیں مَدَنی قافلوں کا مسافر کون بنائے گا، اِنہیں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کون کرے گا؟ انہیں ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام کرنے کی ترغیب کون دلائے گا؟۔ تو آیئے! مل کر نعرہ لگاتے ہیں:

صبح وشام،،،12مَدَنی کام۔۔۔ صبح وشام،،،12مَدَنی کام۔۔۔ صبح وشام،،،12مَدَنی کام

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

اے عاشقانِ رسول! یادرہے! ذیلی حلقے کے **12مدنی کاموں** میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**مدرسۃ المدینہ بالغان**" میں شرکت بھی ہے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کے کئی فوائد اور برکتیں ہیں۔ ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان قرآنِ پاک دُرست پڑھنے کا ایک ذریعہ ہے ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ بعض ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے۔ آیئے! مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ اِتّفاق سے ایک مرتبہ اُن کی ملاقات سَفید لباس (White Dress) زیبِ تَن کیے سَبز سَبز عِمامہ سجائے ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، اُنہوں نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسَۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے دعوت قَبول کرتے ہوئے مَدْرَسَۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ مَدْرَسَۃُ المدینہ (بالغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت اُن کا معمول بَن گیا، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید بھی ہو گئے، نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے

بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکے اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ہم شہیدِ غزوۂ اُحُد کی قربانیوں کے بارے میں سُن رہے تھے۔ دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بھی اِس غزوے میں قُربانیاں دِیں ہیں، یاد رکھئے! شہدائے اُحد اللہ کریم کے وہ مقرب بندے اور رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ حقیقی جاں نثار صحابہ ہیں، جنہوں نے دینِ اسلام کی خاطر نہ صرف اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا بلکہ اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لئے اپنا کثیر اور قیمتی مال بھی اسلام کی خاطر راہِ خدا میں پیش کر دیا، انہی جگمگاتے ستاروں میں دو روشن تارے صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا مُخَیْرِیق اور حضرتِ سَیِّدُنا ابو دُحْدَاح انصاری بھی ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے ان دونوں حضرات کا راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

اسلام میں سب سے پہلا وقف

ایک بہت زیادہ علم رکھنے والے صحابی حضرتِ سَیِّدُنا مُخَیْرِیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت سی جائیدادوں اور 7 باغات کے مالک تھے، آپ نے وَصِیَّت فرمائی تھی کہ اگر میں شہید ہو جاؤں تو میرا سارا مال نبیِ

رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ملکیت ہو گا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو چاہیں کریں، جب رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ اُحد سے واپس تشریف لائے تو ان جائیدادوں (Properties) اور باغات کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقف فرمادیا، اسلام میں یہ سب سے پہلا وقف تھا۔ (سیرت سید الانبیا، ص ۳۲۲)

وقف کی تعریف

وقف کی تعریف یہ ہے کہ کسی چیز کو اپنی ملکیت سے نکال کر خالص اللہ پاک کی ملکیت میں دے دینا، اس طور پر کہ اُس کا فائدہ ربِّ کریم کے بندوں کو ملتا رہے۔

ابو دَحْدَاح انصاری کا جذبۂ سخاوت

ایک اور بڑے ہی پیارے صحابی **حضرت سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح انصاری** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جو غزوۂ اُحد میں شہادت کا عظیم شرف پانے میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے اپنی جان اللہ پاک کی رِضا کے لیے قُربان کر دی، ان کی مالی قربانی کا ایک شاندار واقعہ سُنیے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیت اُتری

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے

(پ۳، البقرۃ:۲۴۵)

تو حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ پاک چاہتا ہے کہ ہم قرض دیں؟ تو آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اے ابو دَحْدَاح (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)! حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض

کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ!، اپنا دستِ اقدس مجھے دکھایئے، حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دستِ اقدس تھام کر عرض کی: میں نے اپنا باغ اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ان کے باغ میں 600 کھجور کے درخت تھے، اُمِّ دَحْدَاح اور ان کے بچے بھی اسی میں رہتے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے اور انہوں نے پکارا: اے اُمِّ دَحْدَاح (رَضِیَ اللہُ عَنْہا)! انہوں نے عرض کی: لبیک میں حاضر ہوں، حضرتِ ابو دَحْدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: آپ اس باغ سے نکل چلیں کیونکہ میں نے اس باغ کو اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/۲۴۹، حدیث: ۳۴۵۲)

اللہ پاک کو قرض دینے سے کیا مراد ہے؟

"تفسیر صراطُ الجنان" میں لکھا ہے: **راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرنے** کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ اللہ کریم کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے کیونکہ بندہ اُس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اُس کا عطا فرمایا ہوا، حقیقی مالک وہ جبکہ بندہ اُس کی عطا سے مجازی مِلک رکھتا ہے مگر قرض (Loan) سے تعبیر فرمانے میں یہ بات دل میں بٹھانا مقصود ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوتا اور وہ اس کی واپسی کا حق دار ہے، ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ اس خرچ کرنے کا بدلہ یقیناً پائے گا اور وہ بھی معمولی نہیں بلکہ کئی گنا بڑھا کر پائے گا۔ سات سو (700) گنا بھی ہو سکتا ہے اور اس سے لاکھوں گنا زائد بھی۔ (صراط الجنان، ۱/۳۶۵)

حرصِ دُنیا نکال دے دل سے　　بس رہوں طالب رِضا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! سُنا آپ نے! شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ راہِ خدا میں خرچ کے معاملے میں کس قدر زبردست مَدَنی ذہن کے مالک تھے، ذرا سوچئے! کسی کے پاس ایک ایسا خوبصورت باغ موجود ہو، جس میں عُمدہ قسم کی کھجوروں کے 600 درخت لگے ہوں، تو کس کا دل چاہے گا کہ اس باغ کو اپنی ملکیت سے خارج کر کے کسی کو تحفے میں دے دے یا پورا باغ ہی راہِ خدا میں پیش کر دے، مگر قربان جایئے! شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر! جب آپ نے سُنا کہ ربِّ کائنات کو یہ بات پسند ہے کہ اس کے بندے اس کی راہ میں خرچ کریں تو آپ نے دل کھول کر راہ خدا میں خرچ کیا، جبکہ ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ افسوس! ہماری سوچ یہ بن چکی ہے کہ اگر میں نے راہِ خدا میں خرچ کیا تو میرا گزارا کیسے ہو گا؟ میں کہاں سے کھاؤں گا؟ میرے بیوی بچے بھوکے رہ جائیں گے، کاروبار (Business) کیسے چلے گا؟، میرا مال کم پڑ جائے گا، مجھے تو ذاتی گھر بھی بنانا ہے، مجھے تو بچوں بچیوں کی شادیاں بھی کروانی ہیں، مجھے تو فُلاں فُلاں چیز کے لئے رقم بھی جمع کرنی ہے، میری تو فُلاں فُلاں مجبوریاں بھی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہمارا تو اس بات پر پورا پورا بھروسا ہونا چاہیے کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ مزید بڑھ جاتا ہے، ہمیں ربِّ کریم کی رضا طلب کرنی چاہیے، ہمیں ثوابِ آخرت کی حرص رکھنی چاہیے، ہمیں قناعت کی عُمدہ دولت سے مالا مال ہونا چاہیے، ہمارا سینہ دنیا اور مالِ دنیا کی مَحَبَّت و لالچ سے پاک و صاف ہونا چاہیے، ربِّ کریم ہمیں حُبِّ دنیا اور حُبِّ مال سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(یاد رہے!) مال برباد کرنے کی چند صورتیں ہیں اور وہ سب حرام ہیں: (1) ناجائز جگہ خرچ کرنا

(2)بِلاوجہ مال لُٹا دینا(3)بال بچے ہوتے ہوئے لوگوں میں مال بانٹ دینا(4)سارا مال خیرات کرکے اپنے اور اپنی اولاد کو بھکاری یا فقیر بنا دینا۔ہاں حضرت(سیدنا)ابو بکر صدیق(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)اور ان کے بال بچوں کی طرح جو صابر(صبر کرنے والا)، شاکر(شکر کرنے والا اور)مُتَوَکِّلْ(ربِّ کریم کی ذات پر بھروسا کرنے والا)ہو وہ سب خیرات کرے ورنہ آج خیرات کرکے کل بھیک مانگے گا یہ حرام ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ۷/۱۱۶)

اللہ پاک کی رضا والے کام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی دِین کی خاطر اپنا مال خرچ کرنے، دِین کی خاطر وقت دینے اور اللہ کریم کو راضی کرنے والے کام کرنے چاہئیں۔ عموماً آج لوگوں میں دنیا اور مالِ دنیا کو حاصل کرنے کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کا جذبہ تو نظر آتا ہے مگر آہ! دِین کی خاطر مال و وقت کی قربانی دینے کا جذبہ اب ختم ہوتا جارہا ہے۔ اکثر لوگوں کا مال اور وقت دونوں ہی فضولیات میں برباد ہورہا ہے۔ کئی لوگ اپنے کام کاج چھوڑ کر بجلی، گیس کے بِل جمع کروانے، پاسپورٹ(Passport)اور شناختی کارڈ بنوانے کی خاطر گھنٹوں لائنوں میں لگنے کو تو تیار ہوجاتے ہیں مگر جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے اپنے کام کاج کی قربانی دینا انہیں گوارا نہیں ہوتا حالانکہ باجماعت نماز پڑھنا **اللہ کریم کی رِضا کا سبب ہے**، کئی لوگ عشقِ رسول کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل نہیں کرتے، لوگ اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھنے اور اپنے گھر کی چمک دَمک برقرار رکھنے کی خاطر ڈھیر سارا پیسہ خرچ کردیتے ہیں، مگر اپنے علاقے کی مسجد و مدرسے کی تعمیر میں اپنی حیثیت کے مطابق چندہ نہیں

دیتے حالانکہ مسجد و مدرسے کی تعمیر میں چندہ دینا **اللہ کریم کی رضا کا سبب ہے**، کئی لوگ گھنٹوں گھنٹوں چوکوں اور ہوٹلوں پر بیٹھ کر اپنا قیمتی وقت ضائع کر دیتے ہیں مگر کم و بیش 7 منٹ کے مدنی درس میں بیٹھنے کی سعادت سے محروم رہ جاتے ہیں حالانکہ علمِ دین حاصل کرنے کی نیت سے مدنی درس میں شرکت کرنا **اللہ پاک کی رضا کا سبب ہے**، لوگ اپنے گھر اور بال بچوں کو چھوڑ کر دوسرے ملک یا دُوسرے شہر جا کر نوکری (Job) کرنے کو تو تیار ہو جاتے ہیں مگر ہر ماہ وہ بھی صرف 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لئے کہا جائے تو انہیں اپنا کاروبار یاد آنے لگتا ہے، حالانکہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے جذبے کے تحت مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا **اللہ پاک کی رضا کا سبب ہے**۔ اپنے بچوں کو ڈاکٹر، سرجن، انجینئر، سائنس دان، لیکچرار، پائلٹ، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنانے کے لئے تو ہر کوئی کوشاں ہے، مگر دِین کی خاطر قربانی دے کر انہیں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم جامعۃ المدینہ میں داخلہ دِلوا کر عالم بنانے والے بہت کم ہیں، حالانکہ عالمِ دین بنانے کے لئے جامعۃ المدینہ میں داخل کروانا **اللہ کریم کی رضا کا سبب ہے**۔ لہٰذا اپنے بچوں اور بچیوں کو جامعۃ المدینہ للبنین و جامعۃ المدینہ للبنات میں داخل کروایئے اور علمِ دین کی روشنی پھیلانے میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔

جامعۃ المدینہ

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نے کم و بیش 107 شعبہ جات قائم کئے ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ **"جامعۃ المدینہ"** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ پاکستان سمیت کئی ممالک میں چھ سو سولہ (616) جامعاتُ المدینہ قائم ہیں، جن میں

کم و بیش باون ہزار آٹھ سو تینتالیس(52843)، طلبہ وطالبات درسِ نظامی(عالِم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ آٹھ ہزار چھ سو ستانوے(8697)طلبہ وطالبات تعلیم مکمل کر کے سندِ فراغت بھی پا چکے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جامعات المدینہ میں طلبۂ کرام کو مفت(Free)تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام وطعام اور ضروری سہولیات(مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ وکتابیں، طبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ آپ بھی اپنا نام خوش نصیبوں میں داخل کروایئے اوراپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے، اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں ہر طرف عِلْمِ دین کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے دُور ہوں گے، وہیں آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علم سیکھنے والے کیلئے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے عِلْم سیکھنے والے کے بارے میں چند مَدَنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو آدمی عِلْم کی تلاش کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے اللہ

پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔[1] (2) فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(ابن ماجه، ۱/۱۴۶، حدیث: ۲۲۴) ☆اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُروَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دِینی عِلْم مُراد ہے۔(نیکی کی دعوت، ص۱۳۶) ☆پانچ (5) طرح کے علوم حاصل کرنا ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے: (1) اسلامی عقائد (2) ضرورت کے مسئلے (3) حلال و حرام کے مسائل (ظاہری گناہ کی معلومات اس میں شامل ہے) (4) ہلاک کرنے والے اعمال کی ضروری معلومات اور ان سے بچنے کے طریقے اور (5) نجات دلانے والے اعمال کی ضروری معلومات اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے۔☆عِلْم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا بُزرگانِ دین کی سُنّت ہے۔(40فرامین مصطفی، ص۲۳) ☆عِلْم حاصل کرنے کے لیے سُوال کرنا یقیناً باعثِ فضیلت ہے لیکن سُوال کرنے کے آداب کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص۱۳) ☆عِلْم خزانہ ہے اور سُوال کرنا اس کی چابی ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۸۰، حدیث: ۴۰۱۱) ☆ عِلْم سیکھنے کے لئے سوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہئے۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۸) ☆خوشامد کرنا مؤمن کے اخلاق میں سے نہیں ہے مگر عِلْم حاصل کرنے کے لئے خوشامد کر سکتا ہے۔(شعب الایمان ،باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۲۴، حدیث: ۴۸۶۳) ☆ایسے سُوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۹) ☆عِلْم حاصل کرنے کے بعد اسے بیان نہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کرتا۔(معجم اوسط، ۱/۲۰۴، حدیث ۶۸۹) ☆ جب کسی عالِمِ دین سے کوئی سوال کرنا ہو تو ادباً اس سے سوال پوچھنے کی اجازت طلب کر لی جائے۔ (اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۶)

---

1 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، ص۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔" **فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں اُتارے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹا دے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

1 ... سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۲/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ یہ وہ عظیمُ الشّان مہینا ہے جس کی 10 تاریخ کو ہر سال عاشقوں کے امام، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** کا یومِ ولادت دُنیا بھر میں انتہائی شایانِ شان طریقے سے منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آج ہم بھی آپ کے علمی مقام، آپ کی علمی خدمات، فتاویٰ

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

رضویہ و کنزُالایمان کا مختصر تعارف اور آپ کی عملی زندگی کے چند پہلوؤں سے ہم بھی برکتیں لینے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! پہلے آپ کی **علمی صلاحیت** کا ایک خوبصورت واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

بارگاہِ رسول کا عطیہ

ایک دفعہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ محمد ہدایت رسول رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ اور دیگر علمائے کرام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھے، دنیا کی مشینریوں کی ایجاد کا تذکرہ ہو رہا تھا، اُس پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اللہ (پاک) کے فضل سے بارگاہِ مُصْطَفٰے سے مجھے ایسی مشین عطا ہوئی ہے، جس میں کسی بھی عِلْم کا سُوال کسی بھی زبان میں ڈال دیجئے، چند منٹ کے بعد اس کا صحیح جواب حاصل کر لیجئے۔ مولانا ہدایت رسول صاحب رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے عرض کی: حضور وہ مشین (Machine) مجھے بھی دکھا دیجئے۔ تو امام اہلسنّت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: پھر کسی موقع پر دیکھ لیجئے گا لیکن انہوں نے قدموں کو پکڑ لیا اور مچل گئے کہ حضور! ہم تو اس مشین کو ابھی دیکھیں گے۔ تو آپ نے اپنے سامنے کے بٹن کھول دیئے اور اپنے سینۂ انور کی زیارت کروائی پھر فرمایا: یہ وہ مشین ہے، جس کے بارے میں، میں نے کہا تھا، شاہ ہدایت رسول صاحب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے سینۂ انور کو چُومتے تھے اور فرماتے تھے: **صَدَقْتَ یَا وَارِثَ عُلُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَیَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ** یعنی اے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علوم کے وارث اور اُن کے نائب! آپ نے سچ کہا۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص۷۸ ملخصاً)

یاد رہے کہ بزرگانِ دین ربِّ کریم کی طرف سے ملنے والی عطاؤں کا تحدیثِ نعمت (نعمت کا چرچا کرنے) کے لیے ذکر فرماتے ہیں اور یہ انہیں ہی زیب دیتا ہے، ہر ایک کے لیے ایسا کرنا مناسب نہیں

ہوتا۔

علم کا چشمہ ہوا ہے موجزن تحریر میں جب قلم تُو نے اُٹھایا اے اِمام احمد رضا
تُو نے باطل کو مٹا کر دِین کو بخشی جِلا سُنّتوں کو پھر جِلایا اے اِمام احمد رضا
اے اِمامِ اہلسنّت نائبِ شاہِ اُمم کیجئے ہم پر بھی سایہ اے اِمام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۵)

مختصر وضاحت: جب بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قلم اٹھاتے تو علم کے دریا بہا دیتے، باطل کو مٹا کر سنتوں کو عام کرنے کا سہرا بھی آپ کے سر ہے، اے اعلیٰ حضرت! کرم فرمایئے اور ہم پر بھی اپنے کرم کا سایہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اعلیٰ حضرت! سُبْحٰنَ اللہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان کیسی نرالی ہے کہ آپ پر اللہ پاک کا بھی خاص فضل و کرم ہے اور بارگاہِ مُصْطَفٰے سے بھی آپ کا دامن عنایتوں سے، عطاؤں سے، کرم نوازیوں سے بھرپور ہے، بیان کردہ واقعے سے اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا علمی مقام کتنا وسیع تھا کہ جس ہستی سے کسی بھی علم کا سوال کسی بھی زبان (Language) میں کرلیا جائے اور چند منٹ میں جواب مل جائے تو اُس ہستی کے علم کی پرواز کی سطح بھی کتنی بلند ہوگی۔ آیئے! آپ کے علمی مقام کو سمجھنے اور آپ کے ذکر سے فیضیاب ہونے کی نِیَّت سے آپ کے علمی مقام کے تعلق سے مزید 3 واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

1) حضور محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ چیز روز پیش آتی تھی کہ جواب مکمل

کرنے کے لئے جُزئیاتِ فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے تو (آپ رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ کی بارگاہ میں) عرض کرتے، آپ اُسی وقت (ارشاد) فرمادیتے کہ **"رَدُّالْمُحْتَار"** جِلد فُلاں کے، صفحہ فُلاں کی سطر (Line) فُلاں میں ان لفظوں کے ساتھ جُزئیہ موجود ہے۔ **"دُرِّمُخْتَار"** کے فُلاں صفحہ، سطر میں یہ عبارت ہے، **"عالمگیری"** میں بقیدِ جلد و صفحہ و سطر یہ الفاظ موجود ہیں۔(انوارِ رضا ص265)

2) مولانا محمد حسین میرٹھی رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ بیمار ہوئے اور خود لکھنے سے طبیب (ڈاکٹر Doctor) نے منع کر دیا تھا تو اب جو فتویٰ لکھنا ہوتا، اس کا کچھ مضمون لکھوا کر مجھ سے فرماتے: "الماری میں سے فُلاں جلد نکال کر لاؤ" اکثر کتابیں مصری ٹائپ کی کئی کئی جلدوں میں تھیں، پھر مجھ سے فرماتے: "اتنے صفحے لَوٹ (پلٹ) لو اور فُلاں صفحہ پر اتنی سطروں کے بعد یہ مضمون شروع ہوا ہے، اسے یہاں نقل کر دو"۔ میں دیکھ کر پورا مضمون لکھتا اور سخت حیرت میں مُبْتَلا ہوتا کہ وہ کون سا وقت ملا تھا کہ جس میں صفحہ اور سطر گِن کر رکھے گئے تھے، غرض یہ کہ ان کا حافظہ اور دماغی باتیں ہم لوگوں کی سمجھ سے باہر تھیں۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری ،۱/ ۱۰۳ مکتبہ نبویہ)

3) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ نے اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن (یعنی اُن علمائے کرام کے بھی سردار جو مذہبی اُمور کو عقلی دلائل کے ساتھ ثابت کرنے کے ماہر ہوں) حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ کے حکم پر 1286ھ مطابق 1869ء میں فتاویٰ لکھنا شروع فرمائے اور والد صاحب رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ سے اپنے فتاویٰ پر اصلاح لیا کرتے تھے، 7 سال کے بعد انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ کو اجازت دے دی کہ اب فتاویٰ مجھے دکھائے بغیر سائلوں کو روانہ کر دیا کرو مگر آپ رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ ان کے دنیا سے تشریف لے جانے تک اپنے فتاویٰ چیک کرواتے رہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ خود لکھتے ہیں: "7 برس کے

بعد مجھے اِذن(اجازت نامہ عطا) فرمادیا کہ اب فتوے لکھوں اور بغیر حضور (یعنی اپنے والدِ ماجِد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ) کو سُنائے سائلوں(سوال کرنے والوں) کو بھیج دیا کروں، مگر میں نے اس پر جرأت نہ کی یہاں تک کہ ربِّ کریم نے حضرتِ والا کو ذی الْقَعْدَہ ۱۲۹۷ھ میں اپنے پاس بُلالیا(یعنی آپ کا وِصال ہوگیا)۔(فتاویٰ رضویہ،۱/ ۹۴)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی — خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے عِلْم کے دریا بہا دیئے — عُلَمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی
بھر دی دلوں میں اُلفت و عظمت رسول کی — جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۶)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے علم کا سورج آج بھی جوبن پر ہے، آپ نے علم کے ایسے دریا بہائے کہ علما کی عقلیں حیران ہیں اور محبتِ رسول جو اصلِ ایمان ہے آپ نے ہی لوگوں کے دلوں میں بھری ہے۔

اے عاشقانِ امام احمد رضا! دیکھا آپ نے! اللہ کریم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو کیسی بے مثال قوتِ حافظہ عطا فرمائی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ نے اللہ کریم کی اس عظیم نعمت کا بہترین استعمال فرمایا اور اس کے ذریعے فتاویٰ لکھ کر اُمّت پر احسانِ عظیم فرمایا، جس کی واضح مثال آپ کے اکثر فتاویٰ کا مجموعہ **"فتاویٰ رضویہ"** ہے جو اُمّتِ مسلمہ کو دن رات فیض یاب کر رہا ہے۔ آیئے! فتاویٰ رضویہ کا مختصر تعارف اور اس کی چند خصوصیات کے بارے میں سنتے ہیں:

فتاویٰ رضویہ کا تعارف

یاد رہے! **"فتاویٰ رضویہ"** میں موجود ہر فتوے میں دلائل کا سمندر ٹھاٹھے مار رہا ہے۔ فتاویٰ رضویہ کی 30 جِلدیں ہیں۔ جو تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشتَمِل ہے۔ جبکہ ہزارہا مسائل ضِمناً زیرِ بَحث آئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 55 سے زائد عُلُوم پر عُبُور رکھنے والے ایسے ماہر عالِم تھے کہ درجنوں عُلُومِ عقلیہ و نقلیہ پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، ہر تصنیف میں آپ کی علمی شان و شوکت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص فتاویٰ رضویہ تو فِقْہ کے سمندر میں غوطہ لگانے والے کے لئے آکسیجن (Oxygen) کا کام دیتا ہے۔ (اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص ۳۰۲ بتغیر قلیل)

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا　　خَیر سے حافِظہ قوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شریعت اور طریقت کے سمندر تھے اور آپ کا حافظہ بھی بہت مضبوط تھا اسی لیے آپ کا ہر فتویٰ حق پر مبنی ہوتا تھا، تو کیوں نہ کہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیا بات ہے۔

آیئے! اب **"فتاویٰ رضویہ"** کی چند خصُوصِیات کے بارے میں سنتے ہیں:

فتاویٰ رَضَوِیہ کی خصُوصِیات

☆ **فتاویٰ رضویہ** میں علمِ حدیث و علمِ فقہ کی کُتُب کا بھرپُور علم موجود ہے۔ ☆ **فتاویٰ رضویہ** میں

نادر و نایاب حوالوں کا بھی جگہ بہ جگہ ذِکر کیا گیا ہے۔ ☆ **فتاویٰ رضویہ میں** قرآن و حدیث کی روشنی میں سینکڑوں موضوعات پر ہزاروں مسائل کا حل عطا فرمایا گیا ہے ☆ **فتاویٰ رضویہ میں** فنِّ رِیاضی اور علمِ تَوقِیت کے ساتھ ساتھ علمِ میراث کے متعلق بھی نادِر و نایاب تحقیق موجود ہے۔ ☆ **فتاویٰ رضویہ میں** دِیگر مذاہبِ (فِقْہِیَہ) کے قوانین اور جُزئیات کا علم بھی شامل ہے۔ ☆ **فتاویٰ رضویہ میں** ہر مسئلے میں قرآن و سُنَّت کی پیروی کا اِہتمام کیا گیا ہے۔ ☆ **فتاویٰ رضویہ میں** بِدْعات کا ایمان افروز رَدّ کیا گیا ہے۔ ☆ **فتاویٰ رضویہ** کی سب سے بڑی خُصُوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے مُفتیانِ کرام کو فقہی مسائل کے مُعاملے میں وقتاً فوقتاً اس کی ضرورت پڑتی رہتی ہے، بہت سے مفتیانِ کرام فتویٰ دینے کے معاملے میں خاص طور پر فتاویٰ رَضویہ سے مدد (Help) لیتے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔ (آئینۂ رَضویات، حصہ ۲، ص ۲۲۸)

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشِد آپ کا　　فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِین کی خِدمت کا انوکھا جذبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صدرُ الشّریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کے صحیح اور آسان ترجمے کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ترجمہ (Translation) کرنے کی گُزارش کی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے وعدہ بھی فرمالیا۔ پھر صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرت علامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی

اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے، آپ زبانی آیاتِ کریمہ کا ترجمہ کرواتے جاتے اور صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کو لکھتے جاتے۔ پھر جب صدرُ الشّریعہ اور دیگر عُلمائے حاضرین اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ترجمے کا تفسیر کی کتابوں سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ آپ کا اس طرح بروقت ترجمہ کروانا تفسیر کی معتبر کتابوں کے بالکل مُطابق ہوتا تھا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۴۷۵)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے عِلْم کے دریا بہا دیئے عُلَمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۶)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علم کا سورج آج بھی جوبن پر ہے، آپ نے علم کے ایسے دریا بہائے کہ علما کی عقلیں حیران ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دِین کی خدمت کے حوالے سے کس قدر حسّاس تھے کہ اتنی مَصروفیات کے باوُجود بھی اُمّت کی آسانی کے لئے نہایت عُمدہ اور زبردست ترجَمۂ قرآن **"کنزالایمان"** کا اِملا کروادیا، جس کو عُلَمائے کرام نے بالکل شریعت کے مُوافق پایا۔ آیئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اسی ترجمۂ قرآن **"کنزُالایمان"** کی چند خُصُوصیات کے بارے میں بھی سُنتے ہیں، چُنانچہ

ترجمۂ قرآن کنزُالایمان کی خُصُوصیات

☆ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پاک و ہند کے وہ عَظیم تَرین مُتَرجِم (ترجمہ کرنے والے)

(Translator)ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے، جس میں رُوحِ قرآن کی حقیقی جھلک مَوجُود ہے، حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بامُحاوَرہ بھی ہے اور یہ آپ کے تَرجَمے کی بہت بڑی خُوبی ہے۔

☆آپ نے تَرجَمہ کرواتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجَمہ لُغَت کے مطابق ہو اور الفاظ کے مختلف مَعانی میں سے ایسے مَعانی کا انتخاب کیا جائے، جو پہلے اور بعد والی آیت کے تعلُّق کو قائم رکھ سکے۔

☆اس ترجمے سے قرآنی حقائق، عِلْم و مَعارف کے وہ چھپے ہوئے راز ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر دوسرے ترجموں سے واضح نہیں ہوتے۔

☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے ترجمے کی ایک واضح ترین خصُوصیت یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے ہر مُبارک مَقام پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ادب و اِحترام اور عزّت و پاک دامنی کا بالخصوص لحاظ رکھا ہے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۴۷۶)

☆تَرجَمۂ کنزُالایمان علْم و حکمت کا خزانہ اور ایمان کی حقیقی دولت ہے۔

☆تَرجَمۂ کنزُالایمان میں احادیثِ مُبارکہ، تابعین و تبع تابعین کے اقوال اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی قابلِ اعتماد تفسیروں کا خُلاصہ بھی مَوجُود ہے۔

☆تَرجَمۂ کنزُالایمان دُنیا کا بہترین ترجمۂ قرآن ہے، جو کسی لائبریری(Library) میں بیٹھ کر یا کسی دُوسرے ترجمے کو دیکھ کر یا تفاسیر و اَحادیث یا لُغات کی کتابوں کو پڑھ کر نہیں کیا گیا بلکہ زبانی لکھوایا

گیا ہے۔(ماہنامہ معارفِ رضا، ص87، کراچی ستمبر تا نومبر 2008عیسوی)

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی خورشیدِ عِلْم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۷)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قرآنِ پاک کی ایسی خدمت کی ہے کہ صاحبِ قرآن، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ سے راضی ہیں اور آپ کے علم کا سورج آج بھی جوبن پر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یقیناً قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور سلامتی واَمن کے ساتھ زندگی گزارنے والے دُنیا کے تمام ہی مسلمانوں کے لئے راہِ ہدایت کا حقیقی چراغ ہے، جس کے مفہوم ومَطلوب کو سمجھنے کے لئے اس کا آسان ترجمہ ہونا ضروری ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قرآنِ کریم کے مُرَوَّجہ تمام اُردو تراجم میں سب سے بہترین اُردو ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مصروف زِندگی سے کچھ وقت نکال کر تِلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ ترجمۂ کنزالایمان کا مطالعہ کرنے کی عادت بنائیں کہ امیر اہلسنّت ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترجمہ وتفسیر کے ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کے لئے اسلامی بھائیوں کے مدنی انعام نمبر 21 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے کنزُالایمان سے کم اَز کم تین آیات** (مع ترجمہ وتفسیر) **تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی ؟"**

اگر ہم اس مدنی انعام پر روزانہ عمل کریں تو قرآنِ کریم کی تلاوت کی برکت سے ہمارے گھروں میں خیر و برکت کا نُزول ہوتا رہے گا، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے علمِ دین میں اِضافہ ہو گا، قرآنِ کریم کو سمجھنے میں آسانی ہو گی، معلومات کا خزانہ حاصل ہو گا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی 10 جلدوں پر مُشْتَمِل عظیم الشّان تفسیر بنام "**صِراطُ الجِنان**" کا بھی مطالعہ کیجئے، اس تفسیر میں بھی بہت اچھے انداز سے معلومات کا خزانہ اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دِینی خدمات اس قدر قابلِ رشک ہیں کہ جس پر عوام تو عوام عُلَما کی عقلیں بھی حیران ہیں۔ آیئے! اعلیٰ حضرت کی علمی و عملی زندگی کا مختصر خاکہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

اعلیٰ حضرت کی علمی و عملی زندگی کی چند جھلکیاں

☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 10 شَوَّالُ الْمُکَرَّم ہفتے کے دن ہوئی۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 4 سال کی عمر میں ناظرہ قرآنِ پاک ختم کرلیا اور اسی عمر میں فصیح (یعنی خالص) عربی زبان میں گفتگو فرمائی۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 6 سال کی عمر میں پہلا بیان فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 7 سال کی عمر میں رمضان المبارک کے روزے رکھنا شروع کئے۔ ☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 8 سال کی عمر میں وراثت کے مسئلے کا شاندار جواب لکھا۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 8 سال ہی کی عمر میں نحو کی مشہور کتاب "**ھِدَایَۃُ النَّحْو**" پڑھ لی اور اس کی عربی شرح بھی لکھ دی۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **نے** 13

سال10 ماہ اور4 دن کی عمر میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی، دستارِ فضیلت ہوئی، اسی دن فتویٰ لکھنے کا باقاعدہ آغاز فرمایا اور درس و تدریس کا بھی آغاز فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی** تقریباً19 سال کی عمر میں سنّتِ نکاح ادا ہوئی اور ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو** تقریبا21 سال کی عمر میں فتویٰ لکھنے کی باقاعدہ اجازت ملی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو** تقریباً22 سال کی عمر میں شرفِ بیعت اور تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت حاصل ہوئی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً22 سال کی عمر میں پہلی اردو کتاب تحریر فرمائی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو** تقریباً23 سال کی عمر میں پہلی بار زیارتِ حرمین شریفین کا شرف حاصل ہوا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو** تقریبا 23 سال کی عمر میں علمائے مکہ مکرمہ نے اجازتِ حدیث دی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً27 سال کی عمر میں پہلی فارسی کتاب تحریر فرمائی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً31 سال کی عمر میں **68** اشعار پر مشتمل مشہور و معروف قصیدۂ معراجیہ تحریر فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً45 سال کی عمر میں کتاب **"فَتَاوَی اَلْحَرَمَیْن"** تحریر فرمائی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً50 سال کی عمر میں دارالعلوم منظرِ اسلام کی بنیاد رکھی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو** تقریباً51 سال کی عمر میں دوسری بار زیارتِ حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی سال مکے شریف میں ہی صرف 8 گھنٹے میں علمِ غیب مُصْطَفٰے پر مُشْتَمِل عَرَبی رسالہ تحریر فرمایا۔

☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً 52 سال کی عمر میں علمائے مکہ و مدینہ کو سندِ اجازت و خلافت عطا فرمائی اور اسی سال مکہ شریف میں کرنسی نوٹ کے متعلق کتاب لکھی۔

☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً 52 سال کی عمر میں قصیدۂ حضور جانِ نور (شکرِ خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے) تحریر فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے** تقریباً52 سال کی عمر میں بیداری میں

دیدارِ مُصْطَفٰے کا شرف حاصل کیا اور اسی سال کتاب حَسَّامُ الْحَرَمَیْن تحریر فرمائی۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 52 سال کی عمر میں بابُ المدینہ کراچی کو اپنی آمد کا شرف بخشا۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 58 سال کی عمر میں ترجمۂ قرآن کنزالایمان اِملا کروانا شروع کیا۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 64 سال کی عمر میں جماعت **رضائے مُصْطَفٰے** کا قیام فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 66 سال کی عمر میں زمین کی حرکت اور فلسفیوں (Philosophers) کے غلط نظریات کے رد میں تحقیقی رسالہ تحریر فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 67 سال کی عمر میں دو قومی نظریہ پر جامع کلام فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 68 سال کی عمر میں آخری وصیتیں لکھوائیں۔ علم و فن کا یہ عظیم آفتاب 25 صفر المظفر 1340ھ 28 اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن ٹھیک اذانِ جمعہ کے وَقْت تقریباً 68 سال کی عمر میں غروب ہو گیا۔ اللہ کریم کی ان پر کروڑوں رحمتیں ہوں۔ (ماخوذ از حیاتِ اعلیٰ حضرت، جہانِ رضا، سوانح امام احمد رضا، تجلیاتِ امام احمد رضا، تذکرہ امام احمد رضا)

مولا بہر "حدائقِ بخشش" بخش عطّار کو بلا پُرسش
خُلد میں کہتا کہتا جائے گا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۷۶-۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین کے بے شُمار ایسے قیمتی موتی عطا فرمائے کہ جن سے آج بھی اُمّتِ مُسْلِمَہ ہدایت و رہنمائی حاصل کر رہی ہے۔ آپ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے درس و تدریس کے ذریعے عِلْم کے پیاسوں کو سیراب کیا۔ آپ کے فیضان سے مالا مال کئی عُلَما تیار ہوئے۔ آپ کے فیضان سے فیضیاب ہونے کے

لئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اس مدنی کام کے بے شُمار دینی ودُنیوی فوائد ہیں، ✤**مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤**مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤**مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات(Islamic knowledge) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ !اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے 72 صفحات پر مشتمل رسالے **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami .net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے ✤مدنی مذاکرہ کی اہمیت ✤اجتماعی مدنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ✤مدنی مذاکرے کے بارے میں امیر اہلسنت کے مدنی پھول ✤مدنی مذاکرے کے متعلق مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی پھول ✤مدنی مذاکرے کے 26 مدنی پھول ✤مدنی مذاکرے کی شرعی وتنظیمی احتیاطیں وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے علاقے پھُلیلی پار کے مقیم اسلامی بھائی یوں تو بچپن ہی سے دامَنِ عطّار سے وَابَسْتہ تھے مگر شیطان مردُود نے دُنیا کے پُر فَریب نظاروں میں بُری طرح اُلجھا رکھا تھا۔ زندگی کے قیمتی ماہ و سال غَفْلَت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اِسْلَامی سے مُلاقات ہو گئی، جنہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنتے ہیں؟ جواب دیا: نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔** ان اَلْفَاظ نے ان کے دل میں چُھپی اپنے مرشدِ کریم سے مَحَبَّت کو جگا دیا۔ چنانچِہ انہوں نے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری کردہ 50 مَدَنی مذاکروں پر مُشْتَمِل وی سی ڈی (VCD) خرید لی اور روزانہ ایک مَدَنی مُذاکرہ سننے کی سَعَادَت پانے لگے۔ اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر تاثیر گفتگو کی بَرَکَت سے دن بدن گناہوں سے نَفْرَت اور نیکیوں سے مَحَبَّت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مُذاکرے سنے تھے کہ ان کے حُلیے، کردار اور اَندازِ زِندگی میں تبدیلی آنے لگی۔ انہیں نہ صرف سُنّتوں پر عَمَل کا جذبہ ملا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ مَدَنی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگے۔ اَلْغَرَض مَدَنی مذاکروں کے ذریعے ان کی ایسی مَدَنی تَرْبِیَت ہوئی جو 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مَئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بسا اوقات جس کے پاس جتنا علم ہوتا ہے، اُس علم کے مطابق اس کا عمل یا تو بالکل ہی نہیں ہوتا یا اُس علم کے لحاظ سے کچھ کم ہوتا ہے، لیکن قربان جایئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کی شان پر کہ جہاں آپ علم کے سمندر تھے، وہیں عملی میدان میں بھی آپ اپنی مثال آپ تھے، آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بچپن سے لے کر وصال تک کی ساری زندگی شریعت و سنّت، عبادت و رِیاضت، تقویٰ و پرہیز گاری اور خوفِ خُدا و عشقِ مصطفےٰ میں گزری ہے۔ آپ نے بچپن ہی سے عبادت و رِیاضت کو اپنی زندگی (Life) کا حصہ بنالیا، یہی وجہ تھی کہ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، لوگوں میں ہوں یا تنہا بلکہ سخت بیماری کے عالَم میں بھی کبھی عبادت میں کوتاہی واقع نہ ہوئی جیسا کہ

سخت بیماری میں بھی روزہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: ایک سال رَمَضانُ الْمبارَک سے تھوڑا عرصہ قبل والِدِ مرحوم حضرتِ رئیسُ المتکلّمین سَیِّدُنا و مولیٰنا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ رَمَضان شریف میں تم سخت بیمار ہو جاؤ گے، مگر خیال رکھنا کوئی روزہ قضاء نہ ہونے پائے۔ چُنانچِہ والد صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حسبُ الِارشاد واقعی رَمَضانُ الْمبارَک میں سخت بیمار ہو گیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چُھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! روزوں ہی کی بَرَکت سے اللہ کریم نے مجھے صِحّت عطا فرمائی اور صِحّت کیوں نہ ملتی کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک بھی

تو ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوا یعنی **روزہ رکھو صحّت یاب ہو جاؤ گے**۔(دُرِّمَنثور ج ۱ ص ۴۴۰)(ملفوظات، حصہ دوم، ص۲۰۶) اور جب 1339 ھجری کا ماہِ رَمَضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل بیماری اور بہت زیادہ کمزوری (Weakness) کے باعِث اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے اندر اس سال کے موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے، وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے، لہٰذا روزہ رکھنے کے لئے وہاں جانا اِستِطاعت کی وجہ سے فرض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے اِرادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال (ریاست اتراکھنڈ ہند) تشریف لے گئے۔(تجلیات امام احمد رضا، ص ۱۳۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ہمارے اعلیٰ حضرت فرائض کے کیسے پابند تھے کہ سخت بیماری کے عالَم میں بھی روزہ نہ چھوڑا۔ یاد رہے! جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بچپن ہی سے روزے رکھنا شروع کئے اور ساری زندگی کوئی روزہ نہ چُھوٹا یہاں تک کہ رَمَضانُ المبارَک کے روزے رکھنے کے لئے پہاڑ پر بھی تشریف لے گئے، یہی حال آپ کی نماز کا بھی تھا کہ بچپن سے نماز کا ایسا اِہتِمام فرمایا کہ ساری زندگی حتّٰی کہ سخت بیماری میں بھی کوئی نماز نہ چھوٹی۔ آپ نہایت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی نماز کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا محمد حسین چشتی میرٹھی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اعلیٰ حضرت اور نماز

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جس قَدَر اِطمینان، سُکون اور مَسائل کی رِعایت سے نماز پڑھتے تھے اِس کی مِثال ملنی مشکل ہے۔ ہمیشہ میری دو رَکعت ہوتی تو ان کی ایک، جبکہ میری چار رَکعت دوسرے لوگوں کی 6 اور 8 رَکعتوں کے برابر ہوتی اور نماز سے اِس قدر شوق

فرماتے اور جماعت کا اِتنا خیال کرتے کہ بسا اَوقات مَرض کی وجہ سے اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا نہایت دُشوار ہو جاتا مگر جب نماز کا وقت آتا تو بغیر کسی سَہارے (Support) کے خود ہی مسجد تشریف لے جاتے اور معلوم ہوتا کہ پورے طور پر صِحت یاب ہیں۔(انوارِ رضا، ص۲۵۸)

ایک دفعہ جب شدید بیمار ہو گئے، طبیعت اتنی خراب ہو گئی کہ وصیّت نامہ بھی آپ نے لکھوا دیا، تب بھی نماز سے محبت کا حال یہ تھا کہ چار آدمی کرسی (Chair) پر بٹھا کر مسجد لے جاتے اور پھر لاتے، مگر نمازیں ساری مسجد میں ہی پڑھتے تھے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۴۷)

گھسٹتے ہوئے جماعت کے لئے حاضر ہوئے

اِسی بیماری میں ”ایک بار مسجد لے جانے والا کوئی نہ تھا، جماعت کا وقت ہو گیا۔ طبیعت پریشان، ناچار خود ہی کسی طرح گھِسٹتے ہوئے حاضر ہوئے اور باجماعت نماز ادا کی۔(عورتیں اور مزارات کی حاضری، ص ۱۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت سے کیسی مَحَبَّت تھی کہ کسی حال میں جماعت چھوڑنا گوارا نہ تھا، نمازِ باجماعت سے آپ کی مَحَبَّت کا عالم تو دیکھئے کہ شدید بیماری کے سبب چلنے میں دُشواری ہے، لیکن پھر بھی مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا کرنا، اِن کا خاصہ تھا، اس میں اُن نادانوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں جو نماز کے اوقات میں گلی کے کونوں، چوکوں اور دکانوں پر بیٹھے فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔ لاپروائی کا یہ عالم ہے کہ اَذانیں ہو جاتی ہیں، نمازوں کا وقت ختم اور دوسری نمازوں کا وقت آجاتا ہے، مگر افسوس! یہ نادان اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوتے، یوں ہی بعض لوگ سُستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغیر جماعت کے یا پھر گھر میں ہی پڑھ

لیتے ہیں۔

یاد رکھئے: ہر عاقل، بالغ پر جماعت واجب ہے، بغیر شرعی عُذر کے ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہ گار اور جہنم کا حقدار ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، ۱/ ۵۸۲ ملخصاً)

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بے شک میں نے ارادہ کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلادُوں۔

(مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ۔۔۔الخ، ص ۲۵۶، حدیث: ۱۴۸۲)

اگر ہم میں سے کسی کو یوں کہا جائے کہ آپ اپنا مال یہاں بیچیں گے تو 10 گُنا فائدہ ہو گا جبکہ دوسرے شہر میں اس پر **27** گُنا فائدہ ہو گا، تو یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہی کوشش ہو گی کہ اسے دوسرے شہر لے جاکر ہی بیچا جائے۔ ذرا سوچئے! دنیاوی و عارضی فائدے کی خاطر دُور دراز کا سفر کرنے کے لئے بھی ہمارا ذہن بن جاتا ہے مگر آہ! چند قدَم چل کر مسجد میں آکر باجماعت نماز اَدا کرکے **27** گُنا ثواب کمانے کا ذہن نہیں بن پاتا۔ جی ہاں! جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے **27** درجے زیادہ افضل ہے، چنانچہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلَاۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً** یعنی باجماعت نماز ادا کرنا، تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (27) درجے

زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔" (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱/۲۳۲، حدیث:۶۴۵)

آیئے! بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں:

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس رابطہ بالعلماء

اے عاشقانِ رسول! باجماعت نمازوں کا جذبہ بڑھانے کے لئے فیضانِ غوث و رضا سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 107 شُعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس رابطہ بالعلما"** بھی ہے۔ اِس شُعبے کا بُنیادی مَقْصَد عاشقانِ رسول عُلَمائے کِرام مَثَلاً ائمۂ مساجِد اور خُطَبا وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مَدَنی کاموں میں اُن کی مدد (Help) حاصِل کرنا، اُن کی دُعائیں لینا، عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس میں مَدَنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع، مَدَنی مُذاکَرے، مُختلِف سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں عاشقانِ رسول کے جامعات و مدارِس کے طَلَبۂ کِرام کی شِرکت کروانا اور اُن کے لیے مناسِب خَیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلس رابطہ بالعلما"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کے بارے میں مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے بارے میں چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری اُمّت تک پہنچادے گا اللہ پاک (قِیامت کے دن) اُس کو اِس شان کے ساتھ اُٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے لئے گواہی دوں گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/ ۶۸، حدیث: ۲۵۸) (2) فرمایا: اللہ پاک اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔ (ترمذی، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵) ☆ اسلام میں کلامُ اللہ (یعنی قرآن) کے بعد کلامِ رسولِ اللہ (یعنی حدیثِ رسول) کا درجہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲) ☆ ہر انسان پر حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فَرْض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سُنّت جانے ناممکن ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۹) ☆ اَحادیث سے اِنکار کے بعد قرآن پر اِیمان کا دعویٰ باطِلِ محض ہے۔ (نزہۃ القاری، ۱/ ۶۳) ☆ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ واقعی حدیث مبارَکہ ہے، اُس وَقْت تک بَیان نہ کریں۔ (فیضان فاروق اعظم، ۲/ ۴۵۱) ☆ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی عِلْم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اُسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الذی۔۔۔الخ، ۴/ ۴۳۹،

حدیث:۲۹۶۰)☆ایس ایم ایس(SMS) کے ذریعے بغیر حوالے کے کوئی بھی حدیث آگے نہ بھیجیں جب تک کسی عاشقِ رسول صحیح العقیدہ مُفتی صاحب یا کسی عالمِ دین سے تصدیق نہ کروالیں۔(فیضانِ فاروق اعظم،۲/۴۴۰)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب"**بہارِ شریعت**"حِصّہ 16 (312صفحات)نیز120صفحات پر مُشْتَمِل کتاب"**سُنّتیں اور آداب**"ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اوراس کا مطالَعہ فرمایئے۔سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اِبنِ وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئے۔ لوگوں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کیا تو حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہر دن ستّر (70) ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں جو رسُولِ پاک، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَبر شریف کو گھیر لیتے ہیں، اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے

ہیں، حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ (آسمانوں کی جانب) چڑھ جاتے ہیں اور ان کی طرح (دوسرے فِرِشتے) اُترتے ہیں، وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں، حتّٰی کہ جب زمین کھُلے گی تو حُضُورِ انور، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ستّر (70) ہزار فِرِشتوں (کے جُھرمٹ) میں نکلیں گے جو حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہنچائیں گے۔ (مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الکرامات، ۲/۴۰۱، حدیث: ۵۹۵۵)

بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود بھیجتے ہیں مگر یہ ستر (70) ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضریِ دربار کی اجازت ہوتی ہے، یہ حضرات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے، اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا، ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُور ستّر (70) ہزار فِرِشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں:) یعنی قیامت کے اس دن کی ڈیوٹی والے فرشتے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی جُھرمٹ میں لے کر ربّ تعالٰی تک پہنچائیں گے دُولہا کی طرح۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۲۸۲ تا ۲۸۳)

امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کیا خُوب ارشاد فرماتے ہیں:

ستّر ہزار صُبح ہیں ستّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۰)

مختصر وضاحت: یعنی صبح و شام مسلسل ستر (70)، ستر (70) ہزار فرشتے مدینے کے تاجدار، دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حسین زلفوں اور چہرۂ انور کی آٹھوں پہر تعریف و توصیف کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جتنی اَچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکّۂ مکرمہ ہو یا مدینۂ طیبہ دونوں ہی انتہائی قابلِ احترام و لائقِ تعظیم جگہیں ہیں، جن کی عظمت و رِفعت اور شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے لگایا

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

جاسکتا ہے کہ مکے اور مدینے کو ربِّ کریم نے جن ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا ہے وہ کسی اور شہر کے حصے میں نہ آسکیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ مکے شریف میں مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز **بیتُ اللہ شریف** موجود ہے اور مدینۂ منوّرہ میں سَرورِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نور برساتا **مزارِ پُر انوار** ہے۔ آج ہم اِنْ شَآءَ اللہ کعبۂ مُشرفہ کی شان و عظمت اور حج کے فضائل و برکات سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے، یاد رکھئے! شہرِ محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں، مگر ان سب میں **کعبے شریف** کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ قرآنِ مجید کی طرح کعبۂ معظمہ کی حفاظت کا ذمہ بھی ربِّ کریم نے اپنے ذِمَّۂ کرم پر لے رکھا ہے کہ کوئی طاغوتی طاقت (یعنی باطل پرست شیطانی طاقت) نہ قرآنِ مجید کو فنا کرسکتی ہے نہ کعبہ شریف کو صَفحۂ ہستی سے مٹا سکتی ہے کیونکہ خداوندِ کریم ان دونوں کا محافظ و نگہبان ہے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۲۲۶)

آیئے! حصولِ برکت کے لئے خانۂ کعبہ کی شان و عظمت سے متعلق ایک حکایت ملاحظہ کیجئے،

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر مَحْشر میں لایا جائے گا

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”تورات شریف“ میں ہے کہ اللہ پاک بروزِ قیامت اپنے 7لاکھ مُقرَّب فِرِشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زَنجیر ہوگی، اللہ پاک فرمائے گا: ”جاؤ! اور **کعبہ** کو ان زنجیروں میں باندھ کر مَحشر کی طرف لے آؤ،“ فِرِشتے جائیں گے اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے گا: ”اے کعبۃُ اللہ! چل۔“ تو کعبۂ مُبارَکہ کہے گا: ”میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہو جائے۔“ فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پُکارے گا: ”تو سُوال کر!“، تو کعبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: ”اے اللہ پاک! تُو میرے پڑوس میں مدفون مؤمنین کے حق میں میری شَفاعت قبول فرما۔“ تو کعبہ شریف ایک آواز سُنے

گا:"میں نے تیری درخواست قبول فرمالی۔"حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:"پھر مکّۂ مکرّمہ میں دَفن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے گِرد جمع ہو کر تلبیہ (یعنی لبیک) کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل۔ تو وہ کہے گا:"میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قبول نہ ہو جائے۔" تو فضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا:تُو مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ تو کعبہ شریف کہے گا:"اے اللہ پاک! تیرے گنہگار بندے جو اکٹھے ہو کر دُور دُور سے غُبار آلود میرے پاس آئے۔ انہوں نے اپنے اَہل وعِیال اور اَحباب کو چھوڑا، اُنہوں نے فرمانبرداری اور زِیارت کے شوق میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق مناسکِ حج ادا کئے، تو میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ ان کے حق میں میری شَفاعت قبول فرما، ان کو قِیامت کی گھبراہٹ سے اَمن عنایت فرما اور انہیں میرے گِرد جمع کر دے۔"تو ایک فِرِشتہ نِدا دے گا:اے کعبہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہوں کا ارتِکاب کیا ہو گا اور ان پر اِصرار کر کے اپنے اُوپر جہنَّم واجِب کر لیا ہو گا۔ تو کعبہ عَرض کرے گا:"اے اللہ پاک! اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شَفاعت قبول فرما جن پر جہنّم واجِب ہو چُکا ہے۔" تو اللہ پاک فرمائے گا:"میں نے اُن کے حق میں تیری شَفاعت قبول فرمائی۔" تو وُہی فِرِشتہ نِدا کرے گا:جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ اللہ پاک ان سب کو کعبے کے گِرد جَمْع کر دے گا۔ ان کے چہرے سَفید ہوں گے اور وہ جہنَّم سے بے خوف ہو کر طواف کرتے ہوئے تلبیہ کہیں گے۔ پھر فِرِشتہ پکارے گا:اے کعبۃُ اللہ! چل۔ تو کعبہ شریف (اس طرح) تلبیہ کہے گا:"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ، بِیَدَیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ،" پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ محشر تک لے جائیں گے۔ (الروض الفائق ص ٦٦)

کعبے کی رونق، کعبے کا منظر اللّٰہُ اکبر اللّٰہُ اکبر دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللّٰہُ اکبر اللّٰہُ اکبر
حمدِ خدا سے تر ہیں زبانیں کانوں میں رس گھولتی ہیں اذانیں بس اک صدا آرہی ہے برابر اللّٰہُ اکبر اللّٰہُ اکبر
دیکھا صفا بھی مَروہ بھی دیکھا، تیرے کرم کا جلوہ بھی دیکھا دیکھا رواں اک سروں کا سمندر اللّٰہُ اکبر اللّٰہُ اکبر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۂ مُکَرَّمہ کو کیسی عظیمُ الشّان خُصوصیات و بَرَکات سے نوازا کہ جس جس خوش نصیب کی کعبہ شریف سفارش کرے گا، ان سب کو اللہ کریم اپنی رحمت سے معاف فرمادے گا، انہیں اپنی رضا عطا فرمائے گا اور انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی کعبے شریف کی عظمت کو سمجھیں، اس سے خوب خو ب محبت کریں، اس کی اہمیت اور عظمت کو اپنے دل میں مزید اُجاگر کریں، ہم دنیاوی اُلجھنوں میں گرفتار رہنے کے بجائے حَرَمَین طَیِّبَیْن کی حاضِری کے لئے کوششیں جاری رکھیں، اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر دُعائیں مانگیں، والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں، اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھُلے گا، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہو گا۔

اللہ کوئی حج کا سبب اب تو بنادے
جلوہ مجھے پھر گنبدِ خضرا کا دکھا دے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیتُ اللہ شریف کی شان و عظمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکہ شریف میں واقع بیتُ اللہ شریف وہ مقدس مقام ہے کہ جس کی تعریف وتوصیف آیاتِ قرآنیہ میں موجود ہے۔ چنانچہ

پارہ4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر96 میں اللہ کریم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ (پ۴، آلِ عمران: ۹۶)

صَدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ کریم نے طاعت وعبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا مقام بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبۂ مُعَظَّمہ ہے جو شہر مکّۂ مُعَظَّمہ میں واقع ہے۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں کعبہ شریف کی کچھ خصوصیات بیان ہوئی ہیں، آیئے! سنتے ہیں:

(1)... (کعبہ شریف) سب سے پہلی عبادت گاہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی طرف نماز پڑھی۔

(2)... (کعبہ) تمام لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ بیتُ المقدس مخصوص وقت میں خاص لوگوں کا قبلہ رہا۔

(3)... (کعبہ شریف) مکہ معظمہ میں واقع ہے، جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے۔

(4)... کعبہ شریف کا حج فرض کیا گیا۔

(5)...حج ہمیشہ صرف کعبے کا ہوا، بیتُ المقدس قبلہ ضرور رہا ہے، لیکن کبھی اس کا حج نہ ہوا۔

(6)...کعبہ شریف کو امن کا مقام قرار دیا گیا ہے۔

(7)...کعبہ شریف میں بہت سی نشانیاں رکھی گئیں جن میں ایک مقامِ ابراہیم ہے۔

(8)...پرندے کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو اِدھر اُدھر ہٹ جاتے ہیں۔

(9)...جو پرندے بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں، اِسی سے اُنہیں شِفا ہوتی ہے۔

(10)...وحشی جانور ایک دوسرے کو حرم کی حدود میں اِیذا نہیں دیتے، حتّٰی کہ اس سرزمین میں کُتّے ہرن کے شکار کیلئے نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے۔

(11)...لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔

(12)...ہر شبِ جمعہ کو ارواحِ اَولیاء اس کے اردگرد حاضر ہوتی ہیں۔

(13)...جو کوئی اس کی بے حرمتی و بے ادبی کا ارادہ کرتا ہے، برباد ہو جاتا ہے۔

(صراط الجنان، ۲/۱۶، ۱۵ ملتقطاً)

رات دن رحمت برستی ہے جہاں پر جُھوم کر اُن طوافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ مصطفےٰ کا شہر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکۂ مکرمہ اور کعبہ شریف کی اور بھی کئی خصوصیات ہیں، ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہی وہ شہر ہے جہاں تاجدارِ مکہ ومدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ۳۰،البلد:۱،۲)

ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں لکھا ہے: گویا کہ ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!، مکۂ مکرمہ کو یہ عظمت آپ کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

(تفسیر کبیر، البلد، تحت الآیۃ:۲، ۱۱/۱۶۴)

حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”علماء فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی کتاب میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ اور کسی نبی کی رسالت کی قسم یاد نہ فرمائی اور سورۂ مبارکہ ”لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ“ اس میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انتہائی تعظیم و تکریم کا بیان ہے کیونکہ اللہ پاک نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام ”بلدِ حرام“ اور ”بلدِ امین“ ہے، مُقَیَّد فرمایا ہے اور جب سے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مبارک شہر میں نزولِ اِجلال فرمایا تب سے اللہ پاک کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا اور اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ ”شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ“ یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے

سے ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اللہ کریم کا اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم یاد فرمانا اس چیز کا شرف اور فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور دیگر اَشیاء کے مقابلے میں اس چیز کو ممتاز کرنے کے لئے ہے جو لوگوں کے درمیان موجود ہے تاکہ لوگ جان سکیں کہ یہ چیز انتہائی عظمت و شرافت والی ہے۔(مدارج النبوہ، باب سوم در بیان فضل وشرافت، ۱/ ۶۵)(صراط الجنان، ۱۰/ ۶۷۹)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملا کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کی گلیوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک قدموں کے بوسے لئے ہیں، یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کی ہواؤں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مقدس سانسوں کو چُوما ہے، یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کے گلی کُوچوں میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پسینۂ خوشبودار کی خوشبوئیں پھیلی ہیں، یہی وہ شہر ہے جہاں کے خوش نصیب شجر و حجر نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت کی ہے۔ یہ وہ شہر ہے جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے مبارک بچپن اور جوانی کے خوبصورت لمحات گزارے ہیں، یہ وہ شہر ہے جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اعلانِ نبوت فرمایا ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے تبلیغِ اسلام کا آغاز فرمایا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس مبارک شہر اور اس میں واقع بیتُ اللہ شریف کی محبت کو اپنے دل میں بڑھائیں، اور جب مقدر یاوری کرے اور اس شہر میں جانا نصیب ہو تو اس کا خوب ادب واکرام کریں اور ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں، آیئے! خانہ کعبہ کے چند آداب سنتے ہیں: * ہمیں چاہیے کہ ہم کعبۃُ اللہ کی طرف پاؤں نہ پھیلائیں، * اس کی طرف

معاذاللہ تھوک نہ پھینکیں، * اس کی طرف منہ کرکے کُلّی نہ کریں، * اس کی طرف پیٹھ کرنے سے بچیں، * کعبے کی بے حُرمتی نہ کریں، * اس کے بارے میں بُرے الفاظ زبان سے نہ نکالیں * الغرض اس کی ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں، * اس سے خوب خوب محبت کریں۔ اگر ہم ان تمام باتوں پر عمل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اِنْ شَآءَاللہ ہمیں خوب خوب رحمتیں اور برکتیں نصیب ہوں گی۔اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابتدائے اسلام میں قبلہ بیت المقدس تھا، چنانچہ مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرتے تھے، پھر بعد میں قبلہ بیتُ اللہ شریف قرار پایا، اس کا پسِ منظر کیا ہے، آیئے سنتے ہیں: چنانچہ پارہ 2 سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 144 میں ربِّ کعبہ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ **ترجمۂ کنز الایمان:** ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا

(پ۲، البقرۃ، ۱۴۴) آسمان کی طرف منہ کرنا

کعبہ شریف قبلہ کیسے بنا؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہیں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور نبیِ کریم ، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ پاک کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرف منہ کرکے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ البتہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک دِل کی خواہش یہ تھی کہ خانۂ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنادیا جائے، اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ بیت المقدس کو قبلہ

بنایا جانا حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ناپسند تھا بلکہ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے علاوہ کثیر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قبلہ تھا اور ایک وجہ یہ تھی کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے یہود فخر و غرور میں مبتلاء ہو گئے اور یوں کہنے لگے تھے کہ مسلمان ہمارے دین کی مخالفت کرتے ہیں لیکن نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن نماز کی حالت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس امید میں بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کو رِضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانۂ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نماز ہی میں خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے، مسلمانوں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ اسی طرف رُخ کیا اور ظہر کی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کی گئیں۔

قبلے کی تبدیلی میں حکمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبلہ کی تبدیلی کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہو جائے گا کہ کون حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر قبلہ تبدیل کرتا ہے اور کون آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۳، ۲/۹۰)

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اسی طرح قبلہ کی تبدیلی سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اللہ پاک کو اپنے حبیب، دُکھیا دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ پاک اپنے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چاہتوں کو پورا فرماتا ہے۔ امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وجہ سے قبلہ تبدیل فرمایا اور اس آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں میری رضا ہے بلکہ یوں ارشاد فرمایا: فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔ تو گویا کہ ارشاد فرمایا: اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہر کوئی میری رضا کا طلبگار ہے اور میں دونوں جہاں میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۴، ۲/۸۲)

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

زَہے عزّت و اِعْتِلائے محمد — کہ ہے عرشِ حَق زیرِ پائے محمد
مَکاں عرش اُن کا فَلَک فَرْش اُن کا — مَلَک خادمانِ سَرائے محمد
خُدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محوِ لِقائے محمد
دَمِ نَزع جاری ہو میری زَباں پر — محمد محمد خدائے محمد
عَصائے کلیم اژدہائے غَضَب تھا — گِروں کا سَہارا عَصائے محمد
خُدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالَم — خُدا چاہتا ہے رضائے محمد

(حدائقِ بخشش، ص۶۶، ۶۵)

مختصر وضاحت: واہ واہ! کیا بات ہے، اللہ پاک نے کیسا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ عرشِ الٰہی اپنی تمام بلندیوں کے باوجود رسولِ پاک، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں تلے ہے۔ ہمارے آقا،

مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کتنی بلند ہے کہ عرش ان کا مکان ہے، آسمان ان کے لیے فرش کی طرح ہیں اور فرشتے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے درِ دولت کے نوکر چاکر ہیں۔ جن آنکھوں نے اللہ پاک کے حبیب، دکھیا دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار کیا، اللہ پاک اُن آنکھوں کو اس قدر پیار سے دیکھتا ہے کہ ایسی آنکھ والوں کو تمام اُمّت پر فضیلت عطا کر دی۔ جب میرا دم نکل رہا ہو تو میری زبان پر مکی مدنی لجپال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے ربِّ کریم کا نام ہی ہو۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عصا بڑا غضبناک اژدہا (بہت بڑا سانپ) بن کر سانپوں کو نگل گیا جبکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک عصا گرتے ہوؤں کا سہارا بنتا ہے۔ دونوں جہاں اللہ پاک کی رضا چاہتے ہیں جبکہ وہ خدا ہو کر مصطفےٰ کریم عَلَیْہِ السَّلَام کی رضا چاہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! تمام اہلِ دنیا اللہ پاک کی رضا چاہتے ہیں مگر وہ خدائے واحد مصطفےٰ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا چاہتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا ہی رضائے الٰہی ہے کہ وہ وہی چاہتے ہیں جو اللہ پاک چاہتا ہے، جس سے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ راضی ہو گئے اس سے ربِّ کریم بھی راضی ہو جاتا ہے کہ وہ اُسی سے راضی ہوتے ہیں کہ جس کے نصیب میں ربّ کی رضا ہو۔ ہمیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو راضی کرنے کے لیے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّتوں کے سائے میں زندگی گزارنی چاہیے تاکہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے اللہ پاک کو راضی کر سکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہمیں یہی ذہن دیتا ہے کہ ہم سُنّتوں کے پیکر بن جائیں۔

ہم سب بھی اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"یومِ تعطیل اِعتکاف"** بھی ہے۔ اِس مدنی کام کے ذریعے **شہر کے وہ علاقے یا اطراف** (گاؤں، دیہات، گوٹھ وغیرہ) جہاں ابھی **مدنی کام شروع کرنا** ہے یا مدنی کام کو **مزید مضبوط** کرنا ہے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے والے **مبلغین** تیار کرنے ہیں، **ویران مساجد کو آباد** کرنا ہے، اس مدنی کام کے ذریعے ان مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کے **جدول** میں، ہفتہ وار چھٹی کے دن، جمعہ سے مغرب تک ایک دن کے جدول کے مطابق مقامی لوگوں کو سُنّتیں و آداب سکھانا، روزمرّہ کی دُعائیں یاد کروانا، نماز کے بُنیادی مسائل سے آگاہی وغیرہ شامل ہے۔ مقامی ذمہ داران کے ساتھ **جامعۃ المدینہ** کے طلبۂ کرام بھی **"یومِ تعطیل اعتکاف"** والا مدنی کام کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یومِ تعطیل اِعتکاف کا سارا جدول مسجد میں ہی ہوتا ہے، جس کی برکت سے مساجد بھی آباد رہتی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ (پارہ 10 سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں) اللّٰہُ خالق و مالک کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔[1]

---

1 ... ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم: ۲۶۲۶، ۴/۲۸۰

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ کریم اُسے اپنا مَحبوب بنالیتا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بھی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مسجد بھرو تحریک میں شامل ہو جائیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ مدنی ماحول مسجدیں آباد کرنے، لوگوں کو نمازی بنانے، گناہوں سے بچانے اور انہیں صلوٰۃ وسُنَّت کے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہوئی اور ان کی زندگیوں میں حقیقی مدنی انقلاب برپا ہوا ہے۔

آیئے! بطورِ ترغیب، فلموں، ڈراموں سے توبہ کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی زندگی میں برپا ہونے والے **مدنی اِنقلاب** کی ایک ایمان افروز مدنی بہار مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

گناہوں سے چھٹکارا کیسے ملا؟

قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وقت برباد کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک تشریف لایا تو مجھ گناہ گار کو بھی نمازوں کے لئے مسجد میں حاضری کی سعادت ملنے لگی۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی فیضانِ سنت سے درس دیتے تھے۔ درس کے بعد وہ بڑی مِلنساری سے ملاقات کیا کرتے، ان کا حُسنِ اخلاق دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا۔ ایک دن میری اُن سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑے پُرتپاک انداز میں ملے اور جمعرات کو ہونے

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۲/۱۳۵

والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے شرکت کی نیت کرلی۔ جمعرات آنے سے پہلے ہی مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کا کیسٹ بنام "**پُل صراط کی دہشت**" کہیں سے میسّر آگیا۔ میں نے نہایت توجہ سے بیان سننا شروع کیا۔ "**پُل صراط**" کا نام تو میں نے پہلے بھی سُن رکھا تھا مگر پُل صراط عُبُور کرنے کا مرحلہ اتنا دہشت ناک ہے، اس کا پتا مجھے یہ بیان سُن کر چلا۔ جب میں نے اپنے گناہوں، پھر کمزور بدن کی طرف نظر کی تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ میں پُل صراط کیونکر پار کرسکوں گا چنانچہ میں نے اپنے ربّ کی نافرمانیوں سے توبہ کرکے سُدھرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کی برکت سے سُنّت کے مطابق داڑھی شریف، عمامہ اور سفید لباس سجالیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج ایک اہم فریضہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بیتُ اللہ شریف کے فضائل وبرکات سے متعلق سُن رہے تھے، بیتُ اللہ شریف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر سال دنیا کے کونے کونے سے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں۔ اپنی نسل، اپنی زبان، اپنے رنگ اور اپنے وطن کے امتیازات مٹا کر بیک وقت "**صدائے لبیک**" بلند کرتے ہوئے فریضۂ حج ادا کرتے ہیں۔ ہر طرف سے آواز آرہی ہوتی ہے:

لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

حج ارکانِ اسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اور اہم عبادت ہے، اللہ کریم نے صاحبِ استطاعت لوگوں

پر اسے فرض فرمایا ہے، جو فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی (Negligence) کرے سخت گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہے، اللہ پاک پارہ 4 سُورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 97 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حج بہت بڑی نعمت ہے، حج کی سعادت پانے والے خوش نصیبوں پر اللہ پاک خُصُوصی کرم نوازیاں فرماتا ہے، وہ پاک پروَردگار حج کرنے والوں کو حج کے بدلے میں ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازتا ہے جن کے مُتَعَلِّق سُن کر مُسلمانوں کے دلوں میں بھی ان مُقدّس مقامات کی زِیارت کا ذوق و شوق مزید مچلنے لگتا ہے۔ آیئے! حج فرض ہونے کی شرائط کے متعلق سنتے ہیں۔

حج فرض ہونے کی شرائط

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: حج فرض ہونے کی آٹھ (8) شرطیں ہیں جب یہ تمام شرائط پائی جائیں گی، تب ہی حج فرض ہو گا ورنہ نہیں اور وہ آٹھ (8) شرائط یہ ہیں: (1) اِسلام (2) تَندُرست ہونا (یعنی اس کے اعضاء سلامت ہوں، اندھا نہ ہو، کیونکہ اپاہج اور فالِج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں ہے) (3) عاقل ہونا (یعنی عقلمند ہو کہ مجنون پر حج فرض نہیں) (4) بالغ ہونا (5) آزاد ہونا (یعنی لونڈی اور غلام پر حج فرض نہیں) (6) سفر پر آنے والے اخراجات کا مالک ہو اور سواری پر بھی قادر ہو (7) دَارُ الْحَرب میں نہ ہو یا ہو مگر یہ بھی جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں سے ایک فرض حج کی ادائیگی

بھی ہے اگر اسے اس کا علم نہیں تو اِس پر حج فرض نہیں ہو گا۔(8)وقت کا ہونا(یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائی جائیں)۔(بہارِ شریعت، حصہ ششم،۱/۱۰۳۶تا۱۰۴۳،ملتقطاً بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کے فضائل

آیئے!حج کے فضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعاماتِ خداوندی کے مُتَعَلِّق 4فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا:جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ پاک اُس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ اُس کیلئے قیامت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔(مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۴۴۱، حدیث:۶۳۲۷)
2. ارشاد فرمایا:جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سلام و مُصافحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہو چکی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/۴۷۲، حدیث:۲۵۳۸)

3. ارشاد فرمایا:حج کیا کرو! کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۴۱۶، حدیث:۴۹۹۷)

4. ارشاد فرمایا:حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400(مُسلمانوں) کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔(کنز العمال، حرف الحاء، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء:۵، ۳/۷، حدیث:۱۱۸۳۷)

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے

بڑی سرکار میں پہنچے مُقدّر یاوَری پر ہے
نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ مُنہ قابل دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پَروَر ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیسی کیسی نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

(ذوقِ نعت، ص۲۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا! ربِّ کریم حاجیوں پر کتنا مہربان ہے اور ان پر کیسی کیسی نوازشیں فرماتا ہے، ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے، انہیں مغفرت کے پروانے عطا فرماتا ہے، انہیں 400 مسلمانوں کی شفاعت کا اختیار عطا فرماتا ہے۔ اور جو حج کے ارادے سے نکلے اور فوت ہو جائے تو اس کیلئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ یقیناً **حج کی سعادت پانے والا** ربّ کی رِضا حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ **حج کی سعادت پانے والا** رحمتوں اور برکتوں کے سائے میں ہوتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اللہ پاک کی امان میں ہوتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرواتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** شیطان کے چُنگل سے نکل جاتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کرتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** گویا رحمتِ الٰہی میں غوطے لگاتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** کعبہ شریف کے پُرنور نظاروں سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** قدم قدم پر نیک بندوں کی یادیں تازہ کرتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اللہ پاک کے نیک بندوں کے راستے پر چلتا ہے، اَلْغَرَض! **حج کی سعادت پانے والا** دنیا و آخرت کی کئی

بھلائیوں کا مستحق ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ حج اُسی طرح ادا کرنا کہلائے گا جس طرح کرنے کا حکم ہے، حج کے مسائل سیکھنے ہوں گے، ذوق وشوق کے ساتھ یہ سفر ہو اور دن رات **فِسق وگناہوں سے پاک** ہوں۔ اللہ پاک ہمیں بھی بار بار حجِ بیتُ اللہ کی سعادتیں عطا فرمائے۔

یوں تو حج میں بہت سے کام کئے جاتے ہیں، ان میں سے ایک **طواف** بھی ہے، حج کی سعادت پانے والا کعبۃُ اللہ شریف کے گرد پروانہ وار چکر لگاتا ہے، جسے **طواف** کہتے ہیں۔ طواف بھی ایک ایسی عبادت ہے جو دنیا بھر میں صرف **مکہ مکرمہ** میں میسر آتی ہے، آیئے طوافِ خانۂ کعبہ کے فضائل پر مشتمل 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

طواف کے فضائل

1. جس نے گِن کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2 رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے 10 گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور 10 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج۲ ص۲۰۲ حدیث۴۴۶۲)

2. جو بیتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (المعجم الکبیر، ج۲۰، ص۳۶۰ حدیث۸۴۵)

ہر برس کاش! آ کے مکّے میں
لُطف اُٹھاؤں طواف کا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ **اللہ** پاک کے نیک بندے عشقِ الٰہی میں ڈُوب کر حج کی سعادت پانے نکلتے تھے، ان کا حال یہ ہوتا تھا کہ آہ وزاری، شب بیداری اور کثرت سے اَشک باری ان کا معمول ہوتا تھا۔ آیئے! اسی بارے میں ایک حکایت سنتے ہیں:

میں کیوں نہ روؤں؟

منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حج کے لئے (اپنے گھر سے) نکلے، جب آپ مسجِد الحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھ کر رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی آواز بلند ہو گئی، آپ سے عَرض کی گئی: بے شک سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں لہٰذا اپنی آواز میں کچھ نرمی پیدا کیجئے، ارشاد فرمایا: میں کیوں نہ روؤں؟ شاید کہ میرے رونے کے سبب اللہ مجھ پر نظرِ رحمت فرمادے اور میں بروزِ قیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں، پھر آپ نے بیتُ اللہ کا طَواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھی، جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آپ کے آنسوؤں سے تَر تھی۔ (رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ الثانیۃ والسبعون، ص۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضرت امام عالی مقام حضرت سَیِّدُنا

امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پوتے جنابِ حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیا کیفیت تھی، اللہ پاک ان کے صدقے ہمیں بھی عبادات میں اخلاص عطا فرمائے اور جو عاشقانِ رسول حج کی سعادت پائیں، اللہ پاک سب کو حجِ مقبول کی سعادتیں عطا فرمائے۔ علمائے کرام نے حجِ مقبول کی کئی نشانیاں بیان فرمائی ہیں، آیئے ان میں سے چند نشانیاں ہم بھی سنتے ہیں۔ چنانچہ

مقبول حج کی نشانیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے، قَبولیّتِ حج کی ایک علامت یہ ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکْر و فِکْر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔ (احیاء العلوم، ۱/۸۰۳) ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبْرُور (حجِ مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۶۷) ☆ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے، کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۵۱ بتغیر قلیل) ☆ مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ ہے جو لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۸۷ بتغیر قلیل) ☆ جبکہ شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جس کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک و شُبہ ہو، بلکہ محض اللہ کی رِضا کے لئے ہو۔ (بہشت کی

کنجیاں، ص۷۰ ابتغیر قلیل)

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یاربِّ مصطَفٰے میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مصطَفٰے

دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطَفٰے

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص۱۲۹)

کیجئے حج کا شرف مجھ کو عطا کیجئے رحمت اے نانائے حسین

پھر طوافِ خانۂ کعبہ کروں کیجئے رحمت اے نانائے حسین

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حجِ مقبول کی کچھ نشانیاں ہم نے سُنیں، مگر اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ اگر ہمیں کسی حاجی میں یہ نشانیاں نظر نہ آئیں تو ہم اس کے بارے میں بد گمانی میں مبتلا ہو جائیں اور دوسروں کو بتاتے پھریں کہ فُلاں کا حج قبول نہیں ہوا کیوں کہ نشانیاں نہیں پائی جا رہیں۔ یقیناً ہمارا خالق و مالک جسے چاہتا ہے نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے حج کی سعادتیں عطا فرماتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہر حال میں حُسنِ ظن کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔

اللہ پاک ہمیں ہر حال میں دوسروں سے حُسنِ ظن قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اثاثہ جات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی 107

شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمات سر انجام دے رہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس اثاثہ جات"** بھی ہے۔ مجلس اثاثہ جات کا بنیادی کام دعوتِ اسلامی کیلئے جائیداد مثلاً(مسجد، مدرسۃ المدینہ / جامعۃ المدینہ، مدنی مراکز بنام فیضانِ مدینہ، یا دیگر امور جن کیلئے خریداری کرنے یا وقف کرنے یا انتظام لینے کی شرعی و تنظیمی اجازت ہے) ان کو خریدنے یا وقف کروانے اور قانونی معاملات کو شرعی و تنظیمی طریقِ کار کے مطابق سر انجام دینا ہے۔ دعوتِ اسلامی اب تک تقریباً6100 سے زائد جگہیں حاصل کر چکی ہے۔ اس مجلس کے تحت چند ذیلی شعبہ جات بھی قائم کئے گئے ہیں جو کہ دعوتِ اسلامی کے تمام اثاثہ جات کے اصل کاغذات کو حکومتی / قانونی / محکمہ اراضی کے اصول وضوابط کے مطابق چیک کر کے **"دعوتِ اسلامی ٹرسٹ"** کے نام منتقل کروایا جاتا ہے۔ اسی مجلس کے تحت وقف شدہ اثاثوں کا تحفظ اور تعمیرات کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ اس مجلس سے متعلقہ اسلامی بھائیوں کی شرعی و تنظیمی تقاضوں کے مطابق تربیت بھی کی جاتی ہے۔ جس میں وقف کے شرعی تقاضوں کو پورا کرنے کا طریقِ کار، تعمیرات اور چندے کے امور میں شرعی و تنظیمی احتیاطیں کرنے پر خصوصی تربیت کی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں☆جُمعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔(دُرِّمُختار، ۹/۶۶۸)صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مَوْلانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن ترَشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن ترَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار، ۹/۶۶۸۔ بہارِشریعت حصّہ۱۶ ص ۲۲۶،۲۲۵)☆ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُ الْعُلوم، ۱/۱۹۳)☆ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔(اَیضاً)☆ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری، ۵/۳۵۸)☆دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔(اَیضاً)☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔(اَیضاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹا دے گا۔[1]

---

1 ... سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۲۱/۶، حدیث: ۹۸۹۲

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کا موضوع ایک عاشقِ مدینہ کے لیے بہت ہی پیارا موضوع ہے، آج ہم جس موضوع سے مُتَعَلِّق بیان سُنیں گے اس موضوع پر جب بات کی جاتی ہے تو عاشقانِ رسول، مدینے کے عاشقوں کے دل خوشی سے جھُوم اُٹھتے ہیں، چہرے پر مسکراہٹ آجاتی

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہے، مسرت و خوشی کی کیفیت بن جاتی ہے، جبکہ کچھ کی تو آنکھیں یادِ مدینہ میں نَم ہو جاتی ہیں، ہجر و فراق میں آہ وزاری کی جاتی ہے، وارفتگی اور شوق کے عالم میں زبان پر بے اختیار مدینہ مدینہ کی رَٹ لگ جاتی ہے۔ جی ہاں! آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"محبتِ مدینہ"** یقیناً سچا عاشق اپنے محبوب کی ہر ایک چیز سے محبت کرتا ہے اور جس شہر میں محبوب خود جلوہ گر ہو، سچے عاشق کو تو اس شہر کے کانٹے بھی عزیز ہوتے ہیں، شہر مدینہ وہ شہر ہے جہاں **اللہ** پاک کے پیارے نبی، اُمّت کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ گر ہیں، یہی وجہ ہے کہ عاشقانِ رسول اس شہر سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں اور اپنے دلوں میں شہرِ مدینہ کے لیے خاص اُلفت و محبت پاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی شہرِ حبیب کی محبت نصیب فرمائے۔ آج ہم مَحبّتِ مدینہ کے واقعات، شہرِ مدینہ کے فضائل اور دیگر کئی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے کہ سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے ہم امامِ عشق و مَحبّت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مدینے سے محبت سے مُتَعلِّق ایک واقعہ سنتے ہیں:

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور مَحبّتِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرکانِ حَج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار ہوگئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری کے طَوِیل ہو جانے میں مجھے زِیادہ فِکْر، حاضِرِیِ سَرکارِ اَعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تھی۔ جب بُخار کو طُول پکڑتا دیکھا، میں نے اُسی حالت میں قَصْدِ حاضِری کِیا، (عرب شریف کے) عُلَماء

روکنے لگے۔ اوّل تو یہ فرمایا کہ حالت تو تمہاری یہ ہے اور سَفَرِ طَوِیل! میں نے عَرض کی: ”اگر سچ پُوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف (مزہ) نہیں۔“ اُنہوں نے پھر اِصرار اور میری حالت کا اِشْعَار کیا (یعنی مجھے میری حالت یاد دِلائی)۔ میں نے حدیث پڑھی: ”مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زِیارَت نہ کی اُس نے مجھ پر جَفا کی“ (عرب شریف کے علماء نے) فرمایا: تم ایک بار تو زِیارَت کر چکے ہو۔ میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمر میں کتنے ہی حج کرے زِیارَت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارَت ضرور (یعنی لازمی) ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سرکار (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تک پَہُنچ لُوں۔ رَوضۂ اَقدس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارتیں، ص ۱۴۵ ملخصاً)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے ایک کلام میں اِسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اُس کے طُفیل حج بھی خُدا نے کرا دِیئے
اَصلِ مُراد حاضِری اُس پاک دَر کی ہے

(حدائقِ بخشش ص ۲۰۲)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی مجھ سے اگر کوئی پوچھے کہ حج اصل ہے یا روضۂ رسول کی حاضری؟ تو میں کہوں گا کہ روضۂ رسول کی حاضری اصل ہے، اسی کے صدقے اللہ پاک حج بھی کروا دیتا ہے۔

---

1 ... کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ عاشقوں کے اِمام، اعلیٰ حضرت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ پُرانوار کی حاضِری کے لئے کِس قدَر بے قَرار رَہا کرتے تھے، آپ چاہتے تو کچھ مُدّت کے بعد اِس سَعادَت سے مُشَرَّف ہو جاتے مگر **محبتِ مدینہ** چُونکہ آپ کا سَرمایہ اور **حاضِریِ مدینہ** آپ کی منزلِ مقصود تھی، لہٰذا سَخت بیماری بھی آپ کو درِ رسول کی حاضِری سے نہ روک سکی، الغَرَض آپ پر ایک ہی دُھن سُوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضۂ رسول کی ایک جَھلک دیکھ لُوں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لُوں، پھر بَھلے میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پَروانہ ہو گی۔

مری خاک یارب نہ برباد جائے پسِ مَرگ کر دے غُبارِ مدینہ
مَلائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شَب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
رہیں اُن کے جَلوے بَسیں اُن کے جلوے مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص۲۱۳، ۲۱۲)

عاشِقِ رسول خاتون نے روتے روتے جان دیدی

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہو کر ایک خاتون نے عَرض کی: مجھے تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **مبارَک قبر** کی زیارت کروا دیجئے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حُجرۂ شریفہ کھولا اور **اُس عاشِقِ رسول خاتون نے قبرِ انور کی زیارت کرکے روتے روتے جان دیدی۔** (الشفاء، جزء:۲، ص ۲۳ از عاشقانِ رسول کی 130

حکایات،۱۴۰)

آپ کے عشق میں اے کاش کہ روتے روتے
یہ نکل جائے مِری جان مدینے والے
دولتِ عشق سے آقا مِری جھولی بھر دو
بَس یہی ہو مِرا سامان مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکان کی اہمیت مکین سے ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم محبتِ مدینہ سے متعلق سُن رہے تھے، اس میں شک نہیں کہ مکان کی اہمیت اس کے مکین سے ہوتی ہے، مکان خالی ہو تو ویران رہتا ہے، اور اگر اس میں رہنے والا کوئی معمولی بندہ ہو تب بھی اس کی کوئی عظمت نہیں ہوتی، لیکن اگر کسی مکان میں شہر کا کوئی معزز افسر رہنے لگ جائے، اگر کوئی بڑا آدمی کسی مکان میں بسیرا کر لے، اگر کوئی وزیر اور امیر کسی مکان کا مکین ہو جائے تو ایسے مکانات کی اہمیت بھی زِیادہ ہو جاتی ہے، اس مکان کی اہمیت تو بڑھ ہی جاتی ہے وہ محلہ اور علاقہ بھی لوگوں کا مرکز بننے لگتا ہے، یہ دنیا کے معمولی مکانات اور معمولی اہمیت کے لوگوں کا حال ہے، غور کیجئے! کہ جہاں مکینِ لامکاں، سَرورِ اِنس و جاں، تاجدارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہوں اس جگہ اور مکان کی اہمیت کا کیا عالم ہو گا؟۔

پارہ30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر1 اور2 میں اِرشادِ باری ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ ۳۰، البلد: ۱ تا ۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: مجھے اِس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِینِ کِرام کا اِس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ پاک نے جس شہر کی قسم ذِکْر فرمائی ہے وہ **مَکَّۂ مُکَرَّمہ** ہے، اور اس کی قسم ارشاد فرمانے کی وجہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اس میں تشریف فرما ہونا ہے۔ تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت جو کچھ ہے، اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں کچھ یوں ہے:

(1) اس قسم سے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انتہائی تعظیم و تکریم کا بیان ہے۔

(2) اللہ پاک نے وہ شہر جو "بلدِ حرام" اور "بلدِ امین" ہے اس کی قسم فرمائی ہے، جب سے حُضورِ اکرم، سَرورِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس مبارک شہر میں جلوہ فرما ہوئے، تب سے اللہ پاک کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا۔

(3) اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ "شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ" یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے سے ہوتی ہے۔ (صراط الجنان، ۱۰/۶۷۹ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عزّت والے شہر کی قسم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکہ شریف کے تمام تر فضائل اپنی جگہ مُسَلَّم ہیں، مگر اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں بیت اللہ ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ

اس میں آبِ زم زم کا کنواں ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مَطاف (یعنی طواف کرنے کی جگہ) ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں حَطِیم (خانہ کعبہ کی بیرونی دیوار جہاں میزابِ رحمت (پرنالہ) ہے اور اس کے ساتھ نیم دائرے کی شکل میں تھوڑی سی احاطہ کی ہوئی جگہ) ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں رُکنِ شامی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں رکنِ یمانی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مُسْتَجَاب ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مُسْتَجار ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مقامِ ابراہیم ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں حجرِ اسود ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں صفا پہاڑی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مَروَہ پہاڑی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں جبلِ ابی قُبَیس ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مِنٰی کا میدان ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مُزْدَلِفَہ ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں عرفات کا میدان ہے، بلکہ شہر مکہ کی قسم فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ اس شہر کی گلیوں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقدس نعلین کے بوسے لیے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

مختصر وضاحت: اے ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک نے آپ کو وہ مرتبہ عطا فرمایا ہے جو نہ کسی اور کو نصیب ہوا ہے اور نہ قیامت تک کسی کو نصیب ہو گا۔ آپ کی شان یہ ہے کہ

اللہ پاک نے اپنے پاک کلام میں آپ کے مبارک شہر، آپ کی مبارک گفتگو اور آپ کی مبارک زندگی کی قسم ارشاد فرمائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوتا ہے کہ جس شہر میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ عرصہ قیام فرمائیں، اس شہر کا مقام یہ ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک اس کی قسمیں ارشاد فرماتا ہے جبکہ مَدِیْنَہ مُنَوَّرَہ تو اس سے بڑھ کر بزرگی اور عظمت کا مستحق ہو گا کیونکہ جب سے ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں تشریف لے گئے اب تک جدائی ہی نہیں ہوئی ہے، ہمارے آقا وہیں جلوہ فرما ہیں۔ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

عَرشِ عُلیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
فردوس کی بلندی بھی چھُو سکے نہ اس کو خُلدِ بریں سے اونچا میٹھے نبی کا روضہ
کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ
مکے سے اس لئے بھی افضل ہوا مدینہ حصے میں اس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ
جس وقت روح تن سے عطار کی جدا ہو ہو سامنے خدایا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۳۲۰، ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عظمتِ مدینہ پر احادیثِ مبارکہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ وہ مبارک شہر ہے، جسے ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَرَفِ قیام بخشا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کی برکت سے اس شہر کے وارے ہی نیارے ہو گئے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدموں کی برکت سے شہرِ مدینہ نے وہ عظمت پائی کہ اب اس شہر میں رہنا عافیت کی علامت اور اس میں مرنا شفاعت کی ضمانت قرار پایا، آیئے! حاضریِ مدینہ کا شوق اور تڑپ بڑھانے اور دل میں مَحَبَّتِ مدینہ میں اِضافے کی نیّت سے **عظمتِ مدینہ** سے مُتَعَلِّق 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: مدینے میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر فِرِشتے ہیں، اس میں طاعُون اور دَجَّال داخل نہ ہوں گے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے! مدینے میں نہ کوئی گھاٹی ہے نہ کوئی راستہ مگر اُس پر دو فِرِشتے ہیں جو اِس کی حفاظت کر رہے ہیں۔"[2] امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس روایت میں مدینۂ مُنَوَّرَہ کی فَضیلت کا بیان ہے اور جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اس کی حفاظت کی جاتی تھی، کثرت سے فِرِشتے حفاظت کرتے اور اُنہوں نے تمام گھاٹیوں کو سرکارِ مدینہ، والیِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِزّت اَفزائی کے لئے گھیرا ہوا ہے۔[3]

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ ہمیں جان و دل سے ہے پیارا مدینہ
سُہانا سُہانا دل آرا مدینہ دِیوانوں کی آنکھوں کا تارا مدینہ
مدینے کے جلووں کے قربان جاؤں خدا نے ہے کیسا سنوارا مدینہ

[1] ... بخاری، کتاب فضائل مدینہ، باب لا یدخل الدجال المدینۃ، ۱/۶۱۹، حدیث: ۱۸۸۰
[2] ... مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی ... الخ، ص ۵۴۸، حدیث: ۱۳۷۴ ملتقطاً
[3] ... شرح مسلم للنووی، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ... الخ، ۵/۱۴۸، تحت الحدیث: ۱۳۷۴

پہاڑوں میں بھی حُسن کانٹے بھی دِلکش بہاروں نے کیسا نکھارا مدینہ
بُلالیجئے اپنے قدموں میں آقا دکھا دیجئے اب تو پیارا مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۵۵)

3. والیِ مدینہ، والیِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے میں مرسکے وہ وَہیں مرے، کیونکہ میں مدینے میں مرنے والوں کی شَفاعت کروں گا۔[1]

طَیْبَہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شَہرِ شَفاعَت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۲)

مختصر وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! یہیں مدینے میں رہتے رہو اور یہیں اپنی جان دے دو، اگر ایسا ہوا تو آنکھیں بند کرکے سیدھے جنت چلے جاؤ گے کیونکہ یہ وہ سیدھی سڑک ہے جو گناہگار اُمّتیوں کی شفاعت فرمانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک شہر کی طرف جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم مدینہ پاک کی محبت کے بارے میں سُن رہے تھے، یقیناً ایک سچے عاشق کو اپنے محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر ایک شے سے محبت ہوتی ہے، شہر مدینہ ہمارے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آخری آرامگاہ ہے، اس لیے ہر عاشقِ رسول کے دل میں مدینے کی محبت ضرور موجیں مارتی رہتی ہے۔ کئی اس کے ہجر میں بے قرار نظر آتے ہیں، کئی اس

[1] ... ترمذی، کتاب المناقب، باب في فضل المدینہ، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳

کے لیے آہ وزاریاں کرتے نظر آتے ہیں، کئی اس کے لیے روتے نظر آتے ہیں اور کئی اس کے لیے تڑپتے نظر آتے ہیں۔ حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کتنی پیاری بات ارشاد فرمائی ہے:

نہیں روتے عُشّاق دنیا کی خاطِر
رُلاتی ہے ان کو تو یادِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۷۱)

اللہ کرے کہ ہم بھی مدینے کی محبت میں رونے والے بن جائیں۔ آیئے! ایک زبردست عاشقِ رسول بزرگ کی مدینے سے مَحَبَّت اور وہاں کے ادب کے بارے میں 2 دلنشین واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

(1) مدینے سے مَحَبَّت کا انداز

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زبردست عاشقِ رسول اور مدینہ مُنَوَّرہ کا بہت زیادہ ادب(Respect) کرنے والے تھے۔ آپ مدینے میں رہنے کے باوجود قضائے حاجت کے لیے حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے اور حُدودِ حرم سے باہر جا کر اپنی طبعی حاجت سے فارغ ہوتے۔

(بستان المحدثین، ص۱۹)

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اِس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

(2) امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے

دروازے پر خُراسَان یا مِصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔اُن سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔تو آپ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے (Gift) میں دیتا ہوں۔میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیجئے۔فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہیں۔(احیاء العلوم، ۱/۱۱۴ ملخصاً)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ — او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہُ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک — حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

مختصر وضاحت: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جا رہا بلکہ مدینے کے سفر پر جا رہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اُس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی جہاں اور بے شمار

برکتیں ہیں وہیں ایک برکت یہ بھی ہے کہ یہ مدنی ماحول غمِ مدینہ عطا کرتا ہے، مدینے کے غم میں رونا، تڑپنا اور اس میں آنسو بہانا یہ بھی اسی مدنی ماحول کی خصوصیات میں سے ہے، کئی اسلامی بھائی جو پہلے لندن اور پیرس کے سپنے دیکھا کرتے تھے، جو رنگین ماحول اور رنگین فضاؤں کے تصور میں مست رہتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی مدنی ماحول نے انہیں مدینے کی خوشبودار فضاؤں کی محبت عطا کی ہے اور آج وہ لندن، پیرس اور نیویارک کو چھوڑ کر دیارِ حبیب کے جلووں میں گم رہتے ہیں۔ ہم سب بھی اسی مدنی ماحول سے وابستہ رہیں اور **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن جائیں۔ یہ 12 مدنی کام کرنے کی برکت سے بھی **محبتِ مدینہ** میں اِضافہ ہو گا، **12** مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی قافلہ"** بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہو سکتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب

المساجد... الخ، باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸، حدیث: ۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں شدید درد (Pain) رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ باب الاسلام سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو اس نے اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کی اور انہیں مدنی قافلے میں سفر کی برکات بتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اتنا علاج کروایا ہے، اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کر کے دیکھیں، ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ 3 دن کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جب انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا تو وہاں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے **اللہ** پاک کی بارگاہ میں دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی اور مدنی قافلے کی برکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

گرچہ بیماریاں، ہوں کہیں پتھریاں پاؤ گے صحّتیں ، قافلے میں چلو
ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آکے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو
سُن لے عطّار کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا "سب چلیں"! قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۳تا۶۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذکرِ مدینہ کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدینے کی محبت سے متعلق ہم سُن رہے تھے، مدینے کے دیوانوں کے لیے ذکرِ مدینہ بھی ایک نعمت سے کم نہیں ہے، کیونکہ **ذِکْرِ مدینہ** دل و جان کو تسکین دیتا ہے، **ذِکْرِ مدینہ** روح کو قرار دیتا ہے، **ذِکْرِ مدینہ** ایمان کو حرارت دیتا ہے۔ **ذِکْرِ مدینہ** محبتِ رسول میں اضافہ کرتا ہے، **ذِکْرِ مدینہ** مدینے کی اُلفت کو مزید بڑھاتا ہے، **ذِکْرِ مدینہ** شوقِ دیدارِ طیبہ کو اُبھارتا ہے، **ذِکْرِ مدینہ** ایمان کو جِلا (یعنی نئی زندگی) بخشتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا کی جتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ کے ہِجر و فِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے ہیں، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بَخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔

وہ مدینہ جو کونین کا تاج ہے جس کا دِیدار مومن کی معراج ہے
زندگی میں خدا ہر مسلمان کو وہ مدینہ دکھادے تو کیا بات ہے

مدینے سے عشق کیسا ہونا چاہئے؟ مدینے سے جدائی کے وَقْت ہمارے جذبات کیسے ہونے چاہئیں؟ اِس کے لئے بزرگانِ دِین کی سیرت اور اُن کا کردار ہمارے لئے مثالی نمونہ ہے۔ چنانچہ

میں چھوڑ کے آقا کا مدینہ نہیں جاتا

خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا: "کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟" فرمایا: "نہیں۔" تو اُس نے آپ کی خدمت میں 3 ہزار (Three Thousand) دِینار پیش کرتے

ہوئے کہا کہ ”اِن سے گھر خرید لیجئے!“ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دِینار لے کر رکھ لئے اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارونُ الرَّشید مدینۂ مُنَوَّرَہ سے جانے لگا تو اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: ”آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا کیونکہ میں نے عَزم (اِرادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب) **”مُؤَطَّا“** پر جمع کروں، جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عَفَّان رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔“ آپ نے فرمایا: لوگوں کو صرف **”مُؤَطَّا“** پر اِکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ اللہ پاک کے محبوب، دوجہاں کے مطلوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے اَحادیث بَیان فرمائیں جس کی وجہ سے اَب مصر کے ہر شخص کے پاس اَحادیث کا عِلْم ہے اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِرْشاد فرمایا کہ ”میری اُمّت کا اِختلاف رحمت ہے۔“[1] اور رہا (مدینہ چھوڑ کر) تمہارے ساتھ جانا تو اِس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ ”مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔“[2] ایک روایت میں ہے: مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چُھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دُور کرتی ہے۔“[3] پھر آپ نے خلیفہ ہارونُ الرَّشید سے فرمایا: ”یہ رہے تمہارے دِینار چاہو تو اِنہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔“ یعنی تم مجھے اِسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سُلوک کیا ہے تو (سُنو!) میں مدینۂ مُنَوَّرَہ پر دُنیا کو

---

[1] ... جامع الاصول فی احادیث الرسول لابن اثیر، الباب الرابع فی ذکر الائمۃ، الامام مالک، ۱/ ۱۲۱

[2] ... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ... الخ، ص ۵۴۵، حدیث: ۱۳۶۳

[3] ... مسلم، کتاب الحج، باب المدینۃ تنفی شرارھا، ص ۵۵۰، حدیث: ۱۳۸۱۔ حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، ۶/ ۳۶۲، حدیث: ۸۹۴۲

ترجیح نہیں دیتا۔(احیاء العلوم،۱/۱۱۳)

مدینہ اِس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سَرور مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خُدّامُ المساجد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے مل کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ کریم ہمیں بھی مدینے کی سچی محبت عطا فرمائے۔ بار بار وہاں کی باادب حاضری ہمارا مقدر فرمائے اور جب ہماری روح بدن کو چھوڑ رہی ہو تو گنبدِ خضرا کا سایہ ہو، رخِ وَالضُّحیٰ، جلوۂ مصطفےٰ ہمارے سامنے ہو اور بقیعِ پاک میں مدفن بن جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 107 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، ان میں ایک شعبہ "**مجلس خدام المساجد**" بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت جن علاقوں میں مساجد کی حاجت ہوتی ہے وہاں مساجد قائم کی جاتی ہیں، یہ مجلس دراصل امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مساجد سے اُلفت و محبت کا نتیجہ ہے، آپ کا یہ درد ہے کہ مساجد کو آباد کیا جائے، اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے "دعوتِ اسلامی" کو مسجد بھرو تحریک قرار دیا ہے۔ آپ وقتاً فوقتاً ہفتہ وار اجتماعات و مدنی مذاکروں میں مساجد کو آباد کرنے کی ترغیب دلاتے ہی رہتے ہیں۔ کاش ہم بھی امیر اہلسنت کی مدنی سوچ کے مطابق مساجد بنانے اور لوگوں پر انفرادی کوشش کرکے مساجد کو آباد کرنے والے بن جائیں۔

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**وضو کا طریقہ**" سے پانی میں اِسراف (یعنی پانی کو ضائع کرنے) سے بچنے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

پانی میں اِسراف سے بچنے کے مدنی پھول

☆ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف (یعنی پانی کو ضائع) کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آیندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆ غور و فکر کیجئے کہ ایسی صورت مُتَعَیَّن (یعنی مقرّر) ہو جائے کہ وُضو اور غسل بھی سنّت کے مطابِق ہو اور پانی بھی کم سے کم خرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرایئے کہ قِیامت میں ایک ایک ذرّے اور قطرے قطرے کا حساب ہونا ہے۔ ☆ وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

رہئے۔ ☆ مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنائیے۔ ☆ بالخصوص سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے۔ ☆ پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسرے کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لیجئے۔ ☆ استنجاخانے میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زِیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلودہ ہوجاتے ہیں۔ ☆ نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِسکا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ بسا اوقات مساجِد و مدارِس کے نل ٹپکتے رَہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا! اِنتظامیہ کو اپنی ذِمّہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخِرت کی بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جا سکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک ”تقریر وبیان“ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ "بیاناتِ دعوتِ اسلامی" تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان: دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں: اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک: اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اَہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5)فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا: فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7)نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: شعبہ ذمہ دار کے فائنل کرلینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)مکمل بیان کی تفتیش و تخریج: نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش: تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ: اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان

اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) پیج سیٹ اپ: ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) فائنل پروف ریڈنگ: یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں: اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی

ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15) اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16) اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جلد **"سُنّتوں بھرے بیانات"** کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے

ہیں۔

(3)مزید برآں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں/پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات جلد1**" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الاُولیٰ تا شَعْبانُ المُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔پاکستان

بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔